علم نحو پر مفصل بحث اور اجراء و ترکیب

دورۂ نحو

یعنی تشویر اردو شرح

تنویر علی نحو میر

مفتی عطاء الرحمن
دامت برکاتہم العالیہ

المکتبۃ الشرعیۃ
Mob: 0300-6455269, 0321-6433046

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے
دورہ نحو میں پڑھائی جانے والی کتاب
تنویر
شرح اردو
تنویر
علی نحو میر
شائع ہوچکی ہے

نام کتاب — تحویر (شرح تنویر)

مصنف — مفتی عطاء الرحمٰن صاحب

ملنے کے پتے

☆ جامعہ رحمانیہ فرید ٹاؤن ملتان فون ۵۵۱۷۳۷

☆ مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی

☆ مکتبہ سید احمد شہید لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ لاہور

☆ ادارہ اسلامیات لاہور

☆ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ پشاور

☆ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک

☆ مکتبہ المعارف پشاور

☆ مکتبہ حنفیہ گوجرانوالہ

☆ مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ

☆ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ حافظ کتب خانہ اکوڑہ خٹک

ناشر: المکتبہ الشرعیہ شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بتحمیدہ یستفتح کل کتاب و باسمہ یصدر کل خطاب و بذکر ہ یتنعم اهل النعیم فی دار الثواب ۔والصلاۃ و السلام علی نبیہ محمد الذی یشفع لنا یوم العرض و الحساب و علی الہ و صحبہ الذی بذلوا الجهد فی الدین و الاعراب۔ اما بعد فیقول العبد الاحقر عطاء الرحمن بن العلام شبیر احمد الملتانی۔ غفر لهما الغفار التواب ۔قد التمس منی بعض التلامیذ عند قرائتهم نحو میر فی ایام التعطیل علی ان اشرحہ متینا شافیا کاشفا ابین فیہ قواعد النحو و فوائدہ وحقائقہ و دقائقہ فشرعت علی مرامهم و حررتہ مما رائیت فی الکتب المعتبرہ و سمعت من الاساتذہ المشفقة لا من فکری القاصر و ذهنی الفاتر بتوفیق الرب و مسبب الاسباب۔

قولہ بسم اللہ تسمیہ وتحمید سے ابتداء کر کے مصنفؒ نے بہت سے فوائد حاصل کر لئے ہیں مثلاً تبرک، استعانت ۔کلام اللہ کی ترتیب نزولی اور جمعی کی موافقت اور حدیث نبوی كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَاءُ فِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ وَ فِیْ رِوَایَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ۔ کی تعمیل۔

اورشیطان پر رجم: کما قال علیہ الصواۃ و السلام ،مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَذُوْبُ الشَّیْطَانُ كَمَا یَذُوْبُ الرَّصَاصُ فِیْ النَّارِ۔

بالخصوص مصنفؒ نے تلفظ پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ کتاب کا جزء بنا کر اس حدیث (اَلَا مَنْ كَتَبَ مِنْكُمْ كِتَابًا فَلْیَكْتُبْ فِیْ اَوَّلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کو اپنا معمول بنالیا۔

قولہ الحمد للہ حمد کا معنی: كُلُّ حَمْدٍ مِّنَ الْاَزَلِ اِلَی الْاَبَدِ مِنْ اَیِّ حَامِدٍ مِّنَ الْخَالِقِ اَوْ مِنْ مَّخْلُوْقِهٖ مُخْتَصٌّ لِلّٰهِ تَعَالٰی۔ الحمد للہ میں تین قسمیں ہیں ۔اورایک تخصیص

ہے۔ ایک تعمیم افراد کی۔ دوسری تعمیم حامدین کی اور تیسری تعمیم زمانہ کی۔ چوتھی تخصیص ہے۔ ان کے نکالنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱) مشہور (۲) غیر مشہور۔

طریقہ مشہور:

پہلی تعمیم: تعمیم افراد حمد کی ہے جو کہ الف لام استغراق سے حاصل ہوتی ہے۔ معنی ہوگا کہ تمام افراد حمد۔

دوسری تعمیم: من ای حامد کہ کوئی حمد کرنے والا ہو یہ تعمیم ترک حامد ترک فاعل سے حاصل ہوئی۔ کیونکہ ضابطہ مختصر المعانی میں موجود ہے کہ ترک قید عموم کا فائدہ دیتی ہے

تیسری تعمیم: تیسری تعمیم زمانہ کی یہ اسمیت جملہ سے حاصل ہوئی ہے معنی ہوگا کہ ازل سے ابد تک۔

اسمیت جملہ: اس کو کہتے ہیں جو پہلے تو جملہ فعلیہ ہو پھر کسی ضرورت کی بناء پر جملہ اسمیہ بنایا جائے۔

سوال: جملہ اسمیہ کے بارے میں شیخ عبد القاہر جرجانی نے لکھا ہے کہ یہ نفس ثبوت محمول للموضوع کا فائدہ دیتا ہے جسمیں دوام اور استمرار کا فائدہ نہیں ہوتا جیسے زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ، تو آپ نے دوام استمرار کا معنی کہاں سے نکال لیا۔

جواب: شیخ جرجانی نے جہاں وہ فائدہ لکھا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ جملہ اسمیہ ابتداءً اگرچہ دوام اور استمرار کا فائدہ نہیں دیتا۔ لیکن جب جملہ فعلیہ سے عدول کر کے جملہ اسمیہ بنا یا جائے تو پھر یقیناً دوام اور استمرار کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہاں پر بھی جملہ فعلیہ سے جملہ اسمیہ کی طرف عدول کیا گیا ہے۔

فائدہ: الحمد للہ یہ اصل میں جملہ فعلیہ تھا۔ اس سے جملہ اسمیہ کی طرف منتقل کیا گیا۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ اس کو جملہ فعلیہ سے جملہ اسمیہ کی طرف کیوں نقل کیا گیا۔؟

جواب: یہ مقام مدح ہے۔ جس میں تمام محامد (تعریفات) کو اللہ تعالی کے لیے ہمیشہ کے لیے

ثابت کرنا مقصود ہے اور جملہ اسمیہ میں دوام اور استمرار ہوتا ہے بنسبت جملہ فعلیہ کے اور جملہ فعلیہ میں تجدُّد اور حدوث ہوتا ہے۔ تجدد کا مطلب یہ ہے۔ فعل پیدا ہوا اور ختم ہو جائے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضرب پیدا ہوا اور ختم ہو گیا۔ چونکہ جملہ اسمیہ میں دوام اور استمرار ہوتا ہے اس لیے یہاں جملہ فعلیہ سے جملہ اسمیہ کی طرف نقل کیا گیا۔

سوال: جب دوام اور استمرار مقصود تھا۔ تو ابتداء ہی جملہ اسمیہ ذکر کرتے پہلے جملہ فعلیہ کو ذکر کرتے پھر اس سے جملہ اسمیہ کی طرف نقل کیا اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔؟

جواب: جملہ اسمیہ ابتداء دوام استمرار پر دلالت نہیں کرتا بلکہ جب اس کو جملہ فعلیہ سے منتقل کر کے جملہ اسمیہ بنایا جائے اس وقت دوام استمرار پر دلالت کرتا ہے یہ قول علامہ عبدالقاہر جرجانیؒ کا ہے۔

طریقہ غیر مشہور:

یہ ہے کہ الف لام استغراق موجبہ کلیہ کا سور ہے تو اس صورت معنی یہ بنا کہ ہر فرد حمد کا حامدین سے ہر زمانہ میں بند ہے اور پر ذات اللہ تعالیٰ کے۔

اور اگر کوئی فرد حمد کا کسی حامد سے کسی زمانہ میں نہ پایا گیا تو موجبہ کلیہ ثابت نہ ہوا لہذا تینوں تعمیمیں اس سے ثابت ہو گئیں۔

اب چوتھی قسم تخصیص یہ لفظ لِلّٰہ والے لام سے نکل آتا ہے۔

لیکن اس پر مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے اعتراض کیا ہے کہ حصر کے کلمہ کو ذکر کرنا تو علم معانی والوں کا کام ہے اور مختصر المعانی مطول وغیرہ نے لام کو لفظ حصر میں شمار نہیں کیا فقط انہوں نے دو لفظ ذکر کیے ہیں۔(۱) اِنَّمَا (۲) اِلَّا۔ تو یہ لام حصر کا کیسے بنالیا۔

تخصیص کا ایک اور طریقہ: اور تخصیص کا ایک اور طریقہ بھی ہے وہ مختصر المعانی میں یہ قاعدہ لکھا ہے (اِنَّ الْمُعَرَّفَ بِلَامِ الْجِنْسِ اِنْ جُعِلَ مُبْتَدَاءً فَهُوَ مَقْصُوْرٌ عَلَى الْخَبَرِ سَوَاءٌ كَانَ الْخَبَرُ مَعْرِفَةً اَوْ نَكِرَةً وَاِنْ جُعِلَ خَبَراً فَهُوَ مَقْصُوْرٌ عَلَى الْمُبْتَدَا (مختصر المعانی

صفحہ نمبر ۱۸۷)

حمد کی تعریف: هُوَالثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِی نِعْمَةً كَانَ اَوْغَيْرَهَا
کسی کی اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کرنا حمد کہلاتا ہے خواہ انعام کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تو یہ تعریف حمد کہلائے گی۔ عام ازیں حمد مقابلہ نعمت کے ہو یا غیر نعمت کے۔

سوال: یہ تعریف حمد انسانی کو تو شامل ہے لیکن حمد باری یعنی باری تعالیٰ جو حمد کرتے ہیں اس کو تو شامل نہیں کیونکہ اس میں لسان کا ذکر ہے اور باری تعالیٰ اس سے مبریٰ اور منزہ ہیں

جواب اول یہاں پر حمد انسانی کی تعریف بیان کی گئی ہے نا کہ حمد باری کی۔

جواب ثانی لسان سے مراد قوت تکلم ہے اور باری تعالیٰ میں بھی قوت تکلم موجود ہے۔

سوال: آپ نے جمیل کے ساتھ اختیاری کی قید لگائی اس سے باری تعالیٰ کی صفات تو داخل ہونگی کیونکہ وہ اختیار میں ہیں لیکن صفات ذاتیہ خارج ہو جائیں گی جیسے سمع، بصر و غیرہ کیونکہ وہ باری تعالیٰ کے اختیار میں نہیں ورنہ صفات مخلوق ہو کر حادث بن جائیں گی۔

جواب اول: یہاں ذکر حمد کا ہے لیکن مراد مدح ہے اور مدح میں اختیار کی قید نہیں ہے۔

جواب ثانی: صفات ذاتیہ غیر اختیاریہ بمنزل اختیاریہ کے ہیں کیونکہ صفت کے اختیاری ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ صفات ایسی ذات کی ہوں وہ ذات ان کے صدور میں محتاج الی الغیر نہ ہو۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔ وہ زبان سے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ زبان سے پاک ہیں۔ حالانکہ اس کو بھی حمد کہا جاتا ہے۔؟

جواب: یہاں جو حمد کی تعریف ہے۔ وہ مطلق حمد کی تعریف نہیں بلکہ حمد مخلوق کی تعریف ہے۔ حمد خالق کی تعریف نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔ وہ خالق نے کی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ ماقبل میں الحمد کا لفظ معرف ہے۔ اس پر الف لام عہد خارجی ہے اس سے مراد حمد مخلوق ہے۔

جواب ثلثی: حمد کی تعریف میں جو لسان کا لفظ مذکور ہے۔ اس سے مراد یہ گوشت کا ٹکڑا نہیں بلکہ لسان سے مراد قوت تکلم ہے۔ یعنی ذکر کرنا انسان اس کو زبان سے ذکر کرتا ہے۔ اللہ تعالی اپنی تعریف اپنی شان کے مطابق ذکر کرتے ہیں۔

سوال: سات صفتیں باری تعالی کی قدیم اور معرف کے افراد سے ہیں لیکن تعریف معرف کی بچی نہیں کرتی۔ کیونکہ یہ صفتیں فعل اضطراری کے ساتھ اللہ تعالی کو حاصل ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر فعل اختیاری سے حاصل ہوں تو یہ صفتیں حادث ہوتی ہیں۔

جواب: فعل اختیاری دو قسم ہوتا ہے (۱) حقیقی (۲) حکمی۔ یہاں اختیاری حقیقی ہے۔ کیونکہ ان صفات کو حاصل کرنے میں اللہ تعالی کسی کا محتاج نہیں ہے۔

مدح کی تعریف: هُوَالثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ نِعْمَةً كَانَ اَوْغَيْرَهَا تعریف کرنا ہے زبان کے ساتھ کسی اچھی خوبی پر خواہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری نعمت کے مقابلہ میں ہو یا نہ ہو۔ لہذا مدحت اللولا علی صفاہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن حمدت اللولا علی صفاۂ نہیں کہہ سکتے۔

شکر کی تعریف: هُوَفِعْلٌ يُنْبِئُ عَنْ تَعْظِيْمِ الْمُنْعِمِ سَوَاءٌ كَانَ بِاللِّسَانِ اَوْبِالْجَنَانِ اَوْ بِالْاَرْكَانِ...... شکر ایک ایسا فعل ہے جو منعم کی تعظیم کی خبر دے برابر ہے کہ زبان سے ہو یا دل سے یا اعضاء وجوارح سے جیسے زید نے مثلا عمرو پر احسان کیا اب عمرو کا اس کی تعریف کرنا کہ زید بڑا سخی ہے یہ شکر ہے۔

﴿حمد اور شکر کے درمیان فرق﴾

حمد کا مورد خاص ہے یعنی حمد کے لیے زبان کا ہونا ضروری ہے۔ اور متعلق عام ہے خواہ انعام کے مقابلہ میں ہو یا نہ ہو اور شکر کا مورد عام ہے خواہ زبان سے ہو یا دل سے یا اعضاء سے اور متعلق خاص ہے۔ کہ انعام کے مقابلہ میں ہی ہوسکتا ہے۔

یعنی دونوں کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے تو یہاں پر تین مادے نکلیں گے۔ ایک اجتماعی اور دو مادے افتراقی۔

اجتماعی مادہ: آپ پر کسی نے انعام کیا اور آپ نے اس کی زبان سے تعریف کردی تو یہ حمد بھی ہوگی اور شکر بھی۔

افتراقی مادہ (۱) آپ پر کسی نے انعام کیا آپ نے زبان سے شکریہ ادا نہ کیا بلکہ دل سے۔تو یہاں پر حمد نہیں ہوگی بلکہ شکر ہوگا۔

افتراقی مادہ (۲) آپ پر کسی نے انعام تو نہیں کیا لیکن آپ نے زبان سے تعریف کردی تو وہ حمد ہوگی شکر نہیں ہوگا۔

حاصل: فرق کا حاصل یہ ہوا کہ حمد عام ہے باعتبار متعلق کے (یعنی نعمت کے مقابلے میں ہو یا غیر نعمت کے مقابلے میں ہو) اور باعتبار مورد کے خاص ہے (یعنی جہاں سے اس کا ورود ہوتا ہے وہ زبان ہے)

﴿حمد اور مدح میں فرق﴾

حمد اور مدح میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے حمد خاص مطلق ہے اور مدح عام مطلق ہے۔
جہاں حمد ہوگی وہاں مدح بھی ہوگی۔ جہاں مدح ہو وہاں حمد کا ہونا ضروری نہیں جیسے زید کی تعریف کریں کہ زَيْدٌ عَالِمٌ یہاں حمد بھی ہے۔اور مدح بھی مَدَحْتُ اللُّؤْلُؤَ عَلَى صَفَائِهَا اس میں مدح ہے لیکن حمد نہیں کیونکہ موتیوں کی صفائی ان کے اختیار میں نہیں۔

قولہ للہ لام میں دو احتمال ہیں۔(۱) اختصاص کے لیے ہو تو ترجمہ یہ ہوگا۔حمد اللہ کے لیے خاص ہے۔اور ظاہر ہے کہ حمد حقیقی ذات باری تعالی کے ساتھ خاص ہے۔

(۲) تملیک کے لیے ہو۔اس وقت ترجمہ ہوگا کہ حمد کے مالک باری تعالی ہیں۔ کیونکہ حقیقتاً وہی مالک حمد ہیں۔

لفظ اللہ کی تحقیق لفظ اللہ میں اختلاف ہے۔

(۱) پہلا اختلاف لفظ اللہ عربی ہے یا غیر عربی۔

(۲) لفظ اللہ عربی ہو کر جامد ہے یا مشتق۔

(۳) جامد ہو کر علم ہے یا صرف اسم ہے۔
(۴) مشتق ہو کر اجوف ہے یا مہموز الفاء۔
اصح قول پر لفظ اللہ عربی جامد علم ہے اس ذات کا جو واجب الوجود کا۔
لفظ اللہ کی تعریف: هُوَ عَلَمٌ لِلذَّاتِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعِ لِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ وَالْمُنَزَّهِ عَنِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ ۔لفظ اللہ وہ علم ہے ایسی ذات کے لیے ہے جس کا وجود واجب ہے جو جمع کرنے والا ہے تمام صفات کمالیہ کو اور نقصان اور زوال سے پاک ہے۔
فائدہ: مستجمع میں سین طلب کے لیے نہیں ہے بلکہ مبالغہ کے لیے ہے۔ مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان صفات کا زیادہ جامع ہے۔
لفظ اللہ کے ہمزہ کی تحقیق: لفظ اللہ کا ہمزہ وصلی ہے یا قطعی اگر ہمزہ وصلی ہو تو غلط اس لیے کہ یا اللہ میں کیوں نہیں گرتا اگر قطعی کہو تو غلط اس لیے کہ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا میں کیوں گر جاتا ہے۔
جواب: لفظ اللہ دراصل الہ تھا ہمزہ کو حذف اور اس کے شروع میں الف لام تعریف کا لائے اور لام کو لام میں ادغام کیا اللہ ہوا۔
اب جواب کا حاصل یہ ہے کہ ہمزہ میں دو اعتبار ہیں (۱) تعویض (۲) تعریف۔ جب لفظ اللہ منادی ہوگا تو ہمزہ حذف نہیں کریں گے تعویض کا اعتبار کریں گے اور غیر منادی میں ہمزہ کو حذف کر دیں تعریف کے اعتبار سے۔
فائدہ: اور جب لفظ اللہ منادی واقع ہو تو اس وقت تعریف والی حیثیت کا اعتبار نہیں کرتے کیونکہ یا اور الف لام تعریف کا اجتماع ایک اسم میں صحیح نہیں۔ اس وقت اس کی عوض والی حیثیت کا اعتبار کرتے ہیں۔ اور قاعدہ ہے کہ جو حرف کسی حرف کے عوض میں آ جائے وہ جزء کلمہ ہوتا ہے۔ اس کو گرانا صحیح نہیں لہذا یا اللہ میں بھی ہمزہ عوض ہونے کی وجہ سے جزء کلمہ ہے جس کو گرانا صحیح نہیں۔
فائدہ: چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں عقول حیران و پریشان تھے۔ اسی طرح اس ذات

کے نام میں بھی عقول انسانی میں اختلاف ہوگیا۔ کیونکہ اسم کا اثر مسمی پر اور مسمی کا اثر اسم پہ ہوا کرتا ہے۔ اس مثال مشکوۃ شریف کی عبداللہ بن میتبؓ والی حدیث ہے کہ عبداللہ کے والد کا نام میتب تھا اور ان کا لقب حُـزَنْ (غم) مشہور تھا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ کوئی سال بھی ایسا نہ گزرا تھا۔ کہ ہم نے کسی غم اور پریشانی کا سامنا نہ کیا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لقب کو بدل دو۔

قولہ رب العالمین لفظ رب کی تحقیق

صیغوی تحقیق: پہلا قول یہ ہے کہ لفظ رَبٌ باب نصر کا مصدر ہے۔ رَبَّ یَـرُبُّ رَبًّـا۔ بمعنی تربیت کرنا

علامہ جامی نے مختار الصحاح میں لکھا ہے کہ یہ تین باب مترادف ہیں (۱) مضاعف ثلاثی مجرد کا یہی باب نصر۔

(۲) باب تفعیل رَبَّبَ یُرَبِّبُ تَرْبِیْبًا سے۔

(۳) ناقص یائی رَبّیٰ یُرَبِّي۔ تینوں کا معنی تربیت کرنا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ تینوں ایک شئ ہیں کیونکہ جو ناقص کا باب وہ بھی اصل میں مضاعف ثلاثی ہی تھا پھر متجانسین میں سے دوسرے کو حرف علت سے بدل دیا جیسے دَسّٰهَـا اصل میں دَسَّـسَ اور لَـمْ یَتَسَـنَّـهْ اصل میں لَمْ یَتَسَـنَّـنَ تھا۔ پھر متجانسین میں سے دوسرے کو حرف علت سے بدل دیا اور حرف علت کو حذف کیا تو لم یتسنہ بن گیا۔

دوسرا قول: اسم فاعل کا صیغہ ہے رَابِـبٌ اور الف کو تخفیف کی بناء پر حذف کر دیا، یہ توجیہ نوادر الاصول میں موجود ہے۔

تیسرا قول: رَب صفت مشبہ کا صیغہ ہے اصل میں رَبَبٌ بروزن فَعَلٌ اور فَعَلٌ بروزن صَعَبٌ اصل میں رَبَبٌ تھا۔ پھر ادغام کر دیا تو رَبٌّ ہوگیا۔

سوال: صفت مشبہ بنانا غلط ہے اس لئے کہ یہ تو باب متعدی ہے اور صفت مشبہ لازمی باب سے آتی ہے۔

جواب: اس باب نَـصَـرَ کو شَـرُفَ لازمی کی طرف متعدی کر کے پھر صفت مشبہ ماخوذ کریں

گے اور یاد رکھیں باب نصر کے علاوہ دوسرے ابواب متعدیہ کا عدول الی الابواب اللازمیہ بکثرت مستعمل ہے لیکن نَصَرَ کا ردشَرُفَ کی طرف قلیل ہے۔

فائدہ: مصدر کا صیغہ بنانا بھی غلط ہے کیونکہ یہ صفت ہے لفظ اللہ کی اور قاعدہ ہے کہ صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے حالانکہ یہ حمل غلط ہے کیونکہ ضابطہ ہے کہ وصف کا حمل ذات پر جائز نہیں ہوتا۔

جواب: اس وقت اس کا حمل اللہ پر مجازا ہے۔ یا تاویلا زَیْدٌ عَدْلٌ کے مانند اس کی توضیح یہ ہے ۔موضوع محمول یا موصوف وصفت میں اگر ایک ذات اور ایک صفت محضہ ہو تو بظاہر میں حمل صحیح نہ ہونے کی وجہ سے جو اشکال کیا جاتا ہے۔ اس کو دو طریقہ سے دفع کیا جاتا ہے۔

(۱) صفت کو اپنی حالت پر رکھ کر مبالغہ کے طور پر حمل کر دیا جائے اس میں مبالغہ مقصود ہوتا ہے۔

(۲) صفت کو ذات مع الوصف کے معنی میں لیا جائے۔ اس وقت یہ حمل مجازاً کہلائے گا۔ کیونکہ مصدر کو مشتق کے معنی میں لینا یہ بطریق مجاز ہے۔

رَب کا معنی مجمع البحار والے نے لکھا ہے بمعنی مالک اور سید اور مربی اور مدبر اور مہتمم کے آتے ہیں اور تفسیر مدارک نے لکھا ہے اَلرَّبُّ هُوَالْخَالِقُ اِبْتِدَاءً وَالْمُرَبِّیْ غِذَاءً وَالْغَافِرُ اِنْتِهَاءً۔

رب: کا معنی ہے تربیت کرنا اور تربیت کا معنی ہے تَبْلِیْغُ الشَّیْءِ اِلٰی کَمَالِهٖ بِحَسْبِ اِسْتِعْدَادِهٖ شَیْئًا فَشَیْئًا یعنی شی کو اس کے استعداد کے موافق آہستہ آہستہ کمال تک پہنچانا۔

فائدہ: لفظ رب بلا اضافت کے ساتھ خاص ہے۔ لغت کے اعتبار سے اضافت کے وقت اس کا استعمال غیر اللہ پر شاذونادر ہے شریعت میں اضافت کے وقت وہ دو حال سے خالی نہیں اس لیے کہ اس کا مضاف الیہ ذوی العقول ہوگا یا غیر ذوی العقول اگر ذوی غیر ذوی العقول ذوی العقول ہے تو مکروہ ہے۔ اگر ذوی العقول ہو تو مکروہ ہے۔ اگر غیر ذوی العقول ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔

فائدہ: رَبُّ الْعَالَمِیْنَ لفظ رب کو مرفوع، منصوب، مجرور تینوں طرح پڑھنا جائز ہے

مجرور: مجرور ہونے کی صورت میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) صفت (۲) بدل الکل

(۳) عطف بیان ۔

فائدہ: رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اگر صیغہ صفت کا بنا دیا جائے۔ تو یہ شبہ ہوتا ہے۔
یہ اضافت لفظی ہے جو کہ نہ مفید تعریف ہوتی ہے اور نہ ہی مفید تخصیص تو لازم آئے گا نکرہ کا معرفہ کی صفت بننا جو ہرگز جائز نہیں۔

جواب: یہ قاعدہ آپ کا ان صفات کے بارے میں ہے جن کے اندر تجدد حدوث والا معنی ہو اور وہ صفات جن میں دوام استمرار والا معنی ہو۔ تو انکی اضافت مفید تعریف ہوتی ہے اور یہ بھی قانون باری تعالیٰ تمام کی تمام صفات میں دوام و استمرار والا معنی ہوا کرتا ہے ۔

منصوب: منصوب ہونے کی صورت میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔
(۱) حال، (۲) منادیٰ بحذف حرف ندا (۳) منصوب علی سبیل المدح۔

مرفوع: مرفوع پڑھیں تو یہ خبر بنے گی مبتدا محذوف کی تو تقدیر عبارت ہوگی هُوَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

جواب: قاعدہ ہے کہ جب صیغہ صفت کا معنی دوام و استمرار ہو تو اس کی اضافت مفید تعریف ہوتی ہے اور یہاں پر بھی ایسے ہے۔ یاد رکھیں تمام صفات الیہ میں دوام و استمرار کا معنی ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوَاتِ۔ حٰم تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ۔ باقی رہا مشہور قاعدہ وہ صیغہ اضافت کے تجدد وحدوث والے معنی پر محمول ہے۔

قولہ العالمین ۔ العالمین کی تحقیق:

العالمین جمع ہے عالم کی اور عالم اسم آلہ کا صیغہ ہے بمعنی مَا یُعْلَمُ بِهٖ۔

اسم آلہ: اس کو کہتے ہیں جو اس باب کے مصدر کے حصول کا ذریعہ اور آلہ ہو جیسے خاتم جو حصول ختم یعنی مہر لگانے کا ذریعہ ہو۔ تو لغوی معنی کے اعتبار سے عام ہوا جو بھی کائنات میں شئ آخر کے علم کے حصول کا ذریعہ بنے اس کو عالم کہیں گے لیکن اب عالم کا اطلاق جَمِیْعُ مَا سِوَا اللّٰهِ ۔ کُلُّ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ پر کیونکہ جمیع کائنات سے صانع کا علم حاصل ہوتا ہے۔

العلمین یہ عالم کی جمع سالم ہے۔ عالم کا اطلاق چند معنی پر آتا ہے۔

(۱) اللہ کے علاوہ ساری مخلوق کو عالم کہا جاتا ہے۔

(۲) مخلوقات میں سے ہر ایک جنس کو الگ الگ عالم کہا جاتا ہے۔ حیوانات کو عالم حیوانات نباتات کو عالم نباتات۔ ملائکہ کو عالم الملائکہ کہا جاتا ہے۔

(۳) بالذات صرف ذوی العقول کو عالم کہا جاتا ہے۔ دوسروں کو بالتبع کہا جاتا ہے۔ مثلاً قوا تعالی اتاتون الذکران من العلمین اس آیت میں عالمین سے مراد انسان اور ذوی العقول ہیں۔

(۴) ہر اس شئی کو عالم کہا جاتا ہے جس سے وجود صانع کا علم حاصل ہو سکے کیونکہ فاعل بفتح العین کا وزن کبھی اسم آلہ کے لیے آیا کرتا ہے۔

فائدہ: عالمین جمع لائی گئی سجع بندی کی رعایت کے لئے یا جمع باعتبار انواع کے ہے یعنی عالم انس عالم جن، عالم ملائکہ ورنہ تو مفرد لانا چاہئے تھا۔

نیز: لفظ عالم تمام اجناس پر دال ہے معنیٰ کے اعتبار سے اور مصنف نے یہ چاہا کہ جس طرح معنیٰ کے اعتبار سے تمام اجناس ہے۔ اسی طرح لفظ کے اعتبار سے بھی تمام اجناس پر دال ہو اس لئے العالمین جمع کا صیغہ لائے ہیں۔

قولہ والعاقبۃ العاقبۃ کے اندر لام میں دو احتمال ہیں۔ یہ لام عہد خارجی کے لیے ہو۔ جو کوفیین کا مذہب ہے۔

(۲) یہ لام مضاف محذوف کے عوض میں ہو۔ یہ بصریین کا مذہب ہے۔

۔غرض اس سے پہلے حسن مضاف حذف ہے۔ جیسا کہ قول باری تعالی جَـاءَ رَبُّكَ میں اَمْـرٌ مضاف محذوف ہے۔ تقدیر عبارت جَـاءَ اَمْرُ رَبِكَ ہوگی اور اس طرح اس مقام پر تقدیر عبارت وَحُسْنُ الْعَاقِبَةِ یعنی اچھا انجام متقیوں کے لیے ہے۔

فائدہ: عاقبۃ مصدر کا صیغہ ہے یاد رکھیں فَـاعِـلة فِعِيْل، مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے جیسے کاذبۃ، حریق، مفتون۔

قولہ المتقین۔

لفظ متقین کی تحقیق: متقین یہ جمع ہے متقی کی۔ اس کے لغوی معنی ہیں۔ بچنے والا پرہیز کرنے والا ۔اصطلاحی معنی ہیں۔ جو شرعاً متقی کے تین درجہ ہیں۔

(۱) تقوی عام (۲) تقوی خاص۔ (۳) تقوی اخص الخاص۔

بہر حال مقصود مصنفؒ اس جملہ سے طلباء کرام کو تنبیہ کرنا اور عمل کی ترغیب دینا ہے اس لئے کہ آپؐ کا فرمان ہے لَوْ کَانَ لِلْعِلْمِ شَرَفٌ بِدُوْنِ التَّقْوٰی لَکَانَ الشَّیْطَانُ اَعْلٰی مَنْزِلَةً۔

(کہ اگر فقط علم کی وجہ سے شرافت ہوتی بغیر تقوی کے تو شیطان سب سے اونچے درجے والا ہوتا)

قولہ و الصلواة والسلام علی خیر خلقه محمد

لفظ صلوة کی تحقیق: لفظ صلوۃ میں دو احتمال ہیں (۱) یہ ہے کہ باب تفعیل کا مصدر ہو۔

(۲) احتمال یہ ہے کہ تصلیہ کا اسم ہو یعنی مصدر نہ ہو بلکہ اسم مصدر ہو۔

فائدہ مصدر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مصدر خالص۔ (۲) اسم مصدر۔ (۳) علم مصدر۔

صلوۃ کے مشتق منہ میں چھ اقوال ہیں۔

صیغوی تحقیق: صلوۃ دراصل صَلَوَةْ، تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح تھا قال باع والے قانون سے الف سے بدل دیا صلواۃ ہو گیا۔

یاد رکھیں کہ رسم الخط کے قاعدے کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔

صاحب اصول اکبری نے اصول لکھا ہے کہ صلوۃ، زکوۃ، مشکوۃ، ربوا ان چاروں کے آخر میں واو لکھی جائے گی اور الف اس کے اوپر لکھا جائے گا کیونکہ ان کلمات کو تَفْخِیْمْ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے حیواۃ۔ یعنی واو کی طرف مائل کر کے ہاں اضافت کے وقت واو گر جاتی ہے الف ہی لکھا جاتا ہے۔ کقولہ تعالی ان صلاتی و نسکی۔

معنوی تحقیق لغوی معنی میں اختلاف ہے۔ عند البعض مشترک لفظی ہے اور عند البعض مشترک معنوی۔

مشترک لفظی وہ ہے کہ لفظ کی ہر ہر معنی کے لئے وضع علیحدہ علیحدہ ہو اور یہ چار معنی کے لئے وضع کیا گیا ہے رحمت ، دعاء ، استغفار، تسبیح۔

مشترک معنوی کہتے ہیں لفظ کی وضع ایک مفہوم کلی ہو۔ جس کے کئی افراد و جزئیات ہوں اور لفظ صلٰوۃ کی وضع ایک معنی کلی اِفَاضَۃ خیر کے لئے ہے۔ جس کے افراد بھی چار ہیں بہر حال دونوں درست ہیں۔ البتہ اس پر سوال ہوگا کہ مشترک کے لئے ضابطہ ہے کہ جب تک تعیین کا قرینہ نہ ہو تو توقف کیا جاتا ہے آپ کے پاس تعیین کا قرینہ کیا ہے؟

جواب: ہمارے پاس قرینہ یہ ہے جب لفظ صلٰوۃ کی اللہ رب العزت کی طرف نسبت ہو تو رحمت والا معنی مراد ہوگا۔ انسان کی طرف ہو تو دعاء ،
اور ملائکہ کی طرف ہو تو استغفار، ۔ وحوش وطیور کی طرف ہو تو تسبیح والا معنی ہوگا۔
یہاں پر رحمت والا معنی مراد ہے۔ اس پر سوال ہوگا کہ

سوال: رحمت کا معنی ہے رِقَّۃُ الْقَلْبِ بِحَیْثُ یَقْتَضِیْ الْفَضْلَ وَالْاِحْسَانَ جب کہ باری تعالیٰ رقت قلب سے پاک ہے۔

جواب: یہاں معنی مجازی مراد ہے یعنی رقت قلب کو حذف کر کے فقط فضل واحسان مراد ہے اور ضابطہ ہے کہ حقیقی معنی کی ایک جزء کو حذف کر دینے سے معنی مجازی بن جاتا ہے۔ اس پورے جملے کا معنی یہ ہوگا اِفَاضَۃُ الْخَیْرِ مِنَ الرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ نَازِلَۃٌ عَلٰی نَبِیِّہٖ الْمَحْمُوْدِ چونکہ تسمیہ و تحمید کی طرح تصلیہ علی النبی وعقلا ونقلا واجب تھا تو اس لئے کہ آپ محسن ہیں اور شکر المحسن واجب اور دلائل نقلیہ یہ ہیں کہ قرآن مجید میں ہے یا یھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما دوسرے مقام پر ہے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حدیث میں آتا ہے اِذَا ذَکَرْتُمُ اللّٰہَ فَاذْکُرُوْنِیْ مَعَہٗ۔

نیز: صلٰوۃ کے ذریعے اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ یہ تصنیف وتالیف مسلمانوں کی تالیفات میں سے ہے کیونکہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان صلوۃ وسلام کے ذریعے فرق ہوتا

ہے۔ بخلاف حمد کے وہ تو کافر بھی کرتے ہیں۔

فائدہ: فاضل اسفرائنی نے لکھا ہے کہ لفظ حمد سے دو نام مبالغے کے واسطے مشتق ہوتے ہیں۔ ایک نام محمد جو محمودیت کے مبالغے کے واسطے دوسرا احمد حامدیت کے مبالغے کے لئے۔

فائدہ: قاعدہ ہے القاب کے بعد علم کا ذکر ہو تو تین ترکیبیں جائز ہوتی ہیں، مرفوع، منصوب و مجرور۔

مجرور لفظ محمد کو مجرور پڑھا جائے تو دو ترکیبیں ہوں گی۔(۱) بدل الکل (۲) عطف بیان۔

لیکن یاد رکھیں عطف بیان بنانا اولی ہے اس لئے کہ بدل کی صورت میں مقصود بدل ہوا کرتا ہے مبدل منہ نہیں حالانکہ لفظ رسول جو مبدل منہ اس میں زیادہ وصف ہے اس لئے عطف بیان کی صورت میں دونوں مقصود ہو جائیں گے۔

منصوب ہونے کی صورت میں دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔(۱) حال (۲) منصوب علی سبیل المدح

مرفوع پڑھیں تو یہ خبر بنے گی مبتدا محذوف کی تو تقدیر عبارت ہوگی هُوَ مُحَمَّدٌ ۔

قولہ و آلہ اجمعین ۔

لفظ آل کی تحقیق: آل سے مراد تمام متبعین ہیں جس میں صحابہ کرام اور اہل بیت داخل ہیں جس طرح اَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ میں فرعون کے متبعین مراد ہیں۔ کیونکہ اس کی اولاد نہیں تھی۔

اس قول میں تین باتیں بیان کرے گا۔ وہ یہ ہیں کہ آل اصل میں کیا تھا۔

(۲) ال اور اہل میں کیا فرق ہے۔ (۳) آل کا مصداق کون لوگ ہیں۔

پہلی بات آل اصل میں کیا تھا۔ اس میں اختلاف ہے اور دو مذہب ہیں۔

پہلا مذہب: کہ آل کا اصل اول تھا واو متحرک ماقبل مفتوح تھا تو قال والے قانون سے واو کو الف سے بدل دیا تو آل ہو گیا۔

دلیل دیتے ہیں کہ اس کی تصغیر اویل آتی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ **تَصْغِیْرُ الشَّیْئِ یَرُدُّہٗ اِلٰی اَصْلِہٖ**۔ اور پھر قال والے سے کہ واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا تو اس کو الف سے تبدیل کر دیا تو آل ہو گیا۔

دوسرا مذہب: کہ آل اصل میں اہل تھا۔

دلیل: لیکن دلیل سے ایک ضابطہ یاد رکھیں۔

ضابطہ: تصغیر حروف محذوفہ اور تبدیل شدہ واپس لاتی ہے۔

حاصل دلیل: کہ آل کا اصل اہل ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ آل کی تصغیر اھیل ہے چونکہ تصغیر میں ھاء ہے لہذا ال اصل میں ھاء ہوئی یعنی اھل۔

سوال: ہاء کو ہمزہ سے کیوں تبدیل کیا گیا ہے۔

جواب: ھمزہ اور ہا قریب المخرج ہونے کی وجہ سے یعنی ہمزہ اور ہاء قریب المخرج ہیں۔

ھمزہ اور ھا کے متحد فی المخرج ہونے کی وجہ سے ھا کو ھمزہ کے ساتھ بدل دیا۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو دو حرف متحد فی المخرج ہوں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ بدلنا جائز ہے۔ پھر **آمَنَ اِیْمَانًا** والے قانون سے آل ہو گیا۔

لیکن قول فیصل یہ ہے۔ کہ آل علیحدہ کلمہ ہے جو کہ اصل میں اول تھا۔ اور اھل علیحدہ کلمہ ہے......

امام کسائی کیونکہ نحوی کسائی کہتے ہیں۔ کہ میں نے ایک بدو (دیہاتی) کو کہ جو کہہ رہا تھا۔ آل اویل واھل اھیل اور یہ قاعدہ ہے کہ **اَلتَّصْغِیْرُ وَالتَّکْسِیْرُ یَرُدَّانِ الْاَشْیَاءَ اِلٰی اَصْلِھَا** ۔پس معلوم ہوا کہ آل کا اصل اول ہے۔ کیونکہ اس کی تصغیر اویل آتی ہے۔ اور جدا کلمہ ہے کیونکہ اس کی تصغیر اھیل آئی ہے

آل اور اہل کے درمیان دو فرق ہیں۔ (۱) مضاف الیہ کے اعتبار سے (۲) مصداق و مفہوم کے اعتبار سے جو فرق مضاف الیہ کے اعتبار سے ہے وہ چار طریقوں پر ہے۔

(۱) یہ کہ آل کی اضافت ہمیشہ ذروح کی طرف ہوتی ہے۔ جبکہ اہل ذی روح اور غیر ذی روح

دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔اسی لیے آل الحجر نا جائز اور اھل الحجر جائز ہے۔

(۲) آل کی اضافت ہمیشہ ذی عقل کی طرف ہوتی ہے۔جب اہل عام ہے اسی لیے آل البقر کہنا نا جائز ہے اور اھل البقر کہنا جائز ہے۔

(۳) تیسرا فرق اس طرح ہے۔کہ آل کی نسبت ہمیشہ اشرف کی طرف ہوتی ہے۔بخلاف اہل کے کہ وہ عام ہے۔اسی لیے آل الحجام کہنا نا جائز اور اھل الحجام کہنا جائز ہے (حجام پچھنا لگانے والے کو کہتے ہیں)

(۲) آل کی اضافت مذکر کی طرف ہوتی ہے اور اہل عام ہے چاہے اس کی اضافت مذکر کی طرف ہو یا مونث کی طرف۔

(۴) آل کی اضافت ضمیر کی طرف قلیل ہوتی ہے۔اور اہل کی اضافت الی الضمیر اکثر ہوتی ہے۔

آل اور اھل کے درمیان معنوی فرق۔

باعتبار معنی ومفہوم کا فرق یہ ہے کہ آل کی چار قسمیں ہیں۔(۱) آل نسبی (۲) آل حسبی (۳) آل سببی (۴) آل خدمتی۔

آل نسبی اولاد کو کہتے ہیں جیسا کہ حضور ﷺ کی چار صاحبزادیاں آل نسبی ہیں۔اور آل حسبی ہر متقی اور پرہیزگار آدمی کو کہتے ہیں۔کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے کل تقی ونقی فھو من آلی۔اس لحاظ سے تمام صحابہ اہل بیت آل حسبی ہیں اور آل سببی ان رشتہ داروں کو کہتے ہیں۔جو کہ بیوی کی طرف ہوں۔جیسے ساس سسر وغیرہ۔لہذا ابو بکرؓ وعمرؓ آپ کے آل سببی ہیں اور آل خدمتی مطلق خدمت کرنے والے کو کہتے ہیں۔جیسا کہ اہل بیت اور تمام صحابہ کرام اور یہاں پر آل سے مراد آل حسبی ہیں۔اور اہل کے چار معنی ہیں۔(۱) اہل بمعنی بیوی (۲) بمعنی نفس اور جسم (۳) بمعنی کنبہ اور اہل خانہ (۴) بمعنی لشکر اور جماعت۔

تیسری بات آل کا مصداق۔اس میں چھ قول ہیں۔

(۱) کل تقی فھو آلی۔

(۲) بنو ہاشم۔ اس کی نسبت امام شافعیؒ کی طرف ہوتی ہے۔
(۳) بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ اس کی نسبت امام ابوحنیفہؒ کی طرف ہے۔
(۴) یہ قول روافض کا ہے کہ آل سے مراد حضور کی بیٹیاں ہیں اور ان کا ایک داماد اور پھر بیٹیوں میں سے بھی حضرت فاطمہؓ کی تخصیص کرتے ہیں۔
(۵) آل سے مراد حضور کی ازواج مطہرات ہیں اور بعض نے اس میں بیٹیوں کو بھی شامل کیا ہے
(۶) آل کا مصداق جمیع قریش۔ بہر حال سب سے بہتر پہلا قول ہے اس کے بعد ــــــ قول ہے۔

قوله قوله اجمعين جَاءَ بِالتَّاكِيْدِ رَدًّا عَلَى الرَّوَافِضِ حَيْثُ خَصَّصُوا بَعْضَ الصَّحَابَةِ بِالصَّلٰوةِ دُوْنَ بَعْضٍ آخَرَ لِغُلُوِّهِمْ فِيْ مُحَبَّةِ الْآلِ۔
اجمعین جمع ہے اجمع کی بروزن افعل۔
افعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) فعل تاکیدی (۲) صفتی (۳) تفضیلی۔
فائدہ: کہ صیغہ مبالغہ میں تھوڑا سا جھوٹ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالی اس قاعدہ سے مستثنی ہیں۔
قوله بداں ارشدک الله تعالی ۔ مصنفین کی عادت حسنہ ہے کہ طلباء کرام کو متوجہ کرنے کے لئے عربی کتب میں (اعلم) اور فارسی کتب میں (بداں) جیسے کلمات ذکر کرتے ہیں تو مصنفؒ بھی لفظ بداں لائے ہیں۔
لفظ بداں کی تحقیق: بداں لفظ داں امر کا صیغہ ہے۔ جسکا مصدر دانستن بمعنی جاننا۔ ماضی دانست اور مضارع داند آتا ہے اور اس کے شروع میں با مکسور زائدہ ہے جو تحسین کلام کے لیے لائی گی ہے۔
اس طرح یہ با زائدہ فارسی کلام میں ماضی، مضارع، امر، اور اسماء کے شروع میں لائی جاتی ہے۔ مگر یاد رکھیں اسکا مابعد اگر مضموم ہو تو یہ بھی مضموم پڑھی جا ئیگی ورنہ مکسور۔ جیسے بداں بگفت ببیں وغیرہ اور اسم پر داخل ہو تو ہمیشہ مفتوح ہو گی اور چونکہ یہ فعل امر کا صیغہ ہے اسکا فاعل ہونا ضروری

ہے۔اور اسکا فاعل ضمیر مستتر تو ہے۔
اور لفظ داں امر کا صیغہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اے طالب علم ان مسائل نحویہ کو لکھنے اور سننے تک محدود ہرگز نہ رکھنا بلکہ ان کو دل میں جگہ دے۔
نیز شروع میں فارسی کا لفظ لاکر یہ بتلا دیا کہ یہ کتاب فارسی میں ہے۔ پھر جملہ دعائیہ عربی میں لاکر یہ اشارہ کر دیا کہ مقصد اس کتاب سے عربی سمجھنا ہے۔ نیز عربی میں دعاء جلدی قبول ہوتی ہے۔
سوال: یہ جملہ ماضیہ ہے حالانکہ دعاء تو حال اور مستقبل کے لیے ہوتی ہے جو کہ شعر میں مذکور ہے

آمدہ ماضی بمعنی مضارع چند جا

عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتداء

بعد موصول و نداء و لفظ حیث و کلما

در جزاء و شرط ہر دو باشد در دعاء

خلاصہ اشعار۔
(۱) اگر ماضی کا مضارع پر عطف ہو تو ماضی امضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
(۲) ماضی اسم موصول کے بعد واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
(۳) ماضی حرف نداء اور منادی کے بعد جواب ندا کے شروع میں واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
(۴) ماضی لفظ حیث کے بعد واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے ۔
(۵) ماضی لفظ کلما کے واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
(۶) فعل ماضی شرط واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے ۔
(۷) فعل ماضی جزاء واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
(۸) فعل ماضی فعل ماضی مقام دعا میں واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
اس لیے ضابطہ ہے کہ جملہ دعائیہ ہمیشہ خبریہ ماضیہ ہوتا ہے بمعنی انشاء اور مضارع کے جیسے صلی

الله علیه وسلم ۔رضی الله تعالی عنه ۔رحمه الله ۔

نیز اگر اپنے معانی یعنی خبر اور ماضی پر قائم رہے تو بھی معنی صحیح بنتا ہے کہ اللہ تعالی تیری رہنمائی فرمادی ہے کیونکہ تمام دینوی امور کو ترک کر کے علم دین حاصل کرنے کے لئے نکلنا باری تعالی کی رہنمائی کا ثمرہ ہی تو ہے۔

قولہ اما بعد ۔

لفظ اما میں تین احتمالات۔

(۱) اِمّا ہمزہ کے کسرہ اور میم کی تشدید کے ساتھ یہ حرف عطف ہے جس کو حرف تردید کہتے ہیں۔

(۲) اَمَا ہمزہ پر زبر اور میم پر فتح بلا تشدید یہ حرف تنبیہ ہے۔

(۳) اَمَّا میم مفتوح مشدد اور بفتح الہمزہ یہ حرف شرط ہے۔ یہاں پر اما شرطیہ ہے۔

جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد فائے جزائیہ واقع ہوگی۔

پھر اَمَّا شرطیہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اَمّــا تفصیلیہ یعنی جو کسی اجمال کلام کی تفصیل کرے۔ اور یہ ہمیشہ درمیان کلام میں واقع ہوتا ہے۔ یعنی اس چیز کی تفصیل کیلئے آتا ہے جس چیز کو متکلم نے پہلے بطور اجمال ذکر کیا ہو اور مجمل میں تعمیم ہے خواہ وہ لفظاً ہو یا تقدیراً ہو۔

مجمل لفظاً کی مثال جیسے قرآن مجید میں فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ تو سعید کیلئے تفصیل اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْ افَفِيْ الْجَنَّةِ اور شقی کی تفصیل بیان کی وَ اَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِيْ النَّارِ۔

اجمال مقدر ہو اور مخاطب کو قرائن سے معلوم ہو جیسے مخاطب کو اپنے بھائیوں کے آنے کا علم ہو تو اسوقت کہا جائے اَمَّا زَيْدٌ فَاَكْرِمْتُهُ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَهَنْتُهُ وَاَمَّابَكْرٌ فَاَعْرَضْتُ عَنْهُ تو اس سے پہلے جَاءَنِيْ اَخُوْكَ مقدر ہوگا یہ مجمل مقدر ہے۔ یہ قسم اول کثیر اور مشہور ہے۔

(۲) اَمّــا ابتدائیہ یعنی جو شروع کلام میں واقع ہو جس کے پہلے کوئی کلام مجمل نہ گزرے جیسا کہ کتاب کے خطبوں میں آتا ہے۔

فائدہ: اَمَّا کے جواب میں دو باتیں لازم ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ جواب پر فاء کا داخل کرنا واجب ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اول ثانی کیلئے سبب ہو۔

یہ دو باتیں اس لئے لازم ہیں تا کہ یہ دونوں امر اما کے شرطیہ ہونے پر دلالت کریں۔

تیسری بات اما شرطیہ جس فعل پر داخل ہوتا ہے اس فعل کا حذف کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔

فعل کے وجوبی طور پر حذف کرنے کی دو علتیں ہیں۔

پہلی وجہ فعل کا حذف کرنا ثقل لفظی کو دور کرنے کیلئے۔ اسلئے کہ اما اصل میں تفصیل کیلئے وضع کیا گیا ہے اور تفصیل تکرار کا تقاضا کرتا ہے اور تکرار موجب ثقل ہے حالانکہ یہ کثیر الاستعمال ہے اور کثرت استعمال خفت کا تقاضا کرتی ہے تو خفت حاصل کرنے کیلئے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

دوسری وجہ غرض معنوی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مخاطب کو بتانے کیلئے کہ یہاں اما سے متکلم کا مقصود جو تفصیل بتانا ہے وہ اسم کی تفصیل بتانا ہے نہ کہ فعل کی۔ جیسے اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ تقدیر عبارت یہ ہوگی مَهْمَا یَکُنْ مِّنْ شَیْءٌ فَزَیْدٌ مُّنْطَلِقٌ ۔ کہ جو کچھ بھی ہو زید چلنے والا ہے۔ اس سے یکن فعل شرط اور اسکے متعلق من شئی کو حذف کر دیا اور مهما کی جگہ اما کو قائم مقام بنا دیا گیا تو اَمَّا فَزَیْدٌ مُنْطَلِقٌ بن گیا پھر چونکہ اما شرطیہ کا فاء جزائیہ پر داخل کرنا مناسب نہیں تھا اسی لئے نحویوں نے فاء کو پہلی جزء سے نقل کر کے دوسری جزء کو دے دی تو اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ بن گیا

یاد رکھیں کہ یہ جزء اول جو اما اور فاء جزائیہ کے درمیان ہوتی ہے یہ فعل محذوف کے عوض ہوتی ہے تا کہ حرف شرط اور حرف جزاء کے درمیان جدائی ہو جائے۔

فائدہ: نحویوں کا اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ اسم جو اَمَّا کے بعد واقع ہو یہ جواب میں سے کسی چیز کیلئے جزء بن سکتا ہے یا نہیں۔ جس میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب امام سیبویہ کا مذہب یہ ہے کہ امّا کے بعد والا اسم جواب میں سے کسی کیلئے مطلقاً جزء بنتا ہے خواہ یہ منصوب ہو یا مرفوع ہو اور عام ازیں کہ فاء کے بعد ایسا جزء ہو جو تقدیم کیلئے مانع ہو یا ایسا جزء نہ ہو۔

دوسرا مذہب ابوالعباس مبرد کا ہے کہ یہ جواب کا جزء بالکل مطلقاً نہیں بن سکتا خواہ تقدیم سے مانع کوئی چیز ہو یا نہ ہو۔ بلکہ یہ فعل محذوف کا معمول ہوگا عام ازیں کہ وہ بعد والا اسم منصوب ہو یا مرفوع ہو۔ اس مذہب کی بناء پر **امّا زید فمنطلق** کی تقدیر عبارت یہ ہوگی مَهْمَا ذُكِرَ زَيْدٌ فَهُوَ مُنْطَلِقٌ۔

تیسرا مذہب امام مازنی کا ہے اگر یہ جزء مذکور جائز التقدیم ہو یعنی فا جزائیہ کے علاوہ اسکی تقدیم سے کوئی اور مانع نہ ہو تو یہ قسم اول سے ہے اور اگر جزء مذکور جائز التقدیم نہ ہو یعنی سوائے فاء کے اسکی تقدیم سے کوئی مانع ہو تو قسم ثانی سے ہے جس طرح اَمَّا يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَإِنَّكَ مُسَافِرٌ اسکے اندر یوم الجمعہ کی تقدیم سے مانع فاء کے علاوہ ان حرف مشدد ہے اس لئے کہ ان کا مابعد اسکے ماقبل میں عامل قطعاً نہیں ہوتا۔

اما بعد کی ترکیبی حیثیت اما بعد اصل میں مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ ہے یہ شرط ہے اور اس کا مابعد اس کی جزاء ہے۔ گویا کہ اما کو مهما یکن کے قائم مقام کر دیا گیا۔ اس تاویل کی وجہ یہ ہوئی کہ بعد ظرف کے لیے کوئی عامل چاہئے کلمہ اما غیر عاملہ ہے۔ لہذا اس سے پہلے مجبوراً یکن فعل کو مقدر کیا گیا۔ اور اما کا دخول فعل پر نہ ہونے کی وجہ سے ایک اسم شرط مقدر کیا گیا۔ جس کا دخول فعل پر صحیح ہو سکے یعنی مہما پس تقدیر عبارت مہما یکن ہوگئی۔

یہ جان لینا چاہئے کہ اما کا دخول فعل پر نہیں ہوتا۔ اسم پر ہوتا ہے نظائر کثیر ہیں۔

قولہ اما بعد اس کو اصطلاح میں فصل الخطاب کہتے ہیں۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ اولا اس کو تلفظ کرنے والا کون ہے یعنی اس کا واضع اول کون ہے۔ اس میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) داؤد علیہ السلام۔

(۲) یعرب بن قحطان۔

(۳) اسحان ابن اوائل جو بڑے فصحاء عرب میں سے تھے۔

(۴) کعب ابن لوی جو حضور ﷺ کے اجداد میں سے ایک جد ہیں۔

قولہ بعد بعد کی تحقیق۔ کہ بعد یہ ظروف میں سے ہے اور ظرف کی دوسری قسم ظرف زمان ہے۔ اور بعد قبل کو غایات بھی کہتے ہیں ایک تو اس وجہ سے کہ یہ خود ابتداء اور انتہاء پر دلالت کرتے ہیں۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مضاف الیہ انتہاء پر واقع ہوتی ہے لیکن ان کے مضاف الیہ اکثر محذوف ہوتے ہیں اور یہ ان کے قائم مقام ہوتے ہیں تو گویا کہ یہ خود انتہا پر واقع ہوتے ہیں۔

اس کی چار حالتیں ہیں۔

وجہ حصر۔ کہ بعد کا مضاف الیہ یا تو لفظوں میں مذکور ہوگا یا نہیں۔ اگر مضاف الیہ لفظوں میں مذکور ہو تو یہ اس وقت معرب ہوگا اور اگر لفظوں میں مذکور نہ ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو وہ محذوف نسیاً منسیا ہوگا یا محذوف منوی ہوگا۔ اگر نسیاً منسیاً ہو تو تب بھی معرب ہوگا۔

اور اگر محذوف منوی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ متکلم کی نیت لفظ اور معنی دونوں باقی ہونگے یا صرف معنی باقی ہوگا۔ اگر دونوں باقی ہوں تو اس وقت بھی معرب ہوگا۔ اور اگر صرف معنی باقی ہو تو اس وقت مبنی ہوگا۔

تحقیق: بعد پر تین سوال۔ (۱) مبنی کیوں (۲) مبنی علی الحرکتہ کیوں (۳) مبنی علی الضم کیوں۔

جواب: بعد مبنی اس لیے ہے کہ اس کو حروف مبنی الاصل کے مشابہت ہے۔ جس طرح حرف دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے اس طرح یہ بھی مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے۔ اس مشابہت کی وجہ سے مبنی ہے۔

سوال: مبنی علی الحرکت کیوں۔

جواب: مبنی میں اصل سکون ہے لیکن یہ بعد مشابہ مبنی الاصل ہے اس لیے اس کو مبنی علی الحرکۃ کر دیا تا کہ اصل اور شبہ میں فرق ہو جائے۔

سوال: مبنی علی الضم کیوں۔

جواب: بعد کا معرب ہونے کی صورت میں دو اعراب تھے نصب اور جر۔ تو مبنی کی صورت میں مبنی علی الضم کر دیا تا کہ بعد کا معرب اور مبنی ہونے میں فرق ہو جائے۔

قولہ مختصر اختصار سے ہے جس کا معنی ہے اَدَاءُ الْمَطَالِبِ الْكَثِيْرَةِ بِاَلْفَاظٍ قَلِيْلَةٍ

کتاب کی چار قسمیں ہیں رسالہ، فتاویٰ، مختصر، مطول۔

رسالہ وہ ہے جو قَلِيْلُ الْاَلْفَاظِ قَلِيْلُ الْمَعَانِيْ ہو۔

فتاویٰ وہ ہے جو کثیر الالفاظ کثیر المعانی ہو۔

مختصر وہ جو قلیل الالفاظ کثیر المعانی ہو۔

مطول وہ ہے کثیر الالفاظ قلیل المعانی ہو۔

مصنف نے مختصر سے اشارہ کر دیا کہ یہ میری کتاب مطالب کثیرہ پر مشتمل ہے

نیز حشو اور تطویل سے محفوظ ہے۔

حشو اس کو کہتے ہیں جس میں زیادتی بلا فائدہ ہو۔

تطویل وہ ہے جو اصل مراد پر زائد بلا فائدہ ہو اور اس کی زیادتی متعین نہ ہو اور حشو میں زیادتی متعین ہوتی ہے۔

اختصار۔ ایجاز۔ تلخیص یہ تینوں الفاظ قلت کے معنی پر دلالت کرتے ہیں۔ پھر باہمی فرق یہ ہے۔ کہ اختصار کہتے ہیں کم الفاظ میں زیادہ معنی ادا کرنا۔

اور ایجاز کہتے ہیں کہ مقصود کو بیان کرنے میں جتنی عبارت استعمال کرنا معروف و مشہور ہو اس سے کم الفاظ میں مقصود کو بیان کر دینا۔

تلخیص کہلاتا ہے مقصود کو واضح کر دینا۔ کبھی کبھی اس کو اختصار کے معنی میں لیا جاتا ہے۔ ان کے

مقابل دو الفاظ مشہور ہیں۔ جو کثرت پر دلالت کرتے ہیں۔
(۱) اطناب (۲) تطویل۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ جتنے الفاظ سے مقصود کو ادا کرنا مشہور ہے۔
اس سے زائد الفاظ میں مقصود کو بیان کرنا اطناب ہے۔
اور اصل مراد جتنی عبارت سے ادا ہو سکے اس سے زائد لانا تطویل ہے۔

قوله مضبوط در علم مضبوط بمعنی مکتوب اور صحیح کیا ہوا۔ ضبط کے اصل معنی دو ہیں۔
(۱) حفاظت کرنا کنٹرول کرنا (۲) تصحیح کرنا۔

علم علم کے تین مشہور معنی ہیں۔

در علم نحو

نحو کے لغوی معنی چند ہیں۔
(۱) قصد (۲) مقدار (۳) قبیلہ (۴) طرف (۵) صرف (۶) نوع (۷) مثل (۸) طریق (۹) صیانت (۱۰) فصاحت (۱۱) میلان کرنا (۱۲) پیروی کرنا (۱۳) اعتماد کرنا (۱۴) دور ہونا۔

تعریفات اور موضوع اور غرض و غایت۔

تعریف (۱) اَلنَّحْوُ هُوَ عِلْمُ الْاِعْرَابِ۔
(۲) اَلنَّحْوُ هُوَ عِلْمٌ بَاحِثٌ عَنْ مَعْرِفَةِ اَحْوَالِ الْمُرَكَّبَاتِ اِعْرَابًا اَوْ بِنَاءً وَاِفْرَادًا اَوْ تَرْكِيبًا۔
(۳) اَلنَّحْوُ عِلْمٌ مُسْتَخْرَجٌ بِالْمَقَايِيْسِ الْمُسْتَنْبَطَةِ مِنْ اِسْتِقْرَاءِ كَلَامِ الْعَرَبِ الْمُوْصِلَةِ اِلَى مَعْرِفَةِ اَحْكَامِ اَجْزَاءِهِ الَّتِي اِئْتَلَفَ مِنْهَا۔

نحو کا موضوع: اَللَّفْظُ الْمَوْضُوْعُ مِنْ حَيْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ۔ عند البعض کلمہ ہے، اور عند البعض کلمہ اور کلام ہے۔

غرض و غایت: هُوَ تَحْصِيْلُ الْمَلَكَةِ الَّتِي يَقْتَدِرُ بِهَا عَلَى اِيْرَادِ تَرْكِيْبٍ وُضِعَ لِمَا

اَرَادَهُ الْمُتَكَلِّمُ مِنَ الْمَعْنٰی۔

(۲)صِیَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِیْ فِی الْكَلَامِ۔

وجہ تسمیہ علم نحو جب ابوالاسود دوئلیؒ نے ان قوانین کے ساتھ چند ابواب کا اضافہ کیا، باب عطف، باب نعت، باب تعجب، باب اِنَّ، اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، تو حجرت علیؓ نے فرمایالکن کو بھی باب ان میں داخل کردے۔ پھر اس پر فرمایامَا اَحْسَنَ هٰذَا النَّحْوُ الَّذِیْ نَحَوْتَ اسی لیے اس فن کا نام نحو ہوگیا۔

قولہ مبتدی ۔مبتدی کہتے ہیں مَا شَرَعَ فِیْ اَوَّلِ جُزْءٍ مَّعَ قَصْدِ تَحْصِیْلِ الْبَاقِیْ۔ اس کے مقابل ہے منتھی جس کی تعریف مَا یَصِلُ اِلٰی آخِرِ جُزْءٍ مِّنَ الْاَشْیَاءِ۔

قولہ تصریف۔ تصریف لغت میں پھیرنے کو کہتے ہیں

اور اصطلاح میں هُوَ تَحْوِیْلُ لَفْظٍ واحدٍ الی الفاظٍ مُتَعَدِّدَةٍ بِحَسْبِ الزَّمَانِ وَالْمَكَان

فائدہ: عموماً مصنفین کی عادت یہ ہوتی ہے کہ خطبہ کے بعد مقصود سے پہلے کچھ عبارت ذکر کرتے ہیں جس کی چند غرضیں ہوتی ہیں۔

امابعد سے فصل تک کیفیت مصنف کا بیان ہے کہ یہ میری کتاب ایسی عمدہ ہے کہ اے طالب علم اس کتاب کے پڑھنے سے تجھے تین عظیم فوائد حاصل ہونگے۔

(۱)عربی کلمات کی ترکیب آسان ہوجائے گی۔

(۲) کلمات کے معرب ومبنی کی پہچان ہوجائے گی اور اعراب اور وجہ اعراب یعنی مرفوع ومنصوب ومجرور کیوں ہے جو کہ علم نحو کا اصل مقصود ہے۔

(۳) عربی کتابوں کی صحیح عبارت پڑھنے کی استعداد پیدا ہوجائے گی۔ یعنی ترکیب آجائیگی

ترکیب کی تعریف کلمات کا ایسا معنوی ربط جس سے اعراب کی وجہ متعین ہوجائے مثلاً رفع کی وجہ فاعلیت ہے۔اور نصب کی وجہ مفعولیت ہے۔اور جر کی وجہ اضافت ہے۔

لیکن ان فوائد ثلاثہ کے لئے تین شرائط ہیں۔(۱)علم لغت (۲)علم اشتقاق (۳)علم صرف۔

مادہ کی بحث علم لغت ہے۔ اور اس مادہ کو جو شکل ملتی ہے اس کو علم صرف کہتے ہیں اور علم صرف میں یہ بحث کی جاتی ہے کہ کلمات کو انکی شکلیں کس قانون سے ملی ہیں۔

اور ایک شکل سے دوسری شکل کو جوڑنا یہ علم اشتقاق ہے جیسے ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ وغیرہ۔

بتوفیق الله : قولہ بتوفیق اللہ توفیق کے معنی لغوی مختلف ہیں۔

(۱) مطلوب کے اسباب کو مہیا کرنا خواہ خیر ہوں یا شر۔

(۲) دوست کرنا (۳) الہام کرنا (۴) اصلاح کرنا۔

اور اس کے معنی اصطلاحی بھی مختلف ہیں۔

(۱) مطلوب خیر کے اسباب کو مہیا کر دینا۔

(۲) طریق خیر کو وسیع کر دینا۔

(۳) انسانی تدبیر کو تقدیر الٰہی کے موافق کر دینا۔

فائدہ: الله تعالی لفظ الله موصوف تعالی جملہ ہو کر صفت ہے لفظ اللہ کی۔

سوال: کہ لفظ اللہ معرفہ ہے تو اس کی جملہ کیسے آ سکتی ہے اس لئے کہ جملہ نکرہ ہوتا ہے۔

ان باتوں کے باوجود توفیق و نصرت الٰہی کا شامل حال ہونا ضروری ہے یعنی محنت کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا اہتمام بھی ضرور کیا جائے لقوله تعالی قل رب زدنی علما۔

قوله فصل بدانکه لفظ مستعمل در سخن عرب بر دو قسم است مفرد و مرکب مفرد لفظی باشد که تنها دلالت کند بریک معنی و آں را کلمه گویند۔

لفظ فصل کی تحقیق: یہ باب ضرب کا مصدر ہے۔ اصطلاح منطق میں فصل ایک خاص کلی کا نام ہے جو اپنے افراد کا جزء حقیقت ہو کر متفقہ الحقائق افراد کو شامل ہو مثلاً ناطق۔

قوله بدانکه با زائدہ کے ضابطہ یہ ہے کہ کلمہ با اگر اسم کے شروع میں داخل ہو تو ہمیشہ مکسور ہوتی ہے۔ جیسا کہ شعر میں واقع ہوا ہے۔

بنام جہاندار جاں آفریں

حکیم سخن در زبان آفریں

اس میں بنام بفتح الباء ہے۔ اور اگر فعل کے شروع میں داخل ہو تو دو حال سے خالی نہیں قول کے جس حرف پر داخل ہو وہ منصوب ومکسور ہے۔ یا مرفوع اگر وہ مرفوع ہے۔ تو با بھی مرفوع ہوگی کسرہ کی مثال بگیر با کے متصل حرف کاف مکسور ہے۔ نصب کی مثال بداں با کے متصل حرف دال مفتوح ہے۔ رفع کی مثال بگو بضم گاف۔

قوله لفظ مستعمل لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) بامعنی (۲) بے معنی اور لفظ بامعنی کے چند اور نام بھی ہیں مستعمل، موضوع، غیر مہمل۔

اور بے معنی کے بھی چند اور نام ہیں غیر موضوع، غیر مستعمل، مہمل اور چونکہ علوم میں الفاظ موضوعہ سے بحث ہوتی ہے اس لئے مصنفؒ نے لفظ کے ساتھ مستعمل کی قید لگا دی لفظ کا استعمال کلام عرب میں دو طرح ہوتا ہے (۱) مفرد (۲) مرکب۔

قوله مفرد و مرکب

مفرد کی تعریف اور تقسیم مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا ایک معنی پر دلالت کرے جیسے زید فائدہ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔ تقسیم میں کلمہ کو ذکر کیا جاتا ہے۔ کلمہ تین قسم پر ہے۔

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔

وجہ حصر یہ ہے کہ کلمہ تین حال سے خالی نہیں ہوتا ذات ہوگا یا وصف ہوگا یا رابط ہوگا اگر ذات ہو تو اسم۔ وصف ہو تو فعل رابطہ ہو تو حرف ہوگا۔ شذور الذہب ص ۲۱۔

(۲) کہ کلمہ دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں مستقل ہوگا یا نہیں اگر اپنے معنی پر دلالت کرنے میں مستقل نہ ہو تو وہ حرف ہے اور اگر اپنے معنی پر دلالت کرنے میں مستقل ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں اسکا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ کے ساتھ مقترن ہوگا یا نہیں۔ اگر مقترن ہو تو وہ فعل ہوگا اور اگر اس کا معنی مستقل ہو اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ مقترن نہ ہو تو وہ اسم ہوگا۔

فائدہ ابن الانباری نے اس حصر کی علت وحکمت یہ لکھی ہے کہ ان اقسام ثلاثہ سے جب اپنے جمیع مافی الضمیر کو تعبیر کیا جاتا ہے اور اپنے خیالات کو اداء کیا جاسکتا ہے تو پھر چوتھے قسم کی ضرورت نہیں اور ضرورت نہ ہونا حصر کی دلیل ہے۔ اسرار العربیہ ص ۲۴۔

ابوجعفر نحوی نے اسم فعل کو چوتھا قسم بنایا ہے جس کا نام خالفہ رکھا ہے۔ ھمع الہوامع ج ۳ ص ۸۲
بغیۃ الوعاۃ للسیوطی ۔ ۳۱۱/۱

فائدہ فراء کے نزدیک کلا اقسام ثلاثہ میں سے نہیں۔ بَلْ هِيَ بَيْنَ الْاَسْمَاءِ وَالْاَفْعَالِ
(شرح التصریح ۱۷/۲ ۔)
اِنَّمَا تَوَقَّفُ فِيْهَا هَلْ هِيَ اِسْمٌ اَوْ فِعْلٌ ۔ وَلَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهَا بِاَنَّهَا غَيْرُ الثَّلَاثَه

اسم کی تعریف وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر سمجھ میں آجائے اور زمانہ نہ پایا جائے جیسے زَيْدٌ، ضَرْباً، ضَارِبٌ ۔

فعل کی تعریف فعل وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر سمجھ میں آجائے اور زمانہ بھی پایا جائے ضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے بغیر سمجھ میں نہ آئے جیسے من و الیٰ ۔

فائدہ اقسام ثلاثہ میں سے مرتبہ کے لحاظ سے اسم مقدم ہے۔

دلیل یہ ہے کہ فعل اپنے وجود میں اسم کا محتاج ہے۔ جیسے خلق اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر خلق نہیں ایسے ہی زید کے بغیر اکل وشرب نہیں لہذا اسم محتاج الیہ ہوا اور فعل محتاج اور یہ بات ظاہر ہے کہ محتاج الیہ اعلیٰ وافضل اور مقدم ہوتا ہے لھذا اسم مقدم ہے۔

دلیل حرف کی بعدیت کے لئے دلیل یہ ہے کہ حرف اسماء اور افعال میں عامل ہوتا ہے معانی اور اعراب میں موثر ہوتا ہے۔

سوال: شبہ یہ ہوتا ہے مسلمہ قاعدہ ہے عامل معمول سے فاعل مفعول سے محدث، محدث سے

مقدم ہوتا ہے یہ عجیب بات ہے کہ حرف کو عامل تسلیم کرتے ہوئے بھی مقدم ہونے کا انکار کرتے ہو

جواب: آپ کی تشبیہ محدث علت و معلول کے ساتھ غلط ہے۔ یہاں پر تین چیزیں ہیں۔ فعل، فاعل، مفعول۔ فاعل اپنے فعل سے تو مقدم ہوتا ہے لیکن مفعول کی ذات سے نہیں جیسے ضَارِبٌ اپنی ضَرْب جو مَضْرُوْبٌ پر واقع ہے اس سے مقدم ہے مگر مضروب کی ذات سے نہیں یعنی نجار نے لکڑی سے دروازہ بنایا تو نجار اپنے فعل یعنی دروازہ بنانے سے تو مقدم ہے لیکن لکڑی سے نہیں۔ بعینہ اسی طرح حروف عاملہ اسماء اور افعال میں اپنے عمل یعنی رفع اور نصب اور جر مقدم ہیں مگر اسماء اور افعال کی ذات سے نہیں۔

فائدہ اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق۔ ان کی دو دو تعریفیں کی جاتی ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

مصدر کی تعریف لفظی تعریف۔ مصدر وہ ہے جو فعل کے لیے مأخذ ہو۔

اسم مشتق کی تعریف لفظی تعریف۔ اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے مأخوذ ہو۔

اسم جامد کی تعریف لفظی تعریف۔ اسم جامد وہ ہے جو نہ کسی کے لیے مأخذ ہو اور نہ مأخوذ ہو۔

جامد کی معنوی تعریف: اسم جامد وہ ہے جو ذات پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

مصدر کی معنوی تعریف: مصدر وہ ہے جو فقط وصف یعنی حدث پر دلالت کرے جیسے ضَرَبًا بمعنی مارنا

اسم مشتق کی معنوی تعریف: اسم مشتق وہ ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے جیسے ضَارِبٌ بمعنی مارنے والا۔

وجہ تسمیہ : جامد کو جامد اس لیے کہتے ہیں کہ جامد کا معنی ہے جما ہوا جس طرح پتھر سے کوئی چیز نہیں نکلتی اس طرح اسم جامد سے بھی کوئی چیز نہیں نکلتی۔

مصدر کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ مصدر کا معنی ہے نکلنے کی جگہ اور مصدر سب فعلوں کی جڑ ہے کہ

اس سے صیغے نکلتے ہیں اس لیے اسکو مصدر کہتے ہیں۔

مصدر اور فعل کے اصل اور فرع ہونے کی تحقیق

المصدر والفعل ایُّھما ماخوذ من صاحبہ۔ مصدر اور فعل میں سے مأخذ کون ہے اور مأخوذ کون ہے۔ بصریین اور کوفیین کا یہ مشہور اختلاف ہے

بصریین کا مذھب کہ مصدر اصل اور مأخذ ہے اور فعل مصدر سے مأخوذ اور فرع ہے۔

کوفیین کا مذھب کے نزدیک فعل اصل اور مأخذ ہے اور مصدر اس سے مأخوذ ہے۔

بصریین کے دلائل

دلیل اول مصدر اسم ہے اور اسم بالاتفاق فعل سے مقدم ہوتا ہے تو مصدر بھی فعل پر مقدم ہوگا اور جب مصدر مقدم ہوا تو مأخذ بھی یہی بنے گا۔ نہ کہ فعل اس لئے کہ وہ مؤخر ہے۔

(اس دلیل پر تردید و توضیح موجود ہے ان شئت فارجع الی المطولات)

دلیل ثانی مصدر اسم ظرف کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے جائے صدور۔ اور لغۃً اس پر مصدر کا اطلاق تب درست ہوسکتا ہے جب مصدر سے فعل کو صادر مانا جائے اور اگر مصدر فعل سے ماخوذ ہو تو اسے صادر کہا جاسکتا ہے مصدر نہیں۔

دلیل ثالث اگر مصدر فرع ہوتا اور فعل سے بنتا تو پھر ہر مصدر کے لیے فعل کا ہونا لازمی تھا جس سے مصدر ماخوذ ہوتا حالانکہ بہت سے مصادر ایسے ہیں جن کا کوئی فعل نہیں جیسے اَلرُّجُلِیَّۃُ، اَلْبُنُوَّۃُ...... لہذا فعل کو اصل قرار دینا اور مصدر کو فرع ماننا غلط ہے۔

دلیل رابع مصدر کے حروف اور معنی اس کے تمام افعال میں پائے جاتے ہیں جیسے خَرَجَ یَخْرُجُ، اَخْرَجَ، خَارَجَ، اِسْتَخْرَجَ لیکن فعل ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا معنی مصدر میں پایا جائے جیسے ضَرْباً میں نہ معنی ماضی ہے اور نہ حال ہے اور نہ استقبال لہذا مصدر ہی ماخذ ہے۔ یہ دلیل بہت دقیق اور لطیف ہے۔

دلائل کوفیین

دلیل اول فعل اصل ہے اور مصدر فرع ہے۔ کوفیین امور لفظیہ سے استدلال کرتے ہیں کہ مثلاً

تعلیل میں اکثر مصادر فعل کے تابع ہوتے ہیں وجوداً۔اس لیے کہ مصدر میں تعلیل فعل پر موقوف ہے اگر فعل میں قانون جاری ہے تو مصدر میں بھی ہوگا۔اور اگر فعل میں قانون جاری نہیں ہے تو پھر مصدر میں بھی نہیں جیسے وَعَدَ يَعِدُ عِدَةً ، قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا دونوں میں جاری ہے اور عَوِرَ يَعْوَرُ عَوَرًا۔ حَالَ حَوَلًا ان میں جاری نہیں ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ مصدر تعلیل میں فعل کا محتاج ہے اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ متبوع اصل ہوتا ہے اور تابع فرع۔لہذا فعل اصل ہوا اور مصدر تابع اور فرع ہوا۔

جواب: آپ کا یہ قاعدہ بالکل غلط ہے ایسے افعال کثرت سے موجود ہیں جن میں تعلیل ہو رہی ہے لیکن مصدر میں نہیں جیسے وَعَدَ يَعِدُ وَعْدًا، قَامَ يَقُوْمُ قَوْمَةً ،مَالَ يَمِيْلُ مَيْلًا بلکہ مصدر میں جو تعلیل ہوتی ہے وہ فعل کی تعلیل کے اثر اور سبب کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ وہ فعل کے ہم شکل اور مناسبت کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے تَعِدُ میں واو گری ہے تو اس کے مصدر میں بھی واو گری ہے اسی طرح تُكْرِمُ اصل میں تُأَكْرِمُ تھا جو ہمزہ گرا ہے وہ بھی باب کی مناسبت کی وجہ سے گرا ہے۔لہذا یہ بناء الفاسد علی الفاسد ہے۔

دلیل ثانی مصدر فعل کی تاکید بنتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا ' خَرَجَ خُرُوْجًا اور یہ بات ظاہر ہے اور قانون ہے کہ المؤكد اصل دون المؤكد کہ موکد اصل ہوتا ہے اور تاکید تابع لہذا فعل اصل ہوا اور مصدر تابع۔

جواب: یہ ہے کہ مصدر کے ساتھ فعل کی تاکید ہونا فعل کے اشتقاق میں اصل ہونے کی دلیل نہیں جیسا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ "المقصود" میں لکھتے ہیں کہ والموكدية لا تدل على الاصالة فى الا شتقاق بل فى الاعراب ۔ جیسے جَائَنِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ کہ موکد ہونا یہ اشتقاق میں اصل ہونے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اعراب میں اصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فعل کی تاکید فعل کے ساتھ لائی جائے قام قام لیکن نحاۃ نے اسے قبیح سمجھتے ہوئے فعل کی تاکید کے لیے مصدر کو متعین کر دیا۔لیکن یہ تاکید اصطلاحی نہیں نفسٌ عينٌ کی طرح

جو کہ مؤکد کے تابع ہو جائے ورنہ تو تاکید مؤکد سے مقدم نہیں ہوتی اور مصدر بالاتفاق مقدم ہو جاتا ہے جیسے ضَرْباً ضَرَبْتُ۔

دلیل ثالث: یہ ہے کہ فعل میں مادہ بننے کہ صلاحیت بنسبت مصدر کے زیادہ ہے اسلیے کہ جو حروف ماضی میں پائے جاتے ہیں۔ وہ مصدر میں بالبداہت پائے جاتے ہیں اس کے برعکس نہیں لہذا فعل اصل بننے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔

جواب: یہ کہ اگر فعل میں مادہ بننے کی صلاحیت ہے تو مصدر میں بھی وہی استعداد ہے۔ باقی صلاحیت کی جو دلیل پیش کی ہے کہ فعل کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں یہ قاعدہ اکثری ہے کلی نہیں جیسے تبصرۃ مصدر ہے مگر فعل کے تمام حروف اس میں نہیں پائے جاتے۔

دلیل رابع یہ ہے کہ مصدر کے بغیر فعل کا وجود ملتا ہے جیسے لیس عسی وغیرہ اگر مصدر اصل ہوتا تو لازم آتا ہے کہ فرع موجود ہو اور اس ک الاصل نہ ہو جو کہ خلاف مشاہد ہے۔

جواب: یہ ہے کہ آپ کی دلیل غلط ہے۔ اس لئے کہ معاملہ برعکس ہے کہ مصدر کے بغیر فعل نہیں پایا جاتا ہے جیسے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔ باقی رہا لیس، عسی جیسے افعالوں سے استدلال کرنا درست نہیں اس لئے کہ یہ افعال جامد ہیں جن سے اشتقاق کا شائبہ تک نہیں۔

فائدہ: مفرد پانچ چیزوں کے مقابلے میں آتا ہے۔

(۱) تثنیہ جمع کے مقابلہ میں یعنی یہ مفرد ہے تثنیہ جمع نہیں ہے۔

(۲) مفرد بمقابلہ مرکب۔

(۳) مفرد بمقابلہ جملہ۔

(۴) مفرد بمقابلہ مضاف۔

(۵) مفرد بمقابلہ شبہ مضاف۔

قولہ اما مرکب لفظی باشد کہ ازدو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد مفرد کے بعد مرکب کی تعریف اور تقسیم کا بیان،

مرکب ترکیب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی ملانا۔ اصطلاح میں مرکب وہ لفظ ہے۔ جو دو کلمہ یا دو سے زائد کو ملانے سے بنتا ہو۔ اس معنی کے لحاظ سے ترکیب کی عقلی چھ صورتیں ہوں گی (۱) اسم اور اسم (۲) فعل اور اسم (۳) فعل اور فعل (۴) فعل اور حرف (۵) حرف اور حرف (۶) اسم اور حرف ان کو شاعر نے شعروں میں جمع کر دیا ہے۔ اسم اور اسم فعل اور فعل وحرف وحرف اسم وفعل وفعل وحرف واسم حرف ان چھ صورتوں میں سے صورت اولی یعنی اسم اور اسم میں اسی طرح صورت ثانیہ یعنی فعل اور اسم دونوں سے ملکر جملہ ہوگا۔ اور باقی صورتوں میں جزء جملہ ہی رہے گا۔

سوال: مرکب کی اس تعریف پر اگر یہ اشکال کیا جائے کہ قُمْ بمعنی کھڑا ہو جا۔ یہ بالاتفاق جملہ ہے۔ لیکن اس میں دو کلمہ نہیں بلکہ صرف ایک کلمہ یعنی فعل ہے۔

جواب یہ ہوگا۔ کہ دو کلمہ لفظوں میں ہونا کوئی ضروری نہیں بلکہ کبھی ایک کلمہ معنوی بھی ہوتا ہے۔ اس میں بھی ضمیر فاعل معنی موجود ہے۔

سوال اول: کلمہ کی یہ تعریف جامع نہیں اس لیے کہ اَلرَّجُلُ، قَائِمَةٌ، بَصْرِیٌّ اور اس جیسی مثالوں پر صادق نہیں آتی کیونکہ یہ مذکورہ الفاظ مرکب ہیں کہ ان کا جزء لفظ جزء معنی پر دلالت کر رہا ہے اس طرح کہ اَلرَّجُلُ میں الف لام تعیین پر اور رجل ذات پر اور اسی طرح قائمۃ بغیر تاء کے حالت قیام پر دال ہے۔ اور تاء دال ہے تانیث پر اور بصری میں بصرہ معین شہر پر دال ہے اور آخر میں یاء نسبت پر دال ہے تو ان پر یہ تعریف صادق نہ آئی حالانکہ ان میں کلمہ ہونے کہ علامت پائی جاتی ہے وہ ایک اعراب کا جاری ہونا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلمات ہیں۔

جواب: اگر یہ الفاظ مذکورہ کلمہ کی تعریف سے خارج ہوتے ہیں تو خارج ہونے دیا جائے باقی رہے یہ اشکال کہ ان الفاظ مذکورہ میں کلمہ کی والی علامت پائی جاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ شدت اتصال کی وجہ سے ان کو لفظ واحد شمار کرتے ہوئے ان پر اعراب واحد جاری کر دیا گیا باوجودیکہ حقیقتاً کلمہ نہیں۔

سوال: اس جواب پر سوال ہوگا کہ اگر ان الفاظ مذکورہ میں شدت اتصال کا لحاظ نہ کیا جائے تو ان پر دو اعراب جاری ہو سکیں گے حالانکہ ان میں دو اعراب جاری ہو نہیں سکتے اس لیے کہ ان میں ایک جز تو ایسی ہے کہ وہ اعراب کے مستحق نہیں مثال الرجل میں الف لام اس طرح باقی الفاظ میں **قائمۃ** اور **بصری** میں جزء اول تو اعراب کے مستحق ہے لیکن جزء ثانی اعراب کے مستحق ہی نہیں ہے۔

جواب: اگر شدت اتصال نہ ہوتا تو یہ **مُتکیف بکیفیتین** ہوتیں۔(۱) بناء (۲) اعراب۔ چونکہ ان میں شدت اتصال ہے اس لیے یہ **متکیف بکیفیۃ واحدہ** ہے۔

سوال ثانی: کلمہ کی یہ تعریف دخول غیر سے مانع نہیں اس لیے کہ لفظ عبداللہ حالت علمی میں کلمہ کی تعریف میں داخل ہو جاتا ہے اس لیے کہ لفظ عبداللہ حالت علمی میں ایک ذات معینہ مراد ہوا کرتا ہے تو اس وقت لفظ کی جزء معنی کی جزء پر دال نہ ہوئے۔ لہذا عبداللہ مفرد ہوا باوجود یہ کہ اس میں مرکب ہونے کی علامت پائی جاتی ہے وہ دو اعراب کا جاری ہونا ایک مضاف پر اور دوسرا مضاف الیہ پر۔

جواب: یہ ہے کہ اگر لفظ عبداللہ حالت علمی میں کلمہ کی تعریف داخل ہوتا ہے تو داخل ہونے دیا جائے باقی رہی یہ بات کہ اس میں مرکب ہونے والی علامت یعنی دو اعراب کا جاری ہونا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اعلام میں کبھی کبھی وضع سابق کا لحاظ کرتے ہوئے دو اعراب جاری کر دیا جاتے ہیں اور لفظ عبداللہ علم ہونے سے قبل چونکہ مرکب اضافی تھا تو اس مرکب اضافی کا لحاظ کرتے ہوئے دو اعراب جاری کر دیے ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے غرض جامی)

قولہ مرکب بر دو گونہ است لفظ گونہ کے چند معنی ہیں۔(۱) رنگ (۲) ڈھنگ (۳) طور (۴) وضع (۵) اسلوب (۶) قسم۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔

پھر مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید۔

﴿ مرکب مفید کی بحث ﴾

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جس میں متعلق سے قطع نظر کرتے ہوئے بات تمام ہوجاتی ہو۔
اس تعریف پر یہ اشکال نہیں ہوسکتا کہ ضرب زید عمرا میں ضرب زید فعل با فاعل بروزن مفعول یعنی عمرو کے جملہ نہ ہوگا کیونکہ جب تک مفعول کا ذکر نہ کرے سامع کو اطمینان نہیں ہوتا حالانکہ فعل بافاعل میں مسند اور مسند الیہ متحقق ہونے کی وجہ سے اس کے جملہ ہونے کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔
مرکب مفید وہ ہے جب بات کہنے والا کہہ چکے تو سننے والے کو واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہوجائے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ، اِیْتِ بِالْمَاءِ اس کا نام جملہ اور کلام بھی ہے۔
مرکب مفید کے چھ نام ہیں۔ (۱) مرکب مفید (۲) مرکب کلامی (۳) مرکب اسنادی (۴) مرکب تام (۵) جملہ (۶) کلام
اور قائل کے چار نام ہیں۔ (۱) قائل (۲) متکلم (۳) مخاطب (۴) لافظ۔
اور سامع کے دو نام ہیں۔ (۱) سامع اور (۲) مخاطب۔
کلام کی تعریف مَا اجْتَمَعَ فِیْهِ اَمْرَانِ اَللَّفْظُ وَالْاِفَادَةُ۔
لفظ کی تعریف هُوَ الصَّوْتُ الْمُشْتَمِلُ عَلَی بَعْضِ الْحُرُوْفِ۔
(اوضح المسالک ج۱/ ۱۱)

جمله اور کلام میں فرق

کہ اسناد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسناد مقصود لذاتہ (۲) اسناد غیر مقصود لذاتہ۔
اسناد مقصود لذاته : جس میں متکلم مخاطب کو اپنا مقصد بتائے۔
اسناد غیر مقصودی : وہ ہے جس سے مخاطب کو فائدہ تامہ پہنچانا مقصود نہ ہو بلکہ وہ ذریعہ ہو اس اسناد کے لیے جس سے مخاطب کو فائدہ تامہ پہنچانا مقصود ہو۔ مثلاً زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ یہاں دو اسناد ہیں۔
کلام اور جملہ میں فرق ہے یا نہیں جس میں دو مذہب ہیں۔
پہلا مذہب صاحب مفصل علامہ جار اللہ زمخشری اور صاحب لباب علامہ تاج الدین محمد سبکی

ان دونوں کا مذہب یہ ہے کہ کلام اور جملہ میں نسبت تساوی کی ہے اور یہ دونوں مترادف ہیں۔

دوسرا مذہب نحاۃ کا ہے ان کے نزدیک جملہ اور کلام میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی کلام اخص ہے اور جملہ اعم ہے۔

اس لیے کہ ان کے نزدیک کلام میں نسبت مقصودی شرط ہے اور جملہ میں نہیں کہ خواہ اسناد مقصودی ہو یا غیر مقصودی ہو وہ جملہ ہے۔ یہی راجح ہے۔

صاحب مغنی نے کلام کی یہ تعریف کی ہے۔ اَلْکَلَامُ هُوَالْقَوْلُ الْمُفِيْدُ بِالْقَصْدِ۔

(مغنی اللبیب ص۳٦ ج۲)

الحاصل کلام کے لیے تین شرطیں ہیں (۱) لفظ ہو (۲) افادہ ہو (۳) قصد ہو۔ اور جملہ کے لیے دو اور مصنف کی کلام سے پہلے مذہب کی تائید ہوتی ہے یا مبتدی کی رعایت کی کہ جملہ اور کلام کو ایک قرار دیا۔

فائدہ: جملہ سے متعلق چند بحثیں ذکر کی جائیں گی (۱) جملہ اور کلام کی تحقیق (۲) جملہ مبنی ہے۔ یا معرب (۳) جملہ کی کتنی تقسیم اور کتنے اقسام ہیں۔ (۴) جملہ میں کتنے اجزاء ہیں۔

قولہ پس جملہ بر دو قسم است خبریہ و انشائیہ ۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں جملہ خبریہ۔ جملہ انشائیہ۔

وجہ حصر: یہ ہے کہ جملہ خالی نہیں۔ سامع کو اس سے فائدہ خبر حاصل ہوگا یا فائدہ طلب۔ اول خبریہ اور ثانی انشائیہ۔

فائدہ عندالبعض جملہ کی تین قسمیں ہیں ① خبر ② طلب ③ انشاء۔ لِاَنَّ الْکَلَامَ اِمَّااَنْ يَّقْبَلَ التَّصْدِيْقَ وَالتَّکْذِيْبَ اَوْ لَا، اَلْاَوَّلُ الْخَبَرُ، وَالثَّانِیْ اِنْ اِقْتَرَنَ مَعْنَاهُ بِلَفْظِهٖ فَهُوَالْاِنْشَاءُ، وَاِنْ لم يَقْتَرِنْ بَلْ تَاَخَّرَ عَنْهُ فهو الطَّلَبُ ۔

وَالتَّحْقِيْقُ خِلَافُهٗ لِاَنَّ الطَّلَبَ مِنْ اَقْسَامِ الْاِنْشَاءِ وَاَنَّ مَدْلُوْلَ (قُمْ) حَاصِلٌ عِنْدَ التَّلَفُّظِ بِهٖ وَاِنَّمَايَتَاَخَّرُ عَنْهُ الْاِمْتِثَالُ ۔

وَالْاِنْشَاءُ اِيْجَادُ لَفْظِهٖ اِيْجَادٌ لِمَعْنَاهُ (شرح شذورالذہب ص ۳۹) اسمیں دیگر مذاہب بھی ہیں جس کی تفصیل (همع الهومع ۱/ ٤٧)

سوال: یہ ہے کہ کلام دوکلموں سے حاصل ہوتی ہے اوران دوکلموں میں عقلی چھ احتمال ہیں تین متفق اور تین مختلف۔

متفق صورتیں یہ ہیں (۱) کہ دونوں کلمے اسم ہوں (۲) دونوں فعل ہوں (۳) دونوں حرف ہوں اور مختلف صورتیں یہ ہیں۔ (۱) ایک اسم ہواور دوسرا فعل (۲) ایک اسم دوسرا حرف (۳) ایک فعل ہو دوسرا حرف لہذا یہ کل چھ صورتیں بن گئیں۔ پس مصنف کو چاہئے تھا کہ جملہ کی چھ قسمیں بناتے۔

جواب: سے پہلے ایک تمہید کا جاننا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اسم مسند بھی بن سکتا ہے اور مسند الیہ بھی جبکہ فعل مسند بن سکتا ہے اور مسند الیہ نہیں بن سکتا۔ اگر کہیں فعل مسند الیہ بنا ہے تو بتاویل اسم بنا ہے کمافی المطولات اور حرف نہ مسند بن سکتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ اب جواب یہ ہے کہ جملہ میں مسند اور مسند الیہ کا ہونا ضروری ہے اس لحاظ سے ان چھ احتمالات میں سے دو مقبول ہیں اور چار مردود دو مقبول یہ ہیں۔

(۱) دونوں اسم ہوں جیسے زید قائم ایک اسم مسند بن جائے اور دوسرا مسند الیہ اور کلام تام ہو جائے
(۲) ایک اسم ہواور دوسرا فعل اسم مسند الیہ بن جائے گا اور فعل مسند جیسے قَامَ زَيْدٌ، زَيْدٌ قَامَ
...... اور باقی چار مردود ہیں۔

جملہ خبریہ کی تعریف (۱) مَا يُقَالُ لِقَائِلِهٖ صَادِقٌ او كاذِبٌ جملہ خبریہ وہ ہے جس کے کہنے والے کوسچا اور جھوٹا کہا جاسکے۔ ما يحتمل الصدقَ و الكِذبَ

یادرکھیں صدق وکذب کلام اور متکلم دونوں کی صفت بنایا جاسکتا ہے۔

سوال: ہوتا ہے۔ کہ اس سے قول شاک خارج ہوگیا کیونکہ شاک کو نہ صادق کہہ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کاذب۔

(۲)ما یقصد به الحکایة عن الواقع۔ جملہ خبریہ وہ ہے جس سے کسی واقعہ کی حکایت مقصود ہو کہ خارج میں ایک نسبت موجود ہوتی ہے اسکو الفاظ کے ذریعے نقل کرنا۔ اس نقل میں دو احتمال ہیں۔ اگر نقل صحیح ہو تو صدق ورنہ کذب۔ اگر نقل کا ارادہ نہ ہو تو انشاء۔

جواب: خبر کی مشہور تعریف پر دو سوال وارد ہوتے تھے جس سے بچنے کیلئے اس مشہور تعریف سے عدول کیا ہے؟

سوال اول: خبر کی یہ تعریف یعنی ما یحتمل الصدق و الکذب ان تمام قضایا اور اخبار کو شامل نہیں جن میں صدق یقینی ہو جیسے لا الٰہ الّا اللہ اور اس طرح اجتماع النقیضین محال۔ السماء فوقنا اور اسی طرح ان قضایا کو بھی شامل نہیں جن میں کذب یقینی ہے جیسے اجتماع النقیضین ثابت ۔ السماء تحتنا وغیرہ؟

جواب: ہماری مراد احتمال صدق و کذب سے یہ ہے کہ صدق و کذب کا احتمال ہو بالنظر الی نفس هیئت الکلام قطع نظر کرتے ہوئے خصوصیت سے دلائل خارجیہ ہے یعنی خبر خبر ہونے کی حیثیت سے صدق و کذب ہونے کا احتمال رکھتی ہے۔

سوال ثانی: سے پہلے ایک بات جان لیں۔ کہ دور باطل ہے۔

دور کہتے ہیں کہ اخذ المحدود فی الحد کہ معرف کو تعریف میں ذکر کرنا۔

خبر اور قضیہ کی تعریف میں تعریف مشہور میں دور لازم آتا ہے کہ اخذ المحدود فی الحد کی خرابی لازم آتی ہے۔ کہ خبر کی تعریف میں صدق و کذب کا لفظ آیا ہے اور صدق کی تعریف ہے خبر کا واقعہ کے مطابق ہونا اور کذب کی تعریف ہے کہ خبر کا واقعہ کے مطابق نہ ہونا۔

اب تعریف یوں بن جائے گی الخبر ما یحتمل خبر المطابقة و خبر غیر المطابقة ۔ تو جو محدود تھا اس کا ذکر حد میں آ گیا اسی کا نام دور ہے۔ مزید تفصیل کے لئے احقر کی تصنیف صرح اللبیب دیکھئے۔

جواب ثانی: صدق و کذب کی تعریف بدیہی ہے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں لہذا خبر تو

معرفت تو یقیناً موقوف ہوگی صدق وکذب پر لیکن صدق وکذب کی معرفت جب خبر پر موقوف نہیں ہوگی۔ اس سے دور لازم نہیں آئے گا بہر حال چونکہ اس تعریف مشہور پر یہ سوالات وارد ہوتے تھے تو اس سے بچتے ہوئے یہ تعریف کر ڈالی۔

(۳) **مالا یتوقف تحقق مضمونها على النطق بها۔**

جملہ خبریہ کی چار قسمیں ہیں (۱) اسمیہ (۲) فعلیہ (۳) ظرفیہ (۴) شرطیہ۔

جملہ اسمیہ وہ ہے کہ اجزائے اصلیہ میں سے پہلا جزء اسم ہو جیسے زید قائم۔

عمرو في الدار۔ في الدار متعلق ہے ثبت کے۔ ثبت کی جگہ في الدار کو رکھدیا گیا۔

اب یہ شبہ فعل (في الدار) ثبت والا عمل کرتا ہے۔ کہ ثبت کی ضمیر في الدار میں منتقل ہوگئی ہے۔ اب یہ اپنے فاعل ضمیر سے ملکر جملہ ظرفیہ ہوکر خبر ہے زید کی عند البعض۔

فائدہ جملہ اسمیہ کا پہلا جزء (سوائے قسم ثانی کے) مسند الیہ ہوتا ہے جملہ اسمیہ کی جزاول کے پانچ نام ہیں۔ (۱) مسند الیہ (۲) محکوم الیہ (۳) مخبر عنہ (۴) موضوع (۵) مبتداء۔ لیکن ترکیبی نام مبتداء ہے۔

اور جملہ اسمیہ کی دوسری جز مسند ہوتی ہے۔ جس کے آٹھ نام ہیں۔ (۱) مسند (۲) مسند بہ (۳) محکوم (۴) محکوم بہ (۵) مخبر (۶) مخبر بہ (۷) حکم (۸) خبر۔ اس کا ترکیبی نام خبر ہے۔

اور دوسرا جزء اس کے بھی چند اور نام ہیں خبر، محکوم بہ، مخبر، حکم، محمول۔ سوائے قسم ثانی کے دوسرا جزء مسند الیہ فاعل قائم مقام خبر ہوتا ہے

فائدہ: یہ فرق اصطلاحی ہے ورنہ لغت کے اعتبار سے اس میں بھی محکوم علیہ محکوم بہ وغیرہ کا کہنا صحیح ہے۔

جملہ فعلیہ وہ ہے کہ اجزائے اصلیہ میں سے پہلا جزء فعل ہو جیسے قام زید۔

جملہ فعلیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا مسند الیہ ہوتا ہے جس کو فاعل یا نائب فاعل کہا جاتا ہے۔

اور جملہ فعلیہ کے پہلی جزء کے وہی نام ہیں جو کہ جملہ اسمیہ کی دوسری جزء کے ہیں۔ البتہ اس کا ترکیبی نام فعل ہے اور جملہ فعلیہ کی دوسری جزء کے وہی نام ہیں۔ جو کہ اسمیہ کی پہلی جزء کے ہیں البتہ اس کا ترکیبی نام فاعل ہے۔

فائدہ مسند الیہ صرف اسم ہی ہوتا ہے نہ کہ فعل۔ کیونکہ مسند الیہ کا علی وجہ الکمال مستقل ہونا ضروری ہے۔ یہ بات صرف اسم میں پائی جاتی ہے نہ کہ فعل میں۔ اس لیے کہ اس میں بھی احتیاج کا شائبہ ہے۔ زمانہ اور فاعل کی طرف اور حرف میں تو علی وجہ الکمال احتیاج ہے۔

فائدہ: اور اسمائے افعال خواہ بمعنی ماضی ہوں یا بمعنی امر۔ یہ بھی جملہ فعلیہ ہوتے ہیں اس لیے کہ فعل کا قائم مقام ہیں۔

فائدہ: اس پر یہ اشکال کیا جا سکتا ہے کہ یہ تقسیم تو انشائیہ میں بھی چلتی ہے۔ مثلا اضرب جملہ انشائیہ فعلیہ لعل زیدا قائم جملہ انشائیہ ہے لھذا مصنف کا یہ تخصیص کرنا کیسے صحیح ہوا۔

جواب(۱): کہ مولف نے اگر چہ خبریہ کی تقسیم کی ہے لیکن حصر کا دعوی نہیں کیا یعنی یہ نہیں کہا کہ یہ تقسیم اسی میں منحصر ہے جو انشائیہ میں نہیں پائی جاسکتی لھذا یہ اشکال توجیہ القول بمالا یرضی بہ القائل کے قبیل سے ہوگا۔

نیز یہ تخصیص ایک بدیہی غلطی ہے جس کا ارتکاب ایک ادنی عقلمند سے بھی بعید ہے چہ جائیکہ میر سید شریف جیسے آدمی اس کا مرتکب ہو۔

جملہ ظرفیہ کی تعریف: جملہ ظرفیہ وہ ہے جس کا جزء اول ظرف ہو یا جار مجرور مسند ہو اور جزء ثانی مسند الیہ فاعل ہو جیسے مَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ ۔ في الدار متعلق ہے ثبت کے۔ ثبت کی جگہ فی الدار کو رکھدیا گیا۔ اب یہ شبہ فعل (فی الدار) ثبت والا عمل کرتا ہے کہ رجل کو فاعلیت کی بناء رفع دیتا ہے (مغنی اللبیب ۲/۳۷)

جملہ شرطیہ: جملہ شرطیہ وہ ہے جو شرط و جزاء سے مرکب ہو۔

جملہ شرطیہ میں اختلاف

عندالبعض حکم جزاء میں ہے اور شرط قید ہے جزاء کے لیے۔
اور عندالبعض حکم شرط و جزاء کے درمیان ہوتا ہے۔ ان حضرات کے ہاں جملہ شرطیہ مستقل قسم ہے جملہ خبریہ کی۔ اس صورت میں یہ جملہ انشائیہ کی قسم نہیں خواہ جزاء امر یا نہی وغیرہ ہو۔

فائدہ: کلمہ اعرابیہ کی چار قسمیں ہیں (۱) **مسند الیہ** (۲) **مسند** (۳) **فضلہ** (٤) **اداۃ**

الاسناد هو الحکم بشیءٍ علی شيءٍ

مسند الیه **ماحکمت علیه بشيء** یہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ذات ہوتا ہے اور ذات نہیں ہوتا مگر اسم لہٰذا یہ ہمیشہ اسم ہی ہوگا۔

مسندالیہ کا حکم یہ ہے کہ یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے بشرطیکہ نواسخ داخل نہ ہوں۔

مسند **ماحکمت به علی شئ** یہ اسم بھی ہوتا ہے اور فعل بھی۔ اس لئے کہ مسند وصف ہوتا ہے اور وصف اسم بھی ہوتا ہے اور فعل بھی۔ بخلاف حرف کے وہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ کیونکہ حرف نہ ذات ہوتا ہے نہ وصف۔

مسند کا حکم اگر اسم ہو تو یہ ہمیشہ مرفوع ہوگا بشرطیکہ معرب ہو اور نواسخ داخل نہ ہوں۔
اگر فعل ہو تو ماضی ہوگا یا امر یا مضارع۔ اگر ماضی اور امر حاضر ہو تو مبنی ہوگا۔
اور اگر مضارع ہو مرفوع ہوگا بشرطیکہ نون تاکید اور نون مؤنث سے خالی ہو۔ اور عامل لفظی سے بھی خالی ہو۔

یاد رکھیں یہ مسند اور مسند الیہ چونکہ کلام کے رکن بنتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام عمدہ رکھا جاتا ہے۔

الفضلة هی اسم یُذکر لتتمیم معنی الجمله۔

فضلہ کاحکم یہ ہے کہ یہ ہمیشہ منصوب ہوتے ہیں الا یہ کہ حرف جار یا مضاف کے بعد ہو تو پھر مجرور۔ جیسے کتبتُ بالقلم۔

ضابطہ وہ اسم جس کا عمدہ اور فضلہ ہونا جائز ہو تو اس پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں جیسے مستثنیٰ کلام منفی میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو **ما جاءَ اَحدٌ الا سعیدٌ الا سعیدًا**

الاداة ھی کلمة رابطة بین جزئی جملة و بینھماوبین الفضله و بین الجملتین ۔
ان کا حکم یہ ہے کہ یہ مبنی ہونیکی وجہ سے ہمیشہ حالت واحدہ پر قائم ہونگے ۔ ہاں اگر یہ اسم ہوں تو کبھی مسند الیہ۔ جیسے من امیر اور کبھی مسند جیسے **خیر ما لك ما انفق فی سبیل اللہ** اور کبھی فضلہ جیسے **اکرم الذی یحی السنة و یمیت البدعة** لیکن ان ادوات پر اعراب محلّی ہوگا۔

فائدہ **مسند الیہ** چند چیزیں واقع ہوتا ہے(۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتداء (۴) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۵) حروف مشبہ بلیس کا اسم (۶) افعال نقصہ کا اسم (۷) لائے نفی جنس کا اسم۔

مسند کیاواقع ہوتا ہے(۱) فعل (۲) اسم الفعل (۳) خبر مبتداء (۴) خبر افعال ناقصہ (۵) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (۶) مشبہ بلیس کی خبر (۷) لائے نفی کی خبر

جملہ کے اجزائے اصلیہ :

جملہ اسمیہ کے اجزاء اصلیہ مبتداء، خبر، لائے نفی جنس وغیرہ کا اسم وخبر

جملہ فعلیہ کے اجزائے اصلیہ فعل وفاعل، فعل مجہول ونائب فاعل، افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ کا اسم وخبر۔

اجزائے اصلیہ کی پہچان مبتداء وخبر اور فاعل وغیرہ کی پہچان ''قدۃ العامل'' میں دیکھئے

اجزائے زائدہ کی پہچان مفاعیل خمسہ اور حال کی بھی پہچان بھی وہاں دیکھیں۔ تمیز کی پہچان یہ ہے کہ اردو ترجمہ میں لفظ از روئے یا باعتبار حیثیت آتا ہے اور (کیا، کس حیثیت سے، کس اعتبار سے) کے جواب میں آتی ہے نیز اس کے ساتھ پہلی شیٔ کی چند معلوم وہ جاتی ہے۔ یاد رکھیں یہ اکثر اسم جامد ہوتی ہے۔

مستثنیٰ یہ حرف استثناء کے بعد ہوتا ہے۔

جار مجرور اگر جملے کا جزء اصلی نہ ہوتو یہ بھی اجزاء زائد ہوتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ جس لفظ کے متعلق ہونے کا گمان ہوتو اس لفظ اور حرف جار کے اردو معنی کے سات لفظ (کس) ملا کر

سول کریں اگر جار مجرور جواب میں آ جائیں تو وہی متعلق ہوگا ورنہ کوئی اور جیسے جلستُ و کتبتُ بالقلم۔

﴿ التمرین ﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں خبر کی کونسی قسم ہے ترجمہ اور ترکیب کریں مسند اور مسند الیہ کی تعیین کریں

﴿ الله ربنا ﴾

لفظ اَللّٰہُ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ رَبُّ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ نَا ضمیر مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ صلی زید ﴾

صَلّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم زیدٌ مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا فاعل۔
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ خلفک رجل ﴾

اس جملہ کی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) خَلْفَ مضاف۔ کَ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا۔ ثَبَتَ یا ثَابِتٌ کا۔ بنابر اختلاف مذہبین پھر فعل یا شبہ فعل اپنا فاعل و متعلق سے مل کر خبر مقدم رَجُلٌ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) خلف مضاف الیہ کے ساتھ مل کر ظرف رجل مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿ ان اکرمتنی اکرمتک ﴾

اِنْ حرف شرط جازم۔ اَکْرَمْتَ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل بفاعل۔ نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔ اَکْرَمْتُ صیغہ واحد متکلم فعلبفاعل۔ ک ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿استغفر الله﴾

اَسْتَغْفِرُ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً۔ ضمیر مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ لفظ اللّٰہ مفعول بہ منصوب بالفتحہ لفظاً فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿کل شیئی ھالک الا وجھہ﴾

کُلُّ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ شَیْءٌ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء۔ ھالِکٌ مرفوع بالضمہ لفظاً مستثنیٰ منہ۔ الاحرف استثناء۔ وجہَ منصوب بالفتح لفظاً مضاف۔ ہُ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنی مضاف الیہ سے ملکر مستثنیٰ۔ مستثنیٰ اپنی مستثنیٰ منہ سے ملکر خبر ہوا مبتداء کے لئے مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الصلوۃ واجبۃ﴾

اَلصَّلٰوۃُ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ وَاجِبَۃٌ مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مافی البیت بکر﴾

اس کی جملہ کی بھی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) مَا نافیہ غیر عاملہ غیر معمولہ۔ فِی جار۔ البیتِ مجرور بالکسر لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ثبت یا ثابت کے۔ بنابر اختلاف مذھبین فعل یا شبیہ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ بکرٌ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) ما نافیہ۔ فی البیت ظرف بکر مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ظرفیہ ہوا۔

﴿اجتھد عمیر فی الدرس﴾

اِجتَھَدَ فعل عُمَیرٌ مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا فاعل۔ فی جار۔ الدرسِ مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا اجتھد کے پھر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿المؤمنون یدخلوا الجنۃ﴾

المؤمنونَ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء یَدخُلونَ فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون۔ واؤ ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل الجنۃَ مفعول بہ یا مفعول فیہ منصوب بالفتحہ لفظاً فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ان اجتهدت فقد افلحت﴾

ان شرطیہ جازمہ اجتهَدتَ فعل بفاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ فا جزائیہ قد حرف تحقیق غیر عامل غیر معمول اَفلحتَ فعل بفاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط وجزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿يشتد الحرفى الصيف﴾

یشتَدُّ فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً۔ الحرُ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فی جار۔ الصیفِ مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار ومجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿فى الا متحان يكرم الرجل اويهان﴾

فی جار۔ امتحان مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا۔ یُکرَم کے۔ یکرم فعل مضارع مجہول مرفوع بالضمہ لفظاً۔ رجل مرفوع بالضمہ لفظاً نائب فاعل۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ او حرف عطف یُھَانُ فعل مضارع مجہول مرفوع بالضمہ لفظاً۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفیہ ہوا۔

﴿من ارادا لحج فليفعل﴾

من موصولہ متضمن بمعنی شرط کے مبتداء۔ اَرَادَ فعل ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ الحجَ منصوب بالفتحہ لفظاً فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ لام امر جازمہ یَفعَلْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوکر جزاء۔ شرط اپنی جزا سے مل کر خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ مـــــن کی خبر میں تین قول ہیں (۱) شرط اسکی خبر ہے (۳) جزاء اس کی خبر ہے (۴) شرط و جزاء دونوں اس کی خبر ہیں۔

جملہ انشائیہ کی تعریف وتقسیم

(۱) جملہ انشائیہ وہ جس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال نہ ہو۔

انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں فی نفسہ صدق اور کذب کا احتمال نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ خبریہ اور انشائیہ ایک دوسرے کی ضد ہیں اور قاعدہ کلیہ مشہور ہے کہ اجتماع ضدین فی شئی واحد نا جائز ہے۔ مثلاً ایک چیز گرم بھی ہو اور ٹھنڈی بھی ہو۔

اس پر اگر کوئی اشکال کرے کہ خبریہ اور انشائیہ کبھی کبھی ایک جملہ میں جمع ہو جاتے ہیں یہ اجتماع ضدین نہیں ہے تو اور کیا ہے مثلاً الحمد للہ اس کو انشائیہ بھی کہا گیا ہے اور خبریہ بھی۔

کہ خبریہ اور انشائیہ میں فرق کہاں سے آیا اس کی تشریح یہ ہے کہ نسبت کی تین قسمیں ہیں۔

(۲) مالا يقصد به الحكاية عن الواقع جس میں حکایت واقع مقصود نہ ہو۔

(۳) مايتوقف تحقق مضمونها على النطق بها۔

جملہ انشائیہ کی تین قسمیں ہیں۔

اسميه جیسے لَيْتَ زيدًا حاضرٌ۔

فعليه جیسے هل ضرب زيدٌ۔

ظرفيه جیسے اَفِي الدار رجلٌ۔

قوله **وا ں برچند قسم است امر چوں اضرب الخ** ۔ انشاء باب افعال کا مصدر ہے بمعنی نو پیدا کرنا۔ جملہ انشائیہ کو انشائیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کو متکلم خود پیدا کرتا ہے۔ جس میں کسی واقعہ کی نقل نہیں ہوتی ہے۔

انشاء پر یائے نسبتی داخل کر کے انشائیہ بنالیا گیا ہے۔

ا۔جو مصنف نے کی ہے جس کے قائل کو صدق اور کذب کے ساتھ متصف نہ کیا جا سکے کیونکہ صدق کذب اس چیز میں ہوتے ہیں جو کہ پہلے سے موجود ہو جبکہ جملہ انشائیہ سے مقصود ایجاد مالم یوجد ہوتا ہے۔)

جملہ انشائیہ میں چند تقسیمیں ہیں۔

(۱) تقسیم اولی یہ ہے۔انشائیہ کی دو قسمیں ہیں۔دائمی اور وقتی ۔

تقسیم ثانوی انشائیہ کی دو قسمیں ہیں۔اتفاقی اور اختلافی۔

تقسیم ثالث کہ جملہ انشائیہ کی کل تیرا قسمیں ہیں۔امر نہی استفہام تمنی ترجی عقود ندا عرض قسم تعجب مدح ذم۔فعل مقارب۔

انشاء کی دس علامات ھیں جو اس شعر میں موجود ہیں

تمنی ترجی عقود اے اخی
نداء و قسم عرض امر و نہی
استفہام و تعجب بخواں اے جواں
دہ اقسام انشاء بخوبی بداں

جن کی تعریف وتشریح یہ ہے

① **امر** بمعنی حکم کرنا اور تعریف یہ ہے **ھو صیغہ یطلب بھا الفعل من الفاعل المخاطب** امر وہ صیغہ ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جائے۔جیسے اقم الصلواۃ۔

اصطلاحی معنی میں تین قول ہیں۔

فائدہ: امر کے تین درجے ہیں (۱) امر (۲) دعا و عرض (۳) التماس۔

اعلی ادنی کو حکم کرے تو امر جیسے **اقیموا الصلوۃ** ادنی اعلی سے طلب کرے تو دعا جیسے رب اغفرلی اور اگر مساوی مساوی سے طلب کرے تو التماس۔جس صیغہ سے فعل طلب کیا جاتا ہے علماء کی اصطلاح میں اس کی تین قسمیں ہیں۔(۱) امر (۲) التماس (۳) دعا۔

وجہ حصر یہ: کہ طالب اپنے آپ کو مخاطب سے بڑا سمجھتا ہے یا نہیں اگر بڑا سمجھتا ہے تو امر ہے۔ اگر نہیں سمجھتا تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ برابر کا سمجھتا ہوگا یا چھوٹا اگر برابر کا سمجھے تو التماس ہے۔ اور اگر چھوٹا سمجھے تو دعا ہے۔

امر اور التماس میں فرق یہ نکلا کہ اس میں استعلاء ہوتا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور التماس کے اندر برابر کا سمجھتا ہوتا ہے یہ اشاعرہ کا مذہب ہے۔

۲ **نهی** بمعنی روکنا تعریف وہ صیغہ ہے جس کے ذریعے مخاطب سے ترک فعل طلب کیا جائے۔ جیسے لا تشرك باالله۔

نہی اس کے بھی تین معنی ہوں گے۔

فائدہ: نہی اور نفی میں فرق یہ ہے کہ نہی کے اندر منہی عنہ کا ممکن ہونا منہی کی قدرت میں داخل ہونا شرط ہے۔ لہذا اندھے کو لاتنظر نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ اندھا سرے سے دیکھنے پر قادر ہی نہیں البتہ نفی عام ہے۔ اس میں لفظ سے منع کیا جائے اس منفی عنہ کا قدرت کے ماتحت ہونا کوئی ضروری نہیں۔

نہی میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔(۱) نہی یعنی جس لفظ سے منع کی جائے۔

مثلاً زید نے بکر سے لا تَنْظُرْ کہا اس میں لفظ لا تنظر نہی ہے اور زید ناہی ہے اور بکر ناظر منہی عنہ ہے۔

۳ **استفهام**: باب استفعال کا مصدر ہے جس کا مادہ فہم ہے بمعنی سمجھنے کی کوشش کرنا تعریف هو اسم مبهم يَستَفهم به عن شيء۔ استفہام اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں متکلم کا مخاطب واقف سے کسی نامعلوم بات کو سمجھنے کی خواہش کرنا جیسے من انصاری الی الله۔

اگر جان بوجھ کے سوال کیا جائے تو اس کو استخبار کہتے ہیں۔ باری تعالی عزاسمہ کے سارے سوالات استخبار ہیں۔ جیسے هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون۔

فائدہ: استفہام کی دو قسمیں ہیں۔(۱) استفہام حقیقی (۲) استفہام مجازی۔ اس لیے کہ جس سے

سوال کیا جارہا ہے۔ وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ ذوی العقول ہے یا غیر ذوی العقول ہے اگر ذوی العقول ہے تو حقیقی اور اگر غیر ذوی العقول ہے تو مجازی۔

④**تمنی** بمعنی آرزو کرنا تعریف **هو طلب امر محبوب ممکن او متعسر** جیسے **ليت زيدا حاضر، ياليتنا اطعنا الله واطعنا الرسول**۔ واجب میں نہیں **ليت غداً يجئ**

⑤**ترجی** بمعنی امید کرنا تعریف **هو طلب امرٍ ممكنٍ محبوبٍ او مكروهٍ** جیسے **لعل الصديق قادم ۔لعل الله يحدث بعد ذالك امراً**۔

کبھی لعل بمعنی الاشفاق بھی آتا ہے **هو الحذر من وقوع المكروه**۔ جیسے **لعل المريض ها لك (فلعلك تارك بعض مايو حى اليك)**

فائدہ **وفى التسهيل لعل للتعليل نحو (لعله يتذكر) وللاستفهام (ومايدريك لعله يزكى) (اشمونى)**

فائدہ **فلعلك تارك)** یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت کی وجہ سے ناممکن ہے۔

جواب: یہ عقلاً ممکن ہے اگرچہ عادۃً شرعاً ناممکن ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ عقلاً بھی ناممکن اور محال ہے۔

فائدہ **لعلى اطلع الى اله موسى** ۔

جواب: یہ فرعون کے ظن کے مطابق ممکن تھا۔ حاشیہ صبان

فائدہ تمنی اور ترجی میں دو فرق ہیں

فرق اول : تمنی کا استعمال فقط محبوب اشیاء میں ہوتا ہے جب کہ ترجی عام ہے کہ اشیاء محبوبہ اور مبغوضہ دونوں میں ہوتا ہے۔

فرق ثانی: تمنی کی استعمال ممکنات اور غیر ممکنات میں ہوتی ہے لیکن ممکنات میں اقل قلیل جب کہ ترجی کی استعمال فقط ممکنات میں ہوتی ہے۔

⑥**عقود**: بمعنی گرہ باندھنا، معاملہ کرنا۔ تعریف وہ جملہ فعلیہ جس کے ذریعے کسی معاملہ کو طے کیا

جائے لین دین کرنا'' جیسے بعت و اشتریت۔ یہ دونوں جملے خبریہ تھے مگر چونکہ بیع وشراء کے معاملہ کے ایجاد میں استعمال کیے جاتے ہیں اس لئے جملہ انشائیہ ہونگے۔ اب بعت کا معنی ہوگا (میں انشاء بیع) یعنی فروخت کرنا چاہتا ہوں اسی طرح اشتریت کا معنی ہوگا (انشاء شراء)

یاد رکھیں کہ اگر یہ جملے خرید وفروخت کے وقت بولے جایں تو تب انشائیہ ہونگے اور معاملہ طے ہو جانے بعد بولے جائیں تو خبریہ ہونگے کیونکہ مقصود خبر دینا ہوگی نہ کہ انشاء۔

⑦**نداء** نداء یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے قیال کے وزن پر بمعنی آواز دینا۔

تعریف **هو المطوب اقباله بالحرف النداء** وہ جملہ جس میں حرف نداء کے ذریعے کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔ پکارنے والے کو منادی کہا جاتا ہے اور جس کو پکارا جاتا ہے اور متوجہ کیا جاتا ہے اس کو منادی کہا جاتا ہے اور جس مقصد کے لئے پکارا جاتا ہے اس کو مقصود بالنداء کہا جاتا ہے جیسے یا زیدُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔

اصطلاح میں ندا کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نداء حقیقی (۲) نداء مجازی۔ اس لیے کہ جس کو نداء دی جارہی ہے وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ ذوی العقول ہوگا یا غیر ذوی العقول۔ اگر ذوی العقول ہے تو نداء حقیقی اور اگر غیر ذوی العقول ہے تو نداء مجازی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں زمین کو نداء دے کر فرمایا یاارض ابلعی ماء ك۔

فائدہ: کہ نداء میں منادی یعنی جس کو نداء دی جاتی ہے اس کا حاضر ہونا شرط ہے ورنہ ندا مجازی ہو

یاد رکھیں منادی تو جملہ انشائیہ ہوتا ہے لیکن مقصود بالنداء کا جملہ انشائیہ ہونا ضروری نہیں۔

⑧**عرض** عرض باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی پیش کرنا۔ عرض بمعنی پیش کرنا۔

تعریف وہ جملہ جس میں نرمی کے ساتھ کسی بات کی درخواست کی جائے۔ جیسے الاتنزل بنا فتصیب خیرا۔ الاتنزل یہ جملہ انشائیہ عرض ہے۔ فاء جوابیہ ہے جس کے بعد (ان) مقدر ہے اور جواب عرض جملہ خبریہ ہے۔

اس کی ترکیب یہ ہوگی الاتنزل بنا جملہ انشائیہ ہے اور فتصیب خیرا جملہ خبریہ ہے۔ اور جملہ

خبریہ کا عطف جملہ انشائیہ پر ہونا ناجائز ہے۔لہذا اس جملہ کو **الایکون منك نزول فاصابة منی** کی تاویل میں کرکے ترکیب کی جائے گی۔

⑨ **قسم** یہ جملہ تاکید کے لئے لایا جاتا ہے تاکہ مخاطب کے ذھن سے شک وغیرہ ختم ہوجائے۔ تعریف وہ جملہ قسمیہ کہ حرف قسم کے ذریعے کسی چیز پر قسم کھائی جائے۔ یادرکھیں جواب قسم جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

(۱۰) **تعجب** باب تفعل کا مصدر ہے۔بمعنی تعجب کرنا فریفتہ کرنا فتنہ میں ڈالنا۔ جس کا مادہ عجب ہے۔تعریف **هو استعظام فعل فاعل (صفة موصوف) ظاهر المزية(بسبب زيادة) (صب)** جیسے **ما احسنه ، و احسن به**۔کسی ایسی نادروغریب چیز کا ادراک کرنا جس کا سبب مخفی۔

سوال: آپ نے کہا انشاء دس قسم پر ہے جبکہ انت طالق انشاء ہے لیکن ان دس قسموں میں سے نہیں

جواب: یہ ہے کہ انشاء دو قسم پر ہے طلبی غیر طلبی یہ دس اقسام انشاء طلبی کی ہیں۔

﴿ التمرین ﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں خبریہ اور انشائیہ کی تمیز کرو اور تعیین کرو کہ جملہ خبریہ اور انشائیہ کا کونسا قسم ہے ۔اور ترکیب اور ترجمہ کریں

﴿اعبدوا الله﴾

(۱) اُعْبُدُوْا فعل بفاعل۔لفظ اللہ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ۔

﴿ لاتشركوا به شيئا﴾

لَا ناہیہ جازمہ۔ تُشْرِكوا فعل نہی حاضر معلوم مجزوم بحذف نون۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل بہ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے تشرکوا کے۔شیئاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ۔

﴿صلى الله عليه وسلم﴾

(۳) صَلّٰی فعل۔لفظ اللّٰہُ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ علیہ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوا صلی کا۔ صلی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا واو حرف عطف سَلَّمَ فعل ضمیر مستتر معبر ہو اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف معطوف علیہا مل کر جملہ دعائیہ انشائیہ۔

﴿لعل الساعة قريب﴾

(۳) لَعَلَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم اور رافع خبر الساعةَ منصوب بالفتحہ لفظاً اس کا اسم قریبٌ مرفوع بالضمہ لفظاً اس کی خبر لعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ انشائیہ۔

﴿اسمع بهم وابصر﴾

(۴) اَسمِع فعل ب زائدہ ھم ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبیہ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ ابصر فعل ضمیر مستتر مرفوع محلاً فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ۔

﴿آمَنُو﴾

(۵) آمَنو ا فعل ماضی معلوم۔ واو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿آمِنُو﴾

(۶) آمِنوا فعل امر مجزوم بحذف نون واو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿والتين والزيتون﴾

(۷) واو قسمیہ اَلتِّیْنِ مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ الزیتون مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر اقسم فعل محذوف کے متعلق ہوا۔ اقسم فعل ضمیر مستتر معبر بہ

انا اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿لیت سعیداً حاضر﴾

(۸) لیت حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر سعیداً منصوب بالفتحہ لفظاً اس کا اسم حاضرٌ مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا خبر لیت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ انشائیہ۔

﴿من دق الباب﴾

(۹) مــن مرفوع محلا مبتدا دق فعل ماضی معلوم ضمیر مستتر معبر بھو البـــابَ مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ مرفوع محلا خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الاتاکل معنا﴾

ہمزہ استفہام لا نافیہ غیر عاملہ۔ تأکلُ فعل مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل ۔مع مضاف ۔نا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف لغو متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو۔

﴿یسروا و لاتعسروا﴾

(۱۱) یَسِّروا فعل امر مجزوم بحذف نون ۔واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ۔ واو حرف عطف ۔لائے ناہیہ جازمہ۔ تُعَسِّروا فعل مضارع مجزوم بحذف نون واو ضمیر محلا مرفوع فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف۔

﴿من صمت نجا﴾

من موصولہ متضمن معنی شرط مبتدا۔ صَـمَـتَ فعل ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر شرط۔ نجا فعل ضمیر مستتر معبر بھو فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جزاء۔ شرط اپنے جزاء سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ خبر ہوئی مبتدا کے لئے مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿لعلکم تفلحون﴾

لعل حرف از حروف مشبہ بالفعل کم ضمیر منصوب محلا اس کا اسم تُـفـلِـحُـون فعل مضارع مرفوع

باثبات نون۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہوا لعل کا اسم وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿رضی اللہ عنہ﴾

رَضِیَ فعل ماضی معلوم۔ لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ عن جار۔ ہ ضمیر مجرور محلا جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہوا رضی کا۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مادینک﴾

مـا بمعنی ای شیٔ اسم موصول مرفوع محلا مبتدا۔ دیـنُ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ک ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا

﴿یانوح انہ لیس من اھلک﴾

یا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ۔ ادعو فعل ضمیر مستتر معبر بہ انـا مرفوع محلا فاعل۔ نوحُ مبنی علی الضم منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ نداء۔ ان حرف مشبہ بالفعل۔ ہ منصوب محلا اسم ان۔ لیسَ فعل ناقص۔ ھو ضمیر مستتر مرفوع محلا اسم۔ من جار۔ اھل مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا کـان یا کـائن کا۔ بناء بر اختلاف مذہبین فعل یا شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر یہ جملہ خبر ہوا لیس کا۔ لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر ہوا ان کا۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر مقصود بالنداء۔ منادی ندا منادی ملکر فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

﴿لایدخل الجنۃ قتات﴾

(۱۲) لائے نافیہ یدخل مرفوع بالضمہ لفظا فعل الجنۃ منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ قتات مرفوع بالضمہ فاعل فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ھل لکم من حاجۃ﴾

(۱۳) ھــل استفہامیہ۔ لام جار۔ کـم ضمیر محلا مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت کے

۔ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کراور متعلق سے مل کر خبر مقدم ۔ من زائدہ حاجة مجرور لفظاً مرفوع محلا مبتدائے مؤخر خبر مقدم اور مبتدائے مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا

﴿یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا﴾

(۱۴) یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل ضمیر مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ندا۔ لیت حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب محلا اسم۔ اتخذت فعل بفاعل۔مع منصوب بالفتحہ مضاف۔ الرسول مجرور بالکسرہ مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مفعول اول۔ سبیلاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی فعل اپنے دونوں مفعولوں کے ساتھ مل کر منادی منصوب محلا ندا منادی جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿الی ربک فارغب﴾

الی جار ب مجرور بالکسرہ مضاف۔ ك ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مصاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے فارغب کے ساتھ ارغب فعل ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿والعصر ان الانسان لفی خسر﴾

(۱۶) واو قسمیہ جارہ العصر مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار مجرور ظرف مستقر متعلق فعل محذوف اقسم کے ساتھ اقسم کے ساتھ اقسم فعل مرفوع بالضمہ لفظاً۔ضمیر مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ قسمیہ۔

ان حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر ۔الانسان منصوب بالفتحہ لفظاً اسم۔لام تاکید۔فی جار۔خسر مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت کے ساتھ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر مرفوع محلا ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جواب قسم۔

﴿ مرکب غیر مفید کی بحث ﴾

مرکب غیر مفید وہ ہے جس متکلم بات کر کے خاموش ہو جائے تو سامع کو نہ تو واقعہ کی خبر ہو اور نہ کسی بات کی طلب معلوم ہو۔مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں

پہلاقسم مرکب اضافی وہ ہے کہ ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف ہواور دوسرے اسم کو تنوین کے قائم مقام مانا جائے جیسے غلام زید اس کے پہلے جزء کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے

فائدہ • مرکب اضافی کا پہلا جز مبنی ہوتا ہے جب تک عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو، اس کو معرب پڑھنا غلط مشہور ہے۔

دوسراقسم مرکب بنائی وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے جس کا دوسرا اسم کسی حرف عطف کو متضمن ہو۔ اور مرکب بنائی کی تین قسمیں ہیں۔

مرکب من العدد جیسے اَحَدَ عَشَرَ جو اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرَ تھا اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں۔ جزء ثانی اس لئے مبنی ہوتا ہے کہ واو حرف کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اور ضابطہ ہے کہ جو چیز مبنی الاصل کے معنی کو متضمن ہو وہ بھی مبنی ہوتی ہے اور مبنی علی الحرکۃ اس لئے کہ مشابہ مبنی الاصل ہے اور فتحہ اس لئے کہ اخف الحرکات ہے۔

اور جزء اول اس لئے مبنی ہوتا ہے کہ اس کا آخر وسط کلمہ میں آجاتا ہے جب کہ اعراب آخر کلمہ میں جاری ہوتا ہے۔

اور دوسری وجہ اس کے مبنی ہونے کی یہ ہے کہ جزء ثانی تاء متحرکہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جس طرح تاء ماقبل کو مبنی برفتحہ کر دیتی ہے اسی طرح اسکا جزء ثانی بھی جزء اول کو مبنی برفتحہ کر دیا ہے۔

فائدہ مرکب بنائی احد عشر سے تِسْعَ عَشَرَ تک ہے۔

یاد رکھیں اِثْنَا عشر کا جزء اول معرب ہوتا ہے کیونکہ یہ اصل میں اثنانِ تھا۔ جو کہ لفظاً و معناً تثنیہ کے مشابہ ہے اور تثنیہ کے لئے ضابطہ ہے کہ جب تثنیہ مضاف ہو تو معرب ہوتا ہے اور نون گر جاتا ہے اسی طرح اثنان و اثنان جو تثنیہ کے مشابہ ہیں شبہ مضاف ہو کر معرب ہونگے۔

فائدہ اسم عدد فاعل کے وزن پر ہو اگر وہ عشر کے سے مرکب ہو تو وہ بھی مبنی بر فتح ہونگے۔ جیسے ثالث عشر مگر ناقص یائی ہو تو جزء اول مبنی بر سکون۔ جیسے حادی عشر

مزید فوائد اسمائے عدد کے ''قدۃ العامل'' میں دیکھیے۔

(۳) **مرکب من الظروف** جیسے

من لایصرف الواشین عنه صباح مصله یبغوه خبالا

اصل میں صباحاً ومساءً اتھے۔اس کے مبنی ہونے کی وجہ وہی ہے جو ماقبل بیان ہوئی۔

(۴) **مرکب من الاحوال** جیسے فلانٌ جَاری بیت بیت (اصله بیتا لبیت ای ملاصقاً) تساقطوا اخول اخول ای متفرقین شرح شذور الذہب۔

فائدہ: فائدہ مسائل اور احکام کی جو علتیں ہوتی ہیں۔انہیں نکتہ بھی کہا جاتا ہے۔

اس نکتہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) نکتہ قبل الوقوع (۲) نکتہ بعد الوقوع۔کہ نحوی مسائل میں علت حکم کے تابع ہے بشرطیکہ حکم نقلی ہو۔

تیسرا قسم مرکب مزجی: کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے۔جس کا دوسرا اسم کسی حرف کے معنی کو متضمن نہ ہو۔اسکی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب صوتی (۲) مرکب منع صرف۔

(۱) **مرکب صوتی:** کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے جس کا دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن نہ ہو اور قبل از ترکیب مبنی ہو۔جیسے سیبویہ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے بھی دونوں جز مبنی ہوتے ہیں جزء اول تو اس لئے کہ اس کا آخر وسط کلمہ میں آ گیا اور ثانی اس لئے مبنی ہے کہ وہ اسم صوت ہے۔ دوسری وجہ مبنی ہونے کی یہ ہے کہ جزء ثانی تاء متحرکہ کی حیثیت رکھتا ہے کما مر۔

(۲) **مرکب منع صرف** یہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے اور جزء ثانی ترکیب سے قبل معرب ہو۔جیسے بعلبك۔

عندالبعض دونوں جزء معرب ہیں اول مضاف اور ثانی مضاف الیہ جاء نی بعلبك، رایت بعلبك، مررت ببعلبك اور عندالبعض دونوں معرب لیکن اول معرب مضاف اور ثانی مضاف الیہ غیر منصرف۔

اور عندالاکثر جزء اول مبنی برفتحہ اگر آخری حرف صحیح ہے جیسے بعلبك اگر حرف علت ہے تو مبنی بر

سکون۔ جیسے معدی کرب اور جزء ثانی معرب غیر منصرف ہے اسی مناسبت سے اس کو منع صرف کہتے ہیں۔

فائدہ: بعل اور بک سے مرکب ہے۔ اور اب ملک شام کے ایک مشہور شہر کا نام بنادیا گیا ہے۔ بعل کے تین معنی ہیں۔ (۱) ایک خاص بت۔

(۲) شوہر جمع بعول بعولۃ جیسے قول ربانی ہے و بعولتھن احق بر دھن الایۃ۔

(۳) مالک بک اس شہر کے بادشاہ کا نام ہے جہاں یہ بت تھا۔ وہ اس کی پرستش کی کیا کرتا تھا۔

چوتھا قسم مرکب توصیفی وہ ہے جو موصوف صفت سے حاصل ہو جیسے رجل عالم۔

سوال: اب سوال یہ ہوگا کہ جب پانچ اقسام ہیں۔ تو مولف نے صرف تین میں انحصار کیوں کیا۔

جواب(۱): یہ ہے اولا تو مولف نے حصر کا دعوی ہی نہیں کیا۔

فائدہ: مرکب مزجی وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے۔ اس کو حکم یہ ہے کہ اگر جزء ثانی کلمہ (ویہ) ہو تو مبنی بر کسر ہوگا۔ جیسے سیبویہ۔ اگر نہ ہو تو وہ علم ہوگا یا نہیں۔ اگر علم ہو تو غیر منصرف کا اعراب دے گا۔ جیسے بعلبك ۔ بیت لحم اگر علم نہ ہو تو دونوں جزء مبنی بر فتح ہونگے۔ جیسے زرنی صباح و مساء (منصوب محلا مفعول فیہ) دراصل صباحاً و مساءً۔ انت جاری بیت بیت ای متلاصقین (منصوب بالفتح لفظا حال)

﴿مرکب کی دس اقسام﴾

وجہ حصر: یہ ہے کہ مرکب دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اس کے دونوں جزؤں کے درمیان نسبت ہوگی یا نہیں۔ اگر ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ نسبت تامہ ہوگی یا نسبت ناقصہ ہوگی۔

اگر نسبت تامہ ہو تو یہ پہلی قسم (۱) مرکب تام ہے۔

اور اگر نسبت ناقصہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ انفصال ہوگا یا اتصال ہوگا۔

اگر انفصال ہو تو یہ (۲) مرکب عطفی ہے۔

اور اگر اتصال ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ اتصال لفظی ہوگا یا معنوی۔
اگر اتصال لفظی ہو تو یہ (۳) مرکب اضافی ہے۔
اور اگر اتصال معنوی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ ان دو میں سے معمول و عامل بن سکتا ہوگا یا نہیں۔ اگر نہ بن سکے تو (۴) مرکب توصیفی۔
اگر بن سکے تو (۵) شبہ جملہ ہے۔
اگر نسبت نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ دوسرا جزء صوت ہوگا یا نہیں۔
اگر صوت ہو تو یہ (٦) مرکب صوتی ہے۔
اور اگر صوت نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ دوسرا جزء حرف کے معنی کو متضمن ہوگا یا نہیں۔
اگر متضمن نہ ہو تو یہ (۷) مرکب منع صرف ہے۔
اور اگر متضمن ہو تو پھر تین حال سے خالی نہیں۔ یا مرکب من العدد یا مرکب من الظروف یا مرکب من الاحوال
(۸) مرکب من العدد۔
(۹) مرکب من الظروف
(۱۰) مرکب من الاحوال ہو۔

فائدہ: آخری دونوں قرآن مجید میں مستعمل نہیں۔ عددی ہے جیسے احد عشر کو کہا۔ (شرح شذور)

فائدہ: مرکب بیانی ہر وہ دو کلمے جس میں ثانی اول کے لئے موضح ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب وصفی جو گذر چکی ہے (۲) مرکب توکیدی جو موکد اور موکد سے مرکب ہو (۳) مرکب بدلی جو بدل اور مبدل منہ سے مرکب ہو۔

قولہ بدانکہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جزء جملہ باشد ۔ مرکب غیر مفید چونکہ مرکب ناقص ہے تام نہیں اس لئے ہمیشہ جملہ کا جزء بنتا ہے پورا جملہ ہرگز نہیں۔

لفظ بدانکہ چار غرضوں کے لیے آتا ہے اور یہاں سوال مقدر کا جواب ہے۔

شبہ یہ ہوتا تھا کہ جب یہ غیر مفید ہے اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں تو نحوی اس کو ذکر کیوں کرتے ہیں۔ مصنفؒ نے جواب دیا

جواب: اگر چہ یہ پورا جملہ نہیں بنتا لیکن جملے کا جزء تو ضرور بنتا ہے اور دوسرے جزء کے ساتھ مل کر جملہ بنتا ہے۔

قولہ بدانکہ هیچ جمله کمتر از دو کلمه نباشد و بیشتر را حدیے نیست الخ ۔اس عبارت کو بھی سوال مقدر کا جواب بنایا جاسکتا ہے۔

سوال: یہ بات طے شدہ کہ جملے کے لئے دو کلمے یعنی مسند الیہ اور مسند کا ہونا ضروری ہے لیکن اضرب کو دیکھئے جو ایک کلمہ ہونے کے باوجود جملہ اور کلام ہے۔

جواب: کوئی جملہ ایسا نہیں جو ایک کلمہ سے بنا ہوا ہو بلکہ دو کلموں کا ہونا ضروری ہے خواہ دونوں کلمے لفظوں میں ہوں۔ جیسے زید قائم یا ایک مقدر ہو جیسے اضرب اس میں ایک کلمہ مقدر ہے جو کہ ضمیر مخاطب ہے۔

فائدہ: جو ضمیریں مستتر ہوتی ان کی شکل وصورت نہیں ہوتی ہاں البتہ سمجھانے کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ اِضربْ میں ضمیر مخاطب (انت مستتر ہے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں جملے کے لئے دو کلمات سے زائد ہو سکتے ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ نحاۃ کا اس بات میں اختلاف ہے کہ مسند اور مسند الیہ کے متعلقات کا کلام میں دخل ہے یا نہیں۔ صاحب مفصل نے جو کلام کی تعریف کی ہے وہ یہ کی ہے الکلام هو المرکب تو مبتدا خبر دونوں کو معرفہ لائے اور قاعدہ ہے کہ جب ضمیر فصل دو معرفوں کے درمیان آجائے تو وہ حصر کا فائدہ دیا کرتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ صاحب مفصل کے نزدیک کلام بند ہے دو کلموں میں لہٰذا متعلقات اور ملحقات کو کلام میں قطعاً دخل نہیں۔ مثلاً ضربتُ زیدًا قائمًا میں کلام فقط ضربت ہے زیدا قائما یہ کلام سے خارج ہے اور صاحب کافیہ کی عبارت

سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ متعلقات کو دخل ہے کیونکہ تعریف میں کوئی حصر کا کلمہ نہیں لائے اور نہ ہی فقط کی قید لگائی ہے۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں مرکب غیر مفید کی قسمیں بتاؤ۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ سِتَّةَ عَشَرَ، سِیْبَوَیْہ ۔کِتَابُ اللّٰہِ۔ رسولٌ امینٌ۔ غلامُہٗ۔ حَضَرَ موتٌ عندی۔ابا احدٍ۔بکر وَیْہ۔ الثاعشرةَ۔صَومُ رمضانَ۔ امراةٌ سوداءَ۔ شذَرَ مذرَ۔ غلامُ ھذا ۔عمروَیہ۔ تسعة عشر ۔ ھذا الرجلُ۔ بعلبك ۔اثنتا عشرة۔روفٌ رحیمٌ ۔راقِعی ایدیکم۔

قولہ بدانکہ چوں کلمات جملہ بسیار باشد سم و فعل و حرف رایک دیگر تمییز کردن ۔مصنفؒ اس عبارت میں مطالعہ کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ مطالعہ میں چند امور کو حل کرے۔

(۱) اسم و فعل میں امتیاز کرے اور یہ اسم و فعل کی علامات کے ذریعے حاصل ہوگا جن کا مصنفؒ نے اگلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

(۲) معرفہ اور نکرہ کو پہچانے جس کی پہچان معرفہ اور نکرہ کے اقسام کو ضبط کرنے سے حاصل ہوگی۔

(۳) مذکر و مونث کو معلوم کرے اور یہ مذکر اور مونث کی بحث کو یاد کرنے سے معلوم ہوگا

(۴) کلمات میں معرب اور مبنی کو بھی سوچے کہ کون معرب ہے اور کون مبنی ۔کیونکہ دونوں کے احکام بالکل جدا جدا ہیں ۔اس کے لئے ضروری ہے کہ مبنی کے اقسام کو خوب یاد کرے۔

(۵) اعراب پر بھی خوب غور کرے رفع ہے یا نصب ہے یا جر ہے۔

(۶) وجہ اعراب بھی معلوم کرے کہ رفع ہے تو کیوں ہے اور پھر مرفوعات میں سے کون سی قسم بنتا الخ اس کے لئے ضروری ہے کہ مرفوعات منصوبات اور مجرورات کو خوب یاد کرے۔

(۷) عامل اور معمول میں امتیاز کرے۔ اس کیلئے تمام عوامل اور بائیس معمولات کو یاد کرنا ضروری ہے

دستور مطالعہ کی مزید توضیح عربی عبارت کے حاصل پڑھنے کے لئے طلباء کرام کو دو باتیں کو حل کرنا لازمی ہیں (۱) حل مفردات (۲) حل مرکبات۔

(۱) **حل مفردات** مفرادت کو طالب علم اس طریقے سے حل کرے کہ ہر ہر مفرد کے لئے سوچے کہ یہ اسم ہے یا فعل ہے یا حرف کس کی علامت پائی جاتی ہے۔

اگر اسم ہو تو ان سوالات کو حل کریے۔

(۱) معرفہ ہے یا نکرہ اگر معرفہ ہے تو کونسی قسم ہے۔

(۲) مذکر ہے یا مونث۔

(۳) منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو کونسے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سبب پائے جاتے ہیں۔

(۴) معرب ہے یا مبنی اگر معرب ہے تو سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اور اعراب کیا ہے اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسی قسم ہے۔ منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسی قسم ہے۔ اور اگر مجرور ہے تو یہ دیکھیں کہ جر کس وجہ سے آیا ہے۔

اور مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے کونسی قسم ہے اگر ضمیر ہے تو پانچ انواع میں سے کونسی نوع ہے۔

(۵) عامل کون ہے تو عامل یا فعل ہوگا جس کے بارے میں درجہ ذیل سوالات ہوں گے۔

اگر فعل ہو تو ان سوالات کو حل کریں۔

(۱) فعل معلوم ہے یا مجہول، لازمی ہے یا متعدی پھر متعدی میں سے کونسا ہے متعدی بیک مفعول ہے یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔

(۲) معرب ہے یا مبنی اگر معرب ہے تو فعل مضارع کے چار اقسام میں سے کونسا ہے (۳) عامل اس میں کیا ہے۔

اگر حرف ہے تو یہ سوال حل کریں

کہ یہ عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو کونسا قسم اور غیر عامل ہے تو کونسی قسم۔ استاد کو چاہیے کہ

ان کی خوب مشق کرائے اور طلباء ان کو خوب یاد کریں۔

حل مرکبات

مرکبات کو اس طرح حل کریں۔

(۱) مرکب مفید یا غیر مفید اگر مرکب مفید ہے تو کونسی قسم جملہ خبریہ ہے یا جملہ انشائیہ اگر خبریہ ہے تو چار قسموں میں سے کونسی قسم ہے اور انشائیہ ہے تو کونسی قسم ہے پھر انشاء کی دس قسموں میں سے کونسا قسم ہے نیز جملہ ہے یا شبہ جملہ اگر شبہ جملہ ہے تو صیغہ صفت کیا ہے اور اس کا معمول کیا ہے۔

(۲) اگر غیر مفید ہے تو پانچ اقسام میں سے کونسا ہے مثلاً اگر مرکب اضافی ہے تو مضاف کون ہے اور مضاف الیہ کون ہے اگر مرکب توصیفی ہے تو موصوف کون اور صفت کون ہے ہر صفت بحالہ ہے یا بحال متعلقہ پھر کتنے امور میں موافقت پائی جاتی ہے۔

تنبیہ ۔جب تک طالب علم ان امور کو حل کر کے نہیں لاتا تو اس کا مطالعہ ناقص اور عبارت غلط ہے اگر چہ اتفاقی طور عبارت درست ہی کیوں نہ ہو اور سبق پڑھنے کا قطعاً مستحق نہیں اسے سبق سے نکال دیا جائے۔اساتذہ کا اس مطالعہ میں رعایت اور شفقت کرنا دشمنی کے مترادف ہے۔

البتہ ان تمام سوالات کرنا ہر طالب علم سے یقیناً مشکل ہے۔اس لیے یہ مختلف طلباء سے سوالات کیے جائیں۔کم از ایک ایک سوال سب سے کرلیا جائے۔دوسرے سن لیں گے تو گویا سب سے سوالات ہو گئے۔اور طلباء ان سوالات کو سن کر پریشان ضرور ہونگے لیکن ہمت مرداں مدد خدا۔ من جد وجد۔البتہ چند دن اساتذہ خود مطالعہ کرائیں اور اجراء بھی۔اگر اس کے لیے ضوابط نحویہ اور نظم مائۃ عامل کی شرح قدۃ العامل کو یاد کرلیا جائے۔

تو بہت مختصر وقت میں توقع سے زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔احقر نے دورہ صرف ونحو میں اس کا تجربہ کر چکا ہے۔

﴿مطالعہ سننے اور اجراء کرانے کا ایک نمونہ﴾

بندہ نے مطالعہ اور اجراء کرانے طریقہ پہلے لکھ دیا ہے۔لیکن ایک مثال بطور نمونہ کے ذکر کر دیتا ہوں تا کہ آپ کیلیے آسانی ہو جائے۔

سب سے پہلے مفردات کا اجراء کرائیں۔

﴿مرکبات کے اجراء کرانے کا طریقہ﴾

استاذ: قرآن مجید لے آئیں اور سورت فاتحہ کھول لیں۔

شاگرد: سورت فاتحہ میں نے کھول لی ہے۔

استاذ: پہلی آیت ہے الحمد اللہ رب العلمین۔ اس میں کلمات شمار کریں۔

شاگرد: کلمات چار ہیں۔(۱) اَلْحَمْدُ (۲) لِلّٰهِ (۳) رَبِّ (۴) الْعٰلَمِيْنَ۔

استاذ: یہ جواب غلط ہے مثلاً الحمد کو ایک شمار کیا ہے حالانکہ یہ دو کلمے ہیں (۱) الف لام (۲) حمد

۔**شاگرد:** الف لام تو حرف ہے۔

استاذ: جی ہاں حرف بھی کلمہ ہوتا ہے۔ کلمہ کی تقسیم بھول گئے ہو۔

شاگرد: آپ کی مہربانی۔ میرا ذہن اس طرف نہیں گیا۔

استاذ: الحمد مفرد ہے یا مرکب

شاگرد: مرکب ہے۔ کہ دو کلموں سے مرکب ہے۔

استاذ: مرکب میں حرف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ ذرا سوچیں کہ یہ نہ تو مرکب مفید کے اقسام سے بنتا ہے اور نہ غیر مفید کے اقسام سے۔ کیوں کہ مرکب مفید دو اسموں سے یا فعل اور اسم سے مرکب ہوتا ہے۔ اور مرکب غیر مفید صرف دو اسموں سے مرکب ہوتا ہے۔ دونوں میں حرف بلکل اعتبار نہیں۔

استاذ: یہ بات مجھے ابھی سمجھ آئی ہے۔ حالانکہ مرکب کے اقسام میں نے خوب یاد کیے ہوئے ہیں۔

استاذ: اصل بات بھی اجرء سے سمجھ آتی ہے۔ اب بتاؤ الحمد مفرد ہے یا مرکب

شاگرد: مفرد ہے اور کلمہ ہے۔

استاذ: یہ کلمے کی کتنی قسمیں ہیں اور یہ کون سی قسم ہے۔

شاگرد: کلمے کی تین قسمیں اور یہ اسم ہے

استاذ: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسم ہے۔

شاگرد: الحمد میں اسم کی علامت الف لام پائی جاتی ہے

استاذ: بہت اچھے۔ ان علامتوں کو نہ بھولنا۔

استاذ: معرفہ ہے یا نکرہ

شاگرد: معرفہ ہے۔

استاذ: معرفہ کی کونسی قسم ہے

شاگرد: معرف باللام ہے۔

استاذ: مذکر ہے یا مؤنث۔

شاگرد: مذکر ہے

شاگرد: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مذکر ہے۔

شاگرد: اس میں تانیث کی کوئی علامت موجود نہیں ہے۔

استاذ: (الحمد) واحد تثنیہ جمع میں سے کیا ہے

شاگرد: واحد ہے۔

استاذ: معرب ہے یا مبنی

شاگرد: الف لام مبنی ہے اور (حمد) معرب ہے۔

استاذ: آپ کو کیسے معلوم ہوا۔

شاگرد: مجھے معرب ومبنی کے اقسام کے لیے ضابطہ یاد ہے۔ الف لام حرف ہے اور تمام حروف مبنی اور مبنی الاصل ہوتے ہیں۔ اور (حمد) معرب اس لیے ہے کہ یہ مبنی الاصل بھی نہیں ہے اور اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے بھی نہیں ہے۔

استاذ : بہت خوب۔اس ضابطہ کو یاد رکھیں۔الف لام کے حرف اور مبنی الاصل ہونے سے آپ مزید سولات سے بچ گئے ۔لیکن (حمد) کے معرب ہونے سے آپ کے سوالوں کا جواب دینا پڑیگا۔اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے۔

(۱) معرب کیوں ہے اور معرب کا کونسا قسم ہے۔

(۲) اسم متمکن ہے تو سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اور اگر فعل مضارع ہے تو چار قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔

(۳) اعراب کیا ہے اور اعراب کا کونسا قسم ہے۔

(۴) محل اعراب کیا ہے (۵) عامل اعراب کیا ہے۔

استاذ : معرب کیوں ہے اور معرب کا کونسا قسم ہے۔

شاگرد: معرب کا دوسرا قسم اسم متمکن جو ترکیب میں واقع ہے۔اور معرب اس لیے ہے کہ اپنے عامل کے ساتھ مرکب ہے۔

استاذ : اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔

شاگرد: سولہ قسمیں تو اعراب کی ہوتی ہیں۔

استاذ : نہیں آپ کو مغالطہ لگا ہے اعراب کی تو نو قسمیں ہیں۔اور اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں ہدایۃ النحو اور کافیہ میں اعراب کی اقسام کا بیان ہے اور نحو میر میں اسم متمکن کی سولہ قسموں کو۔

شاگرد : یہ فرق اس اجراء ہی سے معلوم ہو رہا ہے۔اب جواب یہ ہے کہ (الحمد) اسم متمکن کا پہلا قسم مفرد منصرف صحیح ہے۔

استاذ : اعراب کیا ہے

شاگرد: اسکا اعراب اعراب بالحرکۃ لفظی ہے اور یہ مرفوع بالضمہ لفظاً ہے۔

استاذ : مرفوعات کی کونسی قسم ہے اور وجہ اعراب کیا ہے۔

شاگرد: مبتداء ہے۔

استاذ : محل اعراب کیا ہے۔

شاگرد: الحمد کی دال ہے۔ کیونکہ یہ معرب کا آخری حرف ہے۔

استاذ : الحمد میں اس اعراب کے لیے عامل کیا ہے۔

شاگرد: عامل معنوی ہے۔

استاذ : عامل معنوی کن کے لیے آتا ہے۔

شاگرد: دو کے لیے (۱) مبتداء (اس میں اختلاف ہے) (۲) فعل مضارع مرفوع

استاذ : عامل کتنی قسم پر ہے

شاگرد: عامل دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی

استاذ : عامل لفظی کتنی قسم پر ہے

شاگرد: یہ یاد نہیں۔

استاذ : ان کو تو یاد کرنا پڑیگا۔

شاگرد: مختصر اور جلدی کہاں سے یاد ہونگے۔

استاذ : نظم مائۃ عامل کے اشعار یاد کرلو اور اس کی شرح قدۃ العامل یاد کرنا شروع کردو۔ اگر کسی استاد سے پڑھ لو زیادہ بہتر ہے۔

شاگرد: الحمدللہ میں نے یاد کرلیا ہے۔ کل مناظرہ میں ان شاء اللہ میں آپ کو خوش کردوں گا

استاذ : مجھے تو ابھی امتحان دیں کہ عامل لفظی کی کتنی قسم ہیں۔

شاگرد: تین قسم پر ہے (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ

استاذ : اسمائے عاملہ کتنے ہیں

شاگرد: گیارہ ہیں۔

یہ تو تھا مفردات کے اجراء کرانے کا طریقہ

اب مرکبات کے اجراء کرانے کا طریقہ سمجھیں۔

﴿مرکبات غیر مفید کے اجراء کرانے کا طریقہ﴾

طالب علم نے یہ آیت الحمدللّٰہ رب العلمین پڑھی اب سوال کا طریقہ یہ ہوگا

استاذ: رب العلمین مفرد ہے یا مرکب

شاگرد: مرکب ہے۔

استاذ: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مرکب ہے

شاگرد: کیونکہ رب العلمین دو کلموں سے مل کر بنا ہے۔

استاذ: مرکب کی کتنی قسمیں ہیں۔

شاگرد: نحو یر شرح تنویر سے میں نے یاد کیا ہے۔ وہاں دس قسمیں لکھی ہوئی ہیں

استاذ: مرکب کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب غیر مفید۔

استاذ: مرکب ناقص کی کون سی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب اضافی

استاذ: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مرکب اضافی ہے۔

شاگرد: اسمیں مضاف مضاف الیہ کی علامت کا ضابطہ پایا جاتا ہے۔

استاذ: مرکب غیر مفید جملہ ہوتا ہے یا جملے کا جزء ہوتا ہے۔

شاگرد: جملے کا جزء واقع ہوتا ہے۔

استاذ: اگر یہ جملے کا جزء واقع ہوتا ہے تو یہ مرکب اضافی کیا واقع ہو رہا ہے

شاگرد: مضاف مضاف الیہ مل کر صفت بن رہا ہے لفظ اللہ اسم جلالت کی۔

استاد: موصوف صفت ملکر کونسا مرکب بنتے ہیں مرکب توصیفی

استاد: مرکب توصیفی مرکب تام ہوتا ہے یا مرکب ناقص۔

شاگرد: مرکب ناقص۔

استاد: مرکب تام اور مرکب ناقص کے ترجمہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔

شاگرد: مرکب تام میں حکم (ہے یا نہیں) کا معنی نہیں ہوتا اور مرکب ناقص میں ہوتا ہے۔

استاد: اس مرکب توصیفی کا اعراب کیا ہے۔

شاگرد: یہ مرکب توصیفی مجرور ہے۔

استاد: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مجرورر ہے۔

شاگرد: اس پر لام جارہ داخل ہے۔

استاد: جار مجرور ملکر کیا بنتے ہیں

شاگرد: ظرف

استاد: یہ حرف ہے اس کو ظرف کیسے کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ ظروف تو اسماء ہوتے ہیں کیا ظروف کی بحث یاد نہیں۔

شاگرد: استاذ محترم آپکی بات درست ہے۔لیکن جار مجرور کو ترکیب کرتے مجازا ظرف کہتے ہیں۔

استاد: ظرف کی کتنی قسمیں ہیں۔

شاگرد: دو قسم پر ہے(۱) ظرف لغو (۲) ظرف مستقر

استاد: یہ کونسی ظرف ہے

شاگرد: ظرف مستقر۔

استاد: ظرف لغو اور ظرف مستقر کی ترکیب میں کیا فرق ہے۔

شاگرد : قدرۃ العامل میں یہ ضابطہ موجود ہے۔ کہ ظرف لغو ترکیب میں کچھ واقع نہیں ہوتی نہ مسند الیہ نہ مسند اور ظرف مستقر اپنے متعلق کے ساتھ مل کر کبھی ترکیب میں مسند الیہ بنتی ہے کبھی مسند۔

استاذ : یہاں کیا واقع ہے ۔

شاگرد: خبر واقع ہے۔

استاذ : اس کا متعلق کیا نکالیں گے

شاگرد: بصریین متعلق فعل نکال تے ہیں (ثبت) اور کوفیین اسکا متعلق شبہ فعل نکا نکال تے ہیں۔ اب تقدیر عبارت یہ ہوگی ۔ الحمد (ثَبَتَ یاثَابِتٌ) لله رب العلمین ۔

استاذ : ترجمہ کرو

شاگرد: تمام تعریفیں ثابت ہیں اللہ کے لیے ایسا اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

استاذ : اب جملہ کی ترکیب کریں۔

شاگرد : (الحمد) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (لام) حرف جار لفظ (الله) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (رب) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (العالمین) مجرور بالیاء لفظاً مضاف الیہ۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ہے لفظ الله کی ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثبت یاثابت کے۔ اور یہ ثبت یاثابت جملہ یا شبہ جملہ ہو کر خبر ہے الحمد مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ ہوا اور معنیً انشائیہ ہوا۔

شاگرد: امر ہے۔

﴿مرکبات مفید کے اجراء کرانے کا طریقہ﴾

جملہ فعلیہ خبریہ کا اجراء

اتخذالله ابراهيم خليلا

استاذ: یہ مفرد ہے یا مرکب۔

شاگرد: مرکب۔

استاذ: مرکب کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب مفید ہے۔

استاذ: مرکب مفید کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ خبریہ۔ کیونکہ انشاء کی علامات میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

استاذ: جملہ خبریہ کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ فعلیہ۔ کیونکہ اجزاء اصلیہ میں سے پہلی جزء فعل ہے۔

استاذ: جملہ فعلیہ کی پہلی جز اور دوسری جز کو کیا ہوتی ہے۔

پہلی جزء ہمیشہ مسند ہوتی ہے اس کو فعل کہتے ہیں اور دوسری جزء ہمیشہ مسند الیہ ہوتی ہے اسکو فاعل کہتے ہیں۔

استاذ: اس جملہ میں بتائیں فعل کون ہے اور فاعل کونسا ہے۔

شاگرد: اِتَّخَذَ مسند ہے اور فعل ہے اور لفظ اَللّٰه مسند الیہ ہے فاعل ہے۔

استاذ: ابراھیمَ خلیلًا کیا واقع ہو رہے ہیں۔

شاگرد: دونوں مفعول بہ ہیں۔

استاذ: ان میں سے مسند اور مسند الیہ کون ہے۔

شاگرد: یہ مفاعیل فضلہ ہیں۔ یہ مسند اور مسند الیہ واقع نہیں ہوتے۔

استاذ: بیٹا اب آپ مطالعہ کر رہے ہیں۔ مزید محنت فرمائیں۔ اللہ حامی و ناصر ہو۔

البتہ یہ سمجھ لیں افعال تصییر کے دو اصل کے اعتبار سے مبتداء خبر ہیں۔

استاذ: اس جملہ **اتخذالله ابراهيم خليلا** کی ترکیب کریں۔

شاگرد :اتخذ فعل۔لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ابراھیم منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول۔ خلیلاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

جملہ اسمیہ خبریہ کے اجراء کاطریقہ..

نحن طلاب مجتهدون

استاذ: یہ مفرد ہے یا مرکب۔

شاگرد: مرکب۔

استاذ :مرکب کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب مفید ہے۔

استاذ :مرکب مفید کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ خبریہ۔کیونکہ انشاء کی علامات میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

استاذ :جملہ خبریہ کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ اسمیہ۔کیونکہ اجزاء اصلیہ میں سے پہلی جزء اسم ہے۔

استاذ :جملہ اسمیہ کی پہلی جز اور دوسری جز کو کیا ہوتی ہے۔

پہلی جزء ہمیشہ مسند الیہ ہوتی ہے اس کو مبتداء کہتے ہیں اور دوسری جزء ہمیشہ مسند ہوتی ہے اسکو خبر کہتے ہیں۔

استاذ :اس جملہ میں بتائیں مسند الیہ مبتداء کون ہے اور مسند خبر کون ہے۔

شاگرد: (نحن) مسند الیہ مبتداء ہے اور طلاب مجتهدون مسند خبر ہے۔

استاذ: طلاب مجتهدون کیا ہیں۔

شاگرد: مرکب توصیفی ہے۔

استاذ: اس **نحن طلاب مجتھدون** جملہ کی ترکیب کریں۔

شاگرد: نحن ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبتداء۔ طلاب مرفوع بضمہ لفظا موصوف۔ مجتھدون مرفوع بالواو لفظا۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہے۔ موصوف اپنے صفت سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ انشائیہ کااجراء کاطریقہ۔

نعم الرجل زید

استاذ: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ مفرد ہے یا مرکب۔

شاگرد: مرکب ہے۔

استاذ: مرکب مفید ہے یا غیر مفید۔

شاگرد: مرکب مفید ہے۔

استاذ: مرکب مفید کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ انشائیہ ہے۔

استاذ: جملہ انشائیہ تیرہ علامات میں سے کونسی علامت ہے۔

شاگرد: فعل مدح۔

استاذ: اس جملہ نعم الرجل زید کی ترکیب کریں۔

شاگرد: اس کی چار ترکیبیں ہیں (نعم) صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع۔ (الرجل) مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مقدم (زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

نوٹ: اس طرز پر ہر بحث کے اختتام پر ضرور اس کا اجراء کریں۔

قولہ **بدانکه علامات اسم آنست که الف لام** ۔مطالعہ چونکہ پہلی بات اسم اور فعل کو پہچاننا تھا جو کہ علامت کے ذریعے ہوتا ہے اس لئے سب سے پہلے علامات کو بیان کیا جا رہا ہے۔ اصطلاح میں علامت اور خاصہ مصداق کے اعتبار سے متحد ہیں ایک چیز ہیں ما یوجد فیه ولا یوجد فی غیره۔ اگرچہ لغوی معنی کے لحاظ سے فرق ہے۔

علامت کے لیے دو شرطیں ہوئیں (۱) جس کی علامت ہو اسی میں پایا جانا۔

(۲) اس کے غیر میں نہ پایا جانا۔ علامت کی تین تقسیمیں ہیں۔

پہلی تقسیم خاصہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) شاملہ (۲) غیر شاملہ۔ یہاں پر علامت کی بھی قسم ثانی مراد ہے۔ کیونکہ مسند الیہ وغیرہ ہونا یہ ہر ہر اسم میں نہیں پایا جاتا بلکہ کبھی مسند بھی بن جاتا ہے۔

تقسیم ثانی یہ ہے۔ کہ علامت اور خاصہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) علامت لازمہ (۲) علامت غیر لازمہ۔

تقسیم ثالث یہ ہے کہ علامت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) علامت بالفعل (۲) علامت بالقوہ۔ اس مقام پر یہی قسم مراد ہے۔ مثلا ایک شئی ابھی مسند ہے مگر مسند الیہ نہیں ہے۔ لیکن دوسرے وقت میں دوسری جگہ پر مسند الیہ بھی بن سکتی ہے گویا علامت کی مجموعی طور پر چھ قسمیں ہیں۔ (۱) شاملہ (۲) غیر شاملہ (۳) لازمہ (۴) غیر لازمہ (۵) بالفعل (۶) بالقوہ۔

یاد رکھیں یہ خاصہ غیر شاملہ ہیں اور ان میں سے بعض لفظی اور بعض معنوی ہیں۔

اسم کی علامات

(۱) الف لام ہونا جیسے الحمد

تنبیہ ابن ہشام نے یہ لکھا ہے اس تعبیر کے بجائے (ال) کہا جائے جیسے ہل، قد کہا جاتا ہے

خلاصہ کیونکہ حرف تعریف کا فائدہ اور اثر تعریف معرفہ ہے۔ یہ اسم کے علاوہ کہیں نہیں پائے جاتے۔

(۲) تنوین ہونا جیسے زیدٌ

فائدہ: امام سیبویہ کے نزدیک تنوین کی وضع منصرف اور غیر منصرف کے درمیان فرق کرنے کے لئے ہے۔

اور امام فراء کے ہاں اسماء اور افعال میں فرق کے لئے۔ اور بعض کوفیین کے نزدیک مفرد اور مضاف کے مابین فرق کے لئے اور اسی طرح الفاظ عجمیہ کی تعریف وتنکیر کے مابین فارق ہے یعنی اگر معرفہ ہوں تو بغیر تنوین کے۔ جیسے عمرو یہ ، سیبویہ اگر نکرہ ہوں تو تنوین لائی جاتی ہے جیسے عمرو یہٍ ، بکرو یہٍ ایسے اسمائے اصوات جب کہ معرفہ مراد ہوں تو غیر منون ورنہ منون۔ اسی طرح کلمے اور جملے کے عوض لائی جاتی ہے۔ جیسے جوارٍ ، غواشٍ ، یومئذٍ۔ اس لئے یہ مقولہ مشہور ہے لو لا ان التنوین عوض عن نقصان البناء لما دخله التنوین۔

(۳) شروع میں میم زائدہ ہونا۔	جیسے	مضروبٌ
(۴) علم ہونا۔	جیسے	عمروٌ، بکرٌ
(۵) حروف جارہ ہونا۔	جیسے	برب الناس

اور یہ حروف جارہ سترہ ہیں۔

باء، تاء، کاف، لام، واو ، منذ، مذ ، خلا، رب حاشا، من ، عدا، فی ، عن، علی، حتی، الی،

سوال: اگر کوئی یہ اشکال کرے کہ حرف جر کو تو کبھی فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے۔ لہذا یہ اسم کا خاصہ کہاں رہا مثلاً کہا جاتا ہے۔ ضَرَبَ فِعْلٌ مَاضٍ فِيْ ضَرَبَ زَيْدٌ اسی طرح قرآن عزیز میں آیا ہے۔ بان ربك اوحى لها الاية۔ مثال اول میں بھی فی حرف جر ہے جو ضرب فعل پر داخل ہو رہا ہے۔ اور مثال ثانی میں با حرف جر ان حرف مشبہ بالفعل پر داخل ہو رہا ہے۔

جواب(۲): دوسرے اشکال کا جواب یہ دیا جائے گا کہ یہاں ان اپنے مدخول کے ساتھ بتاویل مفرد بمعنی اسم ہے۔ اور یہی جواب اشکال اول کا بھی جواب ثانی بن سکتا ہے۔ بایں طور کہ فعل کو

مفرد بمعنی اسم کی تاویل میں لے لیں گے۔۱۲

(۶) حروف نداء ہے اور یہ حروف ندا پانچ ہیں۔ یاء، ھیا، ایا، ای، ھمزہ، مفتوحہ جیسے یا اللہ

(۷) تصغیر ہونا۔ جیسے رجیل

فائدہ: تصغیر کی تعریف ۔ تصغیر وہ اسم ہے جس میں زیادتی کی جائے قلت یا حقارت یا محبت یا عظمت کے معنی حاصل کرنے کے لئے۔ قلت کی مثال ضویرب حقارت کی مثال رجیل محبت کی مثال یا بنی عظمت کی مثال قریش یہ قرش سے ہے۔ ایک مچھلی کا نام ہے جو سب مچھلیوں پر غالب ہے اسی طرح عرب کا یہ قبیلہ سب سے بڑا تھا اور سب پر غالب تھا۔ یہ تصغیر عظمت کے لئے لائی گئی ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ حروف اول مضموم، دوئم مفتوح اور تیسرا یاء ساکنہ ہو۔

فائدہ: یہ تصغیر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی چھوٹا بنانا ذلیل کرنا۔

اوزان تصغیر پانچ ہیں (۱) فعیل (۲) فعیلل جیسے مضیرب (۳) فعیلیل جیسے قریطیس (۴) فعیلال جیسے سکیران (۵) فعیللل جیسے سفیرجل۔

شعر

قریش ھی اللتی تسکن البحر وبھا سمیت قریش قریشا

تقرش سے ماخوذ ہے بمعنی کسب کرنا۔

تقرش سے ماخوذ ہے بمعنی تفتیش کرنا۔

(۴) تقرش سے ماخوذ ہے بمعنی اکٹھا ہونا۔

(۸) یائے نسبت ہونا جیسے بغدادی

یعنی یائے نسبتی کا آخر میں لاحق ہونا یہ خاصہ اسم ہے کیونکہ اس کے دو فائدے ہیں۔

(۱) مصدر کے آخر میں لاکر اس کو مشتق کے معنی میں کر دینا جیسے قیامی۔

(۸) جامد کے آخر میں یائے نسبتی لاکر مشتق کے معنی پیدا کر دینا جیسے تمیمی اور مصدر اور جامد صرف اسم ہی ہوتا ہے۔لہٰذا منسوب ہونا بھی اسم کا خاصہ ہے۔

(۹) تاء متحرکہ ہونا جیسے ضاربۃ۔

(۱۰) الف مقصورہ ہونا۔الف مقصورہ اس کو کہتے ہیں کہ کلمے کی آخر میں الف آئے اور کے ہمزہ نہ ہو مثال جیسے ضربیٰ

(۱۱) الف ممدودہ ہونا الف ممدودہ اس کو کہتے ہیں کہ کلمے کے آخر میں الف آئے اور اس کے بعد ہمزہ ہو جیسے ضُرَبَآءُ۔

(۱۲) جمع اقصیٰ ہے۔جمع اقصیٰ کی علامت یہ ہے کہ حرف اول و دوئم مفتوح ہو اور اس کے بعد الف ہو اس کے بعد اگر ایک حرف تھا تو وہ مشدد ہوگا جیسے دواب

اگر ایک حرف ہے تو پہلا مکسور اور دوسرا یاء ساکن ہو تیسرا حسب عامل مثال جیسے ضَوَارِبُ

اگر تین حرف تھے تو پہلا مکسور اور دوسرا یاء ساکن ہو جیسے مَضَارِیْبُ۔

(۱۳) اضافت ہونا جیسے غلامُ زیدٍ۔

فائدہ: مضاف ہونا بھی اسم کا خاصہ ہے۔اس میں اختلاف ہے کہ صرف مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے یا مطلق اضافت خواہ مضاف ہو یا مضاف الیہ جس میں دو مذہب ہیں۔

(۱) مطلق اضافت اسم کا خاصہ ہے۔خواہ مضاف ہو یا مضاف الیہ بعض حضرات نے اس قول کو زیادہ صحیح کہا ہے کیونکہ اس صورت میں علی الاطلاق اضافت اسم کا خاصہ ہوگی۔اور کلام میں اصل اطلاق ہے اور تقید تو ضرورۃً کی جاتی ہے۔

(۲) صرف مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے کیونکہ فعل اور جملہ بھی کبھی مضاف الیہ ہوتے ہیں۔مضاف الیہ ہونا اگر اسم کا خاصہ ہو تو غیر اسم بھی یعنی فعل اور جملہ مضاف نہ بنتے حالانکہ بن رہے ہیں۔جیسے اللہ تعالیٰ کا قول یوم ینفع الصدقین صدقھم اس میں یوم مضاف اور ینفع فعل مضاف الیہ بن رہا ہے۔تو معلوم ہوا کہ صرف مضاف ہونا ہی اسم کا خاصہ ہے۔

مولف نے اسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔اضافت خاصہ اسم ہے۔اس کی دو وجہیں ہیں۔
یہ بات یادرکھنا کہ یہاں اضافت اصطلاحیہ مراد ہے۔یعنی جو حرف جر حذف کرنے کے ساتھ ہو ورنہ اضافت لغوی جو حرف جر کے ساتھ ہو وہ تو فعل میں بھی پائی جاتی ہے۔

(۱۴)موصوف ہونا جیسے رجلٌ عالمٌ

فائدہ: صفت کے ذریعہ سے موصوف میں دو فائدے ہوتے ہیں۔
(۱)تخصیص (۲) تعریف وتوضیح اور یہ دونوں اسم کے خاصہ ہیں۔لہذا جس کی وجہ سے یہ دو فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ بھی اسم کا خاصہ ہوگا۔صفت کے تمام اقسام سمجھنے سے صفت کا فائدہ معلوم ہوسکتا ہے۔لہذا اختصاراً صفت کے اقسام کو ذکر کیا جارہا ہے۔صفت کی پانچ قسمیں ہیں۔
(۱)صفت کاشفہ (۲)صفت مخصصہ (۳)صفت مادحہ (۴)ذامہ (۵)صفت موکدہ۔

(۱۵)مسندالیہ ہونا۔جیسے زیدٌ قائمٌ

(۱۶) تثنیہ ہونا جیسے رجلان

(۱۷) جمع ہونا۔مسلمون

یہ شبہ ہوسکتا ہے۔کہ فعل بھی تو تثنیہ اور جمع ہوتا ہے جیسے **فعلا فعلوا**۔
جواب: یہ ہوگا کہ اس میں تثنیہ اور جمع فاعل کی ہے۔نہ کہ فعل کی کیونکہ الف تثنیہ اور واو جمع یہ ضمائر ہیں۔اور ضمیر اسم ہے نہ کہ فعل۔باقی رہی یہ بات فعل کے تثنیہ اور جمع نہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔

(۱۸)حروف مشبہ بالفعل ہو داخل ہونا اور یہ کل چھ ہیں۔

ان ، ان ، کان، لیت ، لکن، لعل

(۱۹)تنوین مقدر ہونا۔ مثال جیسے اضرب

(۲۰) کسرہ ہے مثال جیسے غلامِی

(۲۱)لانفی جنس ہے مثال جیسے لا زید قائماً

(۲۲)ماولا مشبھین کا داخل ہونا جیسے مازید قائما

لام و تنوین حرف جر مسند الیہ منسوب داں
پس مصغر و تثنیہ مجموع و مضاف داں
پس تائے متحرکہ موصوف ایں علامت اسم داں
نظم کردم آنچہ دیدم در کتب نحویاں

قولہ علامات فعل آنست ۔

فعل فعل کے لئے کل انیس (۱۹) علامات ہیں۔

(۱) حروف آتین ہیں جیسے **یضربُ، اضربُ**

(۲) لفظ قد ہے۔ جیسے **قد افلحَ**

یعنی قد کا شروع میں آنا فعل کا خاصہ ہے اس لیے کہ قد کے تین فائدے ہیں۔

(۱) قد ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے جبکہ اس کا مدخول فعل ماضی ہو اسی لیے کتب صرف میں مشہور قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ ماضی مطلق پر لفظ قد بڑھانے سے ماضی قریب بن جاتی ہے جیسے **قد کان**۔

(۲) معنی فعل میں تقلیل پیدا کرنا جبکہ اس کا مدخول فعل مضارع ہو۔

(۳) معنی فعل کی تحقیق کرنا خواہ اس کا مدخول ماضی ہو یا مضارع جیسے **قد نری تقلب وجهك فی السماء ۔**

یہ تینوں فائدے فعل کے ساتھ خاص ہیں۔ لہذا مابہ الفوائد بھی یعنی قد کا دخول فعل کا خاصہ ہوگا۔
اور کبھی کلمہ ھل سے بھی قد کے معنی حاصل ہو جاتے ہیں۔ جیسے **قولہ تعالی ھل اتی علی الانسان حین من الدھر ۔**

(۳) سوف ہے جیسے **سوف تعلمون**

(۴) لفظ سین ہے جیسے **سیضرب**

سین کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) سین طلب **استغفر اللہ**۔

(۲) سین تحقیق جیسے ساطلب۔

(۳) سین تحویل جیسے استحجر الطین بمعنی کیچڑ پتھر بن گیا۔

(۴) سین استقبال

ساترك منزلی لبنی تمیم　　　والحق بالحجاز فاستریحا

(۵) سین زیادت جیسے استطاع۔

(۶) وہ سین جو کسی چیز کو کسی صفت کے ساتھ متصف پانے پر دلالت کرے جیسے استعظمت۔ یہ چھ قسمیں فعل کے ساتھ خاص ہیں۔

(۷) سین سکتیہ جیسے مررت بکس۔

یہ قسم اسم کے ساتھ خاص ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ سین کی بعض قسمیں فعل کا خاصہ ہیں۔ اور بعض اسم کا خاصہ ہے۔ اب مولف پر اشکال ہوگا۔

سوال: کہ انہوں نے مطلقا سین کو فعل کا خاصہ کس طرح کہہ دیا۔

جواب(۱): یہ ہے کہ سین کے اقسام مذکورہ میں سے سین استقبال زیادہ معروف مشہور ہے اور المعروف کالمشروط ضابطہ مشہورہ ہے۔ اس قاعدہ کی روشنی میں یہاں سین استقبال ہی مراد ہوگی اور سین استقبال کا خاصہ فعل ہونا یقینی بات ہے۔

(۵) حروف جوازم ہیں۔

یعنی حرف جازم کا داخل ہونا بھی فعل کا خاصہ ہے۔ اس لیے کہ کلمات جازمہ کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) جو نفی فعل کے لیے ہو جیسے لم لما۔

(۲) جو طلب فعل کے لیے ہو جیسے لام امر۔

(۳) جو طلب ترک فعل کے لیے ہو جیسے لائے نہی۔

(۴) جو تعلیق اور سببیت کے لیے ہو جیسے کلمات المجازات من مہما وغیرہ۔ یہ سب معانی فعل ہی کے اندر پائے جاتے ہیں۔ لہذا ان معانی کا فائدہ دینے والے الفاظ جازمہ بھی فعل ہی کا خاصہ ہوں

گے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کا اثر جزم ہے اور جزم فعل کے ساتھ خاص ہے۔لہذا ان کا اثر بھی فعل کے ساتھ خاص ہوگا۔

سوال: مولف پر یہ اشکال کیا جا سکتا ہے۔کہ انہوں نے صرف حروف جازمہ کو خاصہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ مطلقا جازم خواہ وہ اسم ہو یا حرف خاصہ فعل ہے۔جیسے مہما و من وغیرہ۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ خاص بول کر عام مراد لیا ہے مجازا۔

(۶) حروف نواصب ہے اور حرف نواصب چار ہیں

ان ، لن، کی، اذن

(۷) امر ہے	جیسے اضربْ
(۸) نہی ہے	جیسے لا تضربْ
(۹) لانفی ہے	جیسے لا یضربُ
(۹) ثقیلہ اور نون خفیفہ ہے	جیسے اضربنَّ
(۱۰) مبنی برفتحہ	جیسے ضربَ
(۱۱) الف ضمیری ہے	جیسے ضربا
(۱۲) واو ضمیری ہے	جیسے ضربوا
(۱۳) تاء ساکنہ ہے	جیسے ضربت
(۱۴) نون ضمیری ہے	جیسے ضربن
(۱۵) تاء متحرکہ ہے	جیسے ضربت
(۱۷) تما ضمیری ہے	جیسے ضربتما
(۱۸) تم ضمیری ہے	جیسے ضربتم
(۱۹) تن ضمیری ہے	جیسے ضربتن
(۲۰) نا ضمیری ہے	جیسے ضربن

اشعار علامات فعل۔

سین سوف جازمہ قد تائے ساکن امر داں

اتصال تائے فعلت نہی ایں علامت فعل داں

تنبیہ لایشترط لقبولها هذه العلامات وجودها بالفعل بل يكفى ان يكون فى الكلمه صلاحيتها(اشمونی)

فائدہ: الا سناد اليه هذه انفع علامات الاسم (شرح شذور) اسی لیے ہر اسم میں یہ علامت ہوتی ہے اور کوئی علامت نہ ہو پھر موجود بالفعل ہونا ضروری نہیں بلکہ صلاحیت ہی کافی ہے اور ہر اسم میں مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے اور وہ یہ ہے کہ معنیٰ مستقل ہو اور وضع کے اعتبار سے زمانہ نہ ہو یہ ہر اسم میں ہے ۔

فائدہ: نداء سے مراد منادیٰ ہے نہ کہ حرف نداء کا دخول کیونکہ حرف نداء تو فعل پر بھی داخل ہو جاتا ہے اور دیگر نحات کے اسکے جواب میں دو مذہب ہیں۔

پہلا مذهب منادیٰ محذوف ہے ای یا هولاء اسجدوا یا قوم ليتنا نرد ۔

دوسرا مذهب یہ حرف تنبیہ ہے۔

فائدہ: فعل ماضی کی دو علامتیں (۱) تاء ساکنہ کو قبول کرے۔

(۲) قد کو قبول کرے۔ لھذا اسمائے افعال بمعنی ماضی نکل گئے کیونکہ وہ انکو قبول نہیں کرتے اور عسى ليس فعل ہیں حرف نہیں کما زعمه بعض النحاة اور نعم فعل ہے اسم نہیں من توضا يوم الجمعة فبها و نعمت ۔

فعل مضارع کی دو علامتیں ہیں (۱) لم جازمہ کو قبول کرے (۲) یاء مخاطبہ کو قبول کرے لھذا اسماء افعال بمعنی مضارع خارج ہو جائیں گے۔هذه انفع علامات المضارع ۔

فعل امر کیلئے دو علامتوں کا اکٹھے ہونا ضروری ہے۔

(۱) طلب پر دلالت ہو باعتبار صیغہ کے

(۲) یائے مخاطبہ کو قبول کرے لھذا اسماء افعال بمعنی امر خارج اور ھات تعال داخل ہونگے۔
کیونکہ ھاتی تعالی آتے ہیں (شرح الشذور۔ اوضح المسالک)

فائدہ: بعض حضرات نے مسند ہونے کو بھی علامت فعل اور خاصہ فعل میں سے شمار کیا ہے۔
لیکن یہ قول بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ مسند تو اسم بھی ہوتا ہے۔ لہذا مسند ہونا فعل کا خاصہ کہاں رہا۔

علامات حرف حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم و فعل کی علامات سے خالی ہونا۔ یہ تجرد حروف کی علامت ہے۔
جیسا کہ شعر ہے۔

در حرف ہرگز نباشد اے عزیز
از علامات اسم و فعل ہیچ چیز

﴿ التمرین ﴾

کتاب اللہ۔ تعلمین۔ قانتان۔ اشربوا ۔بل۔ لسوف یعطیك۔ اما ۔محمد ۔القطعن۔ مسلمون۔ نورث ۔مدنی ۔الجنة۔ برب الناس۔یرہ۔ امرائة سواداء ۔نعم ، نعم ۔ یا بنی صلیت ۔ کل۔ا تکذب ۔من۔ من۔ ال۔ الشھر الحرام

قولہ بدأ نکہ جملہ کلمات عرب بر دو قسم است معرب و مبنی ۔مصنفؒ نے مبتدی طلباء کی آسانی کے لئے معرب ومبنی کی تعریف حکم سے کر دی۔جس طرح علم صرف میں حرف اصلی و زائدہ کی تعریف حکم سے کی جاتی ہے ۔جس کی تحقیق ''املاء الصرف'' میں ملاحظہ فرمائیے۔

تفصیل مقام معرب و مبنی

مطلق کلمہ کی دو قسمیں ہیں ۔(۱) معرب (۲) مبنی۔
کلمہ کی چار تقسیمیں ہیں۔

معرب کی تعریف ھو اسم رکب مع عاملہ ولا یشبہ مبنی

الاصل۔ معرب وہ اسم ہے جو مرکب ہو اپنے عامل کے ساتھ اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

وجہ تسمیہ معرب اعراب سے ہے۔
جس کا معنی ہے ظاہر کرنا اس پر بھی چونکہ عراب ظاہر ہوتے ہیں
اس لئے اس کو معرب کہتے ہیں۔

حکم عامل کے بدلنے سے اس کا آخر بدل جاتا ہے۔ جیسے قام زید و رئیت زیدا و مررت بزید۔

اقسام معرب معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم متمکن جب کہ ترکیب میں واقع ہو (۲) فعل مضارع جب کہ نون تاکید اور نون جمع موئث سے خالی ہو۔ یہ معانی معتورہ کو اگرچہ قبول کرتا ہے لیکن اس کی جگہ اسم واقع ہوسکتا ہے۔
بحث دوم معرب کے لیے چار چیزیں ہونی ضروری ہیں۔
(۱) اعراب یعنی جس کے ذریعہ عامل کا اثر ظاہر ہو (۲) عامل یعنی جو اعراب کا تقاضہ کرنے والے معنی معرب میں پیدا کردے۔
(۳) سبب اعراب یعنی وہ معنی جو اعراب کو چاہتے ہوں۔
(۴) محل اعراب یعنی جس پر اعزاب جاری ہو مثلا معرب کا آخری حرف ہے۔
مبنی کی تعریف معرب کے خلاف ہوگی یعنی جو خود مبنی ہو یا کسی دوسری مبنی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو جیسے حرف یا خود بخود تو مبنی نہ ہو لیکن مبنی اصل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو جیسے ہذا یہ دونوں بالاتفاق مبنی ہیں۔ یا کسی مبنی کے مشابہت تو نہ ہو مگر عامل کے ساتھ مرکب بھی نہ ہو بلکہ مفرد ہو جیسے زید بکر۔ یہ آخری قسم ابن حاجب کے یہاں مبنی اور علامہ زمخشری کے یہاں معرب یہ
بحث سوم معرب کے اعراب کو رفع نصب جر سکون کہا جاتا ہے۔ اور مبنی کے القاب کو ضمہ فتحہ کسرہ وقف کہا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ مبنی میں اکثر تنوین نہیں آتی برخلاف معرب کے وہ تنوین کو قبول کرتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو مثلا غیر منصرف۔

بحث چہارم اسم کے اندر اصل معرب ہونا ہے۔ لہذا کوئی اسم مبنی الاصل نہیں ہے۔ بلکہ مبنی عارضی ہے۔ اور حروف کے اندر مبنی ہونا اصل ہے لہذا سارے حروف مبنی الاصل ہیں۔ اور فعل نہ بالذات اعراب کو چاہتا ہے اور نہ بناء کو بلکہ کبھی معرب ہوتا ہے۔ کبھی مبنی لہذا افعال میں سے ماضی اور امر حاضر معروف مبنی ہیں۔ اور فعل مضارع نہی امر بالام معرب ہیں۔ اس لیے کہ فعل اپنے معنی پر دلالت کرنے میں درمیانی درجہ رکھتا ہے۔ نہ تو بالکل مستقل جیسا کہ اسم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی بالکل غیر مستقل بلکہ ایک جہت سے مستقل اور ایک جہت غیر مستقل ہے بایں وجہ درمیانی درجہ دیا گیا ہے۔ یہ شبہ نہ کیا جائے کہ الباء التاء یہ حرف ہیں پھر ان پر اعراب کیسے جاری ہوتے ہیں۔

جواب یہ حروف نہیں ہیں بلکہ حروف کے اسماء ہیں۔ حروف کے اسماء کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جو صورت وشکل کے لحاظ سے مسمی کا غیر ہو جیسے ب مسمی ہے الباء اسم ہے۔ تو اسم اور مسمی شکل وصورت کے لحاظ سے غیر ہوئے ایسا اسم معرب ہوگا۔ اور اس کا مسمی مبنی ہوگا۔

(۲) جو صورت وشکل کے لحاظ سے مسمی کا عین ہو یعنی اسم ومسمی میں قطعا کوئی فرق نہ ہو جیسے حتی اسم بھی ہے اور مسمی بھی ہے۔ اسی طرح فی۔ یہ اسم مسمی کی طرح مبنی ہے۔ اس لیے کہ عامل کے ذریعہ سے اگر اس میں تغیر کیا جائے تو مسمی یعنی مبنی اصل میں تغیر کرنا لازم آئے گا اور یہ باطل ہے۔

تحقیق عموماً یہی کہا جاتا ہے کہ عامل کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ عامل معرب پر داخل ہو کر معرب میں معنی پیدا کرتا ہے پھر وہ معنی اعراب کا تقاضا کرتا ہے پھر وہ اعراب داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر تبدیل ہوتا ہے۔ جیسے **قام زید** لہذا اعراب سبب قریب ہوا اور معنی مقتضی سبب بعید اور عامل سبب ابعد ہوا۔

مبنی کی تعریف مبنی وہ اسم ہے جو مرکب ہی نہ ہو یا مرکب تو ہو لیکن مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔ جیسے قام ھٰؤلاء۔

حکم عامل کے بدلنے سے آخر نہ بدلے۔

وجہ تسمیہ مبنی بناء سے ہے جس کا معنی ہے مضبوط اور اس کا آخر بھی ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ

عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا اس لئے مبنی کہتے ہیں۔

مبنی کے اقسام مبنی کی چھ قسمیں ہیں۔(۱) تمام حروف (۲) فعل ماضی معلوم ومجہول (۳) فعل امر حاضر معلوم یہ تینوں مبنی الاصل ہیں (۴) فعل مضارع جس کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ یا نون جمع مونث کا نہ ہو (۵) اسم غیر متمکن (۶) اسم متمکن جب کہ تنہا ہو ترکیب میں نہ ہو

مبنی کی تعریف ماکان حرکاته وسکناته من غیر عامل۔

مبنی کی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی الاصل (۲) مبنی غیر اصل۔

مبنی الاصل کی تعریف ما لیس فیه علة الاعراب وموجب الاعراب۔

مبنی الاصل کے اقسام (۱) تمام حروف (۲) فعل ماضی معلوم ومجہول (۳) فعل امر حاضر معلوم۔ یہ بناء میں اصل اس لیے ہیں کہ یہ معانی معتورہ کو قبول نہیں کرتے۔

اور علامہ زمخشری کے نزدیک چوتھا قسم جملہ من حیث الجملہ بھی ہے۔

مبنی الاصل کا حکم مالایقبل الاعراب اصلاً لالفظاً ولاتقدیراً ولامحلاً

مبنی غیر اصل کی تعریف مبنی غیر اصل وہ ہے جس کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ہو جیسے ھولاء۔

یا مبنی غیر اصل وہ ہے جو مرکب نہ ہو۔ جیسے زید، عمرو۔

یا مبنی غیر اصل وہ ہے جو مرکب تو ہو لیکن اپنے عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے غلامُ زید

مبنی غیر اصل کا حکم ان لایختلف آخره باختلاف العوامل۔

مبنی غیر اصل کے اقسام اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی غیر اصل لازمی (۲) مبنی غیر اصل عارضی

مبنی غیر اصل لازمی وہ ہے جس کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ہو۔

مبنی غیر اصل لازم کے اقسام اس کی دس قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اشارات (۳) موصولات (۴) اسماء افعال (۵) بعض ظروف (۶) اسمائے اصوات (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی (۹) اسماء شرط (۱۰) اسماء استفہام (۱۱) من وما

الموصوفتان(۱۲)لاغیر، لیس حسب ۔

مبنی غیراصل عارضی وہ ہے جومرکب واقع نہ۔یامرکب تو ہولیکن اپنے عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو۔

مبنی غیراصل عارضی کے اقسام اسکی پانچ قسمیں ہیں

(۱)اسماءمعدودہ مفردہ ۔

(۲)اسماءمضافہ۔

(۳)لانفی جنس کااسم جونکرہ غیرمضافُ ہو جیسے لا رجل فی الدار

(۴)منادی مفردمعرفہ جیسے یازید۔

(۵)منادی نکرہ مقصودہ جیسے یارجل۔

فائدہ علامہ ابن حاجب کے نزدیک اسماءمعدودہ قبل ازترکیب مبنی ہیں جیسے زید،عمر۔ اوردوسرے نحاۃ کے نزدیک جواسماء بعدازترکیب معرب ہیں وہ قبل ازترکیب معرب ہیں ۔مبنی جواسماء بعدازترکیب مبنی ہیں وہ قبل ازترکیب مبنی ہیں۔

فائدہ امام سیبویہ اورامام خلیل اوربصریین کے نزدیک اسماءکااصل معرب ہونااورافعال اور حرف کااصل مبنی ہوناہےاس لئے ضابطہ وضع کردیا۔

ضابطہ کل اسم رئیتہ معربا فھو علی اصلہ و کل اسم رئیتہ مبنیا فھو علی خلاف اصلہ۔ و کل فعلٍ رئیتہ مبنیا فھو علی اصلہ و کل فعل رئیتہ معربا فھو علی خلاف اصلہ۔ و جمیع الحروف مبنی قائم علی اصلہ۔علی النحو

دلیل: کہ اعراب کی وضع معانی معتورہ کے لئے ہے،اوریہ معانی معتورہ بصریین کے نزدیک فاعلیت،مفعولیت،اضافت میں بند ہیں جوکہ اسماءمیں ہوتے ہیں لہذااعراب کے اصل مستحق اسماءہونگے نہ کہ افعال اورحروف۔

کوفیین: کے نزدیک افعال بھی مستحق اعراب ہیں۔اسلیے کہ معانی معتورہ کاحصرمعانی ثلاثہ

فاعلیت اور مفعولیت اور اضافت میں نہیں۔ بلکہ معانی معتورہ سے مراد یہ ہے کہ پہلا معنی تبدیل ہوکر نیا معنی پیدا ہو جائے خواہ وہ فاعلیت اور مفعولیت اور اضافت ہوں یا کوئی اور ہوں۔ اب یہ معانی معتورہ اسموں میں بھی پا جاتے ہیں اور فعل مضارع میں پائے جاتے ہیں۔

﴿ التمرین ﴾

ان امثلہ میں معرب ومبنی بتائیں اور ترجمہ اور ترکیب کریں

﴿ القرآن کتاب الله ﴾

القرآنُ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء کتابُ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف لفظ اللّٰہِ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء کے لیے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ اولئک هم الصادقون ﴾

اولئکَ اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء۔ هُمْ مرفوع محلاً مبتداء ثانی۔ الصادقون مرفوع بالواو لفظاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر پھر خبر ہوئی مبتداء اول کے لیے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

﴿ هل اکلت برتقالا ﴾

هل حرف استفہام غیر عامل غیر معمول۔ اکلت فعل بفاعل۔ برتقالاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ نحن طلاب مجتهدون ﴾

نحن ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبتداء۔ طلاب مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف۔ مجتهدون مرفوع بالواو لفظاً۔ صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ هؤلاء البنات صالحات ﴾

هؤلاء مرفوع محلاً موصوف۔ البنات مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتداء۔ صالحات مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ انا اخوک ﴾

انا ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبتداء۔ اخو مرفوع بالواؤ لفظاً مضاف۔ کَ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿قل آمنت باللہ ثم استقم﴾

قل صیغہ امر حاضر۔ ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر قول۔ امنتُ فعل بفاعل ب حرف جار۔ لفظ اللّٰہ مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر متعلق آمنت کے۔ امنت فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مقولہ ہوا قول کے لیے۔ قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ ثم حرف عطف۔ استقم فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوف۔

﴿فاتبعنی اھدک صراطاً سویاً﴾

فا استفہامیہ۔ اتبع صیغہ فعل امر حاضر معلوم ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ نون وقایہ ی ضمیر متکلم منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امر۔ اھد فعل جازم بحذف ی ضمیر در و مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل۔ کَ ضمیر منصوب محلا مفعول بہ اول۔ صراطاً منصوب بالفتح لفظاً موصوف سویاً منصوب بالفتح لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے دونوں مفعول سے مل کر جملہ انشائیہ جواب امر۔ امر جواب امر مل کر جملہ انشائیہ۔

﴿متی ترجع﴾

متی ظرف زمان مفعول فیہ مقدم۔ ترجع فعل ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ھوالذی یصورکم فی الارحام﴾

ھو ضمیر مرفوع محلا مبتداء۔ الذی اسم موصول۔ یصور فعل مرفوع بالضمہ لفظاً۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ کم ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ فی حرف جار۔ الارحام مجرور بالکسرہ

لفظاً۔ جار مجرور مل کر متعلق یصور فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم ، اهتد یتم﴾

اصحاب مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف۔ ی ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ کاف جارہ۔ النجوم مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثبت یا ثابت کے۔ بنا بر اختلاف فعل یا شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یہ خبر ہوا مبتدا کے لئے۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فاتفسیریہ۔ باحرف زائد۔ ای ظرف متضمن شرط مضاف۔ ھم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہے اقتدیتم کے۔ اقتدیتم فعل بفاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ اھتد یتم فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جزاء۔ شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿هذاذکر مبارک﴾

ھذا اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء۔ ذکر مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف۔ مبارك مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

متن **اسم غیر متمکن اسمیست که با مبنی اصل** اسم غیر متمکن وہ ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

فائدہ مبنی الاصل تین چیزیں ہیں (۱) تمام حروف (۲) فعل ماضی معلوم و مجہول (۳) فعل امر حاضر معلوم۔ میر سید شریف کے نزدیک ان تینوں میں سے کسی کے ساتھ اسم کی مشابہت ہو جائے تو وہ اسم غیر متمکن ہو جاتا ہے۔ حرف کے ساتھ مشابہت کی مثال ضمائر ہیں۔ اور فعل ماضی کے ساتھ مشابہت کی مثال هیهات جو بعد کے ساتھ۔ اور امر حاضر کے ساتھ مشابہت کی مثال نزال جو انزل کے معنی میں۔ یہی مذہب ہے اخفش اور ابن جنی کا۔

اور دیگر نحاۃ کے نزدیک اسم کے غیر متمکن ہونے کے لیے حرف کی مشابہت ضروری ہے۔ کیونکہ

حرف کا مبنی الاصل ہونا اتفاقی ہے۔اور فعل ماضی اور امر حاضر کے مبنی اور مبنی الاصل ہونے اختلافی ہے جس کی وجہ سے انکی مشابہت کام نہ دیگی۔

مشابہت کے اقسام اسموں کی مشابہت مبنی الاصل کے ساتھ چند قسم پر ہے۔

(ا) شبہ وضعی کہ اسم وزن میں حرف کے مشابہ ہوں یعنی اسم ایک حرفی یا دو حرفی ہو۔جیسے **قمت** میں (ت) ایک حرفی ہے جو کہ ب کے مشابہ ہے اور قمنا میں (نا) دو حرفی ہے جو کہ (قد) اور (بل) کے مشابہ ہے۔کیونکہ اسم میں کم از کم تین حرف کا ہونا ضروری ہے۔لھذا اگر اسم میں دو حرف ہوں تو اس میں اپنی وضع ایک حرف کم ہو گیا۔اور اگر ایک ہو تو دو حرف کم ہو گئے۔جس کی وجہ سے یہ اسم وزن میں حرف کے برابر ہو گیا۔اسمائے مضمرات میں شبہ وضعی ہے کیونکہ اکثر ضمیروں کی وضع ایک حرف یا دو حرف پر ہے اور باقی طرداً للباب ان پر محمول ہیں۔

تنبیہ اب اور اخ معرب ہیں اگر چہ دو حرفی ہیں۔لیکن حقیقتاً تین حرفی ہیں اس لیے کہ انکا اصل ابو اخو تھا لہذا یہ مشابہت عارضی ہوئی۔

(۲) **شبہ معنوی** اسم کسی حرف کے معنی کو وضعاً متضمن ہو۔اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔(ا) حرف موجود کے معنی کو متضمن ہو۔جیسے اسماء شرطیہ حرف شرط کو اور اسماء استفہام حرف استفہام کے معنی کو متضمن ہیں (۲) حرف غیر موجود کے معنی کو متضمن ہو۔جیسے اسماء اشارہ۔اس معنی کے لئے حرف وضع ہونا چاہیے لیکن وضع نہیں کیا گیا۔

فائدہ ای شرطیہ۔جیسے **ایما الاجلین قضیت** اور ای استفہامیہ۔جیسے **ای الفریقین احق بالامن** معرب ہیں کیونکہ اضافت کی وجہ سے مشابہت ضعیف ہو گئی ہے۔

(۳) **شبہ استعمالی** اسم استعمال اور عمل میں حرف کے مشابہ ہو یعنی عامل بنے لیکن معمول نہ بنے۔جیسے اسماء افعال۔

(٤) **شبہ افتقاری** اسم میں حرف جیسی احتیاجی پائی جائے۔جیسے اسمائے موصولہ اور (اذا) اور (حیث) اور بعض ظروف۔

(۵) **شبہ اهمالی** اسم حرف کی طرح مہمل واقع ہو یعنی نہ عامل بنے اور نہ معمول جیسے اسمائے اصوات اور حروف مقطعات۔

شبهہ جمودی شبہ جمودی اس کو کہتے ہیں کہ کوئی ایسا اسم آجائے جس کا حروف کی طرح نہ تثنیہ اور نہ جمع۔ مثال جیسے قط و عوض۔

شبهہ نیابتی کہ کوئی اسم مبنی کا نائب ہو کر اس کے جگہ پر آئے۔ مثال جیسے یا زید یہ ادعو کی کاف کے جگہ پر واقع ہوا ہے اور یہ کاف مبنی ہے بوجہ مشابہت کے کاف حرفی کے

شبهہ وقوعی کہ کوئی ایسا اسم آجائے جو کہ مبنی الاصل جگہ پر واقع ہو۔ مثال جیسے نزال یہ انزل کی جگہ پر واقع ہوا ہے۔

شبہ شبهہ وقوعی کہ کوئی ایسا اسم آجائے جو کہ شبہ وقوعی یعنی نزال سے مشابہت رکھے۔ مثال جیسے فجار

شبهہ اضافتی کہ کوئی ایسا اسم آجائے جو کہ مضاف ہو مبنی کی طرف۔ مثال جیسے یومئذٍ یہ اصل میں یوم اذ کان کذا۔ جملہ مبنی ہے تو اس وجہ سے یہ یوم بھی مبنی ہوا۔

﴿ اسم غیر متمکن کے اقسام ﴾

اسکی آٹھ قسمیں ہیں ① مضمرات ② اشارات ③ موصولات ④ اسمائے افعال ⑤ بعض ظروف ⑥ اسمائے اصوات ⑦ اسمائے کنایات ⑧ مرکب بنائی۔

فائدہ: اسماء غیر متمکنہ کا حصر ان اقسام میں نہیں۔ اسکے علاوہ اور اقسام بھی ہیں۔ اس لیے کہ جو اسماء بھی مبنی ہیں خواہ ہمیشہ کے لیے مبنی ہوں جیسے مضمرات یا عارضی طور پر مبنی ہوں جیسے لا رجل ، یا رجل۔ وہ اسماء غیر متمکنہ کے قبیل سے ہیں۔

قولہ **اول مضمرات چوں انا**

﴿ بحث مضمرات ﴾

یہ مضمر کی جمع ہے۔ یہ میم کے فتحہ کے ساتھ اضمار مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بمعنی پوشیدہ رکھنا

اصطلاح میں ضمیر کوضمیر اس لیے کہا جاتا ہے۔ وہ پوشیدہ رہتی ہے۔ خواہ وہ لفظ سے پوشیدہ رہتی ہو جیسا کہ ضمیر مستتر۔ خواہ سامع کے نزدیک اس کا مصداق پوشیدہ رہتا ہو جیسا کہ ضمیر غائب میں ہوتا ہے۔ خواہ خود ضمیر ہی کے اندر اس کا مصداق پوشیدہ رہتا ہو جیسا کہ انا کے اندر متکلم پوشیدہ ہے۔ اور (ک) کے اندر مخاطب پوشیدہ رہتا ہے۔ اصطلاح میں ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے ایسا غائب کہ جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ضمیر متکلم جیسے انا (۲) ضمیر خطاب جیسے ایاک (۳) ضمیر غائب جیسے ہوا۔

وجه حصر : یہ ہے۔ کہ ہر ضمیر کے لیے کسی نہ کسی مصداق کا ہونا ضروری ہے اب وہ مصداق دو حال سے خالی نہیں یا تو اس میں غائب اعتبار کیا جائے گا۔ یا غیر غائب کا۔ اگر غائب کا اعتبار کیا جاتا ہو تو (())

ضمیر کی تعریف: ما وضع لمتکلم او مخاطب اوغائب تقدم ذکره لفظا او معنا او حکما ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب کے لئے موضوع ہو جس کا ذکر پہلے لفظا یا معنا یا حکما گذر چکا ہو۔ تعریف ہی میں مرجع کی تقسیم کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ کہ مرجع کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مرجع لفظی (۲) مرجع معنوی (۳) مرجع حکمی۔

پھر ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں

مرجع لفظی: مرجع لفظی کی دو قسمیں (۱) مرجع حقیقی (۲) مرجع تقدیری۔

مرجع حقیقی: وہ ہے جو لفظاً اور رتبۃً دونوں لحاظ سے مقدم ہو جیسے ضرب زیدٌ غلامَہٗ

مرجع تقدیری وہ ہے جو رتبہ کے لحاظ سے تو مقدم ہو لیکن لفظوں میں مؤخر ہے جیسے ضرب غلامَہٗ زیدٌ

مرجع معنوی: مرجع معنوی کی بھی دو قسمیں (۱) خاص کلام (۲) سیاق کلام۔

خاص کلام جو ما قبل میں کسی لفظ سے سمجھا جائے جیسے اعدلو هوا اقرب للتقوی ۔

سیاق کلام جیسے ولابويه لكل واحد منهما السدس سیاق وسباق میں میراث کا ذکر ہے اور

میراث میت کا ہوتا ہے۔لھذا ضمیر کا مرجع میت ہے۔

مرجع حکمی: مرجع حکمی کی بھی دو قسمیں (۱) جس کا مرجع نہ لفظاً مقدم ہو اور نہ معناً مقدم ہو بلکہ اس کے بعد مفرد ہو جو اس کی تفسیر کر رہا ہو جیسے نعم رجلاً۔ ربه رجلاً جواداً۔اس ضمیر کو ضمیر مبہم کہتے ہیں۔

(۲) جس کا مرجع نہ لفظاً مقدم ہو اور نہ معناً مقدم ہو بلکہ اس کے مابعد میں جملہ ہو جو اس کی تفسیر کر رہا ہو۔اگر یہ ضمیر مذکر ہو تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں جیسے **قل هو الله احد**۔اور اگر ضمیر مؤنث کی ہو تو اس کو ضمیر قصہ کہتے ہیں جیسے و انها زينب قائمة

فائدہ ضمیر کی دو قسمیں ہیں (۱) ضمیر متصل (۲) ضمیر منفصل۔

ضمیر متصل :هو ما لايصح به الابتداء و لا يقع بعد الا۔ضمیر متصل وہ ہے جو

مبتداء نہ بن سکے اور الا استثنائیہ کے بعد واقع بھی نہ ہو سکے سوائے ضرورت شعری کے۔یعنی جو بذاتہ غیر مستقل ہو اور اس کا تلفظ بغیر ملائے دوسرے کلمے کے نہ ہو سکے۔جیسے غلامی ، ضربت ، اکرمك۔

تنبیہ ضمائر متصلہ نو ہیں (۱) الف ۔ (۲) واو (۳) نون (۴) تاء (۵) نا (۶) یاء (۷) کاف (۸) هاء (۹) ها۔ جن میں سے چار الف ،واو، تا، نون ۔یہ ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے کیونکہ فاعل یا نائب فاعل بنتی ہیں جیسے کتبا، کتبوا، کتبن، کتبت ۔

اور (نا ، یا) یہ دونوں ضمیریں مرفوع اور منصوب اور مجرور واقع ہوتی ہیں۔

مرفوع جیسے کتبنا ، تکتبین۔اور منصوب جیسے اکرمنی، اکرمنا اور مجرور جیسے عنی ، عنا۔

اور تین ضمیریں (کاف ، هاء ، ها) کبھی منصوب ہوتی ہیں۔جیسے اکرمتك ، اکرمته ، اکرمتها اور کبھی مجرور۔جیسے الیك ، الیه ، الیها وغیرہ۔

ضمیر منفصل: هو ما يصح به الابتداء و يقع بعد الا ضمیر منفصل وہ ہے جو

مبتداء بن سکے اور الا استثنائیہ کے بعد واقع ہو سکے۔ جیسے انا مومن۔ ما قام الا انا۔

ضمیر متصل تین قسم پر ھے۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل جیسے ضَرَبْتُ ،ضَرَبْنَا سے ضَرَبْنَ تک۔

(۲) ضمیر منصوب متصل جیسے ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا سے لے کر ضَرَبَهُنَّ تک یہ فعل کے ساتھ متصل کی مثال ہے۔

(۳) مجرور متصل جو مضاف سے متصل ہوں جیسے غلامی الخ اور جو جار کے ساتھ متصل ہو جیسے لی لنا الخ

منفصل دو قسم پر ھے

(۱) مرفوع جیسے انا نحن سے هُنَّ تک

(۲) منصوب جیسے ایای سے لے کر هُنَّ تک۔

یاد رکھیں۔ مجرور ہمیشہ متصل ہوتی ہے منفصل نہیں۔

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع، منصوب مجرور اور منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع، منصوب۔ یہ پانچ انواع ہوئی۔

فائدہ: ضمیر کی چند تقسیمات ہیں۔

پہلی تقسیم باعتبار مدلول کے۔ اسکی تین قسمیں ہے (۱) متکلم (۲) غائب (۳) مخاطب۔

دوسری تقسیم باعتبار اعراب کے تین قسم پر ہے (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

تیسری تقسیم باعتبار ظہور اور عدم ظہور کے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ بارز۔ اور مستتر

چوتھی تقسیم باعتبار محل کے اس کی تین قسمیں ہیں۔

پہلا قسم مختص بالرفع ہو وہ پانچ ہیں (۱) تاء جیسے قُمْتَ، قُمْتِ، قُمْتُ، (۲) الف جیسے قَامَا (۳) واو جیسے قَامُوْا (۴) نون جیسے قُمْنَ (۵) یاء ضمیر مخاطبہ جیسے تَضْرِبِیْنَ

دوسرا قسم مشترک بین النصب والکسرة یہ تین ضمیریں ہیں۔
(۱) یاء متکلم جیسے اکرمنی ، غلامی (۲) کاف خطاب جیسے مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ
(۳) هاء غائب کی جیسے قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗ۔

تیسرا قسم مشترک بین الثلاثۃ یہ ایک ہے جو نا ہے جیسے رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا

فائدہ: ضرورت تو نوے ضمیر کی تھیں اس لئے کہ چھ غائب اور چھ مخاطب اور چھ متکلم کے لئے جن کا مجموعہ اٹھارہ بنتا ہے اب پانچ کو اٹھارہ سے ضرب دی جائے تو نوے ضمیریں بنتی ہیں لیکن متکلم کے لئے صرف دو صیغہ مستعمل ہیں اور غائب اور مخاطب کے لئے اب بارہ بارہ صیغے ہوئے کیونکہ تثنیہ غائب اور تثنیہ غائبہ فعلا ،فعلتا میں الف ضمیر فاعل ہے جو ایک ہے۔ اور تثنیہ مخاطب اور تثنیہ مخاطبہ فعلتما میں تما ضمیر فاعل ہے جو ایک ہے۔ اور بارہ کو پانچ سے ضرب دی تو کل ساٹھ ضمیریں ہوئیں۔

فائدہ: ضمائر کیلئے چند احکامات ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

پہلا حکم استتار ہے ضمیر کی دو قسمیں ہے (۱) بارز (۲) مستتر،

ضمیر بارز ما له صورة ظاهرة فی الترکیب نطقاً و کتابةً۔ جیسے اَنَ رئیتُك

ضمیر مستتر مایکون خفیاً غیر ظاهر فی النطق و الکتابة وہ ہے جو نہ تلفظ میں آئے اور نہ لکھنے میں بلکہ اس کیلئے واقع میں کوئی لفظ ہی نہ ہو جیسے ضـــــرب میں ضمیر مستتر ہے۔ ضمیر مرفوع متصل کے علاوہ باقی سب ضمیریں۔ یعنی ضمیر مرفوع منفصل اور منصوب متصل و منفصل اور ضمیر مجرور متصل۔ یہ سب ضمیریں ہمیشہ بارز ہوتی ہیں۔ مستتر ہرگز نہیں۔

جس کی مستتر ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ ماضی کے صرف دو صیغے واحد مذکر غائب اور واحدہ مونثہ غائبہ مستتر ہو سکتی ہے اور مضارع متکلم کے پانچ صیغوں میں۔

(۱) واحد متکلم جیسے اضرب میں انا۔

(۲) جمع متکلم جیسے نضرب میں نحن۔

(۳) واحد مذکر غائب میں جیسے یضرب میں ھو۔

(۴) واحدہ مونثہ غائبہ جیسے تضرب میں ھی۔

(۵) واحد مذکر مخاطب جیسے تضرب میں انت۔

فائدہ: اور صفتہ میں یعنی اسم فاعل اسم مفعول اسم تفضیل الخ میں مطلقا ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ ان میں ضمیر بارز ہرگز نہیں ہوسکتی۔

فائدہ: مستتر کی دو قسمیں ہیں (۱) جائز الاستتار۔ (۲) واجب الاستتار۔ جائز الاستتار واحد مذکر غائب اور واحدہ مونثہ غائبہ مضارع اور ماضی میں ہوتی ہے اور صیغہ صفتہ میں مطلقا جائز ہے اور واجب الاستتار پانچ جگہ میں ہوتی ہے۔

(۱) واحد متکلم۔

(۲) جمع متکلم فعل مضارع معلوم میں۔

(۳) واحد مذکر مخاطب فعل مضارع معلوم میں۔

(۴) واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم۔

(۵) اسماء افعال بمعنی امر کے۔ اس کے اندر بھی وجوبی طور پر مستتر ہوا کرتی ہے

دوسرا حکم ضمیر منفصل کو اس وقت استعمال ہوگی جب ضمیر متصل متعذر رہوں۔

اس حکم کی علتہ اور وجہ یہ ہے کہ ضمائر کی وضع اختصار اور خفت حاصل کرنے کے لئے اور بات ظاہر ہے کہ خفت اور اختصار ضمیر متصل میں ہے نہ کہ منفصل میں۔

چند مقامات ہیں جن میں ضمیر متصل کا استعمال متعذر رہتا ہے۔

پہلا مقام ضمیر عامل پر مقدم ہو جائے جیسے ایاك نعبد ۔

دوسرا مقام کسی غرض اور غایۃ کیلئے ضمیر اور عامل کے درمیان فاصلہ کیا جائے جیسے ماضرب بك الا انا۔

تیسرا مقام ضمیر کا عامل معنوی ہو جیسے انا زید ۔

چوتھا مقام ضمیر کا عامل حرف ہو اور ضمیر مرفوع ہو جیسے ما انت الا قائما

پانچواں مقام ضمیر کا عامل حذف کیا گیا ہو جیسے ایاك و الا سد ۔

چھٹا مقام ضمیر صیغے صفتہ کیلئے فاعل بن رہی ہو جو اس صیغہ صفتہ کیلئے قائم مقام خبر ہو جیسے اراغب انت

ساتواں مقام ضمیر مصدر کیلئے فاعل ہو کیونکہ ضمیر مصدر میں مستتر نہیں ہو سکتی۔

آٹھواں مقام ضمیر مصدر کے لئے مفعول ہو اور عامل مضاف ہو فاعل کی طرف جیسے

کفی بنا فضلاً علی من غیرنا حب النبی محمد ایانا

فائدہ: ضمیر شان اور ضمیر قصہ سے مقصود واقعہ کی عظمت او منزلۃ بیان کرنا ہوا کرتی ہے اس لئے کہ کسی چیز کو پہلے بصورت ابھام ذکر کیا جاتے اور بعد میں بصورت تفصیل ذکر کیا جائے تو مخاطب اور سامع کے ذہن میں اس کی عظمۃ اور منزلۃ بڑھ جاتی ہے اور وہ اوقع فی النفس ہوتی ہے۔

فائدہ: مبتداء اور خبر کے درمیان صیغہ مرفوع منفصل کا لایا جاتا ہے جس کے لیے دو مقام ہیں

پہلا مقام جب مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہوں اس کے درمیان لائی جاتی ہے جیسے زید هو القائم اور کنت انت الرقیب میں انت۔

دوسرا مقام مبتداء معرفہ ہو اور خبر اسم تفضیل مستعمل بہ من ہو جیسے کان زید هو افضل من عمرو میں هو۔ اور اسکا نام صیغہ فصل رکھا گیا ہے کیونکہ یہ مبتدا اور خبر کے درمیان فصل کرتی ہے۔

فائدہ: بعض نحوی اس کو حرف قرار دیتے ہے کیونکہ یہ نسبت غیر مستقل پر دلالت کرتا ہے اور بعض اس کو اسم قرار دیتے ہیں۔

ضمیر فصل کیلئے چار شرطیں ہیں۔۔

(۱) ضمیر منفصل ہو۔ (۲) مبتداء کے مطابق ہوں۔

(۳) مسند اور مسند الیہ کے درمیان واقع ہو۔ (۴) مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔

جیسے اولئك هم المفلحون۔

فائدہ اس کے تحت بحثیں ہوگی بحث اول مبتداء اور خبر کے درمیان جو ضمیر واقع ہوتی ہے۔ مثلا زید

قائم اسے بصریین کی اصطلاح میں ضمیر فصل کہا جاتا ہے۔اور کوفیین کی اصطلاح میں عماد بمعنی ستون اور محافظ کہا جاتا ہے۔اس ضمیر کے سلسلہ میں چار مذاہب ہیں۔

(۱) وہ حرف ہے۔یہ خلیل نحوی کا مذہب ہے۔

(۲) وہ اسم ہو کر بے محل ہے۔یعنی اس کا کوئی اعراب نہیں کوئی محل نہیں ہے نہ مرفوع ہے۔اور نہ منصوب اور نہ مجرور ہے۔

(۳) وہ اسم ہو کر ماقبل کے محل کے تابع ہے۔یعنی اس کا ماقبل جس طرح مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔اسی طرح یہ بھی مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔یہ فراء نحوی کا مذہب ہے اور

(۴) وہ اپنے مابعد کے محل کے تابع اور اس کے حکم میں ہے۔یعنی اس کا مابعد جس طرح خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ضمیر شان کیلئے چار شرطیں ہیں۔

(۱) ضمیر غائب کی ہو (۲) اس کے بعد جملہ ہو۔

(۳) مابعد والا جملہ اس کی تفصیل کر رہا ہو۔ (۴) جملے کا مضمون عظیم الشان ہو

جیسے قل ھو اللہ احد

شبہ وھو محرم علیکم اخراجھم اسمیں ھو ضمیر شان ہے اور بعد میں جملہ نہیں بلکہ شبہ جملہ ہے۔

جواب: ضمیر شان کے بعد شبہ جملہ نہیں بلکہ پورہ جملہ موجود ہے اخراجھم متبدا مؤخر اور علیہ متعلق محرم کے خبر مقدم ہے لہذا پورا جملہ ہوا۔

فائدہ: ضمیر شان کبھی منصوب ہوتی ہے جیسے انہ زید قائم ۔

اور کبھی مرفوع پھر مرفوع کبھی بارز کمامر اور کبھی مستتر جیسے کان زیدقائم ۔

فائدہ: ضمیر شان کبھی محذوف ہوتی ہے۔جس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) وجوباً جیسے ان الحمد للہ رب العلمین (۲) جوازاً جیسے ان ھذان لساحران ۔اس

میں ایک ترکیب یہ ہے ان مخففہ من المثقلہ ۔ هــذان لســاحــران جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر ہے ان مخففہ من المثقلہ کی اور ضمیر شان اسکا اسم محذوف ہے اسکی چند تراکیب اور بھی ہیں جنھیں حروف مشبہ بالفعل میں دیکھیے۔

شبہ مضمر کی تعریف ذالك کے کاف صادق آتی ہے حالانکہ وہ ضمیر نہیں۔

جواب اسم اشارہ کا کاف مخاطب پر دلالت نہیں کرتا بلکہ خطاب پر دلالت کرتا ہے ذات پر نہیں بلکل ایسے ہی ایـا ی کی یاء اور ایـاك کی کاف اور ایـاه کی ہا علی الاصح حروف ہیں جو تکلم اور خطاب اور غیبۃ پر دلالت کرتے ہیں شرح الشذور۔

ایاك اور اسکے اخوات میں اختلاف ہے کہ ضمیر کیا ہے۔

کوفیین ایـا کے لواحق یاء کاف، ھـاء ضمیر ہیں اور دلیل یہی اتصال کی حالت میں ضمیریں ہیں تو انفصال کی صورت میں بھی یہی ہونگی کیونکہ فرق کی وجہ کوئی اور ہے چونکہ یہ حرف واحد وضع ہیں اس لیئے ایا اعتماد کیلیئے لایا گیا ہے۔

بصریین کا مذھب ایا ضمیر ہے اور کاف وغیرہ حروف ہیں جن کو معنی مرادی پر دلالت کرنے کیلیے لایا گیا ہے۔

دلیل: یہ ضمائر منفصل ہیں اور ضمائر منفصل کی ایک حرفی نہیں ہو سکتی اور اسکے لیے نظیر کوئی نہیں والـمصير الى ماله النظير اولى من المصير الى ما ليس له نظير اسمیں اور مذھب ہیں (انصاف۔شرح المفصل۔الجنی الدانی)

(۱۲) ضمیر مرفوع منفصل میں اختلاف ہے۔

(۱) انا ہے حالت وقف میں الف لاحق کر دیا جاتا ہے بیان حرکت کیلیے الف ضمیر نہیں دلیل وصف کی حالت حذف ہونے میں۔

(۲) کوفیین کے نزدیک یہ انـــــا مجموعہ ضمیر ہے پھر جب خطاب کا معنی مراد ہو تو تاء زائدہ حرف خطاب کو لاحق کیا جاتا ہے فتفتح فى المذكر و تكسر فى المونث فتوصل بميم فى

الجمع والثنية عندالبصريين وعندالفراء مجموع (ان) (والتاء) ضمیر۔

فائدہ: رأیت بمعنی اخبرنی کے ساتھ متصل ہواور علامات فروع اس کاف کے ساتھ ملحق ہونے کی وجہ سے تاء مجرد رہے گی اس میں چند مذاھب ہیں۔

پہلا مذھب بصریین کے نزدیک تاء فاعل ہےاور کاف حرف خطاب لامحل لہ من الاعراب ہے

دوسرا مذھب فراء کے نزدیک تاء حرف خطاب ہے اسم نہیں اور کاف فاعل ہے۔

دلیل مطابقت کاف کی ہے اگر تاء فاعل ہوتا تو مطابقت ہوتی حالانکہ اس میں تذکیر اور افراد واجب ہے

جواب: کاف سے استغناء ہوسکتا ہے لیکن تا۔ سے نہیں۔

نیز۔اس کے علاوہ تا۔ کے فاعل ہونے پر اجماع ہےاور کاف ایسا نہیں۔

تیسرا مذھب کسائی کے نزدیک تاء فاعل ہےاور کاف مفعول ہے والصحیح هو الاوّل ،همع الهوا مع (۲۵۱)،حاشية الصبيان (۲۰۵)

« پانچوں انواع کی تعریف و ترکیب »

ضمیر مرفوع متصل وہ ہے جو فعل سے ملی ہوئی ہواور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہو۔جیسے ضَربتَ، ضُربتَ۔

ضمیر مرفوع منفصل وہ ہے جو فعل سے علیحدہ وہ ہواور اگر فعل سے پہلے ہوابتداء کلام میں ہوتو ترکیب میں مبتداء واقع ہوتا ہے جیسے هم یجادلون ۔ انت مذکرٌ اور اگر فعل کے بعد ہوتو فاعل جیسے ما قام الا ان۔ اراغب انت یا تاکید جیسے قمت انت۔

ضمیر منصوب متصل وہ ہے جو فعل یا اسم الفعل سے ملی ہوئی ہوتی ہےاور مفعول بہ واقع ہو۔جیسے ضربك یا حرف مشبہ بالفعل سے ملی ہواور ترکیب میں اسم واقع ہو۔جیسے انك

ضمیر منصوب منفصل وہ ہے جو فعل سے علیحدہ ہواور ترکیب میں ہمیشہ مفعول واقع ہوتی ہے خواہ فعل سے مقدم ہو یا مؤخر۔جیسے ایاك نعبد۔الم یجدك

ضمیر مجرور متصل وہ ہے جو حرف جر یا مضاف سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے لی ، غلامی

فائدہ: ضمائر کے مبنی ہونے کی وجہ شبہ وضعی ہے اور باقی مضمرات طرداً للباب۔ دوسری وجہ شبہ افتقاری ہے۔ کہ یہ قرائن کے محتاج ہیں۔ جب تک قرائن نہ ہوں اس وقت تک تعین نہیں ہوسکتا۔ خواہ متکلم ہو یا مخاطب ہو یا غائب۔

شبہ علم صرف میں پہلے غائب کے صیغے پھر مخاطب کے پھر متکلم کے ذکر کیے جاتے ہیں۔

جواب: علم صرف میں جزء اول یعنی فعل سے بحث ہوتی ہے اور چونکہ فعل میں اصل غائب کے صیغے علم نحو میں فاعل ہے۔

﴿ التمرین ﴾

ضمائر کی تعیین کریں کہ کونسی قسم ہے اور ترجمہ اور ترکیب بھی کریں۔

﴿اللھم ایاک نعبد﴾

(اللھم) اصل میں یا اللہ تھا۔ تو یا کو حذف کر کے اس کے عوض میں میم مشدد کو آخر میں لایا۔ تو اللھم بن گیا۔ تو یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو صیغہ واحد متکلم ضمیر مستتر معبر بہ (انا) محلا مرفوع فاعل۔ لفظ اللّٰہ مبنی بر فتحہ لفظاً منصوب محلا مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

(ایاك نعبد) ایاك منصوب محلا مفعول بہ مقدم۔ نعبد فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر مستتر معبر بہ نحن مرفوع محلا فاعل۔ تو فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿نحن مجتھدون فی الدرس﴾

نحن مرفوع محلا مبتدا مجتھدون صیغہ صفت مرفوع بالواو لفظاً۔ (فی) جار (الدرس) مجرور بالکسرہ لفظ ھاء مجرور ظرف لغو متعلق مجتھدون کے ساتھ تو مجتھدون صیغہ صفت اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر برائے مبتداء۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اقرا کتابک﴾

(اقرأ كتابك) اقرء فعل ضمیر مستتر معبر بہ انت محلا مرفوع فاعل کتاب منصوب بالفتح لفظاً ک ضمیر مجرور بالکسرہ محلا مضاف الیہ تو مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل مفعول بہ برائے اقرء تو فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿له ملك السمٰوات و الارض﴾

(لـه) لام جارہ ہ ضمیر مجرور محلا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ثبت کے یہ جملہ خبر مقدم۔ (ملك السموات) ملك مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ السموات مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو عاطفہ الارض مجرور بالکسر لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر مضاف الیہ برائے مضاف مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ مبتداء مؤخر۔ تو خبر مقدم اپنی مبتداء مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ فادخلی فی عبادی ﴾

(فادخلی فی عبادی) فادخلی فعل بفاعل۔ فی جار عبادی مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف ی ضمیر متصل محلا مجرور مضاف الیہ تو مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مجرور برائے جار مجار مجرور ظرف لغو متعلق فادخلی کی۔ تو فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ قل هو الله احد﴾

قل فعل امر حاضر ضمیر مستتر معبر بہ انت محلا مرفوع فاعل تو فعل اپنی فاعل سے مل کر قول۔ هو ضمیر مرفوع محلا مبتداء۔ لفظ الله مرفوع بالضمہ مبتداء ثانی۔ احد مرفوع بالضمہ لفظ خبر برائے مبتداء ثانی تو پھر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر برائے مبتدا اول۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مقولہ برائے قول۔ قول اپنی مقولی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿هذا خير لك﴾

هذا مرفوع محلا مبتداء خیر صیغہ صفت ل جار کم ضمیر مجرور محلا۔ تو جار اپنی مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق خیر کے ساتھ۔ خیر صیغہ صفت اپنی متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر برائے مبتداء۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هی باكية﴾

هی مرفوع محلا مبتدا۔ باکیۃ مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لی اربعة اصدقاء﴾

(ل) جاری ضمیر متکلم محلا مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کان کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر مقدم۔ اربعۃ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف اصدقاء مجرور بالفتحہ لفظا۔ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مبتداء مؤخر۔ خبر مقدم اپنی مبتداء مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿انہا فاطمة قارئة﴾

ان حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (ھا) ضمیر قصہ محلا منصوب اسم برائے ان۔ فاطمۃ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ قاریۃ مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر برائے ان ۔ ان اپنی اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هم ملائكة الرحمٰن﴾

(ھم) مرفوع محلا مبتداء۔ ملائکۃ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ الرحمن مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اهدنا الصراط المستقيم﴾

اھد فعل امر حاضر ضمیر مستتر معبر بہ انت محلا مرفوع فاعل ۔ نا ضمیر محلا منصوب مفعول بہ۔ الصراط مبدل منہ۔ المستقیم بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿و جعلنا نومكم سباتا﴾

واو استینافیہ جعلنا فعل بفاعل۔ نوم منصوب بالفتح لفظا مضاف۔ کم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ اول۔ سباتا منصوب بالفتح مفعول بہ ثانی۔ تو فعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿من انت﴾

من حرف استفہام محلا مرفوع مبتداء۔ الت محلا مرفوع جنس برائے مبتداء۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ رحمتی و سعت کل شئی ﴾

رحمت مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف۔ یا متکلم مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ وسعت فعل ضمیر مستتر معبر بہ ھی ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ کل منصوب بالفتح لفظا مضاف۔ شئی مجرور بالکسر لفظا مضاف الیہ۔ تو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفول بہ سے مل کر خبر برائے مبتداء۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ اغسل یدیک ﴾

اغسل فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ یدی منصوب بالیاء مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ اغسل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ انتن مسلمات ﴾

انتن مرفوع محلا مبتداء۔ مسلمات مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نوٹ **قسم دوم اسمائے اشارات**

﴿ بحث اسمائے اشارات ﴾

اسم اشارہ کی تعریف ما وضع لتعیین المشار الیہ۔ اسم اشارہ وہ اسم ہے جو مشار الیہ پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

یاد رکھیں اسم اشارہ جو محدود ہے اس سے مراد اصطلاحی معنی ہے اور جو مشار الیہ کے اندر اشارہ ہے اس سے لغوی معنی مراد ہے لہذا جب جہتہ مختلف ہوگئی تو دور کی خرابی لازم نہ آئی۔

نیز اشارہ سے مراد اشارہ حسیہ ہے۔ اب تعریف کا حاصل یہ ہوگا اسم اشارہ ان معانی کیلئے وضع کیا گیا ہے جن کی طرف اشارہ حسیہ کیا جاتا ہے اور ضمیر غائب اور لام ذھنی سے بھی اشارہ تو

ہوتا ہے لیکن اشارہ حسیہ نہیں ہوتا۔

نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ اشارہ حسیہ میں تعمیم ہے خواہ حقیقۃً ہو یا مجازاً ہو اور ذالکم اللہ ربکم میں اشارہ حسیہ حکماً ہے کیونکہ باری تعالیٰ اشارہ حسیہ سے مبرٰی اور منزہ ہیں۔

اسماء اشارہ کے پانچ الفاظ ہیں چھ معنوں کے لئے۔

ذا واحد مذکر کے لئے۔

ذان حالت رفعی ذین حالت نصبی وجری میں تثنیہ مذکر کے لئے۔

اور تا، تی، تہ، تہی، ذہ، ذہی واحدہ موونثہ کے لئے۔

تان حالت رفعی تین حالت نصبی جری میں تثنیہ مونث کیلئے۔

اولاء جمع مذکر اور جمع مونث دونوں کیلئے ہے اور الف ممدودہ (اولاء) اور الف مقصورہ (اولی) کے ساتھ آتا ہے۔

فائدہ: مشار الیہ کے تین درجے تھے (۱) مشار الیہ قریب ہو (۲) مشار الیہ بعید ہو۔

(۳) مشار الیہ متوسط ہو۔ جمہور نحویوں نے اسم اشارہ جو کاف اور لام سے خالی ہو تو مشار الیہ قریب کیلئے معین کیا ہے کیونکہ یہ قلیل الحروف ہے۔

اور لام اور کاف کے ساتھ ہو جیسے ذالک تو یہ مشار الیہ بعید کے لئے ہے اس لئے یہ کثیر الحروف ہے۔

اور صرف کاف ہو جیسے ذاك یہ متوسط کے لئے ہے۔ اس لئے یہ متوسط ہے تو مشار الیہ بھی متوسط کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ کبھی اسماء اشارہ کے شروع میں ہا تنبیہ کا داخل کیا جاتا ہے۔ جس سے مخاطب کو مشار الیہ پر تنبیہ کرنی ہوتی ہے تاکہ مخاطب اس سے غافل نہ ہو۔ جیسے هذا، هذان، هولاء۔

فائدہ کبھی اسماء اشارہ کے آخر میں حروف خطاب لاحق کیا جاتا ہے دو وجہ سے۔

پہلی وجہ مخاطب کی تعیین کرنے کے لیے۔ کہ مخاطب مفرد ہے (ذالك) یا تثنیہ ہے (ذالکما) یا جمع ہے (ذالکم) اور مخاطب مذکر ہے (ذالكَ) یا مونث (ذالكِ)

دوسری وجہ ذا کے معنیٰ کوقریب سے بعید کرنے کے لیے آتا ہے۔اور یہ حروف خطاب بھی پانچ لفظ ہیں چھ معانی کیلئے لَکَ، کما، کم، لکِ، کنّ اوراسمائے اشارہ کوحروف خطاب کے ساتھ ضرب دی جائے تو پانچ کو پانچ میں ضرب دینے سے تو ۲۵ صورتیں بنتی ہیں۔ جیسے ذاك ذاكما الخ۔

فائدہ: یہ حروف خطاب حروف ہیں اسماء نہیں اس پر دلیل یہ ہے کہ اگر یہ اسماء ہوتے توان کے جگہ کبھی اسم ظاہر آتا ہے جیسے کاف ضمیر کی جگہ اسم ظاہر آتا ہے جیسے یا زید اصل تھا ادعوك اسمیں زید کاف ضمیر کی جگہ ہے۔باقی رہا کاف اسمی اور حرفی کا ایک شکل ہونا۔

تنبیہ حروف خطاب سے اسم اشارہ واحد، تثنیہ، جمع نہیں ہوتا۔طلباء کرام کوغلطی لگتی ہے کہ ذالکم کوجمع مذکر کہہ دیتے ہیں اور ذالکن کوجمع مونث کہتے ہیں۔حالانکہ یہ واحد کے لئے ہیں۔اور یہ حرف خطاب توصرف مخاطب کاتعین کرتے ہیں۔

فائدہ: اوراسم اشارہ اورکاف خطاب حرفی کے درمیان مزید بعد پیدا کرنے کے لیے لام لا یا جاتا ہے۔اور یہ لام زائدہ ہوتا ہے جارہ نہیں۔ جیسے ذالك

ضابطہ: لام کاف کے بغیر اسم اشارہ کے ساتھ لاحق نہیں ہوتا۔

پانچ مقامات پر لام ممتنع

(۱) اسماء اشارہ مختصہ بالمؤنث پر ممتنع ہے سوائے تا، تی کے۔

(۲) اسماء اشارہ مثنی خواہ مذکر کے لیے ہو یامؤنث کے لیے۔

عندالبعض جائز ہے جس پر دلیل ذانِك کانون مشدد ہے۔کہ ایک نون بدل ہے لام سے۔لیکن یہ صحیح نہیں اس لیے کہ ان ھذانِّ لساحر ان ایک قرآت میں نون مشدد ہے اورکاف نہیں اور جب کاف نہیں تولام کیسے آ گیا۔جس سے واضح ہوا کہ ذانك کانون لام سے بدل نہیں۔

(۳) اولاء ممدوہ پر ممتنع ہے۔اولی مقصورہ پر جائز ہے۔اولی للك

(۴) جمع میں اگر ھاء تنبیہ داخل ہوتو نا جائز ہے۔

(۵) اسم اشارہ جس پر کاف داخل نہ ہو اس پر بھی ممتنع ہے۔

فائدہ: ذان، ذین۔ تان ،تین میں اختلاف ہے بعض ان کو معرب کہتے ہیں کیونکہ یہ تثنیہ ہیں ان کا آخر حالت رفعی اور نصبی میں مختلف ہو رہا ہے لہذا یہ معرب ہوئے۔

جمہور کے نزدیک یہ مبنی ہیں اور یہی بات درست ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ اختلاف کیوں ہوتا ہے۔اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عامل کی تبدیلی سے نہیں بلکہ واضع نے حالت رفعی کے لئے ذان ،تـان کو الگ وضع کیا گیا ہے اور حالت نصبی جری کے لئے ذین ،تین کو الگ وضع کیا گیا ہے۔

فائدہ: ذین ،تین میں یاء ساکن ماقبل مفتوح ہے اور قاعدہ یہ جب واو یاء ساکن ماقبل مفتوح ہو تو ان کو کو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے۔لہذا ان کو حالت نصبی میں ذان ،تان پڑھنا جائز ہے یہی وجہ ہے کہ ایک قرآت میں ہے ان ھذان لسٰحران

فـائدہ: اسم اشارہ کی جمع اولیٰ میں ہمزہ کے بعد واو لکھی جاتی ہے تا کہ اسم اشارہ اور حرف جر (الیٰ) میں فرق ہو جائے ورنہ یہ واو پڑھنے میں بالکل نہیں آتی۔

فائدہ: (۱) اسمائے اشارہ شبہ افتقاری کی وجہ سے مبنی ہیں کیونکہ یہ اشارہ حسی یا عقلی کی طرف محتاج ہیں۔تو یہ قرینہ خارجیہ یا صفت کے ساتھ متعین ہوتا ہے۔

(۲) شبہ معنوی ہے یعنی جس طرح نفی اور استفہام اور شرط کے معنی کے لیے حرف وضع ہے کیونکہ یہ معانی غیر مستقل ہیں۔اور معانی غیر مستقل کے لیے حرف ہی وضع ہوا کرتا ہے اسی طرح اشارہ بھی ایک معنی غیر مستقل ہے تو اس کے لیے حرف وضع ہونا چاہیے تھا لیکن وضع نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ معنی غیر مستقل اسم میں پایا گیا۔گویا کہ معنی حرفی اسم اشارہ میں پایا گیا۔

لھذا شبہ معنوی بھی پائی گئی۔

ضابطہ اسم اشارہ کی ترکیب۔

(۱) اسم اشارہ کے بعد نکرہ ہو تو اسم اشارہ مبتداء اور مابعد خبر ہوگی جیسے **ھذا ذکر مبارك**

(۲) اور اگر مابعد علم ہو یا مضاف ہو پھر بھی مبتداء خبر جیسے **ھذا زید، ھذا غلام زید۔**

(۳) اوراگر مابعد معرف باللام یا اسم موصول ہو تو عموماً چار ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) موصوف صفت۔ ذٰلك الكتاب ۔(۲) عطف بیان (۳) مبدل منہ اور بدل۔

یہی ترکیبیں زیادہ چلتی ہیں۔

(۴) مبتداء خبر یہ قلیل الاستعمال ہے جیسے اولئك الذين اشتروا ، تلك الجنة التى

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں اسم اشارہ بتائیں اور ترکیب کریں

﴿ ذالک الكتاب لاريب فيه ﴾

ذا اسم اشارہ مرفوع محلاً موصوف یا مبین۔ الكتاب مرفوع بالضمہ لفظاً صفت یا بیان۔ موصوف صفت مل کر مبتداء۔ لا نفی جنس اسم منصوب خبر مرفوع چاہتے ہیں۔ ریب منصوب بالفتح لفظاً اسم ل۔ في جارہ ضمیر محلاً مجرور۔ جار مجرور مل کر باعتبار متعلق خبر ہوا لا نفی جنس کے لیے لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ خبر ہوا مبتدا کے لئے مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ هذا من فضل ربى ﴾

هذا اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء۔ من جار فضل مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ ربى مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثبت کے ساتھ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہو گیا مبتدا کا۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ تلک حدود الله ﴾

تلك اسم اشارہ محلاً مرفوع مبتداء۔ حدود مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ لفظ اللّٰہ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿ تلک بتلک ﴾

تلك اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتدا۔ با جارہ تلك محلاً مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے ساتھ۔ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ مارأيته بعيني هاتين مثل محمد ﴾

ما نافیہ رأیت فعل بفاعل۔ ہ ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ با جار عینی مجرور بالیا لفظاً مضاف۔ یا ضمیر متکلم مجرور مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف۔ ہاتین مجرور بالیا لفظاً موصوف۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے ساتھ مثل مفتوح لفظاً مضاف۔ محمد مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی۔ رایت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ هذا مطبخ وهذه ادواته ﴾

ھذا اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء۔ مطبخ مرفوع بالفتحہ لفظاً خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ ھذہ اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتدا۔ ادوات مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ كذالک العذاب ﴾

کاف جار ذا اسم اشارہ محلاً مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثبت کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ العذاب مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر۔ خبر مقدم اپنے مبتداء مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ اولئک هم خير البرية ﴾

اولئك اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء۔ هم ضمیر منفصل مبتدا محلاً مرفوع۔ خیر مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ البریة مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر خبر ہوا مبتدا اول اولئك کا۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ هؤلاء كفرة فجرة ﴾

ھولاء اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء۔ کفرۃ مرفوع بالضمہ لفظاً خبر اول۔ فجرة مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ثانی۔ مبتدا اپنے دونوں خبرین سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ تلک المرءة صالحة ﴾

تلك اسم اشارہ مرفوع محلا موصوف۔ المرء ۃ مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتداء۔ صالحۃ مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ذانکم عالمان جیدان﴾

ذانکم اسم اشارہ مرفوع محلا مبتداء۔ عالمان مرفوع بالالف لفظاً موصوف۔ جیدان مرفوع بالالف لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿تلک کوس﴾

تلك اسم اشارہ مرفوع محلا مبتداء۔ کوس مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هاتان سحرتان شمرتان﴾

هاتان اسم اشارہ مرفوع محلا مبتدا۔ سحرتان مرفوع بالالف لفظاً موصوف۔ شمرتان مرفوع بالالف لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اولئک الا ساتذۃ عطوفون﴾

اولی اسم اشارہ مرفوع محلا موصوف۔ الاساتذۃ مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتداء عطوفون مرفوع بالواو لفظاً خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هذہ سبیلی﴾

هذہ اسم اشارہ مرفوع محلا مبتداء۔ سبیلی مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف۔ یا ضمیر متکلم مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ذالک بذالک﴾

ذالك اسم اشارہ مرفوع محلا مبتداء۔ باجار ذالك اسم اشارہ مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے ساتھ۔ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہو گیا مبتداء کا مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لاتقربا هذہ الشجرۃ﴾

لا ناہیہ جازمہ تقربا فعل مضارع مجزوم بحذف نون۔ ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ هذہ اسم اشارہ

منصوب محلا موصوف۔ الشجرۃ منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نوٹ قسم سوئم اسمائے موصولات

بحث اسمائے موصولہ

اسمائے غیر متمکن کی تیسری قسم اسم موصول ہے۔ اسم موصول کی تعریف۔

(۱) **هو ماافتقر ابداالی عائد او خلفه ۔ وجملة صريحة او مؤلة (تسہیل)**

الصلة هي الجملة تذكر بعده فتتمم معناه موصول وہ اسم ہے جو محتاج ہو جملہ کی طرف یا مؤل بہ جملہ کی طرف۔ عائد کی طرف یا قائم مقام عائد کی طرف۔ اور مؤل بہ جملہ سے مراد ظرف۔ مجرور ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول ہے اور قائم مقام عائد سے مراد مرجع ضمیر ہے (اشمونی) (صبان)

اسمائے موصولہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) اسمائے موصولہ خاصہ (۲) اسمائے موصولہ مشترکہ۔

اسمائے موصولہ خاصہ وہ ہیں جو ایک لفظ ایک معنی کے لیے ہو۔ جیسے الذی واحد مذکر کے لئے الذان حالت رفعی میں اور الذین حالت نصی میں تثنیہ مذکر کے لئے۔ التی واوحدہ مونثہ کے لئے التان، حالتی رفعی میں التین حالت نصی میں تثنیہ مونث کے لئے اور الذین، الالی جمع مذکر کے لئے اور اللاتی اللواتی یہ جمع مونث کے لئے۔

قولہ الذی۔ یہ واحد مذکر کے لیے ہے۔ اس میں پانچ لغتیں ہیں۔

(۱) الذی بکسر الذال وسکون الیاء۔

(۲) الذیّ بتشدید الیاء۔

(۳) الذ بسکون الذال وحذف الیاء۔

(۴) ال۔ الف لام کے باقی رکھنے اور سارے اجزاء کے حذف کرنے کے ساتھ یہ صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے۔

(۵) قولہ والذان والذین بفتح الذال۔

(۲) اسمائے موصولہ مشترکہ جولفظ واحد جمیع معانی کے لئے آتا ہے یعنی جس میں مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث شریک ہیں یہ (من ، ما ای، ذو، الف لام بمعنی الذی، ذا)

ضابطہ: والصلة جملة خبرية ولا بد من عائد فيها يعود الى الموصول موصول کا صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ ہوا کرتا ہے جس میں عائد کا بھی ہونا بھی ضروری ہے جو کہ موصول کی طرف لوٹے۔ اور عائد موصول کی بحث میں ہمیشہ ضمیر ہوتا ہے۔ مطلق عائد نہیں ہوتا جس طرح مبتداء کی بحث میں مراد ہوتا ہے اور کبھی کبھی مرجع ضمیر بھی واقع ہوتا ہے۔ جو قائم مقام عائد ہوتا ہے۔

فائدہ: موصول کے لئے صلہ جملہ ہونا پھر جملہ ہو کر خبریہ ہونا کیوں ضروری ہے پھر صلہ میں عائد کا ہونا کیوں ضروری ہے اس کی علت یہ ہے۔

جملہ کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ صلہ بیان کے لئے آتا ہے اور بیان جملہ ہی کے ذریعے ہوسکتا ہے اور خبریہ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ صلہ کا تعلق اور ربط ہوتا ہے موصول کے ساتھ۔

اور جملہ انشائیہ لا تقبل الربط اصلا وہ بلکل ربط کو قبول کرتا نہیں۔

اور عائد ہونا اس لئے ضروری ہے تا کہ صلہ اور موصول کے درمیان ربط اور تعلق ہو جائے ورنہ جملہ مستقل ہوتا ہے جو ربط کو قطعاً نہیں چاہتا۔

ضابطہ: ضمیر عائد اسم موصول خاص میں مطابق لانا واجب ہے۔ اور اسم مشترک میں دو وجہ جائز ہے یعنی لفظ یا معنی کی رعایت کرنا جائز ہے۔ جیسے و من الناس من يقول امنّا بالله و باليوم الاخر و ما هم بمومنين۔

ضابطہ: نہ صلہ اور نہ ہی صلہ کا کوئی حصہ موصول پر مقدم ہوسکتا ہے۔

اَل موصول واسم فاعل اوراسم مفعول پرداخل ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم موصول بمعنی الذی سب معانی کے لئے آتا ہے۔ جیسے الضارب بمعنی الذی ضَرَب، المضروب بمعنی الذی ضُرِب

ضابطہ: الف لام کے موصول ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔

(۱) الف لام عہد خارجی نہ ہو۔

(۲) اسم فاعل اوراسم مفعول کا معنی تجدد وحدوث والا ہواور دوام استمرار والا نہ ہو۔ ورنہ یہ صفت مشبہ ہوگا اور صفت مشبہ پر الف لام موصولی نہیں آتا علی الاصح (مغنی) **لانہا للثبوت فلاتؤل بالفعل فلذالك لاتوصل بأفعل التفضيل بالاتفاق** (ہمع ص ۲۷۷)۔ خلافا لابن مالک اشمونی۔

اورالف لام اسم موصول کا صلہ ہمیشہ اسم فاعل اوراسم مفعول ہوا کرتا ہے۔

اس کے صلہ کا اسم فاعل اوراسم مفعول کا ہونا اس لیے ضروری ہے۔

کہ الف لام میں دو حیثیتیں ہیں میں تو یہ الف لام حرفی کے مشابہ ہے اور حقیقت میں اسم ہے لہذا دونوں حیثیتوں کا اعتبار کیا۔ کہ اس کا صلہ ایسا ہونا ضروری ہے جو صورت میں مفرد ہو اور حقیقت میں جملہ ہو اور دونوں باتیں اسم فاعل اوراسم مفعول میں پائی جاتی تھیں۔

اور کبھی کبھی الف لام موصول کا صلہ جملہ فعلیہ مضارعہ واقع ہوتا ہے جیسے **ما انت بالحکم الترضی حکومته**۔

فائدہ: اور کبھی کبھی الف لام موصول کا صلہ جملہ اسمیہ واقع ہوتا ہے جیسے **من القوم الرسول الله منهم**۔

اور کبھی کبھی الف لام موصول کا صلہ ظرف واقع ہوتا ہے جیسے **من لایزال شاکراً علی المعه**۔

فائدہ: یہاں اختصاص ایک جانب سے ہے کہ اس الف لام موصول کے لئے اسم فاعل اوراسم مفعول کا ہونا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اسم فاعل اسم مفعول پر جو الف لام ہو وہ اسم موصول کا ہو۔

قولہ اي وايۃ معرب است فائدہ کا بیان ہے۔ یا ایک وہم کا ازالہ۔ چونکہ تمام اسماء موصولہ مبنی ہوتے ہیں اس لئے ایٌ، ایۃ کو بھی کوئی مطلقا مبنی نہ سمجھ لیا جائے۔ تو بتادیا کہ ایٌ، ایۃ کی چار حالتیں ہے۔

پہلی حالت ایٌ کا مضاف الیہ مذکور ہوااور صدر صلہ بھی مذکور ہوجیسے **ایھم ھو قائم**

دوسری حالت ایٌ کا مضاف الیہ اور صدر صلہ دونوں محذوف ہوں جیسے **ای قائم**

تیسری حالت مضاف الیہ محذوف ہواور صدر صلہ مذکور ہوجیسا **ای ھو قائم**

چوتھی حالت مضاف الیہ مذکور ہواور صدر صلہ محذوف ہوجیسے **ثم لننزعن من کل شیعۃ ایھم اشد** اس میں ای کا مضاف الیہ مذکور ہے اور اسکا صدر صلہ محذوف ہے پہلی تین حالتوں میں ای ، ایۃ معرب ہیں اور چوتھی حالت میں مبنی ہوتا ہے۔ (ہمع)

فائدہ: اس چوتھی حالت میں مبنی ہونے کی وجہ اور مبنی علی الضم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسماء موصولہ میں تو شبہ افتقاری پائی جاتی ہے اور اس صورت میں زیادہ احتیاجی پائی جاتی تھی۔ پہلی احتیاجی تو نفس صلہ کی دوسری احتیاجی صدر صلہ کی کہ وہ محذوف ہو چکا ہے اور مبنی علی الضم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ظروف غایات کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ (ماخوذ از ہمع الہومع)

فائدہ: **ذو موصولی اور ذو صاحبی** میں چند فرق ہیں۔

فرق اول ذو موصولی کا معنی الذی ہے اور ذو صاحبی کا معنی ہے صاحب۔

فرق دوئم ذو موصولی کا مدخول جملہ ہوتا ہے اور ذو صاحبی کا مدخول مفرد ہوتا ہے۔

فرق سوئم ذو موصول مبنی ہوتا ہے۔ اور ذو صاحبی معرب ہوتا ہے۔

ذا موصولی کے لیے تین شرائط ھیں۔

(۱) یہ ما استفہامیہ یا من استفہامیہ کے بعد واقع ہو۔ لھذا ذا رائیت کہنا غلط ہے۔

(۲) اسم اشارہ کا معنی مراد نہ ہو۔ لھذا ماذا الکتاب میں ذا اسم اشارہ ہے۔ موصولی نہیں

(۳) ذا کو من اور ما کے ساتھ کلمہ واحدہ نہ بنایا گیا ہو۔ لھذا لماذا اتیت اور من ذا الذی یشفع عندہ

میں ذا موصولی نہیں ہے۔

فائدہ: ماذا معنی نہ ہو جنکی صورت یہ ہے کہ ماذا کو ترکیب میں ایک اسم بنا دیا جائے، جیسے ماذا صنعت عماذا تسئل اس صورت میں مفعول بہ مقدم ہوگا موصولہ ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ ما مبتداء ہوگا اور ذا خبر (توضیح ۱۱۳)

یظهر اثره فی التابع مثلاً ماذا انفقت ادرهماً ام ديناراً (بالنصب) ماذا منصوب محلا مفعول بہ ہے اور درهماً ام ديناراً منصوب لفظاً بدل ہیں ماذا سے۔ ماذا انفقت ادرهمٌ ام دينارٌ (بالرفع) ففی الصورة الاولی کا ن کلمةً واحدةً وفی الصورة الثانيه ما للاستفهامَ وذا للموصول۔ اور اس صورت میں ما استفهاميه مبتداء درهمٌ ام دينارٌ مرفوع لفظاً بدل ہیں ما سے اور ذا موصول خبر ہے انفقت صلہ ہے

فائدہ: جہاں ترکیب میں دونوں احتمال ہوں وہاں دونوں ترکیبیں جائز ہیں۔ جیسے ماذا انفقتَ۔

فائدہ: اسماء اشارہ اور اسماء موصولہ کے مبنی ہونے کی وجہ شبہ افتقاری ہے کہ اسماء اشارات مشار الیہ کے محتاج ہوتے ہیں اور اسماء موصولہ صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

الالی اسم جمع ہے جمع کا اطلاق مجازا ہوتا ہے

فائدہ: الْ میں تین مذاہب ہیں

پہلا مذہب جمہور کے نزدیک ال موصول اسمی ہے۔

دوسرا مذہب، مازنی کے نزدیک موصول حرفی ہے

تیسرا مذہب اخفش کے نزدیک حرف تعریف ہے، موصول نہیں۔

فائدہ: موصول کی دو قسمیں (۱) موصول اسمی (۲) موصول حرفی۔ یہاں تک موصول اسمی کی بحث تھی۔ اور موصول حرفی حروف مصدریہ کو کہتے ہیں۔ جس کے لیے صلہ ہمیشہ فعل ہوگا اور یہ موصول حرفی فعل کو مصدر کی تاویل میں کر دیتے ہیں۔

مزید تفصیل ضوابط نحویہ میں دیکھیے۔

فائدہ: چند جگہوں میں عائد کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۱) اگر عائد مفعول کی ضمیر ہو جیسے الذی ضربت اس میں الذی ضربتھا۔

(۲) عائد ایسا مبتداء ہو کہ جس کی خبر جملہ ہو۔

(۳) ای کے بعد۔

(۴) اگر صلہ کے لمبا ہونے کا خوف ہو۔

(۵) عائد مجرور کو بھی کبھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے قولہ تعالی انسجد لما تامرنا ای تامرنا بہ۔

فائدہ: موصولات اسمیہ اور موصولات حرفیہ میں چند فرق ہیں۔

فرق (۱) موصولات اسمیہ کا سوی (ای) کے اعراب محلی ہوتا ہے اور جب کہ موصولات حرفیہ کے لئے اعراب بالکل نہیں۔

فرق (۲) موصول اسمی کا صلہ ہمیشہ ضمیر عائد پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ موصول حرفی کا صلہ نہیں۔

فرق (۳) موصول اسمی کا حذف بھی جائز ہے بخلاف موصول حرفی کے۔

فرق (۴) موصول اسمی کا صلہ جملہ طلبیہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بخلاف موصول حرفی کے۔

فرق (۵) موصول حرفی اپنے صلہ کو مصدر کی تاویل میں کر دیتے ہیں کیونکہ حروف مصدریہ ہیں بخلاف موصول اسمی کے۔

فائدہ: اسماء موصولہ ترکیب میں فاعل، مفعول، مبتداء، خبر، موصوف، صفت وغیرہ بنتے ہیں۔ لیکن اعراب محلی ہوگا۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں اسمائے موصولہ بتائیں اور ترجمہ اور ترکیب کریں

﴿قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون﴾

قد حرف تحقیق غیر عاملہ۔ افلح فعل ماضی معلوم۔ المومنون مرفوع بالواو لفظاً موصوف۔ الذین اسم موصول۔ ھم ضمیر مرفوع محلاً مبتداء۔ فی حرف جار۔ صلوۃ مجرور بالکسر لفظاً مضاف۔ ھم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ فی حرف جار کے لیے جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا خاشعون صیغہ اسم فاعل کے۔ خاشعون مرفوع بالواو لفظاً صیغہ صفت ضمیر در و مستتر معبر بھو فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر۔ ھم مبتداء اپنی خبر سے ملکر صفت ہوئی المومنون موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل ہوا۔ افلح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ لا اعبد ما تعبدون ﴾

لا نافیہ غیر عاملہ۔ اعبد مرفوع بالضمہ لفظاً فعل۔ ضمیر اس میں مستتر معبر بانا فاعل۔ ما موصولہ۔ تعبدون مرفوع باثبات نون۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ لا اعبد فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ خیر الناس من ینفع الناس ﴾

خیر مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ الناس مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ہوا۔ من موصولہ۔ ینفع مرفوع بالضمہ لفظاً فعل۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو فاعل۔ الناس منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا۔ موصلہ اپنے صلہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ ﴾

اتقوا فعل امر حاضر معلوم۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ النار منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف۔ التی اسم موصول۔ وقود مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔ الناس مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ الحجارۃ

مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کرخبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صلہ۔ الـلتـی اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ جاء نی ذو جاءک ﴾

جاء فعل ماضی معلوم۔ نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ مقدم۔ ذو اسم موصول بمعنی الذی جـاء فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر معبر بھـو مرفوع محلا فاعل۔ ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ۔ ذو اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل مؤخر ہوا۔ فعل اپنے فاعل مؤخر ومفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ ایهم اشد علی الرحمن ﴾

ای اسم موصول مبنی برضمہ مضاف ھـم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ اشـد مرفوع بالضمہ لفظاً صیغہ صفت علی حرف جارہ۔ الرحمن مجرور بالکسر لفظاً مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق اشـد صیغہ صفت کے ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ اشـد صیغہ صفت اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف ھـو کے لیے مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ایھـم موصول کے لیے۔

﴿ الاساتذة الذین ادبونی احبهم ﴾

الا ساتذۃ مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف۔ الذین اسم موصول۔ ادبو فعل بفاعل۔ نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا۔ الـذیـن اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت ہوئی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء۔ احـب مرفوع بالضمہ لفظاً فعل۔ ضمیر درو مستتر معبر بانا فاعل۔ ھـم ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده ﴾

المسلم مرفوع بالضمہ لفظاً مبتدا۔ من موصولہ۔ سلم فعل ماضی معلوم۔ المسلمون مرفوع بالواو لفظاً فاعل۔ من جار۔ لسان مجرور بالکسر لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ ید مجرور بالکسر لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق سلم فعل کے۔ سلم فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا۔ من موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿اولئک الذین حبطت اعمالهم﴾

اولئك اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتدا۔ الذین اسم موصول۔ حبطت فعل ماضی معلوم۔ اعمال مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ هم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ الذین اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿توفیت التی کانت مریضة﴾

توفیت فعل ماضی معلوم۔ التی اسم موصول۔ کانت فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ ضمیر در و مستتر معبر بھی مرفوع محلاً اسم۔ مریضة منصوب بالضمہ لفظاً خبر۔ کانت اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ التی اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿نجح الذین کانوا یجتهدون﴾

نجح فعل ماضی معلوم۔ الذین اسم موصول کانوا فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً اسم۔ یجتهدون فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل ۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ۔ الذین موصولہ اپنے صلہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

قولہ **قسم چھارم اسمائے افعال ۔**

﴿ بحث اسماء افعال ﴾

اسماءغیر متمکنہ میں سے چوتھا قسم اسماء افعال کا بیان ہے۔اسماء جمع ہے اسم کی اور افعال جمع ہے فعل کی۔

تعریف اسم الفعل هو ماناب عن الفعل معناً و استعمالاً۔

اسم فعل وہ ہے جو معنی اور استعمال میں فعل کے قائم مقام ہو۔استعمال سے مراد یہ ہے کہ عامل تو بنے لیکن معمول ہرگز نہ بن سکے۔

فائدہ: اسماء افعال میں اختلاف ہے۔اوراس میں چند مذاہب ہے۔

پھلا مذھب جمہور کے نزدیک یہ اسمائے افعال ہیں۔

دوسرا مذھب کوفین کے نزدیک یہ افعال ہیں اس لیے کہ یہ فعل کے معنی پر دلالت کرتے ہیں یعنی حدوث پر دلالت کرتے ہیں

تیسرا مذھب ابوجعفر کا ہے۔جس کے نزدیک کلمہ کی چار قسمیں ہیں جس میں چوتھی خالفہ ہے۔اور خالفہ اسماء افعال کو کہتے ہیں لیکن راجح مذہب بصرین کا ہے اس لیے کہ اگر افعال ہوتے تو افعال کے خواص کو قبول کرتے اور یہ علامات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ جمہور نحات کا اختلاف ہے کہ یہ اسماء افعال لفظ فعل پر دلالت کرتے ہیں یا معنی فعل پر۔

فرق ترکیب میں ہوگا هَيْهَاتَ لفظ بَعُدَ پر دلالت کرتا ہے۔یا بعد کے معنی پر اگر اسمائے افعال لفظ فعل پر دلالت کریں تو ان کی ترکیب کچھ بھی نہ ہوگی۔ یہ عامل نہیں بنے گے نہ ان کے لیے فاعل بنے گا بلکہ هیهات اگر بَعُدَ کے معنی پر دلالت کریں تو بَعُدَ میں اسم فاعل بَعُدَ کے لیے ہوگا۔

دوسرا مذہب یہ معنی فعل پر دلالت کرتے ہیں جو بعد کا معنی ہے وہ هیهات کا معنی ہے اب ترکیب هیهات کے لیے ہوگی عامل هیهات اور فاعل هیهات کے لیے ہوگا۔

کہ اگر لفظ بَعُدَ پر ہو تو ترکیب یہ ہوگی۔ هیهات بمعنی بعد اور بَعُدَ صیغہ واحد مذکر عامل ہوگا اور

آگے فاعل بعد ہوگا۔ اگر **هيهات** اور **بَعُدَ** کا معنی ہوتو ترکیب **هيهات** کی ہو عامل بھی ہوگا
تعریف اسمائے افعال وہ اسم ہیں جو لفظ فعل یا معنیٰ فعل پر دلالت کریں۔ علی مذہبین یہ اسم ہیں فعل نہیں کیونکہ فعل کے خواص کو قبول نہیں کرتے فعل ماضی کا خاصہ قد اور تاء کو قبول کرے اور مضارع ہوتو جازم اور یاء مخاطبہ کو۔ یہ قبول نہیں کرتے۔

وجہ تسمیہ چونکہ یہ ذات کے اعتبار سے اسم ہیں اور معنی کے اعتبار سے فعل اس لئے ان کا نام اسم الفعل رکھا گیا ہے۔ اسماء افعال فعل کے معنی میں تو ہیں۔ لیکن یہ ذات کے اعتبار سے افعال نہیں بلکہ اسماء ہیں۔ جس پر متعدد دلائل ہیں۔

دلیل اول اسماء افعال فعل کی علامات اور خواص کو قبول نہیں کرتے۔ اگر فعل ماضی ہے تو اسکی علامت تاء اور قد کو قبول کرنا ہے اور اگر مضارع ہے تو جازم اور یاء مخاطبہ کو قبول کرنا ہے۔ اور یہ اسماء انکو قبول نہیں کرتے۔

دلیل ثانی کہ ان کے اوزان افعال کے اوزان کے مغائر ہیں۔ لھذا یہ اسماء ہیں۔

دلیل ثالث کہ بعض اسماء افعال جو نکرہ ہوتے ہیں ان پر تنوین تنکیر کی آتی ہے جیسے **صهٍ مهٍ** یہ بھی دلیل ہے اس بات کی کہ یہ اسماء ہیں کیونکہ تنوین تنکیر اسم پر آتی ہے نہ کہ فعل پر۔

دلیل رابع بعض اسماء افعال ایسے ہیں جو ظرف سے منقول ہے اور بعض ایسے ہے جو مصدر سے منقول ہیں یہ بھی دلیل ہے کہ اس بات کی کہ یہ اسما ہیں افعال نہیں لیکن معنیٰ فعل والا تھا اسلئے انکا نام اسماء افعال رکھدیا گیا ہے۔

اسمائے افعال کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں۔

قسم اول بمعنی ماضی (هيهات) بمعنی بعد (شتان) بمعنی افترق (سرعان) بمعنی سرع۔

قسم دوم بمعنی امر حاضر یہ کثیر ہیں۔ (روید) ای امهل ۔

(صه) ای اسکت (حی) ای اقبل۔

(مه)ای انکفف ۔ (نزال) ای انزل۔
(تراك) ای اترك (ها) ای خذ ۔
(مکانك) ای اثبت۔ (امامك)ای تقدم
(وراك) ای تاخ ۔ (الیك)ای تنحّ
(ایه)ای امض فی حدیثك (دونك)ای خذ
(علیك)ای الزم (آمین) ای استجب
(هیت وهیا)ای اُسرْع (ویها)ای اِغْرِ،
(علی الامر)ای اقبل علیه (الی الامر) ای عجل الیه
(بالامر)ای عجل به۔

قسم سوم اسمائے افعل بمعنی مضارع یہ قلیل ہیں (اوّہ) بمعنی الوجّع (اف) بمعنی اتزجّر (وی، وا، واھا) بمعنی اتعجب ۔و یکانه لا یفلح الکفرون بعض نے اسمائے افعال بمعنی مضارع کو استعمال ہی نہیں کیا بلکہ اس کی تفسیر فعل ماضی کے ساتھ کردی جیسے اف کا معنی اتـزجـر نہیں بلکہ تـزجّـرت ہے۔(شرح التصریح علی التوضیح) لیکن اتنی بات طے شدہ ہے کہ بمعنی مضارع قلیل ہے اسمائے افعال کچھ موضوع ہیں اور کچھ افعال ہیں جو جار مجرور سے اور ظرف سے منقول ہیں اصل میں اسم فعل عـلیك میں عـلـی ہے۔اور دونك میں دون ہے لیکن تسامح کے طور پر کہہ دیا ورنہ یہ اس میں داخل نہیں ہے مزید تفصیل (ھمع العوامع جلد نمبر۳ صفحہ ۸۵ حاشیہ خضری علی شرح ابن عقیل جلد نمبر۲ صفحہ۹۱)

تقسیم ثانی باعتبار اصالت وعدم اصالت کے

اسمائے افعال کی باعتبار اصالت وعدم اصالت کے تین قسمیں ہیں۔

قسم اول موضوع ماوضـع من اول امره اسم الفعل ولم یستعمل فی غیره جو ابتدا اس کے لئے موضوع ہوں۔جیسے شتَّانَ ، وَیه ، مَه۔

قسم دوم منقول ۔ماوضع فی اول الامر لمعنی ثم انتقل الی اسم الفعل۔
اس کی پھر تین صورتیں ہیں۔

(۱)ظرف سے منقول ہوں جیسے مکانك ،دونك ہیں اس میں جزء اول اسم فعل ہے اور جزء ثانی اپنی حالت پر قائم رہتی ہے۔تو مکانك میں مکان اسم فعل ہے اور کاف ضمیر مجرور متصل اپنے حال پر قائم ہے۔ اسی وجہ سے مابعد کا اسم ضمیر فاعل سے اور کاف ضمیر مجرور سے تاکید بنا کر مرفوع اور مجرور پڑھنا جائز ہے۔

(۲) جار مجرور سے منقول ہو جیسے علیك، الیك اس میں بھی ظرف کی طرح تفصیل ہے

(۳) مصدر سے منقول ہو جیسے روید زیدا۔

فائدہ: من لم یستطع فعلیه بالصوم ،علی اسم فعل ہے اور ھاء فاعل اور باء زائدہ الصوم مفعول ہے

قسم سوم معدول جیسے نزال، تراك جو انزل ،اترك سے معدول ہیں۔

ضابطہ:اسم الفعل یلزم صیغةً واحدةً للجمیع فنقول (صه) للواحد و المثنی و الجمع و المذکر و المونث الا اذا لحقته کاف الخطاب فیراعی فیه المخاطب فنقول علیكَ نفسكَ و علیكِ نفسكِ الخ

ضابطہ:اسم الفعل منقول اور معدول ہمیشہ امر حاضر کے معنی میں ہوتے ہیں۔

ضابطہ: اسم الفعل معدول قیاسی اور غیر محصور ہیں جو ہمیشہ (فعالِ) کے وزن پر آتے ہیں اور ہر فعل ثلاثی مجرد تام متصرف سے آتا ہیں اور ثلاثی مزید سے آنا نادر اور شاذ ہیں جیسے (دراك) بمعنی اَدْرِك (بدار) بمعنی بادِرْ۔

ضابطہ: فعالِ اسم فعل بمعنی امر ہر وزن ثلاثی مجرد سے قیاسی ہے یعنی ہر ثلاثی مجرد سے فعالِ بمعنی امر کو مشتق کرنا صحیح ہے۔جیسے ضراب بمعنی اضرب ۔ نزال بمعنی انزل، تراك بمعنی اترك ضراب بمعنی اضرب، کتاب بمعنی اکتب ۔

فائدہ: کہ اسی فعال امری کے ساتھ تین اور فعال یعنی فعال مصدری اور فعال صفتی اور فعال علمی مبنی ہونگے۔ جسکی تفصیل اور تحقیق یہ ہے کہ فعال کی چار قسمیں ہے۔

(۱) **فعال امری** جو معنی امر کے ہو جیسے نزال بمعنیٰ اِنزل کے ہو۔

(۲) **فعال مصدری** یعنی جو مصدر معرفہ کے معنی میں ہو جیسے فجار بمعنی الفجور

(۳) **فعال صفتی** جو صفت کے معنی میں ہو جیسے فساق بمعنی فاسقه

(٤) **فعال علمی** جو اعیان موںثہ میں سے کسی کا علم ہو جیسے قطام۔

پہلی قسم کا حکم یہ ہے کہ مبنی ہے اس لئے کہ فعل امر حاضر کے معنی میں ہیں اور اس کی جگہ پر واقع ہے۔

دوسری اور تیسری قسم کا حکم یہ ہے کہ یہ بھی مبنی ہیں اس لئے کہ انکی مشابھت ہے فعال امری کے ساتھ دو باتوں میں (۱) وزن میں (۲) عدل میں۔ اس لئے کہ فعالِ میں عدل پایا جاتا ہے اور عدل کی ضرورت اس لئے پڑی کہ جب بھی فعل دوام اور استمرار والا معنی حاصل کرنا ہو اس کو اسم سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے انزل اور اترك سے دوام اور استمرار کا معنی پیدا کرنا تھا تو ان کو نزال اور تراك کے ساتھ تبدیل کر دیا تو ان میں عدل پایا گیا یہ معدول ہیں انزل اور اترك سے جس طرح پہلی قسم فعال امری میں عدل تھا اسی ان دو قسموں میں بھی عدل پایا جاتا ہے کہ فجار معدول ہے الفجور سے اور فساق معدول ہے فاسقة سے۔

چوتھی قسم فعالِ علمی اس میں اختلاف ہے کہ عند البعض یہ بھی مبنی ہے۔ مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی فعالِ امری کے ساتھ عدلا اور وزنا مشابھ ہے، تفصیل کے لئے کاشفہ شرح کافیہ۔ یا غرض جامی فی شرح جامی دیکھیں۔

فائدہ: (حیھل) متعدی بنفسہ اور علی، لام، با، کے ساتھ ہوتا ہے ور یہ مرکب ہے (حیَ) بمعنی اقبل اور (ھلا) التی اللحث و العجلة پھر الف گرا کر حیھل بلاتنوین اور مع التنوین حیھلاً پڑھا جاتا ہے۔ کلھا فصیح۔

فائدہ: اسمائے افعال سب معرفہ ہیں لیکن یہ قول مرجوح ہے راجح نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک وہ اسمائے افعال جو تنوین کو قبول نہیں کرتے ہیں وہ ہمیشہ معرفہ ہیں اور جو ہمیشہ قبول کرتے ہیں وہ نکرہ ہوتے ہیں اور جو کبھی قبول کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے لیکن بعض وقت قبول کریں گے اس وقت نکرہ ہوں گے اور جس وقت قبول نہیں کریں گے اس وقت معرفہ ہوں گے اس لیے کہ یہ تنوین نکرہ ہے یعنی تنکیر کے لیے ہے۔

الحاصل: اسم الفعل تعریف و تنکیر کے اعتبار سے تین قسم پر ہے۔

(۱) ہمیشہ معرفہ ہو۔ جیسے (نزال تراك، بلھ)

(۲) ہمیشہ نکرہ ہو۔ جیسے (و اھاً، و یھاً)

(۳) منون ہو تو نکرہ اگر غیر منون ہو تو معرفہ جیسے (صَہٍ، صَہْ) یہ اسمائے افعال مبنی ہیں شبہ استعمال کی وجہ سے۔

فائدہ: (ھات) اور (تعال) فعل غیر متصرف ہیں کیونکہ فعل کی علامت کو قبل کرتے ہیں اور

فائدہ: ھلم بصریین کے نزدیک یہ مرکب ہے ھاء تنبیہ اور لم فعل امر سے ای اجمع نفسك الینا متعدی بمعنی اَحْضِرْ۔ ھلم شھدائکم و بمعنی اقبل فیتعدی بالی ھلم الینا ۔و باللام ھلم للترید ۔ھمع الھوامع ۳،۸۶

(ھلم) اہل حجاز کے نزدیک اسم فعل ہے جو لازمی بھی ہوتا ہے جیسے اُحضُر بمعنی حاضر ہو۔ اور متعدی بھی جیسے ایت ۔

بنو تمیم کے نزدیک فعل ہے۔ اس لیے کہ یاء مخاطبہ کو قبول کرتا ہے۔ ھلمی

فائدہ: ویہ تعجب کے لیے آتا ہے اور اس کے ساتھ جو کاف ہے یہ ویسے آتا ہے لیکن ایک کے قول کے مطابق یہ تعلیل کے لیے آتا ہے۔ (اشمونی جلد نمبر ۴)

فائدہ: اسماء افعال کے مبنی کی وجہ یہ ہے کہ ان میں شبہ استعمال پائی جاتی ہے یعنی نہ عامل تو بنتے ہیں لیکن معمول نہیں بنتے۔ بعض نے یہ وجہ بیان کیا ہے کہ مبنی الاصل کی جگہ پر واقع ہوتا ہے

﴿ التمرين ﴾

﴿حی علی الصلوۃ﴾

حی اسم فعل بمعنی اقبل۔ اقبل صیغہ واحد مذکر امر حاضر۔ ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل علی حرف جر الصلوۃ مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق اقبل کے ساتھ۔ اقبل فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ھاؤم اقرأوا کتابیہ﴾

ھا اسم فعل بمعنی خذ۔ خذ فعل ضمیر مستتر معبر بانت فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ اقرأوا فعل واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل کتاب مجرور بالکسرہ مضاف (ہ) ضمیر مجرور بالکسرہ محلا مضاف الیہ تو مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل کے لیے تو فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿علیکم بالصدق﴾

علیکم بمعنی الزموا۔ الزموا فعل واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ (کم) ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ باجارہ الصدق مجرور بالکسرہ لفظا تو جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق الزموا فعل کے ساتھ الزموا فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿امامک﴾

امامك اسم فعل بمعنی تقدم۔ تقدم فعل ضمیر مستتر معبر بانت فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ورائکم﴾

ورائکم اسم فعل بمعنی تاخر۔ تاخر فعل ضمیر مستتر معبر بانت فاعل۔ کم ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿یاسعید﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعوا۔ ادعوا فعل ضمیر مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل سعید مرفوع

بالضمہ منصوب محلا مفعول بہ ادعو فعل کے لیے۔ادعو فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿لا تقل لهما اف﴾

لاتقل فعل مضارع مجزوم لفظاً۔ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل (لهما) ل جار هما ضمیر مجرور محلا تو جار اپنے جار سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا لاتقل کے ساتھ۔لاتقل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قول۔اف بمعنی اتوجع۔اتوجع فعل ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر مقولہ برائے قول۔قول اپنے مقول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿هيهات هيهات لما توعدون﴾

هيهات اسم فعل بمعنی بعد اواسطو۔دوسرا هيهات بمعنی بعد تو یہ ترکیب لفظی ہے۔(لما) لام جار ما موصولہ توعدون فعل مضارع مرفوع باثبات نون۔واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ صلہ۔موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور۔جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق بعد اسم فعل کے ساتھ۔تو بعد اسم فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اليک يا خالد﴾

اليك اسم فعل بمعنی تنحَّ۔تنحَّ فعل ضمیر مستتر معبر بهو مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر مقصود بالنداء مقدم۔یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل خالد منصوب محلا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿آمين يارب العلمين﴾

آمين اسم فعل بمعنی استجب۔استجب فعل امر حاضر معلوم۔ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل فعل فاعل مل کر مقصود بالنداء مقدم۔یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل رب منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔العالمین مجرور بالیاء لفظاً مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ نداء مؤخر۔

﴿یاسلیم مکانک﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعوا۔ ادعوا فعل ضمیر مستتر معبر انا مرفوع محلاً فاعل۔ سلیم مبنی برضمہ لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ نداء۔ مکانك اسم فعل بمعنی البت۔ البت فعل ضمیر مستتر معبر با انت مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر مقصود بالنداء تو ندا اپنے مقصود بالنداء سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿شتان زید وعمر﴾

شتان اسم فعل بمعنی افترق۔ افترق فعل ماضی معلوم۔ زید مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ واو عطفہ عمر مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف۔ تو معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل فعل کے لیے۔ تو فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿یاصدیقی هلم الی الغداء المبار ک﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل ضمیر مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ صدیقی منصوب تقدیراً مضاف۔ ی متکلم مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معفول بہ ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر منادی۔ هلم بمعنی ایتی۔ ایتی فعل ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل۔ ای حرف جار۔ الغداء مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف۔ المبارك مجرور بالکسرہ لفظاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ فعل کے لیے تو اپنے فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر مقصود بالنداء تو منادی اپنے مقصود بالنداء مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿علیکم بسنتی و سنت الخلفۃ الراشدین﴾

علیکم بمعنی الزموا۔ الزموا فعل بفاعل۔ با حرف جار سنتی مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف۔ (یا) متکلم مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف عاطفہ۔ سنت مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ الخلفاء مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف۔

الراشدین مجرور بالیاء لفظاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ویکانه لایفلح الکافرون﴾

ویکا اسم فعل بمعنی اتعجب۔ اتعجب فعل ضمیر مستتر معبر انا مرفوع محلاً فاعل۔ ان حرف مشبہ۔ ہ ضمیر منصوب محلاً اسم ان۔ لایفلح فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً الکافرون مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل فعل اپنے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہوئی ان کے لئے ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿قالت هیت لک﴾

قالت فعل ضمیر مستتر معبر بھی مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ قول۔ ھیت بمعنی ایت فعل امر حاضر معلوم ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل لام جار ک ضمیر منصوب محلاً مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا ھیت فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مقولہ۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿هذا﴾

ھا اسم فعل بمعنی خذ۔ خذ فعل امر حاضر معلوم ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل۔ ذا اسم اشارہ منصوب محلاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿هات کتابی﴾

ھات اسم فعل بمعنی ایت۔ ایت فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل۔ کتاب مضاف۔ ی ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿والمقصود امامکم﴾

واو عاطفہ المقصود مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ امام مرفوع محلاً مضاف۔ کم ضمیر مجرور

محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مه یازید﴾

مه بمعنی انکفف۔ انکفف فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مقصود بالنداء مقدم۔ یا حرف نداء قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل زید منصوب محلا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ منادیٰ۔ منادی اپنی ندا سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿بله شریفا﴾

بلـــه اسم فعل بمعنی دع ۔دع فعل امر حاضر معلوم ۔ضمیر مستتر معبر بـــانـــت مرفوع محلا فاعل ۔شریفا منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ۔

﴿سرعان عبدالله﴾

سرعان اسم فعل بمعنی سرع۔ سرع فعل ماضی معلوم عبد مرفوع بالضمہ لفظ مضاف لفظ اللہ مضاف الیہ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿ بحث اسماء اصوات ﴾

قولہ قسم پنجم اسمائے اصوات۔ پانچواں قسم اسماء اصوات ہے اصوات جمع ہے صوت کی بمعنی آواز اور اگر بمعنی تصویت ہو تو آواز دینا......

اسمائے اصوات دو قسم پر ہیں۔

قسم اول هو اسم یصوت به ما لا یعقل او صغار الانسان اسم صوت وہ ہے کہ غیر ذوی العقل کی آواز دی جاتی ہے یا چھوٹے بچے کو آواز دی جائے۔ جیسے اونٹ کو پانی پلانے کے لئے اواز دیجاتی ہے جئ جئ بکری کو ماما بھیڑ کو عاعا۔

قسم دوم ما یحکی به صوت من الاصوات المسموعة ۔کسی آواز کو نقل کیا جائے خواہ خوشی کے وقت نکلے یا غمی کے وقت نکلے۔ جیسے کوے کی آواز کو (غـــاق غـــاق) کہتے ہیں اور

ضرب کی آواز کو (طاق طاق) اور پتھر گرنے کی آواز کو (طق طق) اور خوشی کے وقت کی آواز کو (بخ بخ) جیسے آپ ﷺ نے فرمایا بخ بخ یا ابا ھریرۃ واہ واہ اے ابوھریرہؓ۔

یہ اسمائے اصوات مبنی ہیں شبہ اہمالی کی وجہ سے کیونکہ یہ نہ عامل بنتے ہیں اور نہ معمول۔ اور یہ از قبیل مفردات ہیں۔

﴿ بحث ظروف ﴾

قولہ قسم ششم ظرف ۔ظرف وہ اسم ہے جو جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔ تو اسمائے ظروف یہ دو قسم پر ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔ ظرف بمعنی برتن۔

ظرف زمان وہ ہے جو وقت پر دلالت کرے جیسے اذ، اذا، متی، کیف، کیفما، ایان امس، مذ، منذ، قط، قبل، عوض، بینا، بینما، ریث، ریثما، الآن، قبل، بعد۔

ظرف مکان وہ ہے جو جگہ پر دلالت کرے جیسے حیث، ھنا، ثَمّ، این اور اسمائے جہات ستہ مقطوع عن الاضافت۔ اور ظروف مبنیہ مشترکہ بین الزمان والمکان (انی، لدی، لدن) اور (قبل، بعد) بھی بعض احوال میں ان میں سے ہیں۔

﴿ اسمائے ظروف کے معانی اور تفصیل ﴾

(**اذ**) بمعنی جس وقت، ماضی کے لئے آتا ہے اگرچہ مضارع پر کیوں نہ داخل ہو۔ جیسے اذ قام زید، اذ زید قام۔

فائدہ: کبھی استقبال کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے اذ الاغلال فی اعناقھم یومئذ تحدث اخبارھا یہاں پر استقبال کے لیے ہے۔

اذ کی اسمیت پر دلیل: اس پر تنوین آتی ہے تنوین کا آنا اس کے اسم ہونے پر دلیل ہے۔ اذ اس لیے مبنی ہے کہ اس میں شبہ وضعی ہے۔ یعنی دو حرفی یا ایک حرفی ہونا۔ اور شبہ افتقاری بھی ہے کہ ہمیشہ جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اذ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ بنتا ہے اذکروا فعل محذوف کے لیے۔ قرآن مجید میں اذکروا کی تصریح موجود ہے واذکروا نعمت اللہ

علیکم اذ کنتم اعدآء۔
اذ تعلیل کے لیے بھی آتا ہے جیسے ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم انکم فی العذاب۔ ای لاجل ظلمکم۔
فائدہ: یہ ہمیشہ جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔لیکن کبھی جملہ مضاف الیہ کو حذف کرکے اس کے عوض اس پر تنوین لائی جاتی ہے جیسے یومئذٍ
فائدہ: یہ کبھی مضاف الیہ واقع ہوتا ہے۔جیسے بعد اذ ھدیتنا اور کبھی مفعول بہ اذ کنتم قلیلا یا اس سے بدل بنتا ہے۔جیسے اذ انتبذتْ
﴿ **اذا** ﴾ بمعنی جس وقت، جب کہ۔اچانک۔اذ ا،اذ، کے مقابل ہے اذ ماضی کے لیے خاص ہے اور یہ استقبال کے لیے خاص ہے چونکہ اذ قلیل درجہ میں استقبال کے لیے آتا ہے تو یہ قلیل درجہ میں ماضی کے لیے آتا ہے۔اذا راؤ تجارۃً۔اوراور یہ اذا زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے۔اگر چہ ماضی پر داخل ہوجاتے تو وہ اکثر زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہوجاتی ہے جیسے اذا جاء نصر اللہ اور بہت کم ماضی کے لیے بھی آتا ہے۔جیسے اذا راو تجارۃ۔حتی اذا بلغ مغرب الشمس
اور اذا میں شرط کا معنی بھی پایا جاتا ہے شرط کا معنی یہ ہوتا ہے کہ ایک جملہ کا مضمون دوسرے جملہ کے مضمون پر مرتب ہو۔اسی مناسبت سے جملہ فعلیہ کا لانا مختار ہے کیونکہ فعل کو شرط کے ساتھ مناسبت ہے لیکن چونکہ اس کی وضع شرط کے لئے نہیں تو جملہ اسمیہ کا لانا جائز ہے۔
اور شرط معنی پائے جانے کی کے وجہ سے جملہ فعلیہ لانا مختار ہے جیسے آتیك اذا الشمس طالعة کہنا بھی درست ہے۔
اور کبھی محض ظرفیت کے لئے۔جیسے و اللیل اذا یغشی۔
اور کبھی مفاجات کے لئے بھی آتا ہے۔مفاجاۃ باب مفاعلہ کا مصدر ہے جس کا معنی کسی چیز کو اچانک لے لینا یا کسی چیز کو اچانک پالینا تو اذا کبھی کسی چیز کے اچانک ہونے پر یا ملنے پر دلالت

کرنے کے لئے آتا ہے لیکن جب یہ مفاجاۃ کے لئے ہو۔اس وقت شرط والا معنی نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے اس کے بعد مبتدا ہونا مختار ہے تاکہ اذا مفاجاتیہ اور شرطیہ میں فرق ہوجائے جیسے خرجت فاذا زید فی الباب۔

اذا کے اسم ہونے پر دلیل: اذا مخبر بہ واقع ہوتا ہے۔اسم صریح سے بدل بھی واقع ہوتا ہے کبھی شرطیت والے معنی سے خالی ہوتا ہے جیسے والیل اذا سجی۔

فائدہ: اذا کی تین قسمیں ہیں۔(۱) اذا مکانیہ یعنی جو کسی مکان پر دلالت کرے۔
(۲) اذا زمانیہ یعنی جو کسی زمانہ پر دلالت کرے یہ دونوں قسمیں متضمن بمعنی الشرط ہوتی ہیں۔ اور صرف فعل پر ان کا دخول ہوتا ہے۔
(۳) اذا مفاجاتیہ یعنی جو اچانک یکایک کے معنی پر دلالت کرے اس کا مدخول ہمیشہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔

فائدہ: اذا کے ناصب میں دو قول ہیں (۱) اذا کے بارے میں محققین کی رائے یہ ہے کہ اذا کا عامل فعل شرط ہے اور یہ محمول ہے تمام ادوات شرط پر۔
دوسرا قول یہ ہے کہ اذا کا عامل نصب دینے والا جزا میں فعل یا شبہ فعل عامل ہے اکثر کی رائے یہی ہے۔
ان حضرات کی دلیل کہ اذا شرط کی طرف مضاف ہے اور شرط مضاف الیہ بن گیا تو مضاف الیہ مضاف میں کیسے عامل بن سکتا ہے اگر فعل شرط کو ناصب مانیں گے۔
اذا مفاجاتیہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور کبھی کبھی جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے جب کہ فعل پر قد موجود ہو۔ابن ہشام نے مغنی میں اذا مفاجاتیہ کے لیے جملہ اسمیہ کے التزام کی وجہ یہ لکھی ہے تاکہ اذا شرطیہ اور مفاجاتیہ میں فرق ہوجائے اور یہ فرق صرف قد کی وجہ سے حاصل ہوجاتا ہے۔

فائدہ: اذا مفاجاتیہ بمعنی حال ہوتا ہے۔زمانہ استقبال کے لیے نہیں جیسے فالقھا فاذا ھی حیۃ تسعی۔

بناء کی وجه □ ان شرطیہ کے معنی کو متضمن ہے اور شبہ افتقاری بھی ہے کہ جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔(مغنی اللبیب) اور شبہ معنوی بھی ہے۔

﴿متیٰ﴾ بمعنی (کس وقت) یہ دو معنوں کے لئے آتا ہے۔

(۱) شرط جازم۔ جیسے متی تسافر اسافر (۲) استفہامیہ۔ جیسے متی نصر الله۔
یہ استفہام اور شرط کے معنے کو متضمن ہوا کرتے ہیں۔

علت بناء □ ہمزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے۔ اگر شرطیہ ہو تو پھر حرف شرط کے معنی کو متضمن ہے۔

﴿کَیْفَ﴾ بمعنی (کیسے) یہ حال دریافت کے لئے آتا ہے۔

جیسے کہا جاتا کیف انت تو کیسا ہے یعنی اچھا ہے یا بیمار ہے اور حال سے مراد صفت ہوتا ہے اور کیف کے ساتھ اگر ما آجائے تو شرط کے لئے بھی آتا ہے۔ یہ کیف کبھی خبر واقع ہوتا ہے جیسے کیف انت اسی طرح افعال ناقصہ کی خبر کنت کیف یا کیف انت اور حال بھی واقع ہوتا ہے جیسے کیف تکفرون باالله اسی طرح مفعول بہ بھی واقع ہوتا ہے جیسے کیف جئت۔ یہاں پر علامہ ابن مالک نے ظرف کہنے کی وجہ لکھی ہے فرماتے ہیں کیف ظرف ہے لیکن نہ ظرف زمان ہے اور نہ ظرف مکان ہے کوئی بھی اس کو ظرف زمان اور ظرف مکان نہیں کہتا لیکن وجہ یہ ہے کہ اس کی تفسیر کی جاتی ہے علی ای حال کے ساتھ کیف انت کا معنی علی ای حال ہے تو کیف کے ذریعے سوال ہوا احوال کے بارے۔ اسی وجہ سے اس کو مجازاً ظرف کہتے ہیں حقیقتاً یہ ظرف نہیں ہے۔ اور ابن ہشام نے کہا ہے هذا حسن۔ همع الهوامع شرح جمع الجوامع (صفحہ ۱۹۰)

فائدہ اگر کیف کے ساتھ ما آجائے تو شرط کے لئے بھی آتا ہے۔
کوفیین کے نزدیک جازم ہوتا ہے اور بصریین کے نزدیک غیر جازم ہوتا ہے۔

فائدہ یہ کبھی حال مقدم۔ جیسے کیف تکفرون باللہ اور کبھی افعال قلوب کا مفعول ثانی جیسے

کیف ظننت الامر۔

علت بناء اس کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شبہ وضعی اور شبہ معنوی ہے ہمزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے۔

﴿أيان﴾ بمعنی (کب) یہ اسم استفہام ہے۔ جس سے زمانہ استقبال کی تعین مطلوب ہوتی ہے یہ استفہام کے لئے آتا ہے۔ جیسے ایان یوم الدین۔

فائدہ: ایان ۔ متی میں فرق یہ ہے کہ ایان صرف زمانہ مستقبل کے لئے اور امور عظیمہ کے دریافت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے ایان یوم الدین اور متی یہ عام ہے زمانہ ماضی اور مستقبل دونوں کے لئے اور امور عظیمہ کے ساتھ بھی خاص نہیں۔

فائدہ: یہ کبھی شرط جازمہ بھی ہوتی ہے۔ جیسے ایان تجتهد اجتهد یہ بھی شبہ معنوی کی وجہ سے مبنی ہے۔

﴿قط﴾ بمعنی (کبھی) ماضی منفی کے لئے اور استغراق نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ما اکل زید فاکهةً قط ۔ شبہ جمودی کی وجہ سے مبنی ہے۔ قط میں بھی الآن ۔ عوض میں بھی۔

فائدہ: اسمیں میں دو اور لغت ہیں، قاف کے ضم کے ساتھ اور طاء مضموم شد کے ساتھ قط اور دوسری لغت قاف کا فتحہ اور طاء کا ساکن ہونا جیسے قط ۔

قط: اس میں دو لغتیں ہیں (۱) قط (۲) اور قط علت بناء شبہ معنوی کی وجہ سے مبنی ہے لیکن شبہ معنوی ہوکر مختلف قول ہیں (۱) بعض نے کہا ہے کہ الف لام استغراقی کے معنی کو متضمن ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مـن استغراقی کے معنی کو متضمن ہے اور بعض حضرات نے شبہ افتقاری کی وجہ بھی بتائی ہے۔

فائدہ: قط اور قد یہ اسم فعل ہے بمعنی یکفی جیسے قد زیدا درهم معنی یکفی زید درهم (زید کو تو ایک درہم بھی کافی ہے) اسی طرح قدنی۔ قطنی بمعنی یکفینی اور اس میں شبہ وضعی پائی جاتی ہے۔

نیز مضاف بھی واقع ہوتے ہیں اسم ظاہر کی طرف بھی اور ضمیر یا متکلم اور کاف مخاطب کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو پھر **قدی قطی** پڑھیں گے اس طرح **قدك** اور **قطك** بھی پڑھیں گے۔ اسم ظاہر کی مثال **قد زید درهم قط زید درهم** لیکن یہ مبنی رہیں گے۔ اور قلیل درجہ میں معرب بھی بن جاتا ہے معرب جیسے **قد زید درهم بمعنی حسب زید درهم** بہر حال **قد** اور **قط** دونوں اسم مرادف ہو جاتے ہیں۔

﴿عَوضُ﴾ بمعنی (ہرگز) مستقبل کی نفی کے لئے آتا ہے اور استغراق نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے **لا اترك صلوة عوض** یہ دونوں بھی شبہ معنوی لام استغراق کے معنی میں ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں۔ اور عندالبعض شبہ جمودی کی وجہ سے مبنی ہے۔

عوض ۔ یہ **قط** کے مقابل ہے اور **قط** بمعنی ماضی ہوتا ہے اور یہ بمعنی استقبال کے ہوتا ہے۔ وہاں استغراق ماضی میں تھا یہاں پر استغراق مستقبل میں ہے

اور عندالبعض اس کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ **عوض** کا مضاف الیہ **قبل، بعد** کی طرح محذوف منوی ہوا کرتا ہے اب **لا اضربه عوض** کے معنی ہوں گے **لا اضربه عوض العائضین یعنی دهر الداهرین** ہیں لہذا ان میں شبہ افتقاری پائی گی۔

اسکا مبنی بر ضم ہونا مشہور ہے۔ لیکن عندالبعض مبنی بر فتح مبنی بر کسر بھی جائز ہے۔

بعض نے عوض کو شبہ اہمالی کی وجہ سے مبنی کہا ہے۔

اگر یہ مضاف واقع ہو تو معرب ہوگا جیسے **لا اضربه عوض العائضین** یعنی **دهر الداهرین**

﴿امس﴾ اس کی دو حالتیں ہیں۔

پہلی حالت امس معرفہ ہو بمعنی گزشتہ دن ی یہ مبنی علی الکسر ہوگا یہ منصوب محلا ہوگا بنا بر ظرفیت

فائدہ: کبھی یہ نصب علی الظرفیت سے خارج ہوتا ہے اور **من** یا **مذ، منذ** کی وجہ سے مجرور محلا فاعل یا مفعول وغیرہ ہوتا ہے لیکن اس صورت میں بھی مبنی بر کسر رہے گا۔

اور بعض نے اس کو غیر منصرف پڑھا ہے۔ کہ یہ معدول ہے۔ **الامس** سے (معرفہ اور عدل)

دوسری حالت جب مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو جائے یا نکرہ کرلیا جائے تو ان تینوں صورتوں میں بالاتفاق معرب ہوا کرتا ہے جیسے مضیٰ امسنا ومضی الامس المبارك۔
كل غدٍ صار امسا امس۔

علت بناء کہ یہ فعل ماضی کے معنی میں ہے۔

﴿مُذ، مُنذ﴾ یہ دو معنوں کے لئے آتے ہیں (۱) اول مدت کے لئے جس وقت (متیٰ) کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے کوئی سوال کرے متی ما رایت ذیدا۔ جواب ما رائیتہ مذ یوم الجمعة یہاں اول مدت والا معنی ہے۔ (۲) جمیع مدت والا معنی ہو جب کہ (کم) کے جواب بننے کی صلاحیت ہو۔ جیسے کم مدتنا ما رایت ذیدا ، ما رایتہ منذ یومان۔

فائدہ: (مُذُ مُنذُ) یہ ظرف بھی واقع ہوتے ہیں اور اسم غیر ظرف اور حرف جر بھی۔ جس کی تفصیل یہ ہے ان کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) انکے بعد جملہ اسمیہ یا فعلیہ ماضویہ ہو تو یہ اسم ظرف ہوتے ہیں۔

(۲) اگر ان کے بعد اسم مرفوع واقع ہو تو یہ اسم غیر ظرف ہوتا ہے۔ جیسے مذ یومُ الجمعہ، منذ یومان۔ اور یہ مبتداء مابعد کا اسم خبر ہوتا ہے یا برعکس۔ اور بھی اقوال ہیں۔ ہمع الہوامع ۲/

(۳) اگر ان کے متصل اسم مجرور ہو تو یہ حرف جر ہونگے۔ اگر زمانہ ماضی ہو تو (مِنْ) کے معنی میں ہونگے۔ جیسے ما رئیته مذ یوم الخمیس ، ای من یوم الخمیس۔

اور اگر زمانہ حال ہو تو (فی) کے معنی میں ہونگے جیسے۔ ما رئیته مذ یومنا، ای فی یومنا۔

اور نکرہ معدودہ ہو تو (من و الی) کے معنی میں ہونگے۔ جیسے ما رئیتہ منذ ثلاثة ایام ای من ثلاثة ایام۔

فائدہ: مذ منذ کے بعد اسم مرفوع ہو تو اس کی ترکیب میں اختلاف ہے کوفیین کا مذہب یہ ہے کہ وہ اسم فعل مقدر کی وجہ سے مرفوع ہے اور بصریین کا مذہب یہ ہے کہ مذ منذ مبتداء ہیں اور مابعد

اسم مرفوع اس کی خبر ہے۔

کوفین کی دلیل: کہ مذ اور منذ مرکب ہیں من اور اذ سے۔ ہمزہ کو حذف کر کے میم کو ضمہ دے دیا جس کی اصل پر دلیل کہ عرب کا مذ کو منذ پڑھنا ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ من اور اذ سے مرکب ہیں تو اس کے بعد اسم کا مرفوع ہونا فعل مقدر کی وجہ سے ہوا کیونکہ اذ کے بعد فعل ہی احسن ہوتا ہے۔ اب تقدیری عبارت اس طرح ہو گی۔ مارا یته مذ مضی یومان اور جب ان کے بعد اسم مجرور ہو تو ہو من کے اعتبار سے مجرور ہوگا اسی وجہ سے منذ کے بعد جر احسن ہے کیونکہ اس میں من کے نون کا ظہور ہے اور مذ کے بعد رفع احسن ہے جس میں اذ کو من پر غلبہ دے دیا ہے۔

بصرین کی طرف سے جواب جس کا حاصل یہ ہے مذ منذ کو من اور اذ سے مرکب ماننے پر کوئی دلیل نہیں ہے باقی رہا عرب کا منذ کو منذ پڑھنا یہ شاذ و نادر ہے۔ جبکہ لغت فصیحہ مشہورہ بالضم ہے نیز آپ کا یہ کہنا کہ مذ کے بعد رفع بہتر ہے اذ کا اعتبار کرتے ہوئے اور منذ کے بعد جر بہتر ہے من کا اعتبار کرتے ہوئے یہ بات غلط ہے اور باطل ہے۔ اس لیے کہ قاعدہ یہ ہے کہ جب دو حرف مرکب ہوں تو ان کا اپنا اپنا عمل باطل ہو جاتا ہے اور ان میں ایک نیا حکم پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے لولا اور لوما اور الا لو کا الگ معنی تھا اور لا کا الگ معنی تھا جب دونوں کو اکٹھا کیا تو دونوں میں ایک نیا حکم پیدا ہوا اور اس طرح لوما بھی ہے۔

بصرین کی دلیل کہ مذ منذ کا معنی ہے آمد جیسے مارائیته مذ یومان کی تقدیری عبارت اس طرح ہو گی امدة انقطاع الرؤیته یومان تو اس میں آمد مرفوع مبتداء ہے جو ان کا قائم مقام ہے وہ بھی مرفوع بالابتداء ہو گا لہذا جب یہ مرفوع محلا مبتداء ہوئے تو مابعد کا اسم مرفوع ان کی خبر ہو گا۔ (الانصاف صفحہ ۳۵۵ جلد نمبر ۱۔ حاشیہ الصبان صفحہ ۱۹۸ جلد نمبر ۲ مغنی اللبیب صفحہ ۳۲۵ شرح التصریح علی التوضیح صفحہ نمبر ۲۱ جلد نمبر ۲)

علت بناء مذ میں تو شبہ وضعی پائی جاتی ہے کہ اس کی وضع دو حرف پر ہے اور منذ کو بھی اس پر

محمول کیا گیا ہے۔

﴿ **لَمَّا** ﴾ یہ ظرف زمان ماضی کے لئے آتا ہے بمعنی (جس وقت) اور یہ شرط و جزاء کا تقاضا کرتا ہے جو کہ دونوں فعل ماضی ہونگے۔ لما اگر مضارع پر داخل ہو جائے تو پھر جازم اگر ماضی پر داخل ہو جائے تو حرف شرط اگر ان دو کے علاوہ ہو تو استثنا کے لیے آتا ہے۔

﴿ **رَیْث** ﴾ یہ ظرف زمان منقول عن المصدر ہے۔ (راث، یریث، ریثا) اور مراد مقدار ہوتی ہے۔ جیسے **انتظرته ریث صلیٰ ای قدر صلاته۔**

علت بناء: اضافت الی الجملہ ہے۔

فائدہ: اکثر اس کا استعمال (ما۔ان) کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن کبھی دونوں سے مجرد بھی ہوتا ہے جیسے **انتظر ریثما احضر۔ ریث ان اصلی۔ وقف ریث صلینا۔**

﴿ **الآن** ﴾ ظرف زمان موجودہ وقت کے لئے۔ ظرف زمان ماضی کے لئے۔

علت بناء: فی کے معنی کو متضمن ہے۔ اور شبہ جمودی بھی ہے۔

فائدہ: اس پر حروف جارہ میں سے **من، الی، حتی، مذ، منذ** داخل ہوسکتے ہیں۔ اس صورت میں یہ مبنی بر فتح ہوگا اور مجرور محلا ہوگا۔

﴿ **بَیْنَا بَیْنَمَا** ﴾ اس کا اصل (بین) نون کے فتحہ کو اشباع کیا تو بینا ہو گیا ان کے بعد اکثر جملہ اسمیہ ہوگا اور قلیلا جملہ فعلیہ بھی آتا ہے۔

فائدہ: اصل (بین) مکان کے لئے اور کبھی زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے **ساعة الجمعة بین خروج الامام و انقضاء الصلوة** (الحدیث) لیکن جب اس کے ساتھ جب (الف) یا (ما) زائدہ لاحق ہو جاتی ہے تو زمان کے ساتھ مختص ہے۔

ظروف مکان

﴿ **أَیْنَ** (**أَنّیٰ**) ﴾ دو معنوں کے لئے آتے ہیں (۱) استفہام جیسے **این تذهب اذهب الی تقعد۔** (۲) شرط جازم۔ جیسے **این تجلس اجلس، انی تقعد اقعد** یہ مبنی ہیں شبہ معنوی کی

وجہ سے اور انی کیف کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔ جیسے فاتو حرثکم انی شئتم ای کیف شئتم۔

قبل، بعد ، قدام ، خلف ، فوق ، تحت ، یمین ، شمال ، امام ، وراء ، عُــل بمعنیٰ فوق) یہ ظروف غایات ہیں۔ جن کی چار صورتیں ہیں ۔ جن میں سے تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہیں۔

(۱) مضاف الیہ مذکور ہو۔

(۲) مضاف محذوف ہو نسیاً منسیاً یعنی متکلم کی نیت اور قصد میں باقی نہ ہو۔

(۳) مضاف الیہ محذوف ہو اور متکلم کی نیت اور قصد میں لفظ باقی ہوں۔ ان تینوں حالتوں معرب ہوتے ہیں۔

(۴) مضاف الیہ محذوف ہو اور متکلم کے ارادہ اور نیت میں فقط معنیٰ باقی ہو اس صورت میں مبنی ہوں گے۔ یہ ظروف غایات شبہ افتقاری کی وجہ سے مبنی ہیں۔ اور مبــنـــی برضم اس لئے کہ جبر نقصان ہو جائے۔ ان کا نام ظــروف غــایـات رکھا جاتا ہے اس لئے کہ کلام کی غایت ان کا مضاف الیہ ہوتا ہے لیکن جب مضاف الیہ حذف ہو گیا تو کلام کی غایت یہی بن گئے اسی وجہ سے ان کا نام ظروف غایات رکھا گیا ہے۔

قبل بعد الخ : مبنی علی الفتح اس لیے ہے کہ یہاں پر جبر نقصان ہے اس نقصان کو پورا کرنے کے لیے ضمہ دیا ہے۔ (حروف غایات کی چار حالتیں ہمع العوامع معنی ۱۴۱ جلد نمبر ۲)

ضــــابـطــه: لفظ غیــر لیـــس یا لا کے بعد ہو۔ جیسے لیـــس غیــر ، لا غیــر اور لفظ (حَسْب) کو ظروف غایات کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے وہی حکم دیا جاتا ہے۔

ضابطه: اس کا حاصل یہ ہے کہ جو ظروف مبـنـی نہ ہوں جب جملہ کی طرف مضاف ہوں یا کلمہ اذ کی طرف مضاف ہوں تو ان کو مبنی پر فتحہ پڑھنا جائز ہے مبنی کی مصاحبت کی وجہ سے۔ یا اس لیے کہ وہ مضاف ہیں جملہ کی طرف اور جملہ مبـنـی ہوتا ہے۔ تو قاعدہ ہے کہ مضاف اپنے

مضاف الیہ سے بنا حاصل کر لیتا ہے جیسے یوم ینفع الصادقین صدقھم اس میں یوم چونکہ ینفع الصادقین جملہ کی طرف مضاف ہے اس لئے اس کو مبنی پر فتح پڑھنا جائز ہے اور وہ ظروف جو اذ کی طرف مضاف ہوں ان کے مبنی ہونے کی وجہ کہ یہ بھی بواسطے اذ جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں ان کا معرب ہونا بھی جائز ہے اس لئے کہ اسم مضاف کا اپنے مضاف الیہ سے بناء حاصل کرنا واجب نہیں ہوا کرتا۔

ضابطہ: جس طرح ظروف مذکورہ کو معرب اور مبنی برفتحہ پڑھنا جائز ہے اسی طرح لفظ مثل اور لفظ غیر کو بھی مبنی برفتحہ اور معرب پڑھنا جائز ہے جبکہ تین لفظوں میں سے کسی ایک لفظ کے ساتھ واقع ہو۔ (۱) ما مصدر یہ جیسے مثل ما انکم تنطقون۔ ضربته مثل ماضرب زید میں نے اس کو مارا مثل مارنے زید کے (۲) ان مفتوحہ جیسے ضربته غیر ان ضرب زید (۳) ان مفتوحہ مثقلہ جیسے ضربته غیر ان زیدا قائم

اور یہ اس لئے جائز ہے کہ ان میں شبہ افتقاری پائی جاتی ہے کہ یہ مضاف الیہ کی طرف محتاج ہوتے ہیں اور معرب ہونا اس لئے جائز ہے کہ اصل میں اسم ہیں جن کا معرب ہونا جائز ہوا کرتا ہے لفظ مثل اور غیر ظرف نہیں ان کو مبنی ہونے کی وجہ سے ذکر کر دیا گیا۔

﴿حَیْثُ﴾ یہ ظرف مکان مبنی علی الضم ہے یہ اکثر جملہ کے طرف مضاف ہوا کرتا ہے جیسے سنستدرجھم من حیث لا یعلمون اس کی مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حیث لازم الاضافتہ ہے جملہ کے طرف لیکن حقیقت میں یہ جملہ میں جو مصدر ہے اس کے طرف مضاف ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے چونکہ وہ مصدر مذکور نہیں تو اسکی مشابہت ظروف غایات کی ساتھ ہوگئی تو اسی وجہ سے اس کو بھی مبنی برضم کر دیا گیا۔

لیکن کبھی کبھی یہ مفرد کی طرف بھی مضاف ہو جاتا ہے جیسے اما تری حیث سھیل طالعا ای مکان سھیل ۔جب یہ مفرد کی طرف مضاف ہو تو مکان کے معنی میں ہوگا اس میں پھر اختلاف ہے کہ اس صورۃ میں معرب ہوگا یا مبنی بعض کے نزدیک معرب ہوتا ہے اسلئے کہ جو علت بناء کی

تھی وہ اضافت الی الجملۃ تھی وہ زائل ہوگئی ہے لیکن مشہور بات یہ ہے کہ مبنی ہوگا کیونکہ مفرد کی طرف اضافت قلیل اور شاذ ہے جس کا قطعا کوئی اعتبار نہیں۔

فائدہ: حیث کے ساتھ جب ما زائدہ لاحق ہو جائے تو یہ اسم شرط جازم ہوتا ہے۔ حیثما تذھب اذھب ۔

دوسری علت بناء: شبہ افتقاری ہے کہ یہ جملے کی طرف محتاج ہے اور چونکہ جملے میں مضاف کا اثر جاری نہیں ہوتا ہے یعنی جملے میں جر نہیں ظاہر ہوتا ہے۔ تو گویا حیث کا مضاف الیہ ہی نہیں تو پھر بھی ان کی مشابہت غایات کے ساتھ آ گئی ۔ (ھمع العوامع صفحہ ۱۵۲)

فائدہ اس کی اضافت مفرد کی طرف ہوتی ہے اگر مفرد کی طرف اضافت ہو تو پھر یہ مبنی ہے یا معرب اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے معرب قرار دیا ہے اسلیے کہ علت بناء اضافت الی الجملہ تھا جب مفرد کی طرف اضافت ہوئی تو علت بناء نہیں رہی اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ مفرد کی طرف اضافت ہو جائے تب بھی مبنی ہے اس لیے کہ مفرد کی طرف اضافت شاذ و ناذ ہی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اس لیے جہاں بھی آئے گا یہ مبنی ہوگا اور ضمہ کے ساتھ مبنی ہوگا۔

(**ھنا، ثم**) یہ اشارات مکان کے لئے ہیں (ھنا) مکان قریب اور (ثم) مکان بعید کے لئے۔ کبھی اس کے ساتھ تاء تانیث لاحق ہو جاتی ہے۔ جیسے فمضیت ثمة قلت لا یعنینی۔

﴿**مع**﴾ یہ ظرف مکان یا زمان اور اجتماع کے لئے آتا ہے جیسے ان معك، جئت مع الفجر عند البعض یہ ہمیشہ مبنی بر سکون ہوتا ہے۔ اور عند البعض یہ ہمیشہ معرب لازم النصب ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ اکثر اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے لیکن کبھی بغیر اضافت کے تنوین کیساتھ بھی مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے (معًا) اس صورت میں اکثر حال ہوتا ہے۔ جیسے جئنا معا ای جمیعا اور کبھی خبر۔ جیسے خالد و سعید معا۔

فائدہ: (معًا، جمیعًا) میں فرق یہ ہے کہ اول میں وقت واحد اور ثانی میں ضروری نہیں۔

﴿دُوْنَ﴾ ظرف مکان ہے اور (فوق) کی ضد ہے۔ جیسے هو دونهٔ۔

فائدہ: یہ کبھی (امام) اور (وراء) کے معنی میں آتا ہے۔

(هنا، ثم) یہ اشارات مان کے لئے ہیں (هنا) مکان قریب اور (ثم) مکان بعید کے لئے۔ کبھی اس کے ساتھ تاء تانیث لاحق ہو جاتی ہے۔ جیسے فمضیت ثمة قلت لا یعنینی۔

(لدی ولدن) یہ ظرف زمان اور مکان کے لئے آتے ہیں بمعنی عند

فائدہ: **لدی لدن اور عند میں فرق**: ان میں حضور شرط ہے اور عند میں نہیں۔

فائدہ: جب (لدی) کے ساتھ ضمیر متصل ہوگی تو الف یاء سے بدل جائے گا۔ جیسے لدیه لدیهم، لدینا۔

فائدہ: اول، اسفل، دون ان کے حکم میں ہیں، البتہ اول، اسفل (وصفیت، وزن فعل) کی وجہ سے غیر منصرف ہیں لہذا ان پر تنوین نہیں آئے گی۔

فائدہ: لفظ (اول) کی دو استعمال ہیں اگر اس سے مراد وصف ہو تو بمعنی اسبق ہوگا اور اسم تفضیل والا حکم ہوگا اور غیر منصرف ہوگا اگر وصف مراد نہ ہو تو اسم منصرف ہوگا۔ جیسے ما له اولٌ و لا اخرٌ

﴿ حاصل بحث ﴾

فائدہ: ظروف مبنیہ کی چار قسمیں ہیں (۱) اذ، اذا، متی، کیف، ایسان، امس، مذ، منذ، الآن، حیث، یہ ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں اور مع عند البعض مبنی برسکون ہے۔

(۲) ظروف غایات۔ جو چار صورتوں میں سے ایک صورت میں مبنی ہیں۔

(۳) لفظ یوم اور حین جب مضاف ہوں اذ کی طرف مبنی کی صحبت کی وجہ سے مبنی ہیں۔

(۴) مرکب بنائی بین بین۔ صباح مساء جس کی ماقبل میں گذر چکی ہے۔

فائدہ: اسماء ظروف کی تقسیم باعتبار تعریف وتنکیر۔ (۱) جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں وہ ہمیشہ نکرہ ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ اصل میں فعل کے مصدر کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور فعل میں جو مصدر ہوتا ہے وہ نکرہ ہوتا ہے اور فعل مصدر نکرہ سے بنتا ہے۔ لهذا یہ بھی نکرہ ہوئے

(۲) جو شرط کے معنی میں ہوں۔

(۳) جو استفہام کے معنی میں ہوں۔

(۴) جو ظرف مبہم معرفہ کی طرف مضاف ہو وہ بھی نکرہ۔

« التمرین »

ان مثالوں میں ظروف بتائیں ترجمہ اور ترکیب کریں۔

﴿آتیک اذا الشمس طالعة﴾

آتی فعل بفاعل ۔ ك ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ اذا ظرفیہ۔ الشمس مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔ طالعہ صیغہ صفت مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتدا خبر مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿بل احیاء عند ربهم یرزقون﴾

بل غیر عامل غیر معمول۔ احیاء مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ عند ظرف مضاف ۔ رب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ مضاف ۔ ھم ضمیر مجرور بالکسرہ محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر متعلق ہو یرزقون کے ساتھ۔ یرزقون فعل مضارع مجہول مرفوع باثبات نون ۔ واو ضمیر مرفوع محلا نائب فاعل فعل ۔ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتدا کا مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ خبر ہوا مبتدا کا مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ایان یوم القیٰمة﴾

ایان متضمن معنی استفہام خبر مقدم۔ یوم مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ۔ القیمة مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء موخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ءاله مع الله﴾

ہمزہ حرف استفہام غیر عامل غیر معمول ۔ الہ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتدا۔ مع ظرف مضاف ۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر متعلق ہوا ثابت کے ساتھ ۔ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتداء کا مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لا اعطیک درھما عوض﴾

لا نافیہ۔ اعطی فعل مضارع معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بہ مومرفوع محلا فاعل۔ ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ اول۔ درھما مفعول ثانی عوض لتا کید۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿انی تقرا اقرا﴾

انی شرطیہ جازمہ ی ضمیر مفعول فیہ مقدم۔ تقرا فعل مضارع معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر فعل شرط۔ اقرا فعل مضارع معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔

﴿جئتک امس﴾

جئت فعل بفاعل۔ ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ امس مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لا تمش قدام زید﴾

لا ناھیہ جازمہ۔ تمش فعل مضارع مجزوم بحذف لام۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ قدام منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ زید مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لله الامر من قبل ومن بعد﴾

لام حرف جار۔ الله مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت فعل کے ساتھ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ الامر خبر۔ من حرف جار۔ قبل مجرور محلا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ من جار بعد مجرور محلا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا۔ الامر کے ساتھ الامر اپنے متعلق سے مل کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما رأیتک قط﴾

مــا نافیہ غیر عامل غیر معمول ۔ راء یــت فعل بفاعل ۔ ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ قــط لتاکید ماضی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اذا الشمس کورت﴾

اذا شرطیہ غیر جازم۔ الشــــمــسُ نائب فاعل فعل محذوف کــورت کے لئے۔ فعل فاعل مل کر مفسَّر۔ کورت فعل ضمیر در و مستتر معبر بھی مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تفسیر۔

﴿فأتوا حرثکم انی شئتم﴾

فــا استینا فیہ۔ اتــو فعل واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ حــرث منصوب بالفتح لفظاً مضاف۔ کــم مجرور بالکسرہ محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر دال بر جزا۔ انــی شــئتم ظرف مکان متعلق ہے اتو فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿این ترید﴾

این شرطیہ مفعول فیہ مقدم۔ تــریــد فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ۔

﴿اذا اراد الله بقوم سوء فلا مرد له﴾

اذا شرطیہ۔ اراد فعل ماضی۔ الــلــه مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ ب جار۔ قوم مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا اراد فعل کے ساتھ۔ ســوء مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط۔ فــا جزائیہ لا نافیہ مرد فعل ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ لام حرف جارہ ضمیر مجرور محلا۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ۔ مــــر د کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ۔

﴿یا سعید انظر ورنک﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ سعید مفعول

یہ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل منادی۔ انظر فعل امر حاضر معلوم ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ وراء ظرف مضاف ک ضمیر مجرور بالکسرہ محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر مقصود بالنداء۔ منادی مقصود بالنداء سے مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ

﴿ ملرایته مذ یومان ﴾

مانافیہ۔ رایت فعل بفاعل ہ ضمیر منصوب محلا مفعول بہ مذ مرفوع محلا مبتدا۔ یومان مرفوع بالالف لفظا خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ المال لدیک ﴾

المال مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ لدی مرفوع محلا مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ بحث اسماء کنایہ ﴾

قولہ اسماء کنایات ساتواں قسم اسماء مبنیات میں سے اسماء کنایات ہیں۔ کنایات جمع ہے کنایة کی اور کنایة مصدر ہے جس کا معنی کسی شیٔ کو کسی غرض کی بنا پر ایسے الفاظ سے تعبیر کرنا کہ اس پر اس کی دلالت صریح نہ ہو۔ لیکن یہاں پر یہ معنی مصدری مراد نہیں بلکہ حاصل بالمصدر مراد ہے ما یکنی به۔ یعنی وہ اسماء جن سے کنایہ کیا گیا ہو اور وہ بھی تمام مراد نہیں بلکہ بعض مراد ہیں کیونکہ بعض اسماء کنایہ معرب ہیں جیسے فلان اور فلانة یہ اعلام سے کنایہ کیا جاتا ہے۔

اسم کنایة کی تعریف: کنایہ وہ اسم ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔

کم و کذا عدد سے کنایہ ہیں جیسے کم مالاً، انفقت کتنا مال خرچ کر دیا و عندی کذا درهماً میرے پاس اتنے درہم ہے۔

اور کیت ذیت مبہم بات سے کنایہ ہیں اور یہ اکثر واو عطف کے ساتھ مکرر استعمال ہوتے ہیں جیسے سمعت کیت و کیت میں نے ایسے ویسے سنا۔ کان بینی وبین فلان ذیت و ذیت میرے اور فلاں کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوگئیں۔ ان دونوں کی تاء کو ضمہ اور فتحہ اور کسرہ تینوں

کے ساتھ پڑھ سکتے ہے۔
یعنی کیتَ کیتِ کیتُ ۔ ذیتَ ،ذیتِ ، ذیتُ۔
فائدہ اسماء کنایہ کی مبنی ہونے کی وجہ۔
کم میں شبہ وضعی ہے۔اور کم کی دو قسمیں ہیں کم استفہامیہ اور کم خبریہ کم استفامیہ میں شبہ معنوی ہے کہ وہ تو ہمزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے اور کم خبریہ کم استفہامیہ پر محمول ہے۔
کذا اپنے اصل کے اعتبار سے مبنی ہے۔ یہ اصل میں کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے تو جس طرح یہ ترکیب سے پہلے مبنی تھا تو ترکیب کے بعد بھی مبنی ہے۔اگرچہ اب ایک بن چکا ہے اور خبر کا معنی دیتا ہے۔
کیت ، ذیت شبہ قوی اور شبہ اہمالی کی وجہ سے مبنی ہیں۔ کہ یہ جملہ کی جگہ پر واقع ہے۔ اور جملہ مستقل ہوتا ہے ماقبل اور مابعد کا محتاج نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ جملہ کی جگہ واقع ہوتے ہیں اور جملہ مبنی الاصل ہے تو یہ اس کی جگہ واقع ہونے پر مبنی ہو گیا ہے۔

﴿مرکب بنائی﴾

آٹھواں قسم مرکب بنائی ہے۔جس کی تفصیل گذر چکی ہے۔

﴿بحث تعریف و تنکیر﴾

قولہ اسم بر دو ضرب است معرفہ ونکرہ ضرب کے دس معنی آتے ہیں۔
(۱) مارنا (۲) بیان کرنا (۳) ملانا (۴) مثل (۵) ظاہر کرنا (۶) پانی پر تیرنا (۷) کسی کو سلانا (۸) دینا (۹) شعر کا آخری لفظ (۱۰) ہر چیز کی قسم۔ یہاں پر یہی معنی ہیں۔
اسم کی باعتبار عموم وخصوص کے دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔
معرفه ماوضع لشیء معین معرفہ وہ اسم ہے جو کسی شی معیّن کے لئے وضع کیا گیا ہو۔اور معرفہ کی سات قسمیں ہے (۱) مضمرات (۲) اعلام شخصیہ۔
فائدہ کہ اعلام کی دو قسمیں ہیں (۱) علم جنسی (۲) علم شخصی۔

علم شخصی ماخُصِّص فی اصل الوضع بفرد واحد ، فلایتناول غیرہ من افراد جنسہ۔ کزید۔

علم جنسی ماتناول الجنسَ کلَّہ غیرَ مختص بفرد واحد کاسامہ علماعلی الاسد وقیصر علی من ملك الروم ۔اس پرلفظ کےاعتبار سےتواحکام علم والے جاری ہونگے۔کہ یصح الابتداء بہ مثل اسامۃ ھذا،و مجیئ الحال منہ مثل ھذااسامۃ مقبلاً ویمتنع من الصرف ولایسبقہ حرف التعریف ولا یضاف فلایقال الاسامۃ واسامۃ الغابۃ کمایقال الاسد واسد الغابۃ۔ ھوباعتبار ھذہ معرفۃ لیکن معنی کےاعتبار سےجنس ہےنکرہ ہےجوقلیل وکثیر پرصادق آئیگا۔

علم جنسی اورجنس میں فرق ہے کہ یہ لفظاًمعرفہ ہےاورمعناً نکرہ ہےکمامر۔اوراسم جنس لفظاًومعناً نکرہ ہے۔جس کی وجہ سےلفظ کےاعتبار سےاسپرعلم والےاحکام جاری نہیں ہونگے یعنی لایصح الابتداءالخ

وجہ حصر اسم تین حال سے خالی نہیں۔کہ علم معین شخص کے لیےوضع ہوگایاماھیت کلی کے لیے وضع ہوگا اگر معین شخص کے لیے وضع ہو ہوتوعلم شخصی ہوگا۔اگر ماھیت کلی کے لیے وضع ہوتو دوحال سے خالی نہیں تو پھر دوحال سے خالی نہیں ذھن میں متعین ہوگایانہیں اگر متعین ہوتوعلم جنسی جیسےاسامہ اگرنہیں تواسم جنس ہوگا جیسےاسد۔ ہمع الھوامع ۱؍۲۳۲

(۳)اشارات (۴) اسماءموصولات ۔ان اسمائے اشارات اوراسماءموصولات کومبہمات کہا جاتاہے۔اس لئے کہ اسماءاشارہ بغیراشارہ حسیہ کےمخاطب کے ہاں مبہم ہوا کرتا ہے کیونکہ متکلم کے پاس کئی اشیاء ہیں جن میں سے ہرایک مشارالیہ بن سکتی ہے۔لہذااشارہ حسیہ کےبغیرتعیین نہیں ہوسکتی تھی اس کومبہم کہاجاتا ہےاوراسماءموصولہ بھی بغیرصلہ کےمبہم تھےاس لئے ان دونوں کو مبہمات کہاجاتا ہے۔

(۵) معرف باللام جیسے الرجل

(۶) کوئی اسم مضاف ہوان میں سے کسی ایک کی طرف اضافت معنویہ کےساتھ۔اضافت معنویہ

کی قید سے اضافہ لفظیہ کو خارج کرنا مقصود ہے کیونکہ اضافہ لفظیہ نہ تو تعریف کا فائدہ دیتی ہے نہ تخصیص کا۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

فائدہ: غلام ابیك ۔ مالك یوم الدین یہ معرفہ ہیں حالانکہ یہ معرفہ کے اقسام میں داخل نہیں کیونکہ یہ ان پانچ اسماء میں سے کسی ایک کی طرف مضاف نہیں بلکہ یہ مضاف ہے ایسے اسم کی طرف کہ وہ مضاف ہے معرفہ کی طرف۔

فائدہ: لفظ غیر، مثل ،شبہ ، نحو ، شان ، سویٰ یہ اسماء جو متوغلہ فی الابھام ہیں اضافت الی المعرفہ کے باوجود نکرہ رہتے ہیں۔ الا یہ کہ انکی مضاف الیہ کی ضد واحد ہوتو معرفہ بن جاتے ہیں جیسے باری تعالیٰ کا قول غیر المغضوب علیھم ۔ومثل قولك علیك بالحرکت غیر السکون۔

(۷) معرف بحرف نداء جیسے یا رجل یہ اس وقت معرفہ ہوتا ہے جس وقت تعیین مقصود ہو۔ ورنہ نکرہ ہوگا جیسے یا رجلاً خذ بیدی

﴿ مراتب تعریف ﴾

فمضمر اعرفها ثم العلم　　　فذو اشارۃ فموصول متم

فذو اداۃ فمنادی عینا　　　فذو اضافۃ بها تبینا

(حضری جلد نمبر ا صفحہ ۵۳)

لفظ اللہ جو اسم ہے ذات واجب الوجود کا وہ اعرف المعارف ہے۔ اسلئے کہ اسی سے تو ہر چیز کو تعریف وتعیین حاصل ہوتی ہے۔

اس کے بعد ترتیب یہ ہے۔ پہلا درجہ مضمرات کا ہے۔ دوسرا مرتبہ علم کا ہے تیسرا درجہ اسم اشارہ کا ہے چوتھا درجہ معرف باللام اور موصول کا ہے۔ اور بعض نے معرف باللام کو موصول سے اعرف قرار دیا ہے (خضری)

اور باقی رہا مضاف کا درجہ اور مرتبہ کیا ہے۔ اس میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب مضاف اپنے مضاف الیہ کا درجہ لے لیتا ہے یعنی وہ اپنے مضاف الیہ کی قوۃ

کے مساوی ہوتا ہے کہ اگر علم کی طرف مضاف تو علم والا درجہ رکھتا ہے سوائے مضاف الی المضمر کے۔ کہ مضاف الی المضمر کے لیے علم کا مرتبہ ہوگا۔

دوسرا مذھب مضاف اپنے مضاف الیہ کا درجہ لے لیتا ہے مطلقاً یعنی بغیر استثناء ضمیر کے

تیسرا مذھب بعض کے نزدیک ایک درجہ کم ہوتا ہے۔ اگر ضمیر کی طرف مضاف ہو تو علم کا درجہ لے لیتا ہے۔ خضری میں اسی کو انسب قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ ابن ہشام نے اول کو مذہب صحیح قرار دیا ہے۔ شرح ش ۱۵۱

فائدہ: مضمرات میں سے ضمیر متکلم پھر مخاطب کا۔ اسلیے کہ ضمیر متکلم میں التباس بالکل نہیں ہوتا جبکہ ضمیر مخاطب میں بسا اوقات التباس آجاتا ہے جس وقت مخاطب متعدد ہوں۔ پھر ضمیر غائب جو سالم عن الابہام ہو۔ یعنی اس سے پہلے ایک اسم صریح ہو خواہ معرفہ ہو یا نکرہ ہو۔
احترازی مثال جاء نی زید وعمر فاکرمته ابھی اکرمتہ کی ضمیر میں ابہام ہے زید بھی ہے عمر بھی ہے ہم کس کو مرجع بنائیں لہذا یہ ضمیر جو سالم عن الابہام نہیں اس کا مرتبہ عالم کا ہے۔ یا عالم سے بھی کم ہے۔ (خضری)

(شرح شذور الذھب صفحہ ۱۳۲ حاشیہ الصبان صفحہ ۱۶۰ جلد نمبر ۱)

فائدہ: معرفہ بہ نداء میں اختلاف ہے۔ عند البعض یا رجل نکرہ ہے۔ جیسے قبل از نداء نکرہ تھا۔ اس حرف نداء کا تعریف میں دخل نہیں۔

اور بعض نے اسے معرفہ قرار دیا ہے لیکن اسے مستقل قسم شمار نہیں کیا بلکہ اسکو معرف باللام میں داخل کیا کہ یہ اصل میں الرجل تھا۔ اب اس پر حرف نداء داخل کرنے کی دو صورتیں تھیں

(۱) ایھا کا فاصلہ لایا جائے (۲) یا اس سے الف لام کو حذف کر دیا جائے۔

اور بعض نے اسے معرفہ کا مستقل قسم قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے مصنفؒ نے اسکو ذکر کر دیا۔

متن: العلم ماوضع لشیٔ معین لا یتناول غیرہ بوضع واحد

علم وہ اسم ہے جو شی معین کیلئے وضع کیا گیا ہو اس حال میں کہ وہ وضع واحد کے ساتھ اس کے غیر کو

شامل نہ ہو۔

فائدہ: علم کی تین قسمیں ہیں۔کنیت،لقب،اسم محض۔

وجه حصر علم دو حال سے خالی نہیں اس کے شروع میں لفظ اب یا ام۔ ابن یا بنت ہوگا یا نہیں اگر ہو تو وہ کنیت ہے اگر نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ اس سے مقصود مدح یا ذم ہوگی یا نہیں اگر اس مقصود مدح یا ذم ہو تو یہ لقب ہے اگر مدح یا ذم مقصود نہ ہو تو علم محض ہے۔

والنكرة ما وضع لشى غير معين كرجل وفرسٍ۔

نکرہ وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہو شی غیر معین کے لئے۔

فائدہ: نکرہ کی علامت یہ ہے کہ وہ لام تعریف کو قبول کرتا ہے اسی طرح اس پر رب اور کم خبریہ کا داخل ہونا درست ہوتا ہے اور اسی طرح اس کا حال اور تمیز واقع ہونا اور لا مشبہ بلیس کے لئے اسم واقع ہونا بھی درست ہوتا ہے۔ یہ شعر معرفہ قسموں کے بارے میں ہے اس میں ترتیب کے ساتھ معرفہ کی قسمیں ذکر کی گئی ہیں۔

فائدہ: **اذا كان الضمير و الاشارة والموصول مستوية وضعاً واستعمالاً فمامعنى كون بعضها اعرف من بعض كما مر قلت لان تعريفها من امر زائد على الوضع كاالمرجع والحضور فى الضمير والاشارة فى الاسم الشارة والصلة وفى الموصول ولاشك ان بعض هذه اوضع من بعض فاالترتيب انما هو بااعتبار ها لابالوضع الا ترى ان الحروف مثلها وضعاً واستعمالاً وليست معارف لعدم قرينة التصريف۔**

(ھمع الھوامع صفحہ ۲۳۲ جلد نمبر ۱)

﴿ بحث تذکیر و تانیث ﴾

قولہ: **اسم بر دوضرب است مذکر ومونث** اسم کی تیسری تقسیم کا بیان ہے۔

اسم دو قسم پر ہے (۱) مذکر اور مؤنث لیکن تسہیل والے اس کے ساتھ متمکن کی قید لگاتے ہیں یعنی وہ

کہتے ہیں کہ اسم متمکن باعتبار جنس کے دو قسم پر ہے جب متمکن کی قید لگائی تو اس سے غیر متمکن نکل گیا اس لیے کہ اس میں تذکیر اور تانیث وضعی ہوتی ہے۔ جیسے ھو کو مذکر کے لیے اور ھی کو مؤنث کے لیے وضع کیا ہے۔ مذکر اصل ہے اور مؤنث فرع ہے۔ اس پر صبان والے نے دو دلیلیں دی ہیں۔

پہلی دلیل: کوئی چیز خواہ مذکر ہو یا مؤنث اس پر شئی کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور شئی مذکر ہے تو مذکر اصل ہے۔

دوسری دلیل کہ مذکر کسی علامت کا یا کسی زیادت کا محتاج نہیں ہے اور مؤنث علامت اور زیادۃ کا محتاج ہوتا ہے۔ تو مذکر اصل معلوم ہوا۔ اور مؤنث فرع معلوم ہو۔

ضابطہ: تذکیر وتانیث یہ صرف اسماء میں متحقق ہوتی ہے جب مدلول کا قصد کیا جائے۔ لہذا کوئی فعل اور حرف مذکر ومؤنث نہیں ہوگا اگر لفظ مراد لیا جائے تو پھر اسم وفعل وحرف سب میں تذکیر وتانیث آسکتی ہے۔ جس طرح کہ حاشیہ الصبان صفحہ ۱۳۴ اور جلد نمبر ۴ میں لکھا ہے۔

لا یتحقق التذکیر والتانیث الا فی الاسماء اذا قصد مدلولها فان قصد لفظ الاسم جاز تذکیره باعتبار اللفظ وتانیثه باعتبار الکلمة وکذا الفعل والحرف وحرف الهجاء ویجوز فیه الوجهان بالاعتبارین۔

ضابطہ: مالا یتمیز مذکره عن مؤنثه فان کان فیه التاء فهو مؤنث مطلقا کا النملة والقملة للمذکر والمؤنث وان کان مجردا من التاء فهو مذکر مطلقا کالبرغوث للمذکر والمؤنث حاشیة الصبان جلد نمبر ۴ صفحه ۱۲۳۔

مذکر کی تعریف مذکر وہ ہے جس میں علامت تانیث کی نہ ہو جیسے رجل۔ مایصح ان تشیر بهذا۔

مؤنث کی تعریف مؤنث وہ ہے جس کے آخر میں علامۃ تانیث موجود ہو عام ازیں کے وہ علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو جیسے طلحة یا مقدر ہو جیسے ارض۔ مایصح

ان تشیر بھذہ۔

«علامت تانیث تین ھیں»

پہلی علامت تاء ہے لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ حالت وقف میں ھاء بن جائے خواہ تاء ملفوظ ہو جیسے طلحہ یا مقدرہ ہو جیسے ارض۔ جو اصل میں ارضۃ تھا۔ تائے مقدرہ پر متعدد دلیلیں دی جاتی ہیں۔

(۱) تصغیر۔ التصغیر والتکسیر تردان الشیئ الی اصلھا جیسے ارض کی تصغیر اریضۃ آتی ہے۔

(۲) ضمیر مؤنث کا لوٹنا جیسے فاتقوا النار التی اعدت للکافرین۔

(۳) اسم اشارہ مؤنث کے لیے مشار الیہ ہونا۔ جیسے ھذہ جھنم۔ کما قال الناظم ابن مالک صاحب الفیہ نے شعر بیان کیا ہے۔

یعرف التقدیر بالضمیر ونحوہ کالرد فی الصغیر

تائے مقدرہ کو ضمیر کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اور اس کی مثل کے ساتھ یعنی اسم اشارہ کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔ یا اس کو تصغیر کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اس کی تفصیل تنویر میں ہے حتی تضع الحرب اوزارھا۔

دوسری علامت الف مقصورہ ہے۔ جس کے لیے تین شرطیں ہیں۔

(۱) کہ الف مقصورہ زائدہ ہو احترازی مثال فتی، عصا

(۲) کہ الف مقصورہ الحاق کے لیے نہ ہو احترازی مثال ارطی جو جعفر کے ساتھ ملحق ہے تو اسمیں الف مقصورہ الحاقی ہے۔

(۳) الف مقصورہ محض زیادتی کے لیے نہ ہو احترازی مثال قبعثری کہ اسمیں الف محض زیادت کے لیے لایا گیا ہے اتفاقی مثال حبلی الف مقصورہ علامت تانیث ہے۔

تیسری علامت: الف ممدودہ یعنی وہ الف زائدہ جس کے بعد ہمزہ زائدہ ہو جیسے تاء کو نہ

کرے جیسے حمراء۔

فائدہ: تاء چند معانی کے لیے آتی ہے اگر شروع میں ہو تو اسم اشارہ ہوگا جیسے تا، تی، تہ، تھی یا حرف جار ہوگی جیسے تاللہ۔

اگر آخر میں ہو تو اصل استعمال مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لیے ہے۔ صفات میں کثیر جیسے مسلم مسلمۃ۔ اور اسماء میں قلیل۔ (اشمونی)

﴿لیکن چند اور معانی کے لیے بھی مستعمل ہوتی ہے﴾

(۱) خطاب کے لیے جیسے انت۔

(۲) واحد اور جنس میں فرق کرنے کے لیے جیسے تمرۃ، تمر۔ کلمۃ، کلم اور کبھی برعکس کمئۃ، کمء۔ جباۃ، جبء۔

(۳) مذکر کے لیے جیسے ثلاثۃ رجال۔

(۵) حرف محذوف کے عوض جیسے عدۃ۔

(۶) یائے نسبت کے عوض جمع کے آخر میں جیسے حنبلی سے حنابلہ، اشعری سے اشاعرہ

(۷) نقل کے لیے جیسے کافیہ۔

(۷) مبالغہ کے لیے جیسے راویۃ بمعنی کثیر الروایۃ۔

(۸) تاکید مبالغہ کے لیے جیسے علامۃ، نسابۃ۔

(۹) مصدریت کے لیے جیسے فاعلیت، مفعولیت۔

(۱۰) وحدت جیسے نفخۃ واحدۃ۔

(۱۱) تاکید تانیث جیسے نعجۃ۔

(۱۲) زینت کے لیے جیسے بلدۃ طیبۃ۔ قریۃ۔

(۱۳) زائدہ زندیق سے زنادقہ۔

فائدہ: (۱) انسان کے متکرر اعضاء سوائے خد و حاجب کے۔

(۲)عورتوں کے نام۔

(۳)عورتوں کے صفات کالحمل والولادۃ والارضاع والحیض۔

(۴)جنگوں کے نام۔

(۵)جھنم کے تمام طبقات کے نام۔

(۶)ہواء کے نام۔

(۷)شراب کے نام۔

(۸)سورج کے نام۔

(۹)لفظ نفس،ارض

[illegible] چنداوزان اوراسماء ہیں جو مذکراور مؤنث کے لیے برابراستعال ہوتے ہیں(۱)اسم تفضیل مستعمل بہ من(۲)مصادر(۳) حروف تہجی۔

چنداوزان جن کے آخر میں تاءلاحق نہیں ہوتی اس لیے کہ یہ بھی مذکراور مؤنث کے لیے برابر استعال ہوتے ہیں۔

(۱)فعول کاوزن رجل صبور ۔امرائۃ صبور۔ اگر بمعنی مفعول ہوتو پھرآتی ہے جیسے رکوب ۔ ناقۃ رکوبۃ

(۲)مِفْعال کاوزن مفتاح ، مفراح

(۳)مِفعِیل کاوزن مِنطیق للرجل البلیغ والمرئۃ البلیغۃ۔

(۴) مِفعَل کاوزن مِغشَم بمعنی شجاع (اوضح المسالک ۔الہمع)

[illegible]

مئونث کی دوقسمیں ہے(۱) حقیقی (۲)لفظی مئونث حقیقی وہ ہے کہ اس کے مقابلے میں جنس حیوان سے مذکرموجودہو جیسے امرائۃ کے مقابلہ میں رجل اور ناقہ کے مقابلہ میں جمل موجود ہے اور مئونث لفظی وہ ہے کہ اسکے مقابلہ میں جنس حیوان سے مذکر نہ ہو جیسے ظلمۃ۔عین ۔

﴾ التمرين ﴿

ان امثلہ میں مذکراور مونث بتائیں اور اگر مونث ہے تو مونث کی کونسی علامت ہے

ناقة، حاجب، ضربی، حنین، کف، شمس، نار، ارنب، عین، دار، قمر، جحیم، فاطمة، مرفق، اصبع، صغری، البدر، سن، شفة، سوداء، علمی۔

﴾ التمرين ﴿

ان جملوں کی ترکیب کرواور تذکیروتانیث کی پہچان کرو۔

﴾ الحديقة جميلة ﴿

الحديقة مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ جميلة مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴾ هذا لحم طری ﴿

هذا اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء۔ لحم مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف۔ طری مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴾ فاطمة بنت رسول الله ﴿

فاطمة مرفوع بالضمہ لفظاً مبتدا۔ بنت مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ رسول مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ مضاف۔ لفظ الله مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴾ فيها عينان تجريان ﴿

فی حرف جر ھا ضمیر محلاً مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثبت فعل کا ثبت فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر مقدم۔ عینان مرفوع بالالف لفظاً موصوف۔ تجریان مرفوع بالالف لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴾ تورمت قدمی ﴿

تورمت فعل ماضی مجہول۔ قدم مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف ی مضاف الیہ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل۔ فعل اپنی نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ خدیجه عالمة ﴾

خدیجه مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ عالمة مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ هلک فی رجلان محب غال و مبغض قال ﴾

هلك فعل ماضی معلوم۔ فی حرف جر۔ ی ضمیر متصل محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا هلك۔ رجلان مرفوع بالالف لفظا مبین محب مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ غال مرفوع بالضمہ تقدیرا صفت۔ موصوف صفت مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ مبغض مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ قال مرفوع بالضمہ تقدیرا صفت۔ موصوف صفت مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف مل کر بیان مبین بیان مل کر فاعل ہوا فعل کے لئے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ الشمس مشرقة ﴾

الشمس مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ مشرقة مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ الهوا نقی ﴾

الهوا مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ نقی مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ هبت الریح الشدیدة ﴾

هبت فعل ماضی معلوم۔ الریح مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ الشدیدة مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر فاعل فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ فی البیت ساعة حمراء ﴾

فی حرف جر۔ البیت مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا لبتت فعل کے ساتھ۔ لبتت فعل ماضی معلوم۔ ساعة مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ حمراء مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر فاعل ہوا فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الفضة بيضاء﴾

الفضة مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ بیضاء مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مرض كتفاه﴾

مرض فعل مضارع معلوم۔ کتفا مرفوع بالالف لفظا مضاف۔ ہ مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿الم نجعل له عينين و لسانا و شفتين﴾

الم نجعل فعل جحد معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بنحن مرفوع محلا فاعل۔ لام حرف جر۔ ہ ضمیر محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا الم نجعل کے ساتھ۔ عینین منصوب بالیاء لفظا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ لسانا منصوب بالفتحہ لفظا معطوف معطوف علیہ۔ واو عاطفہ شفتین معطوف معطوف علیہ۔ معطوف علیہ اپنی معطوفات سے مل کر مفعول بہ فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اتقوا النار ﴾

اتقوا فعل فاعل۔ النار منصوب بالفتح لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملیہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ما ادراک ما الحطمة﴾

ما استفہامیہ مرفوع محلا مبتدا۔ ادراك فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملیہ فعلیہ خبر ہوئی مبتدا کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ما استفہامیہ مرفوع محلا مبتدا۔ الحطمة مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿ الم نجعل الارض مهادا و الجبال او تادا ﴾

الم نجعل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل۔ الارض منصوب بالفتح لفظا مفعول بہ اول۔ مهادا منصوب بالفتح لفظا مفعول بہ ثانی معطوف علیہ۔ واو عاطفہ الجبال او تادا معطوف علیہ۔ (پہلے مفعول اول کا عطف مفعول اول پر ہے اور ثانی کا ثانی پر) فعل اپنی

فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ قلوب یومئذ واجفة ابصارها خاشعة ﴾

قلوب مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔یوم منصوب محلا مضاف۔ئذٍ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مقدم۔واجفة شبہ فعل۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔صیغہ صفت اپنی فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ابصار مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ھا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ۔خاشعة مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنہ مسؤلا ﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔السمع منصوب بالفتح لفظا معطوف علیہ۔واو عاطفہ ۔البصر معطوف اول۔واو عاطفہ۔الفؤاد معطوف ثانی۔معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر اسم ان۔کل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔اولئک مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔کان فعل ناقص۔ضمیر مستتر مرفوع محلا اسم کان۔عن حرف جار۔ہ مجرور محلا۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا کان کے ساتھ۔مسؤلا منصوب بالفتح لفظا خبر کان۔کان اپنے اسم خبر اور متعلق سے مل کر جملہ خبریہ خبر مبتداء۔مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ خبر ان۔ان اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

واحد و مثنی و مجموع

قولہ بدانکہ اسم برسہ صنف است واحد و مثنی و مجموع ۔

اسم کی چوتھی تقسیم کا بیان۔کہ اسم کی باعتبار تعداد کے تین قسمیں ہیں۔

(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

واحد وہ مفرد ہے جو ایک پر دلالت کرے۔جیسے رجل۔لھذا الرجل دو کلمہ ہوئے

تثنیہ اسم معرب ناب عن مفردین اتفقا لفظا و معناً بزیادۃ الف و نون اویاء و نون مکسورۃ ۔فان اختلفا فی اللفظ فھو من باب التغلیب نحو عمرین

۔فلایثنیان

فان اختلفا فی المعنی فهو من المشترك نحو عینان۔فلایثنیان ۔ للفظ معنیان حقیقی وامجازی ۔رئیت اسدین ای اسدا حقیقیاورجلا شجاعا ۔

و ان ناب عن مفردین بلازیادة فلیس بمثنی کشفع وزوج ۔

و ان ناب عن مفردین بزیادة غیر صالحة للاسقاط وتجرید الاسم منها کاثنین وکلاوکلتا فلیس بمثنی بل ملحق به فی الاعراب ۔

وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے آخر میں الف حالت رفع میں اور یاء ماقبل مفتوح حالت نصبی اور جری میں اور نون مکسور ہو۔جیسے رجلان رجلین۔

تثنیہ کے لئے تین شرطیں ہیں (۱) اسکے مادہ سے اس کا مفرد ہو (۲) دو پر دلالت کرے (۳) اس کے آخر میں الف یا ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ ہو۔ان میں سے اگر ایک شرط نہ پائی گئی تو اس کو تثنیہ نہیں کہیں گے۔جیسے کلا، کلتا اس میں دو شرطیں نہیں پائی گئی۔کہ ان کا مفرد بھی نہیں ہے اور اس کے آخر میں الف اور یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ بھی نہیں لیکن معنی تثنیہ والا ہے اس لئے اس کو ملحق بہ تثنیہ کہیں گے اور اثنان اور اثنتان مشابہ تثنیہ ہیں کیونکہ ان کا مفرد نہیں ہے۔

فائدہ: تثنیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) تثنیہ حقیقی (۲) تثنیہ تغلیبی

تثنیہ حقیقی وہ ہے جو حقیقتاً اپنے دونوں افراد پر صادق آئے۔

تثنیہ تغلیبی وہ ہے جو حقیقت کے اعتبار سے تو ایک فرد پر صادق آئے لیکن اس فرد کو دوسرے پر غلبہ دے کر تثنیہ بنالیا جائے۔جیسے شمسین، قمرین، عمرین، ابو ین، اولین، اخرین۔

فائدہ: نون تثنیہ الف اور یائے ماقبل مفتوح کے بعد آتا ہے۔جیسے رجلان اور رجلین جس پر کسرہ ثقیل نہیں ہوتا ہے۔اور نون جمع واو ماقبل مضموم یا یا ماقبل مکسور کے بعد آتا ہے۔جس کی وجہ سے کسرہ ثقیل ہے اسی وجہ سے نون تثنیہ کو کسرہ دے دیا اور نون جمع کو فتحہ دے دیا اگر برعکس کر لیتے تو ثقل لازم آتا۔لتوالی الاجناس اوللخروج من الضم الی الکسر (اسرار العربیہ

صفحہ٥٠)

جمع: اسم معرب ناب عن ثلاثة او اکثر بزیادة فی آخرہ ککاتبین او تغییر فی بنائہ مثل رجال

فائدہ: جمع مکسر اور جمع سالم میں چار فرق ہیں۔

چوتھا فرق فعل کا اگر فاعل جمع سالم ہو تو فعل مؤنث نہیں لایا جاتا اور جمع مکسر کے ساتھ مؤنث لایا جاتا ہے جیسے قال المسلمون کہہ سکتے ہیں لیکن قالت مسلمون نہیں کہہ سکتے لیکن قال الرجال اور قالت رجال دونوں کہہ سکتے ہیں۔

فائدہ: فلک کا مفرد اور جمع ہونا سیبویہ کا مذہب ہے اور صاحب تسہیل کے نزدیک مختار یہ ہے کہ یہ مشترک ہے مفرد اور اسم جمع کے درمیان۔لہذا فلا یقدر فیہ تغییر۔(حاشیہ خضری جلد نمبر۲ صفحہ١٥٥)

فائدہ: تثنیہ اور جمع کے لیے چند شرائط ہیں۔

پہلی شرط افراد ہو لہذا تثنیہ اور جمع سالم اور جمع مکسر وغیرہ کا تثنیہ اور جمع نہیں بنایا جائے گا

دوسری شرط: معرب ہونا۔لہذا مبنی کا تثنیہ اور جمع نہیں بنایا جائے گا جیسے اسمائے شرط اور اسمائے افعال وغیرہ۔

سوال: یازیدان یا رجلین یہ مبنی ہو کر تثنیہ ہیں۔

تیسری شرط عدم ترکیب ہے لہذا مرکب جیسے زید عالم یہ مرکب ہے اس کا تثنیہ جمع نہیں آتا یہاں مرکب مفید کی بحث ہے اس لیے زید عالم کی مثال لائی۔لہذا مرکب کا تثنیہ اور جمع نہیں بنایا جائے گا۔

چوتھی شرط تنکیر ہے۔لہذا علم کا بھی تثنیہ نہیں بنایا جائے گا اور جمع بھی نہیں بنایا جائے گا مگر بعد از تنکیر۔یہی وجہ ہے وہ اسماء جو اعلام سے کنایہ واقع ہوتے ہیں جیسے فلان اور فلانۃ ان کا تثنیہ اور جمع نہیں بنایا جاتا ہے۔تو وہ نکرہ بن جاتا ہے جس کی تعریف کیے لیے یعنی معرفہ بنانے

کے لیے الف لام کو داخل کیا جاتا ہے لیکن اس سے جمادین جو دو مہینوں کے نام ہیں اور عمایدین جو دو پہاڑوں کے نام ہیں اور عددومات اور عرفات ان کے تثنیہ اور جمع ہونے سے علمیت مسلوب نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے نہ تو ان پر الف لام داخل ہوتا ہے نہ یہ مضاف واقع ہوتے ہیں۔

پانچویں شرط اتفاق لفظ ہے لہذا وہ اسماء جن کا ثانی ہی نہیں جیسے شمس اور قمر ان کا تثنیہ اور جمع نہیں لایا جا سکتا مگر تثنیہ تغلیبی آتا ہے۔

چھٹی شرط کہ اسکے تثنیہ اور جمع سے کسی اور تثنیہ اور جمع کی وجہ سے استغنی نہ کیا جا سکتا ہو۔ لہذا لفظ بعض اور سواء کا تثنیہ اور جمع نہیں لایا جائے گا اس لیے کہ لفظ بعض سے استغنی لفظ جز کے تثنیہ سے ہو جاتا ہے۔ اور سواء کے تثنیہ کا کام سیان دے دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اسمائے عدد سوائے لفظ مائۃ اور الف کا تثنیہ اور جمع نہیں لایا جا سکتا اسلیے کہ ثلاثۃ کے تثنیہ کی جگہ ستۃ کام دے سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے علی مذہب البصریین اجمع اور جمع کا تثنیہ جائز نہیں کیونکہ اس کی جگہ کلا اور کلتا کام دے جاتے ہیں۔

ساتویں شرط تثنیہ اور جمع بنانے سے کوئی فائدہ بھی حاصل ہو۔ لہذا لفظ کل کا تثنیہ اور جمع لانا جائز نہیں ہے۔

آٹھویں شرط فعل کے مشابہ بھی نہ ہو لہذا اسم تفضیل مستعمل بمن کا تثنیہ اور جمع لانا جائز نہیں ہے۔ (الھمع صفحہ ۱۴۰ جلد نمبر ۱)

فائدہ: تثنیہ اور جمع کا اصل عطف ہے۔ اختصار کے لیے تثنیہ جمع بنایا جاتا ہے۔ مثلاً قام الزیدان کا اصل قام زید وزید ہے عطف کے اصل ہونے پر دلیل ہے کہ حالت اضطرار میں مفرد کو تکرار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے لیث و لیث۔

فائدہ جمع قلت اور کثرت دونوں کا مبتداء ایک ہے لیکن جمع قلت دس سے کم تک اور جمع کثرت کے بہت ہیں جمع قلت اور جمع کثرت کبھی ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں جیسے ثلاثۃ قروء۔

تقسیم جمع

جمع کی دو قسمیں ہیں ایک باعتبار لفظ کے۔اور دوسری باعتبار معنی کے۔
جمع باعتبار لفظ کے دو قسم پر ہے۔(۱) جمع سالم (۲) جمع مکسر

جمع مصحح جمع سالم

ماسلم بناء مفرده فیه۔ وہ ہے جس میں واحد کا وزن بعینہ موجود رہے۔جیسے ضارب کی جمع ضاربین، ضاربة کی جمع ضاربات جمع سالم کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مونث سالم۔

جمع مذکر سالم ماجمع بزیادة وار ونون فی حالة الرفع ۔ و یاء ونون فی حالة النصب والجر وہ ہے جو حالت رفعی میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوحہ ہو اور حالت نصبی، جری میں یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ ہو۔جیسے مسلمون ، مسلمین۔

و لایجمع هذا الجمع الاشیئان (۱) العلم لمذکر عاقل خالیاعن التاء مثل احمد وسعید ۔(۲) الصفة لمذکر عاقل خالیةً عن التاء وصالحة لدخولها اوللدالة علی التفضیل مثل عالم وکاتب وافضل ۔

جمع مونث سالم ماجمع بالف وتاء زائدتین مثل مسلمات ۔ هندات ۔
وہ ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہو۔
الف تا کے ساتھ جو جمع لائی جاتی ہے اس کی پانچ انواع ہیں۔
(۱) جس میں تا تانیث ہو مطلقاً خواہ مذکر کا علم ہو جیسے طلحة یا مؤنث کا علم ہو جیسے فاطمہ یا اسم جنس ہو جیسے تمرة یا صفت ہو جیسے نسابه خواہ تا وقف کی حالت میں طلحة سے بدلے یا نہ بدلے جیسے بنت واخت لیکن اس سے شاة شفة اور امة مستثنیٰ ہیں ان کی جمع الف تا کے ساتھ نہیں آتی۔
(۲) مؤنث کا علم ہو خواہ تا ہو یا نہ ہو خواہ ذوی العقول کے لیے ہو یا غیر ذوی العقول کے لیے ہو۔

(۳) مذکر لایعقل کی صفت جیسے ایام معدودات۔

(۴) مذکر لایعقل کی تصغیر جیسے فلیسات بخلاف مصغر مؤنث کے (۵) اسم جنس خواہ مؤنث خواہ اس ہو جیسے سحرہ یا صفتی ہو جیسے حبلی۔ (ھمع العوامع صفحہ ۷۹ جلد نمبر (۱))

ضابطہ: ویطرد هذاالجمع عشرة اشیاء

(۱) علم المؤنث

(۲) المختوم بتاء التانیث کشجرة و یستثنی من ذالك امرأة ، شاة ، امة ، امّة ، شفة ، ملّة۔

(۳) صفة مؤنث مقرونة بالتاء او دالة علی التفضیل فلذالك حامل وحائض لم یجمع بهذا۔

(۴) صفۃ مذکر غیر عاقل

(۵) مصدر غیر ثلاثی غیر مؤکد۔ کاکرامات

(٦) مصغر مذکر لایعقل کدریهم ودریهمات

(۷) الف مقصورہ کذکریٰ

(۸) الف ممدودہ کصحراوات

(۹) الاسم لغیر العاقل المصدر بابن او ذی ۔ کبنات وذوات

(۱۰) کل اسم اعجمی لم یعهد له جمع آخر

جمع مکسر ماتغیر بناء مفرده۔ وہ ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے اور ٹوٹ جائے۔ جیسے رجال ۔

جمع مکسر ثلاثی کے اوزان سماعی ہیں اور جمع مکسر رباعی اور خماسی کا وزن ایک ہے فعالل ۔ جیسے جعفر سے جعافر اور جحمرش سے جحامرُ خماسی میں یہ وزن تب ہو سکتا ہے جب کہ پانچواں حرف اصلی حذف کیا جائے اس لئے پانچواں حرف ہمیشہ حذف کر دیا جاتا ہے۔

ضابطہ: جمع کے لئے مفرد کا ہونا ضروری ہے اور مفرد سے کسی قدر تبدیلی ضروری ہے، جمع سالم میں تو تبدیلی حروف سالم کے ساتھ ہوتی ہے۔ جس کا ذکر ابھی گذر چکا ہے۔

اور جمع مکسر میں تغیر کی دو صورتیں ہیں۔

اول تغیر حکمی کہ لفظوں میں تغیر بالکل نہ ہو فقط فرض کرلیا جائے۔ جیسے فلك واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ جس میں ظاہرا کوئی تغیر نہیں مگر تقدیراً ہے کہ فلك جو واحد ہے وہ قفل کے وزن پر ہے اور فلك جو جمع ہے وہ اسد کے وزن پر۔

دوم تغیر حقیقی کہ لفظوں میں تبدیلی ہو۔ جس کی چند صورتیں ہیں

پہلی صورت تبدیلی حروف کی زیادتی کے ساتھ۔ جیسے صنو سے صنوان

دوسری صورت حروف کی کمی کے ساتھ۔ تخمۃ سے تخم۔

تیسری صورت شکل اور صورت کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے اسد سے اسد

چوتھی صورت زیادتی اور شکل کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے رجل سے رجال

پانچویں صورت کمی اور شکل کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے رسول سے رسل

چھٹی صورت کمی اور شکل کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے غلام سے غلمان

فائدہ: نون تثنیہ مکسور اور نون جمع مفتوح ہوتا ہے نون تثنیہ کے مکسور ہونے کی کئی وجوہ ہیں

(۱) مفرد اور جمع کے لحاظ سے تثنیہ اوسط الحال ہے اسی طرح فتحہ، ضمہ کے اعتبار سے کسرہ متوسط ہے لہذا متوسط کو متوسط کے ساتھ مختص کردیا۔

(۲) عند البعض نون تثنیہ نون تنوین کا عوض ہے اور نون تنوین حرف ساکن ہے اور ضابطہ ہے الساکن اذا حرك حرك بالكسر

(۳) اگر نون تثنیہ کو فتحہ دیتے تو توالی فتحات اربعہ لازم آتی۔

اور نون جمع کے مفتوح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمع ثقیل ہے اور ضابطہ ہے کہ الثقل يقتضى الخفة اور حرکات ثلثہ میں سے فتح خفیف ہے لہذا انصاف کا تقاضا بھی یہی تھا کہ نون جمع کو مفتوح

کردیا جائے۔ نیز فرق کے لیے۔

﴿جمع کی دوسری تقسیم﴾

باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں۔(۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت وہ ہے جس کا اطلاق تین سے لیکر دس تک ہو۔اس کے اوزان جمع تکسیر سے چار ہیں۔شعر

آمد جمع قلت چهار ابنیه　　　　افعل، افعال، فعلة، افعله

اور جمع سالم کی دونوں قسمیں جب کہ الف لام کے بغیر مستعمل ہوں ان میں سے ہیں تو اس کے چھ اوزان ہوئے۔

جمع کثرت وہ ہے جسکا اطلاق دس سے زیادہ پر ہو۔جمع قلت کے اوزان کے ماسوا اس کے اوزان ہیں جمع سالم پر الف لام استغراق کا آجائے تو یہ بھی جمع کثرت بن جاتی ہے۔

ضابطه: اللفظ ما لم یکن له الا جمع واحد و لو کان صیغة منتهی الجموع فهو یستعمل للقلة و الکثرة کرجال۔

ضابطه: اذا قرن جمع القلة بما یصرفه الی معنی الکثرة انصرت الیها ك (ال) الجنسیة (احضرت الانفس) او یضاف الی ما یدل علی الکثرة ك (قوا انفسکم)۔

اسم جمع وہ ہے معنی جمع کا دے لیکن اسکا واحد نہ ہو جیسے قوم، جیش، قبیلہ، رہط یا واحد ہو لیکن وزن جمع کا نہ ہو جیسے رَکْبٌ ، صَحْبٌ ان کا مفرد راکب ، صاحب ہے۔یا واحد بھی ہو اور وزن بھی جمع کا ہو لیکن اس پر احکام مفرد کے جاری ہوں جیسے رکوبۃ سے رکابی یائے نسبت کے ساتھ۔

اسم جنس اسم جنس جسمیں قلیل و کثیر مساوی ہوں۔اس کی تین قسمیں ہیں (۱) افرادی (۲) جمعی (۳) احادی۔

اسم جنس افرادی ۔وہ ہے جو متشابہ الاجزاء ہو اور کل جزء کا نام ایک ہو یعنی قلیل و کثیر پر

برابر صادق آئے۔ جیسے ماء اور لبن ۔

اسم جنس جمعی وہ ہے جس کے واحد کے درمیان فارق تاء ۔ یا یاء ہو جیسے تمر، تمرۃ روم، رومی ۔ یہ وضع کے اعتبار سے قلیل و کثیر لیکن استعمال کے اعتبار سے دو سے زائد پر

اسم جنس احادی وہ ہے جو علی سبیل البدل ہر ایک فرد پر صادق آئے۔ جیسے رجل

﴿ التمرین ﴾

ان الفاظ میں جمع کے بارے میں بتائیں کہ جمع مکسر کون ہے جمع سالم کون اور جمع قلت کونسی ہے ور کون ثلاثی یا رباعی یا خماسی کی جمع ہے اران کا واحد بھی بتائیں۔

علماء، متقون، رسل، اخیار، قانتات، شموس، اساطیر، الکاتبین، اعلون، رکب، اصابع، اغربہ، صنادیل، دعی، کلالیب، شرائف، انوار، انفس، رجال، اضاریب، علوم، الحافظین

﴿ غیر منصرف کی بحث ﴾

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہیں اور اس کا دوسرا نام اسم متمکن بھی ہے متمکن بمعنی قوی کیونکہ یہ منصرف بھی تینوں حرکتوں اور تنوین کو قبول کرتا ہے اس وجہ سے قوی ہوا ۔ اسی مناسبت کی وجہ سے اس کا نام اسم متمکن رکھا گیا ہے۔ جیسے جاء سعید و رئیت سعید ا و مررت بسعید۔

غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سبب کے موجود ہو۔ اس کا حکم اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور جر ہمیشہ فتحہ کے تابع ہوتی ہے۔

تحقیق اس کی مشابہت فعل کے ساتھ تین قسم پر ہیں

پہلی قسم اسم فعل کے معنی میں شریک ہو۔ جیسے اسمائے افعال۔

اس پہلی قسم کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے اسم کو فعل کی دونوں اصلیت ملیں گی۔

(۱) اصلیت فی البناء (۲) اصلیت فی العمل، لہذا اسمائے افعال مبنی بھی ہونگے اور عامل بھی۔

دوسری قسم اسم فعل کے مشابہ ہو حرکات وسکنات اور تعداد حروف میں۔ جیسے اسم فاعل مشابہ ہے فعل مضارع کے، اس دوسری قسم کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے اسم کو فعل کی ایک اصلیت ملے گی اصلیت فی العمل یعنی وہ اسم عامل بنے گا، لہذا تمام اسم فاعل عامل بنیں گے۔

تیسری قسم اسم نہ تو معنی میں اور نہ حرکات وسکنات وتعداد حروف میں شریک ہوں بلکہ اس کی صفات میں شریک ہوں جیسے گیر منصرف فعل کی صفات میں شریک ہیں جس طرح فعل فرع ہے مصدر ار فاعل کی اسی طرح یہ تمام اسباب اور چیزوں کی فرع ہیں کما فی شرح جامی۔

اس تیسری قسم کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو فعل کی ایک خصوصیت ملے گی کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوگی لہذا غیر منصرف پر اسی وجہ سے کسرہ اور تنوین نہیں آتی شعر

﴿غیر منصرف پر جر کیوں نہیں آتی اس میں چند اقوال ہیں﴾

(۱) فعل کی مشابہت کی وجہ سے جس طرح تنوین ممتنع ہے ایسے ہی جر بھی ممتنع ہے۔

(۲) جر اس لیے ممتنع ہے تا کہ اس اسم کے ساتھ وہم نہ ہو جائے جو مضاف ہو جاتا ہے یائے متکلم کی طرف پھر یائے متکلم کو حذف کر کے کسرہ پر اکتفا کیا جاتا ہے جیسے غلامی سے غلام۔

(۳) مبنی ہونے کا وہم ختم ہو جائے اس لیے کہ کسرہ بغیر تنوین اور الف لام کے اور اضافت کے اعراب نہیں ہوتا۔ (ھمع الھوامع جلد نمبر ا صفحہ ۸۶)

تو پھر جب کسرہ نہیں آئے تو کسرہ کی جگہ جر نصب کے تابع ہوگی اس لیے کہ دونوں فضلہ ہونے میں مشترک ہیں۔

فائدہ: بصرین اور کوفین کا اس میں تو اتفاق ہے کہ غیر منصرف کو بوقت ضرورت شعری کے منصرف پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اختلاف اس میں ہے کہ ضرورت شعری کی وجہ سے منصرف کو غیر منصرف پڑھنا جائز ہے یا نہیں اس میں بصرین اور کوفین کا اختلاف ہے۔ کوفین کا مذہب ہے کہ جائز ہے اور بصرین کے چند امام ابوالحسن۔ اخفش۔ ابوعلی فارسی ابوالقاسم ابن برھان ان کا

نظریہ بھی یہی ہے۔لیکن بصرین کانظریہ یہ ہے کہ نا جائز ہے۔

بصرین کے دلائل

دلیـــــل اول منصرف اصل ہےاور اسماء کا غیر منصرف ہونا خلاف اصل ہے اگر منصرف کو غیر منصرف پڑھنا بوقت ضرورت جائز ہوتو لازم آئے گا اصل کو غیر اصل کی طرف رد کرنا۔

دلیل ثانی اگر منصرف کا غیر منصرف ہونا جائز ہوتو منصرف کا غیر منصرف کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔

کوفین کے دلائل

دلیـــــل اول بہت سارے اشعار میں ضرورت شعری کی بنا پر منصرف کو غیر منصرف پڑھا گیا ہے۔شعر

فما کان حصن ولا حابس یفوقان مرداس فی مجمع

اس میں مرداس منصرف ہے لیکن غیر منصرف پڑھا گیا ہے۔

دلیل ثانی کہ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس طرح ضرورت شعری کی بنا پر واو متحرکہ ھو سے حذف ہو جاتی ہے تو تنوین کو تو بطریق اولی حذف ہونا چاہیے اس لیے کہ واو متحرک ہے۔اور تنوین ساکن ہے اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ حرف ساکن کا حذف اسھل ہے۔بنسبت حرف متحرک کے حذف ہونے کے اور راجح مذہب کوفین کا ہے۔یہی وجہ ہے کہ بصرین کے اکابر اور آئمہ میں سے تین کوفین کے ساتھ ہیں۔

بصرین کے دلائل کا جواب

پھلـی دلیل کا جواب آپ کا یہ کہنا کہ منصرف کو غیر منصرف پڑھنے سے یہ لازم ہے کہ اصل کا غیر اصل کی طرف رد کرنا ہم اسے باطل قرار دیتے ہیں اس لیے کہ اے بصرین حضرات آپ ھـــو سے واو حذف کرتے ہیں حالانکہ آپ کے نزدیک یہ واو اصل ہے زائدہ نہیں ہے۔ بخلاف تمہارے مقابل یعنی بصرین کے وہ تینوں امام جو کوفین کے ساتھ ہیں ان کے نزدیک زائدہ ہے۔

دوسری دلیل کا جواب کہ آپ کا یہ کہنا کہ اس سے التباس لازم نہیں آتا ہے یہ ہم تسلیم نہیں کرتے کیوں کہ ھو سے واو کو حذف کرنے سے بھی التباس لازم آتا ہے جیسے غزاھو اس میں ھو ضمیر منفصل تاکید ہے غزا میں ضمیر مستتر کی۔ جب اس سے واو کو حذف کیا جائے گا تو غزاہ ہو جائے گا اب اس ضمیر مرفوع منفصل کا التباس آیا ضمیر منصوب مفعول کے ساتھ۔ لہذا اب یہ کون سمجھے گا یہ تاکید ہے یا مفعول بہ ہے۔

فائدہ: افعل مستعمل بہ مِن اسم تفضیل میں اختلاف ہے کہ ضرورت شعری کے وقت اس کا منصرف پڑھنا جائز ہے یا نہیں کوفیین کے نزدیک ناجائز ہے۔

بصرین کا مذہب یہ ہے کہ یہ جائز ہے۔

کوفیین کے دلائل

پہلی دلیل مِن کے اتصال کی وجہ سے جس طرح مذکر مؤنث تثنیہ اور جمع میں لفظ واحد رہتا ہے اسی طرح اس کی کمی اتصال کی وجہ سے یہ غیر منصرف ہی رہے گا۔ منصرف نہ ہوگا۔

دوسری دلیل مِن قائم مقام اضافت کے ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے اضافت اور تنوین جمع ہوسکتی نہیں اس لیے التنوین و الاضافت ضدان لا یجتمعان۔

بصرین کے دلائل

پہلی دلیل اصل اسماء میں منصرف ہوتا ہے اور غیر منصرف تو اسباب عارضی کی وجہ سے ہوتا ہے جب شاعر کو ضرورت پڑھی تو خلاف اصل کو اصل کی طرف رد کرے گا اور منصرف پڑھ دیا جائے گا اور یہی مذہب راجح ہے۔

کوفیین کے دلائل کا جواب

مِن کا اتصال غیر منصرف ہونے میں مؤثر نہیں ہے۔ جس طرح زید خیر منك یہاں مِن موجود ہے خیر کے ساتھ اس کو غیر منصرف نہیں بنائیں گے بلکہ اس میں مؤثر وزن فعل اور وصف ہوتا ہے باقی رہا تثنیہ اور جمع اور مؤنث نہ آنا تم نے یہ کہا کہ یہ مِن کی اتصال کی وجہ سے ہے یہ درست نہیں اس لیے کہ اس کی اور وجوہ ہیں جس میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ یہ افعل معنی مصدر کو

متضمن ہے۔جیسے زید افضل منك معنی ہے فضل زید یزید علی فضلك تو یہ معنی مصدر اور فعل دونوں کو متضمن ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ فعل اور مصدر مذکر ہی ہوتے ہیں تثنیہ اور جمع نہیں ہوتے لہذا جو ان دونوں کے معنی کو متضمن ہوں گے وہ بھی مذکر ہوں گے تثنیہ اور مؤنث نہیں ہوں گے۔(الانصاف جلد نمبر۲ صفحہ۲۵)

فائدہ: ابن نحاس نے اسباب منع صرف کو ایک شعر میں جمع کیا ہے شعر

اجمع وزن عادلاً انث بمعرفة رکب

وزد عجمة فالوصف قد کملا

(شرح التصریح صفحہ۳۱۶ جلد نمبر۲)

فائدہ: اسم کی مشابہت حرف کے ساتھ ہوگی یا فعل کے ساتھ ہوگی اگر حرف کے ساتھ ہو تو خواہ وہ وضع میں ہو یا معنی میں یا استعمال میں ہو تو وہ اسم مبنی بن جاتا ہے۔جس کا نام اسم غیر متمکن رکھا گیا ہے اور اگر حرف کے ساتھ نہ ہو تو وہ اسم معرب ہوتا ہے پھر اگر معرب فعل کے ساتھ مشابہ ہو فرعتین میں تو علل میں سے جس میں ایک فرعیت من جهت اللفظ ہو اور دوسری من جهت المعنی ہو یا ایک قائم مقام دو علتوں کے ہوں تو ایسا اسم غیر منصرف ہوگا۔

باقی رہی یہ بات کہ فعل میں فرعتین کیا ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ فعل اسم کی فرع ہے من جهت اللفظ فعل کا اسم کے لیے من جهت اللفظ فرع ہونا وہ مصدر سے مشتق ہو۔اور فرعیت فی المعنی احتیاج الی الفاعل ہے۔(شرح التصریح صفحہ۳۱۵ جلد نمبر۲)

﴿ اسباب منع صرف ﴾

عدل و صفت و تانیث و معرفة

و عجمة ثم جمع ثم ترکیب

و النون زائدة من قبلها الف

و وزن فعل و هذا القول تقریب

سبب اول عدل

تحویل الاسم من حالة الی حالة اخری مع بقاء المادة الاصلیة و المعنی الاصلی بلا قانون صرفی۔ عدل وہ ہے کہ اسم اپنی ایک شکل وصورت سے دوسری شکل صورت کی طرف تبدیل ہوجائے بشرطیکہ یہ تبدیلی صرفی قانون سے نہ ہواور مادہ اصلی اور معنی اصلی بھی باقی رہ جائے۔عدل کی دو قسمیں ہیں (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری۔

رجب (۵) فعالِ جیسے قطام (۶) فَعلِ جیسے امس۔

عدل تحقیقی مایوجد فیه دلیل علی وجود الاصل سوا منع صرف، وہ ہے جس کی اصل پہلی شکل وصورت پر غیر منصرف کے علاوہ دلیل موجود ہو۔ جیسے ثلاث و مثلث۔ ان میں عدل تحقیقی ہے کیونکہ ان کے اصل پر غیر منصرف پڑھنے پر دلیل موجود ہے کہ انکا اصل ثلاثه و ثلاثة اور مثلث کا اصل بھی ثلاثه ثلاثة ہے دلیل یہ ہے کہ اس کا معنی ہے تین تین اور مثلث کا معنی بھی ہے تین، تین جب ان کے معنی میں تکرار ہے تو لفظ میں بھی تکرار ہوگا کیونکہ قاعدہ ہے تکرار معنی دلالت کرتا ہے تکرار لفظ پر لہذا یہ عدل تحقیقی ہوا۔

عدل تقدیری ما لم یوجد فیه دلیل علی وجود الاصل وہ ہے جس کے اصل اور معدول عنہ پر غیر منصرف کے علاوہ دلیل موجود نہ ہو وہ ہے۔ جیسے عمر و زفر۔

عدل کے کل اوزان چھ ہیں (۱) فُعَال جیسے ثلث (۲) مَفعَل جیسے مثلث (۳) فُعَل جیسے اُخر (۴) فَعَل جیسے صفر۔

ضابطہ: عدل اور وزن فعل جمع نہیں ہوسکتے۔۔

دوسرا سبب وصف

وصف کا لغوی معنی تعریف کرنا اور اصطلاح میں دو معنے کے لئے آتی ہے۔

(۱) وصف ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع کے معنے پر دلالت کرے جیسے جاء نی رجل عالم۔

(۲) وصف جس کی دلالت ایسی ذات مبہم پر ہو جس میں کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو۔ جیسے احمر پہلی قسم معرفہ ونکرہ دونوں ہوسکتی ہے اور دوسری قسم صرف نکرہ ہوسکتی ہے اور یہاں پر وصف سے

مراد معنی ثانی ہے۔

شرط وصف کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ وصف اصلی وضعی ہو یعنی وصف کی دو قسمیں ہیں (۱) وصف اصلی (۲) وصف عارضی، وصف اصلی وضعی وہ ہے جس کو واضع نے وصف ہی کے لئے وضع کیا ہو جیسے اسود اورارقم یہ غیر منصرف ہیں اسلئے کہ اس میں دو سبب موجود ہیں وصف اور وزن فعل۔ اگر چہ اب سانپوں کا نام رکھد یا گیا۔

احترازی مثال مررت بنسوۃ اربع میں لفظ اربع منصرف ہے۔

ضابطہ: وصف علم کے ساتھ ہرگز جمع نہیں ہوسکتی کیونکہ وصف کی دلالت ذات مبہم پر اور جب کہ علم کی ذات معین پر۔

تیسرا سبب تانیث

تانیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) تانیث لفظی کے غیر منصرف کے سبب بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ علم ہو۔ اس سے تانیث لازم ہو جائے گی کیونکہ قاعدہ ہے الاعلام لاتتغیر بقدر الامکان کہ علم حتیٰ الامکان تغیر تصرف سے محفوظ ہوتے ہیں جیسے طلحۃ یہ غیر منصرف ہے اسلئے کہ دو سبب موجود ہیں علمیت و تانیث لفظی۔ جیسے طلحۃ۔

(۲) تانیث معنوی اس کے جواز کے لئے وہی شرط علمیت ہے۔ جیسے ھند اس کو دونوں طرح پڑھنا جائز ہے اور وجوب کی ایک اور شرط ہے کہ امور ثلاثہ میں سے کوئی امر ہو (۱) زائدہ علی الثلاث ہو۔ جیسے زینب (۲) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو۔ جیسے سقر (۳) یا عجمہ ہو۔ جیسے ماہ وجور۔

(۳) تانیث بالف مقصورہ۔ جیسے حبلی۔ بشرطیکہ اصلی نہ ہو اور تاء کو قبول نہ کرے۔

(۴) تانیث بالف ممدودہ۔ جیسے حمراء یہ دونوں ایک ہی سبب قائم مقام دو سبب کے ہوتے ہیں اس لئے ہے کہ الف مقصورہ اور الف ممدودہ میں یہ خوبی ہے جس کلمہ پر آجائیں۔ اس کلمہ کو

لازم ہو جاتے ہیں خواہ وقف کی حالت ہو یا غیر وقف کی حالت اس کے ساتھ ہی رہتے ہیں جیسے حبلیٰ اور حمراء ہیں بخلاف تاء تانیث کے کہ وہ وقف کی حالت میں ہاء بن جاتی ہے گویا کہ اس میں دو سبب ہو گئے (۱) تانیث (۲) لزوم تانیث اسی وجہ سے یہ دو سببوں کے قائم مقام ہوا کرتے ہیں۔

تانیث کی چار قسمیں ہیں (۱) تانیث بالتاء جس کو تانیث لفظی بھی کہا جاتا ہے۔ (۲) تانیث معنوی۔ (۳) تانیث بالف مقصورہ۔ (۴) تانیث بالف ممدودہ

چوتھا سبب معرفہ

معرفہ سے مراد علم ہے۔ جیسے ابراھیم معرفہ کی باقی چھ قسمیں غیر منصرف کا سبب کیوں نہیں بنتی۔ اسکی وجہ یہ ہے اسمائے مضمرات، اشارات و موصولات یہ تینوں مبنی ہیں اور جو مبنی ہو وہ معرب غیر منصرف کا سبب ہرگز بن سکتا نہیں ہے کیونکہ ایک ضد دوسری ضد کے لئے سبب نہیں بن سکتی اور معرف باللام اور بالاضافت ہو تو غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کر دیتے ہیں وہ غیر منصرف کا سبب کیسے بن سکتے ہیں۔ باقی رہا منادیٰ تو اس کو نحات نے معرف باللام کے تحت داخل کیا ہے۔

پانچواں سبب عجمہ

عجمہ کا لغوی معنی ہے کند زبان ہونا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ لفظ کا ان الفاظ میں سے ہونا جس کو غیر عرب نے وضع کیا ہو۔ عجمہ کے سبب بننے کے لئے دو شرطیں ہیں۔ (۱) علمیت۔ (۲) احد الامرین یعنی کلمہ وہ عجمہ زائد علی الثلث ہو جیسے ابراھیم یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شتر۔

عرب کی یہ عادت ہے جس لفظ کا تلفظ دشوار سمجھتے ہیں اس میں تغیر تصرف کر دیتے ہیں لہذا جب عجمی لفظ عربی کی طرف منتقل ہوا یہ بھی ثقیل تھا اس میں بھی انہیں تغیر و تصرف کرنا تھا تو ان کے تغیر و تصرف سے محفوظ رکھنے کے لئے علمیت کی شرط لگا دی تا کہ ثقل باقی رہے۔ ثقل کی وجہ سے غیر منصرف پڑھا جاتا ہے۔ (کاشفہ، سعایہ، غرض جامی) میں دیکھیے۔

چھٹا سبب جمع

جمع سے مراد فقط جمع منتھی الجموع ہے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ تاء کو قبل نہ کرے، یہ جمع بھی دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ جیسے دواب، مساجد، مصابیح۔ یہ جمع بھی تانیث بالالف کی طرح قائم مقام دوسببوں کے ہے ایک سب تو اس میں جمعیت ہے دوسرا سبب اسکا لزوم جمعیت ہے کہ اس کے بعد دوسری جمع مکسر نہیں بنائی جاسکتی کہ گویا کہ دوسبب یہ ہوگی ایک جمعیت مطلقہ دوسرا ایسی جمع کے وزن پر ہونا جس کے بعد پھر جمع تکسیر نہیں لائی جاسکتی تو یہ جمع دوسبب کے قائم مقام ہوگی۔

ساتواں سبب، ترکیب

ترکیب کی چھ قسموں میں سے صرف ایک قسم مرکب منع صرف سبب بنتا ہے۔ جیسے بعلبك، معدی کرب، حضر موت۔

آٹھواں سبب الف نون زائد تان

اگر اسمی ہوتو اس کے لئے شرط علمیت ہے۔ جیسے عمران، عثمان، سلمان۔
اور صفتی ہوتو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی مونث فعلانۃ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے سکران۔

فائدہ: اسم تین چیزوں کے مقابلے میں آیا کرتا ہے۔ (۱) فعل اور حرف کے مقابلہ میں (۲) کنیت اور لقب، تخلص کے مقابلہ میں۔ (۳) صفت کے مقابلے میں۔ یہاں پر اسم سے مراد وہ اسم ہے جو صفت کے مقابلے میں ہو۔

فائدہ: ندمان جو منصرف ہے وہ بمعنی ندیم کے ہے اگر ندمان بمعنی نادم (پشیمان) ہوتو یہ بالاتفاق غیر منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث ندمانۃ نہیں آتی اسی طرح یہ بھی یاد رکھیں حسان جب حسن سے بمعنی خوبی سے لیا جاوے تو منصرف ہوگا۔ بروزن فعال اگر حس سے لیا جائے تو غیر منصرف ہوگا بروزن فعلان۔

نواں سبب وزن فعل

وزن کے سبب بننے کے لیے شرط احد الامور الثلاثہ

امر اول اختصاص الوزن بالفعل ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہو۔

یعنی وضع کے اعتبار سے فعل کے ساتھ مختص ہو پھر فعل سے نقل ہو کر اسم میں پایا جائے جیسے شمر اور ضرب۔ جیسے شمر، استخرج، تقابل۔ جب یہ علم ہوں یا وہ وزن جس کی شروع میں حرف اتین ہو۔

امر ثانی کا بیان ہے کہ اگر وہ وزن فعل کیساتھ مختص نہ ہوتو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اس اسم کے شروع میں حروف مضارعت میں سے کوئی حرف ہو۔ اور ایسی تاء کو قبول نہ کرے جو وقف کی حالت میں حاء بن جائے۔ جیسے احمد یشکر احمد، یشکر، تغلب، نرجس لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ تاء کو قبل نہ کرے اور تاء کی شرط اس لئے لگائی کہ تا متحرکہ اسم کا خاصہ ہے جس کی وجہ سے اسمیت والی جہت قوی ہو جائیگی اور مشابھت ضعیف ہو جائے گی۔ تو اس کو غیر منصرف کیسے پڑھا جا سکتا ہے۔

یا وہ وزن جو فعل میں کثیر الاستعمال ہو۔ جیسے المت، اصبع جب یہ علم ہوں۔

ضابطہ: جن اسباب کے ساتھ علم جمع ہوتا ہے صرف سببیت یا سببیت اور شرطیت کے اعتبار سے جب بھی ایسے اسم سے علمیت زائل ہو جائے تو یہ منصرف ہو جائے گا۔

ضابطہ: غیر منصرف اضافت اور الف لام کے دخول سے منصرف کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

فائدہ: فائدہ منصرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) جعلی۔

منصرف حقیقی کی تعریف گزر چکی ہے اور منصرف جعلی کے اسباب پانچ ہیں۔

(۱) ضرورت شعری جیسے ماقبل میں شعر گزر چکا ہے۔

(۲) تناسب بین الکلمتین جیسے سلاسلا۔

(۳) تنکیر بعد علمیت جیسے لکل فرعون موسیٰ۔

(۴) الف لام کا دخول جیسے وانتم عاکفون فی المساجد۔

(۵) غیر منصرف کی اضافت کرنے سے جیسے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ

﴿انبیاء کرام علیہم السلام کے نام﴾

انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں میں سے سات منصرف ہیں۔ محمد، صالح، ہود،

شعیب عربی منصرف ہیں اور نوح، لوط، شیث، عجمہ منصرف ہیں اور باقی تمام عجمہ غیر منصرف ہیں۔

﴿ملائکہ کے نام﴾

ملائکہ کے ناموں سے چار ناموں کے علاوہ سب عجمہ غیر منصرف ہیں اور چار عربی ہیں جن میں سے رضوان، عربی غیر منصرف اور منکر، نکیر، مالك یہ عربی منصرف ہیں

﴿شہور کے اسلامی نام﴾

مہینوں کے اسلامی ناموں سے چھ منصرف اور چھ غیر منصرف ہیں وہ یہ ہیں۔(۱) جمادی الاولی (۲) جمادی الاخری (۳) شعبان (۴) رمضان (۵) صفر (۶) رجب۔

اور قبیلے اور جگہ کے ناموں میں سے اگر ان میں تانیث معنوی کے علاوہ دو سبب موجود ہوں تو یہ ہمیشہ غیر منصرف ہوں گے۔ جیسے تغلب اگر تانیث معنوی کے علاوہ دو سبب نیں ہیں تو پھر دیکھیں گے عرب سے مسموع منصرف ہے یا غیر منسرف اگر غیر منصرف ہے تو ہمیشہ غیر منصرف] پڑھا جائے گا۔ جیسے ھود، مجوس، دمشق اگر عرب سے منصرف مسموع ہے تو منصرف پڑھیں گے۔ جیسے بنو کلب، بنو ثقیف، حنین ہمیشہ منصرف ہیں اس کے علاوہ یعنی ان تینوں صورتوں کے علاوہ منسرف اور غیر منصرف پڑھنا جائز ہے اگر مذکر کی تاویل میں کر دیا جائے تو غیر منصرف مونث کی تاویل میں غیر منصرف۔

فائدہ: عزیر میں دو وجہ ہیں اگر عربی ہو تعزیر سے تو منصرف ہوگا اور اگر عجمی ہو تو غیر منصرف ہوگا۔

فائدہ: ابلیس غیر منصرف ہے جس میں علم اور عجمہ ہے یا عربی ہے جو ابلاس سے مشتق ہے یہ شبیہ عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (حفری صفحہ ۱۰۶ جلد نمبر ۲)

﴿التمرین﴾

ان الفاظ میں غیر منصرف بتائیں کہ کونسے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام پائے جاتے ہیں۔

رحمٰن، اسماعیل، خدیجۃ الکبری، اشیاء، احاد موحد، غسان، جماھیر،

فریدہ ، یعقوب، معالم، حبلی، دمشق، تضورب، فرحان، عقائد، جماد الاولی، اخر، علماء ، یوسف، نعمان، خماس، یھود، شرائط، احمر، صفر، اصبح، ابنیاء، دوآب، ادریس، جھنم، عرفا، عزیر، رمضان، انور، اکتب، جبرائیل، فاطمہ، احادیث ، یحیی، نوح، عزرائیل، رضوان ، اقوال۔

« التمرین »

منصرف غیر منصرف کی پہچان اور ترجمہ اور ترکیب کریں

﴿ ربنا رحمان و رحیم ﴾

رب مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ نا ضمیر بارز مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء رحمان مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ رحیم مرفوع بالضمہ لفظا معطوف ۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ نبینا محمد و احمد ﴾

نبی مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ نا ضمیر بارز مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ محمد مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ احمد مرفوع بالضمہ لفظا معطوف ۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ للمؤمن رحمة و جنة ﴾

لام حرف جر۔ مؤمن مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے ساتھ۔ ثابت شبہ فعل اپنے اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ رحمة مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ جنة مرفوع بالضمہ لفظا معطوف ۔ معطوف علیہ اپنی معطوف اور متعلق سے مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ للکافر عذاب جھنم ﴾

لام حرف جر۔ کافر مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے ساتھ۔ ثابت شبہ فعل اپنے اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ عذاب مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ جھنم مجرور بالفتح لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿ و لقد اتينا داود و سليمان علما ﴾

واو عاطفہ۔لام حرف تاکیدی۔قد حرف تحقیق۔اتینا فعل بفاعل۔داود منصوب بالفتحہ لفظا معطوف علیہ۔واو عاطفہ۔سلیمان مرفوع بالفتحہ لفظا معطوف۔معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر مفعول اول۔علما مفعول ثانی۔فعل اپنی فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ يا يحيى خذ الكتاب بقوة ﴾

یا حرف نداء قائم مقام ادعو۔ادعو فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔یحیی منصوب تقدیرا مفعول بہ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔خذ فعل امر حاضر معلوم۔ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔الکتاب مفعول بہ۔با حرف جر۔قوۃ مجرور بالکسرہ لفظا۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مقصود بالنداء۔

﴿ هل زرت لندن ﴾

هل استفہامیہ لامحل لہا من الاعراب۔زرت فعل بفاعل۔لندن منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ هل تريد ان تنفذ الاسلام فى باكستان ﴾

هل استفہامیہ لامحل لہا من الاعراب۔ترید فعل مضارع معلوم۔ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ان مصدریہ۔تنفذ فعل مضارع معلوم۔ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔الاسلام منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔فی حرف جر۔باکستان مجرور بالفتحہ لفظا۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔تنفذ فعل کے ساتھ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مؤل بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ۔(اے انفاذ الاسلام) فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ هذه عصافير ﴾

هذه اسم اشارہ مرفوع محلا مبتدا۔عصافیر مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ ابتلى ابراهيم ربه ﴾

ابتیلی فعل مضارع معلوم۔ابراھیم منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ رب مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ہ ضمیر بارز مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ جاء نی زید عطشان ﴾

جاء فعل امر حاضر معلوم۔ نون وقایہ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ زید مرفوع بالضمہ لفظا ذوالحال۔ عطشان مرفوع بالضمہ لفظا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ ان للمتقین مفازا حدائق و اعنابا و کواعب اترابا ﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ لام حرف جر المتقین صیغہ مجرور بالیا لفظا خبر مقدم۔ مفازا مبدل منہ حدائق معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ اعنابا معطوف علیہ۔ معطوف۔ واو عاطفہ کواعب موصوف۔ اترابا صفت۔ موصوف صفت مل کر معطوف معطوف علیہ اپنی معطوفات سے مل کر بدل۔ مبدل منہ اپنی بدل سے مل کر اسم مؤخر۔ ان اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ یا اھل یثرب ارجعوا ﴾

یا حرف نداء قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ اھل مضاف۔ یثرب مضاف الیہ۔ مضاف اپنی مضاف سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ۔ ارجعوا فعل امر حاضر معلوم۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ مقصود بالنداء۔

﴿ انی احب مکة و مدینة ﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ ی ضمیر منصوب محلا اسم ان۔ احب فعل مضارع معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل۔ مکۃ معطوف علیہ۔ معطوف۔ واو عاطفہ۔ مدینۃ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ان۔ ان اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ حمزۃ اسد اللہ واسد رسولہ ﴾

حمزۃ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ اسد مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ اسد مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ رسول مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ مضاف۔ ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر یہ مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ کان عثمان من خلفاء الراشدین ﴾

کان فعل ناقص۔ عثمان مرفوع بالضمہ لفظا اسم کان۔ من حرف جر۔ خلفاء مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ الراشدین مجرور بالیاء لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا خبر محذوف کے ساتھ۔ کان اپنی اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ انت اسبق منی ﴾

انت مرفوع محلا مبتداء۔ اسبق صیغہ صفت۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ من حرف جر۔ ی ضمیر محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا اسبق کے۔ شبہ فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع ﴾

فانکحوا فعل بفاعل۔ ما موصوفہ طاب فعل ماضی معلوم۔ ھو ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ لام حرف جر۔ کم ضمیر محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا طاب کے ساتھ۔ طاب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوا۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ من حرف جر۔ النساء مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا فانکحوا کے ساتھ۔ فانکحوا اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ ﴾

فاطمۃ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ سیدۃ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ نساء مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ مضاف۔ اھل مضاف الیہ مضاف۔ الجنۃ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ مضاف کے لئے مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوا مبتداء کے لئے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ۔

قولہ فصل بدانکہ اعراب اسم سہ است

فائدہ: اعراب کی وضع معانی مختلفہ میں فرق کرنے کے لئے ہے چونکہ اسماء پر مختلف معانی وارد ہوتے تھے (فاعلیت، مفعولیت، اضافت) اور اسماء میں کوئی ایسی صورت نہ تھی جس کی وجہ سے ان معانی ثلاثہ کی تعیین ہو جاتی اسی ضرورت کی بنا پر اعراب کو وضع کیا گیا ہے۔ یہ مذھب جمہور نحاۃ کا ہے لیکن سیبویہ کے شاگرد قطرب جن کا نام محمد بن المستنیر ہے ان کا اعراب کی وضع میں اختلاف ہے۔

نکتہ: اعراب آخر میں کیوں آتا ہے کلمہ کے شروع یا درمیان میں کیوں نہیں آتا؟ مشہور جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اعراب آتا ہے معنی کیلیے اور معنی کلمہ کے تلفظ کے بعد ہوتا ہے لہذا اعراب آخر کلمہ میں آتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ کوئی عمدہ نہیں کیونکہ حروف معانی اسماء کے شروع میں بھی آتے ہیں۔ جیسے الرجل، الغلام، اور وسط کلمہ میں بھی آتے ہیں جیسے یائے تصیغر۔ جیسے فلیس، رجیل اگر یہ توجیہ درست ہوتی تو یہ حرف جو معانی کے لئے آتے ہیں کبھی بھی اول کلمہ یا وسط کلمہ میں نہ آتی۔

اصح توجیہ یہ ہے کہ اعراب ابتدء کلمہ میں اس لئے داخل نہیں ہوتا کہ پہلے حرف پر حرکت بنائی موجود ہے اب اس پر اگر حرکت اعرابی آجائے تو لازم آئے گا حرکتیں کا جمع ہونا جو کہ باطل ہے اور وسط کلمہ میں اس لئے نہیں آتا کہ اسماء کا وسط مختلف ہوتا ہے۔ کہ بعض اسماء ثلاثی ہیں بعض رباعی اور بعض خماسی۔

بعنوان دیگر اسم کے اوزان مختلف ہیں فَعَلٌ، فَعِل، فَعْلٌ، وغیرہ اگر اعراب وسط کلمہ میں جاری کر دیا جاتا ہے پتہ نہ چلتا کہ حرکت بنائیہ ہے یا حرکت اعرابیہ۔

اعراب کی تعریف الاعراب ما جئی بہ لبیان مقتضی العامل من حرکۃ او حرف او سکون او حذف۔

والبناء ھو لزوم آخر الکلمۃ من حرکۃ و سکون بغیر عامل و اعتلال۔

اسم کا اعرب تین قسم پر ہے۔ رفع، نصب، جر، کیونکہ معنی بھی تین ہوتے ہیں

(۱)فاعلیت ،(۲)مفعولیت(۳)اضافۃ۔
فالرفع علم الفاعلیت اور رفع تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔(۱)ضمہ کے ساتھ(۲)الف کے ساتھ(۳)واو کے ساتھ لفظاً یا تقدیراً۔
النصب علم المفعولیت۔ نصب چار چیزوں کے ساتھ
الجر علم الاضافۃ جر تین چیزوں کے ساتھ آتی ہے(۱) کسرہ(۲)فتح(۳)یاء کے ساتھ آتی ہے۔پھر اعراب دو قسم پر ہے(۱)اعراب بالحرف(۲)اعراب بالحرکت۔پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اعراب لفظی اور اعراب تقدیری۔اسمائے متمکنہ کے سولہ اقسام میں سے پہلے پانچ معرب بالحرکت پھر سات قسم معرب بالحرف ہیں اور پہلے بارہ اقسام کا اعراب لفظی ہے اور آخری چار کا اعراب تقدیری ہے۔

قولہ اسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم است

پہلا قسم مفرد منصرف صحیح ۔جیسے زید مفرد سے مراد جو مقابل تثنیہ وجمع ہے اور صحیح نحویوں کے نزدیک یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت نہ ہو۔

دوسرا قسم مفرد جاری مجرائے صحیح ۔اس کو کہتے ہیں کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت تو ہو لیکن ماقبل ساکن ہو۔ دلْوٌ، ظَبْیٌ

تیسرا قسم جمع مکسر ۔جیسے رجال ان تینوں قسموں کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب فتحہ کے ستھ اور جر کسرہ کے ساتھ۔جیسے جاء نی زید و دلو و رجال الخ۔ یہ مکسر جمع کی صفت ،صفت بحالی متعلقہ ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی الجمع المکسر واحدہ

چوتھا قسم جمع مؤنث سالم اس کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ نصب اور جر کسرہ کے ساتھ۔جیسے ھن مسلمات و رایت مسلمات و مررت بمسلمات۔

فائدہ تعرب اولات کجمع المؤنث السالم مثل وان کن اولات حمل۔ ویعرب ماسمی بہ من ھذا الجمع اعرابہ ۔ کاذرعات (بلد فی شام) و عرفات وفیہ مذھبان آخران۔

احدهما ان يعرب اعراب مالاينصرف للعلمية والتانيث

والثاني ان يرفع بالضمة وينصب ويجر بالكسرة من دون التنوين۔

(۱) اذرعات، عرفات منصرف ہے اس لیے کہ تاء محض تانیث کی نہیں۔ بلکہ الف تاء مل کر جمع کے لیے ہے۔ حالانکہ سبب تاء تانیث محضہ ہوتی ہے۔

(۲) غیر منصرف ہیں جس پر کسرہ اور تنوین بھی آئیگی لیکن یہ تنوین تمکن کی نہیں بلکہ تقابل کی ہے جو ممنوع نہیں اور کسرہ کا آنا اس کی اصلی حالت پر ہے اور اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔

(۳) غیر منصرف ہیں جس پر کسرہ تو آئے گی لیکن تنوین نہیں۔

پانچواں قسم غیر منصرف ان کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ نصب و جر فتحہ کے ساتھ جیسے جاء نی عمر و رایت عمر و مررت بعمر۔

چھٹا قسم اسمائے ستہ مکبرہ اب، اخ، حم، هن، فم، ذومال۔ ان کا اعراب رفع واو کے ساتھ ارنصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ۔ جیسے جاء نی اخوك ورایت اخاك ومررت باخیك لیکن اسمائے ستہ مکبرہ کو یہ اعراب دینے کے لئے چار شرطیں ہیں۔

(۱) یہ اسمائے ستہ مکبر ہوں۔ اگر مصغرہ ہوں تو ان کو اعراب جاری مجری صحیح والا اعراب دیا جائے گا جیسے جاء نی ابی ورئیت ابیا ومررت بابی۔

(۲) یہ اسمائے ستہ مکبرہ موحد ہوں اگر تثنیہ جمع ہو تو انکو اعراب تثنیہ جمع والا دیا جائے گا جیسے جاء نی ابوان ورئیت ابوین و مررت بابوین۔

(۳) کہ مضاف ہوں اگر مضاف نہ ہوں تو انکو مفرد منصرف والا اعراب دیا جائے گا۔ جیسے جاء نی اَب ورئیت ابا ومررت باب۔

(۴) مضاف بھی ہوں بغیر یاء متکلم کے۔ اگر یا متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں ورنہ ان کو غلامی والا اعراب دیا جائے گا۔ جیسے جاء نی ابی ورئیت ابی وررت یابی۔

تحقیق (**اب، اخ، حم، هن**) اصل میں ابو، اخو، حمو، هنو، فَعَل کے وزن پر ہیں۔

پھر خلاف قانون واو الف ہو کر گر گئی یا د رکھیں کہ قانون کے ساتھ بھی حذف کیا جا سکتا ہے مگر قانون کے ساتھ کے ساتھ حذف نہیں کریں گے ورنہ یہ اعراب نہیں دیا جا سکتا بلکہ اسم مقصور والا اعراب ہو جائے گا۔

(**ذو**) اصل میں ذَوْوٌ تھا ایک واو کو حذف کر دیا فاء کلمہ کو ضمہ دے دیا تو ذو ہو گیا یاد رکھیں ذَوْوٌ اس کا اصل نہیں بلکہ جمع سالم ہے جس کے نون کو لازم الاضافت ہونے کیوجہ سے حذف کر دیا گیا

(**فم**) اصل میں فَوْہٌ تھا۔ جس پر دلیل اس کی جمع مکسر ہے افواہ ہے کیونکہ قاعدہ التصاغیر والتکاسیر ترد ان الشئ الی اصلہ پھر ہاء کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا فو ہو گیا اب اس واو کو باقی رکھا جائے تو اس پر اعراب جاری ہو گا تو یہ واو متحرک ہو جائے گی پھر قال والے قانون سے ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل جائے گا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر جائے گا اور نون تنوین باقی رہ جائے گی اور لازم آئے گا اسم معرب کا ایک حرف پر باقی رہنا جو کہ جائز نہیں تھا اس لئے ان قوانین اور تغیر سے بچانے کے لئے واو میم سے بدل دیا کیونکہ واو اور میم دونوں قریب المخرج تھے۔

فائدہ: جس وقت اس کی اضافت کی جائے گی یاء متکلم کی طرف تو واو کے جو بدلنے کا سبب تھا وہ باقی نہیں رہا اس لئے واو کو واپس لایا جائے گا تو فوی ہو جائے گا تو پھر قویل قویلۃ والے قانون سے واو کو یاء کر کے ادغام کر دیا جائے گا اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دی جائے گی تو فِیَّ ہو جائے گا۔ تو اب سمجھیں کہ جمہور نحات تو اس کو فِیَّ پڑھتے ہیں اور دلیل یہ ہی پیش کرتے ہیں کہ جو میم تھی وہ واو سے بدل کر آئی تھی اب چونکہ واو کے بدلنے کا سبب وہ زائل ہو گیا اس لئے میم کو دوبارہ واو سے بدل دیں گے اور واو کو یا کر کے ادغام کر دیا جائے گا اور بعض نحوی کہتے ہیں کہ جو واو میم سے بدل چکی ہے اب اس کو واپس نہیں لائیں گے بلکہ اسی طرح فم کو مضاف کر کے فمی پڑھا جائے گا۔

فائدہ: جمہور بصرین کا مذہب یہ ہے کہ اسمائے ستہ مکبرہ معرب بالحرکت ہیں اور ان کا اعراب

بالحرکت تقدیری ہے اور سیبویہ ابوعلی فارسی کہتے ہیں کہ ان کا اعراب بالحرکت تقدیری ہے (جمع العوامع صفحہ ۱۲۶)

ساتواں قسم تثنیہ جیسے رجلان

آٹھواں قسم ،ملحق بہ تثنیہ جیسے کلا، کلتا جب مضاف ہوں ضمیر کی طرف۔ اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اعراب تقدیری ہوگا کیونکہ ان میں دو حیثیتیں ہیں لفظ کے اعتبار سے مفرد معنی کے اعتبار سے تثنیہ جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو مفرد والا اعراب دیا جائے گا کیونکہ اسم ظاہر اصل ہے اگر مضاف کی طرف مضاف ہوں تو تثنیہ والا اعراب دیا جائے گا کیونکہ یہ فرع ہیں لہذا اصل کو اصل والا اور فرع کو فرع والا اعراب دیا گیا ہے۔

تحقیق (**کلا**) اصل میں کِلَوٌ تھا واو کو الف سے تبدیل کر دیا اور تنوین کو حذف کر دیا لازم الاضافت ہونے کی وجہ سے کلا ہوا۔

(**کلتا**) کا اصل بھی کِلَوٌ تھا واو کو الف سے تبدیل کر دیا الف تثنیہ کا آخر میں لائے تو کلتا ہوا۔

نواں قسم، مشابہ بالتثنیہ النان ،النتان ان تینوں کا اعراب رفع الف کے ساتھ اور نصب اور جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ۔ جیسے جاء الرجلان کلھما و النان و النتان۔

دسواں قسم، جمع مذکرسالم۔ جیسے مسلمون۔

گیارھواں قسم، ملحق بالجمع اولو

بارھواں قسم، مشابہ بالجمع عشرون سے تسعون تک ان کا اعراب رفع واو کے ساتھ نصب اور جر کے یا ماقبل مکسور کے ساتھ۔

تیرھواں قسم، اسم مقصور جیسے موسی

چودھواں قسم غیر جمع مذکر سالم مضاف ہو یائے متکلم کی طرف رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ نصب تقدیر فتحہ کے ساتھ اور جر تقدیر کسرہ کے ساتھ۔ جیسے جاء نی موسی، رایت موسی، مررت بموسی۔

پندرھواں قسم اسم منقوص رفع اور جر تقدیری لیکن نصب فتح لفظی کے ساتھ۔ جیسے جاء القاضی، رایت القاضی، مررت بالقاضی۔

سولھواں قسم جمع مذکر سالم جو مضاف یائے متکلم کی طرف اس کا اعراب رفع تقدیر واو کیساتھ نصب اور جر یاء لفظی کے ساتھ۔ جیسے جاء نی مسلمِیَّ رایت مسلمی، مررت بمسلمی۔

﴿التمرین﴾

ان مثالوں میں سولہ اقسام کو پہچانیں اور اعراب بتائیں۔ ترجمہ اور ترکیب کریں

﴿الله الهنا﴾

لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظا مبتدا۔ الہ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ نا ضمیر بارز مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿آدم ابونا﴾

آدم مرفوع بالضمہ لفظا مبتدا۔ اب مرفوع بالواو لفظا مضاف۔ نا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿عیسی روح الله﴾

عیسی مرفوع بالضمہ تقدیرا مبتدا۔ روح مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الله ولی المؤمنین﴾

لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظا مبتدا۔ ولی مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ المؤمنین مجرور بالیاء لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هذا صراطی﴾

ھذا اسم اشارہ مرفوع محلا مبتدا۔ صراط مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ی ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ فاقض ما انت قاض ﴾

فاقض فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ ما موصوف۔ انت مرفوع محلا مبتداء۔ قاض مرفوع بالضمہ تقدیرا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ الراشی و المرتشی کلا هما فی النار ﴾

الراشی مرفوع بالضمہ تقدیرا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ المرتشی معطوف۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر موکد۔ کلا مرفوع بالالف لفظا مضاف۔ هما مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید۔ موکد تاکید مل کر مبتداء۔ فی حرف جر۔ النار مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابتان کے ساتھ۔ ثابتان اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتداء کے لئے مبتداء اپنی خبر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ سلمت علی المسافرین ﴾

سلمت فعل بفاعل۔ علی حرف جر۔ المسافرین مجرور بالیاء لفظا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا سلمت فعل کے ساتھ۔ سلمت فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ البابان مفتوحان ﴾

البابان مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ مفتوحان مرفوع بالالف لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لقیت مکرمی ﴾

لقیت فعل بفاعل۔ مکرم منصوب بالفتحہ تقدیرا مضاف۔ ی ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ ووعدنا موسی ثلثین لیلة ﴾

واو عاطفہ۔ وعدنا فعل ماضی معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بنحن مرفوع محلا فاعل۔ موسی منصوب بالفتح تقدیرا مفعول بہ اول۔ ثلثین منصوب بالیاء لفظا مضاف۔ لیلة مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔

مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنی فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ بلغ العلی بکمالہ ﴾

بلغ فعل ماضی معلوم۔ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔العلی منصوب بالفتح تقدیرا مفعول بہ۔ ب حرف جر۔ کمال مجرور بالکسر لفظا مضاف۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر جار مجرور مل کر مجرور برائے حرف جر۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا بلغ فعل کے ساتھ۔فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ کشف الدجی بجمالہ ﴾

کشف فعل ماضی معلوم۔ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔الدجی منصوب بالفتح تقدیرا مفعول بہ۔ ب حرف جر۔ جمال مجرور بالکسر لفظا مضاف۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر جار مجرور مل کر مجرور برائے حرف جر۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا کشف فعل کے ساتھ۔فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ ھؤلاء اخواتی ﴾

ھؤلاء مرفوع محلا مبتدا۔ اخوات مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف۔لفظ ی ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ انما یتذکر اولو الالباب ﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ماکافۃ عن العمل ۔یتذکر فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظا ۔ اولوا مرفوع بالواو لفظا مضاف۔الالباب مجرور بالکسر لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ قال موسی لاخیہ ﴾

قال فعل ماضی معلوم۔موسی مرفوع بالضمہ تقدیرا فاعل۔لام حرف جر۔خی مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا قال کے۔فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ اسمه احمد ﴾

اسم مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ہ ضمیر بارز مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء احمد مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ مكة بلدة مباركة ﴾

مکۃ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ بلدۃ مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ مبارکۃ مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ خير البقاع مساجد ﴾

خیر مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ البقاع مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء مساجد مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا جد ريح يوسف ﴾

لاجد لام تاکیدیہ۔ اجد فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا۔ ضمیر در و مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل۔ ریح منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ یوسف مجرور بالفتحہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ اخونا عمر ﴾

اخو مرفوع بالواو لفظا مضاف۔ نا ضمیر بارز مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء عمر مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ دخل معه السجن فتيين ﴾

دخل فعل ماضی معلوم۔ مع مضاف۔ ہ مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف لغو متعلق ہوا دخل کے ساتھ۔ السجن منصوب بالیاء لفظا مفعول بہ۔ فتین مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ ارسلنا اليهم اثنين ﴾

ارسلنا فعل بفاعل۔ الی حرف جر۔ ھم ضمیر محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ارسلنا کے

۔الـــنـيـــن منصوب بالیاء لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنا فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ هو ذو علم ﴾

هـــــو مرفوع محلا مبتدا۔ ذو مرفوع بالواو لفظا مضاف۔ علم مجرور بالکسر ہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ رایت رجلا ذافهم ﴾

رایـــت فعل ماضی معلوم۔ ت ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ رجـــلا منصوب بالفتحہ لفظا موصوف۔ ذا منصوب بالالف لفظا مضاف۔ فهـــم مجرور بالکسر ہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ بعت ثوبی بدینا رین ﴾

بـــعـــت فعل ماضی معلوم۔ ت ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ ثـــوبـــی منصوب بالفتح تقدیرا مضاف۔ ی ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ ب حرف جر۔ دینـــا رین مجرور بالیاء لفظا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا بعت فعل کے ساتھ۔ فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ طعام الواحد یکفی الاثنین ﴾

طـعام مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ الواحد مجرور بالکسر ہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ یـــکـــفـــی فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظا۔ ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ الاثنین منصوب بالیاء لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہوئی مبتداء کے لئے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ عقبی الکفرین النار ﴾

عقبی مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف۔ الکفرین مجرور بالیاء لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ النار مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ قال موسی لفتاه﴾

قال فعل ماضی معلوم۔موسی مرفوع بالضمہ تقدیرا فاعل۔لام حرف جر۔فتا مجرور بالکسرہ تقدیرا ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا قال کے ساتھ۔فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قول۔

﴿ یسئلونک عن ذی القرنین﴾

یســـــئـــلـــون فعل مضارع معلوم۔واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔عن حرف جر۔ ذی مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ الـقـرنـیـن مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا عن جار کیلئے۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا یسئلون فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿قتل داود جالوت﴾

قتل فعل ماضی معلوم۔داود مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔جـالـوت منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملیہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ العاصی ملک ﴾

العاصی مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ملک مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿بع الدنیا بالاخرۃ﴾

بع فعل امر معلوم۔ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔الدنیا منصوب بالفتح تقدیرا مفعول بہ ۔ ب حرف جر۔الاخـــرۃ مجرور بالفتحہ لفظا۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا بع فعل امر کے ساتھ۔فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

متن **فصل بدانکه اعراب مضارع سه أست رفع و نصب و جر** -

مضارع کے تین اعراب ہیں۔رفع، نصب، جزم۔

رفع وہ ضمہ یا اثبات نون ہے جو عامل کا مقتضی بیان کرے۔

نصب وہ فتحہ یا حذف نون ہے جو عامل کا مقتضی بیان کرے۔

جزم وہ سکون یا حذف نون یا حذف حرف علت ہے جو عامل کا مقتضی بیان کرے۔

مضارع باعتبار اقسام اعراب کے چار قسم پر ہے۔

پہلا قسم مفرد صحیح جو مجرد ہو ایسی ضمیر بارز سے جو تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مونثہ مخاطبہ کے لئے ہوتی ہے یعنی یہ اعراب ان صیغوں کے لئے ہے جن آخر میں نون نہیں اور یہ پانچ ہیں۔

(۱) واحد مذکر غائب جیسے **یفعل**

(۲) واحدہ مؤنثہ غائبہ جیسے **تفعل**

(۳) واحد مذکر مخاطب جیسے **تفعل**

(۴) واحد متکلم جیسے **افعل**

(۵) جمع متکلم جیسے **نفعل**۔ جب کہ صحیح ہوں۔ تو ان کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ۔ جیسے **ھو یضرب، تضرب، اضرب، نضرب۔ لن یضرب، لن تضرب، لن تضرب لن اضرب لن نضرب، لم یضرب، لم تضرب، لم تضرب لم اضرب لم تضرب۔**

یادرکھیں مضارع کل چودہ صیغے ہیں جن میں سے دو تو مبنی ہیں (۱) جمع مؤنث غائبات **یفعلن** (۲) جمع مؤنث مخاطبات **تفعلن**۔ بقایا بارہ بچ گئے۔ ان بارہ میں سے سات کے ساتھ ضمیر بارز ہواتی ہے۔ چار صیغے تثنیہ کے **یفعلان، تفعلان، تفعلان، تفعلان** اور دو صیغے جمع مذکر کے **یفعلون، تفعلون** اور ایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ **تفعلین** بقایا پانچ صیغے رہ گئے ان کو ایہ اعراب دیا گیا ہے۔

فائدہ: یہاں صحیح سے مراد وہ صحیح نہیں جو صرفی حضرات کی اصطلاح میں بلکہ یہاں وہ صحیح مراد ہے جو نحویوں کی اصطلاح میں ہے۔ نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اسکو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ لھذا مھموز اور مثال اور مضاعف اور اجوف سب صحیح میں داخل ہیں۔

دوسرا قسم مفرد معتل واوی اور یائی کے بھی یہی پانچ صیغے۔ ان کا اعراب رفع تقدیر

ضمہ کے ساتھ اور نصب فتح لفظی کے ساتھ اور جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ۔ جیسے ھو یغزو، ویری، ولن یرمی، لم یغز، لم یرم۔

تیسرا قسم مفرد معتل الفی کے بھی یہی پانچ صیغے۔ جیسے یرضی انکا اعراب رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ اور نصب تقدیر فتحہ کے ساتھ اور جزم لام کے حذف کے ساتھ جیسے ھو یرضی، لن یرضی، لم یرض۔

چوتھا قسم باقی سات صیغے ضمیر بارز مرفوع والے۔ چار تثنیہ کے اور دو جمع مذکر کے اور ایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کا خواہ صحیح ہوں یا غیر صحیح۔ ان کا اعراب رفع اثبات نون کے ساتھ نصب اور جزم حذف نون کے ساتھ۔ جیسے ھما یضربان و یغزوان و یرمیان ویرضیان، ھم یضربون و یغزون ویرمون، الخ

فائدہ: فعل امر میں اختلاف ہے۔ عند البعض معرب ہے۔ کہ مضارع پر جب لام امر داخل ہوتا ہے تو امر بنجاتا ہے لتضرب جس طرح لم یضرب معرب ہے اسی طرح یہ بھی معرب ہے اور قرآن مجید کی بعض قرائتوں میں اور حدیث میں اور اشعار میں امر ایسے مستعمل ہے جیسے فلتفرحوا۔ ولتأخذوا امصافکم۔ پھر تخفیفاً لام اور تاء کو حذف کر دیا اور ہمزہ وصلی لے آئے اِضرب ہوگیا۔ تو اِضرب میں سکون عامل جازم لام مقدر کی وجہ سے ہے۔ اس قول پر مضارع کی صرف دو قسمیں ہوئی۔ یہ امر مضارع ہی ہے جیسے جحد اور نفی ہے

اور عند البعض مبنی بر علامت جزم ہے اور مستقل قسم ہے۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں مضارع کی قسموں کو پہچانیں اور اعراب بتائیں۔ ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

﴿ لا اعبد ما تعبدون ﴾

لا نافیہ غیر عاملہ غیر معمول۔ اعبد فعل بفاعل ما موصولہ تعبدون فعل واؤ ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل فعل فاعل سے مل کر صلہ۔ موصولہ صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ اعبد فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ولسوف یعطیک ربک فترضی﴾

واو استینافیہ لام تاکید یہ سوف حرف تعریبیہ یعطیك فعل ك ضمیر مفعول بہ ربك مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ فا عاطفہ ترضی فعل انت ضمیر فاعل فعل فاعل مل کر جملہ معطوف ہوا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿یریدون ان یخرجاکم﴾

یریدون فعل بفاعل۔ ان مصدریہ ناصبہ۔ یخرجا فعل بفاعل۔ کم مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ بتاویل مصدر مفعول بہ ہوا۔ یریدون فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

﴿اولئک یسارعون فی الخیرات﴾

اولئك مبتداء یسارعون فعل بفاعل۔ فی جار الخیرات مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿یطعمون الطعام﴾

یطعمون فعل بفاعل۔ الطعام مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿لن اکلم الیوم انسیاً﴾

لن اکلم فعل بفاعل۔ الیوم مفعول فیہ۔ انسیا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الم ترکیف فعل ربک﴾

لم جازمہ تر فعل مضارع مجزوم بحذف لام۔ کیف مفعول مطلق مقدم۔ فعل فعل۔ رب مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل جملہ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوا۔

﴿اولئک یدخلون الجنة بغیر حساب﴾

اولئك مبتداء۔یدخلون فعل بفاعل۔ الجنۃ مفعول فیہ۔بغیر حساب جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا فعل کے۔فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿لاتحزنی﴾

لا ناہیہ تــحــزن فعل بفاعل۔ن وقایہ۔ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿لم یجعلنی جباراً﴾

لم جازمہ یجعل فعل ھو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ ن وقایہ۔ی ضمیر مفعول بہ اول۔ جباراً مفعول بہ ثانی۔فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿لن ترضی عنک الیهود﴾

لن ناصبہ۔ترضی فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ تقدیراً۔عنك جار مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ترضی کے۔الیھود مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿والله یهدی من یشاء﴾

واو استینافیہ لفظ اللہ مبتداء۔یھدی فعل مضارع مرفوع بضمہ تقدیراً۔ھو ضمیر فاعل معبر بھو۔ من موصولہ یشــــاء فعل بفاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ۔موصول صلہ مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿اولئک لم یؤمنوا﴾

اولئك مبتداء۔ لم جازمہ۔ یؤمنو فعل مضارع مجزوم بحذف نون اعرابی۔واو ضمیر اس کا فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿فذالک الذی یدع الیتیم﴾

فا استینا فیہ۔ذالك اسم اشارہ مبتداء۔الذی اسم موصول۔ یدع فعل بفاعل۔ الیتیم مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ صلہ۔موصول صلہ سے مل کر خبر۔مبتداء اپنی خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿لم ینالوا خیراً﴾

لم جازم ینالوا فعل مضارع مجزوم بحذف نون اعرابی۔واو ضمیر فاعل۔خیرا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿نبلوکم بالشر والخیر فتنة﴾

نبلو فعل نحن ضمیر فاعل۔کم ضمیر مفعول بہ۔ بالشر معطوف علیہ۔واو حرف عطف۔الخیر معطوف صیغہ اسم تفضیل ممیز۔ فتنة تمیز۔ممیز تمیز مل کر معطوف۔معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور جار۔مجرور سے مل کر متعلق۔فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿وان تعودو نعد﴾

واو استینا فیہ ان شرطیہ تعود و فعل مضارع مجرور بحذف نون اعرابی۔ضمیر فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ نعد فعل نحن فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

متن فصل بدانکہ عوامل اعراب بر دو قسم است لفظی و معنوی الخ۔

عامل کی تعریف: ما اوجب کون اخر الکلمة علی وجہ مخصوص من رفع او نصب او جر او جزم۔

عامل لفظی ما یعرف بالقلب و یتلفظ باللسان

عامل معنوی ما یعرف بالقلب و لیس للسان فیہ حظ۔

پھر لفظی کی دو قسمیں ہیں۔(۱) سماعی (۲) قیاسی۔

عامل سماعی ما یمکن ضبطه بالجزئیات۔

عامل قیاسی مالا یمکن تعینیه الابمفهوم کلی لتعذر ضبط جزئیاته ۔

معمول ما یتغیر آخره برفع او نصب او جر او جزم

عمل (الاعراب) هو الاثر الحاصل بتاثیر العامل من رفع او نصب۔ الخ

عوامل لفظیہ کا بیان تین ابواب میں ہوگا۔

عوامل لفظی کی تین قسمیں ہیں۔(۱) اسماء عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) حروف عاملہ۔

دلیل حصر: یہ ہے کہ عامل دوحال سے خالی نہیں یا تو مستقل الدلالۃ ہوگا یا نہیں۔
اگر مستقل الدلالۃ ہو تو پھر دوحال سے خالی نہیں یا تو زمانہ پر دلالت کریگا یا نہیں۔
اگر زمانہ پر دلالت کرے تو افعال عاملہ ہے۔ اگر زمانہ پر دلالت نہ کرے تو اسماء عاملہ ہے۔ اور اگر غیر مستقل الدلالۃ ہو تو حروف عاملہ ہے۔

دلیل حصر ثانی: عامل یا تو بالذات ہوگا یا بالواسطہ اگر بالواسطہ ہو تو وہ اسماء عاملہ ہے۔
اور اگر بالذات ہو تو دوحال سے خالی نہیں یا تو عامل قوی ہوگا یا ضعیف۔ اور اگر عامل قوی ہو تو وہ افعال عاملہ ہیں اور اگر عامل ضعیف ہو تو وہ حروف عاملہ ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ اسم کی تین قسمیں ہیں۔(۱) اسم جامد یہ کبھی بھی عمل نہیں کرتا ہمیشہ بے عمل ہی رہتا ہے۔
(۲) اسم مشتق (۳) مصدر۔ یہ دونوں عامل تو ہیں لیکن ان کا عمل بالذات نہیں ہے۔ اس لیے کہ اگر اسم کا عمل بالذات ہوتا تو ہر اسم حتی کہ جامد بھی عمل کر لیتا۔ حالانکہ جامد عمل نہیں کرتا۔ لہذا ان کا عمل بالذات نہیں ہے بلکہ فعل کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ مشتق کی فعل کے ساتھ مشابہت دو جہت سے ہوئی۔ فعل کے ساتھ وزن میں بھی مشابہت ہے۔ اور معنی میں بھی مشابہت ہے۔ اور مصدر میں فعل کے ساتھ مشابہت ایک جہت سے ہے۔ یعنی معنی کے لحاظ سے وزن کے لحاظ سے نہیں ہے۔ تو اس کے اندر مشابہت ایک جہت سے ہوئی اور مشتق میں دو جہت سے ہوئی اور دو جہتی مشابہت ایک جہتی مشابہت سے قوی ہے۔ لہذا مشتقات عمل میں مصدر سے قوی ہیں۔

سوال: آپ نے کہا کہ جامد عمل نہیں کرتا حالانکہ کہ اسم جامد مضاف اپنے مضاف الیہ عمل کرتا ہے۔ یعنی جر دیتا ہے مثلاً غلام زید۔

جواب: کہ اس میں جر مضاف کا عمل نہیں ہے۔ بلکہ مضاف مضاف الیہ کے درمیان ایک حرف جر مقدر ہے۔ وہ عمل کر رہا ہے۔ البتہ مضاف کو مجازاً عامل کہہ دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ اس

حرف جر کا قائم مقام ہے۔لہذا اسم جامد کا کسی حال میں بھی عامل ہونا ثابت نہ ہوا۔
حرف کا عمل اگر چہ بالذات ہوتا ہے۔لیکن معنی کے لحاظ سے غیر مستقل ہونے کی وجہ سے عمل میں ضعیف ہے۔اس لیے گاہے گاہے کسی عارض کی وجہ سے ملغی ہو جاتا ہے۔اسی وجہ سے حروف غیر عاملہ کی آخر میں ایک مستقل فصل منعقد کی گئی ہے۔فعل عامل بالذات بھی ہے اور قوی بھی ہے لہذا کوئی فعل غیر عامل نہیں بلکہ کوئی نہ کوئی عمل ضرور کرتا ہے۔عوامل لفظیہ کا بیان تین ابواب میں ہوگا۔

«باب اول در حروف عاملہ»

حروف عاملہ دو قسم پر ہیں (۱) اسماء میں عمل کرنیوالے (۲) افعال میں عمل کرنے والے

فصل اول در حروف عاملہ ۔پہلی فصل میں حروف عاملہ در اسماء کا بیان ہے۔
جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں۔ان کی پانچ قسمیں ہیں۔(۱) حروف جارہ (۲) مشبہ بالفعل (۳) ماولا المشبہتین بلیس (۴) لانفی جنس (۵) حروف نداء۔جن میں سے پہلی قسم اور پانچویں قسم ایک ایک اسم میں عمل کرتی ہے اور دوسری اور تیسری اور چوتھی قسم دو دو اسموں میں عمل کرتی ہیں۔

وجہ حصر : حروف عاملہ کا مدخول دو حال سے خالی نہیں مفرد ہوگا یا جملہ۔
اگر مفرد ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ اپنے مدخول کو لے کر جملہ ہوگا یا جزء جملہ ہوگا اگر جملہ ہو تو حرف نداء ہے اور اگر جزء جملہ ہو تو حرف جر ہے۔یا یوں کہا جائے کہ اگر اس کا اثر جر ہو تو حرف جر ہے ورنہ حرف نداء ہے۔

اور اگر مدخول جملہ ہو تو دو حال سے خالی نہیں کہ بالاتفاق جملہ ہوگا یا نہیں۔اگر بالاتفاق جملہ نہ ہو بلکہ بعض کے نزدیک جملہ ہو اور بعض کے نزدیک مفرد ہو تو یہ لائے نفی جنس ہے۔کیونکہ علامہ سیبویہ کے نزدیک لائے نفی جنس کے لیے صرف اسم ہوتا ہے نہ کہ خبر کہ اس کی خبر کالمعدوم ہوتی ہے اس کے بارے میں انہوں نے اپنی کتاب میں مستقل ایک باب منعقد کیا ہے اور اگر بالاتفاق جملہ ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ اپنے میں نفی کے معنی پیدا کر دے گا۔یا نہیں اگر اپنے مدخول میں نفی کے معنی پیدا کر دے تو وہ ماولا المشبہتین بلیس ہے ورنہ حرف مشبہ بالفعل ہے۔

سوال: کہ جملہ اسم نہیں ہوتا کیونکہ اسم کلمہ کی ایک قسم ہے اور جملہ تو کلمہ کی ضد ہے۔ اور کلمہ مقسم ہے۔ جب مقسم کی ضد ٹھہرا تو اس کی قسم کی بھی ضد ہوگا یعنی اسم کی۔ اور جب جملہ اسم کی ضد ہو تو اسم کیسے ہوسکتا ہے۔ جب اسم نہیں ہوسکتا تو اس فصل کا عنوان قائم کرنا در حروف عاملہ در اسم کے ساتھ کیسے صحیح ہوگا۔ اس میں تو غیر اسم پر داخل ہونے والے حروف کا بھی بیان آرہا ہے۔ اس کا

جواب: یہ ہے۔ کہ مولف کے قول میں مدخول کے اسم ہونے سے مراد عام ہے۔ خواہ اسم تحقیقی ہو یا اسم تاویلی۔ اور جملہ اگر چہ اسم تحقیقی نہیں ہے لیکن اسم تاویلی ضرور ہے۔ کیونکہ ہر جملہ کا ایک مضمون ہوتا ہے اور وہی مصدر ہوتا ہے اور مصدر اسم ہے لہذا انجام کے لحاظ سے جملہ بھی اسم ہوا۔

سوال: کہ حروف تو عامل ضعیف ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود اس کو کیوں مقدم کیا۔

جواب: یہ ہے کہ حروف اقسام کے اعتبار سے اعلی اور افضل ہیں۔ اس لیے کہ حروف کی چھبیس قسمیں ہیں۔ فعل کی صرف سات قسمیں ہیں۔ اور اسم کی صرف دس قسمیں ہیں۔ جب یہ اقسام کے لحاظ سے اعلی اور افضل ہوئے تو ان کو مقدم کیا اس لیے کہ اعلی مفضول پر مقدم ہوا کرتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ پھر تو اسم کو فعل پر مقدم کرنا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ اس کے اقسام زیادہ ہیں۔

جواب (۱): کہ اسم کے اقسام اگر چہ زیادہ ہیں۔ لیکن عمل کے باب میں اسم فعل کی فرع ہے اور فرع اصل سے موخر ہوا کرتی ہے۔ بایں وجہ فعل کو مقدم کیا۔

جواب (۲): یہ ہے کہ فعل باعتبار اقسام کے اسم اور حرف کے درمیان اور وسط میں ہے۔ لہذا اس کو ذکر میں بھی دونوں کے درمیان میں رکھا گیا۔

حروف کے مقدم کرنے کی دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے۔ کہ کل جدید لذیذ کے ضابطہ پر بحث کی ہے۔ اس لیے کہ ہر بحث کے شروع میں ذہن زیادہ مائل اور راغب ہوتا ہے۔ چونکہ ہر شئی تو لذیذ ہوتی ہے اس وقت کتنی بھی لمبی بحث کی جائے دل نہیں اکتاتا ہے اور یہاں سے عوامل کی بحث کی جارہی ہے۔ اور حروف کے اقسام کثیر ہونے کی وجہ سے اس کی بحث لمبی ہے لہذا ان کو مقدم لایا گیا ہے۔ تاکہ دل میں اکتاہٹ محسوس نہ ہو۔

﴿ حروف جارہ ﴾

قسم اول حروف جارہ

سوال: مصنفؒ حروف جارہ کو تمام حروف پر کیوں مقدم کیا حالانکہ مناسب یہ تھا کہ حروف مشبہ بالفعل کو مقدم کیا جائے کیونکہ حروف مشبہ بالفعل ناصب اور رافع ہیں جب کہ یہ حروف جارہ ہیں جس طرح ماقبل میں مرفوعات کو منصوبات پر اور منصوبات کو مجرورات پر مقدم کیا اسطرح انکے عوامل کو بھی مقدم کرنا چاہیئے تھا مجرورات کے عوامل پر۔

جواب اول: حروف جارہ کا عمل یہ اصالت کی وجہ سے ہے مشابہت اور فرعیت کی وجہ سے نہیں جب کہ حروف مشبہ بالفعل کا عمل فرعیت کی وجہ سے ہے یعنی فعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ہے تو اس اصالت کا اعتبار کرتے ہوئے مصنف نے حروف جارہ کو مقدم کیا۔

جواب ثانی: کہ حروف جارہ کثیر ہیں اور العزۃ للتکاثر کے قاعدے کی بنا پر مصنفؒ نے اسے مقدم کردیا۔

جر کی تعریف: الجر حرکۃاوحرف تدل علی کون الاسم مضافاً الیہ

حروف جارہ کی تعریف: ماوُضع للافضاء بالفعل او شبھہ الی مدخولہ

حروف جارہ ایسے حروف کو کہا جاتا ہے جو فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل کو اپنے مدخول کی طرف پہنچائیں اور ربط دینا مدخول کو ماقبل کے ساتھ سوائے چند کے خلا، حاشا وغیرہ۔

یعنی فعل اور اس کا مدخول الگ الگ تھا۔ پھر آپس میں جوڑ پیدا کرنے کے لیے حرف جر کو لایا گیا ہے۔ مثلاً استقر اور دار دونوں میں کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن جب دار پر فی داخل کر دیا اور کہا زید استقر فی الدار تو اب دونوں میں تعلق اور ربط پیدا ہوگیا۔ فی نے معنی استقرار کو کھینچ کر دار تک پہنچادیا یعنی استقرار دار میں پایا گیا ہے۔ فعل کی تعریف تو ماقبل میں گذر چکی ہے

شبہ فعل کی تعریف: یہ ہے کہ شبہ فعل وہ اسم ہے جو فعل جیسا عمل کرے اور فعل کے مادہ سے ہو جیسے مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ وغیرہ۔

معنیٰ فعل کی تعریف: کہ وہ ہے جس سے معنیٰ فعل مستنبط ہو لیکن وہ فعل کے مادہ سے نہ ہو جیسے اسم اشارہ۔ اسمائے افعال۔ حروف تنبیہ۔ ظرف۔ جار مجرور۔ حروف تمنی۔ حروف ترجی۔ حروف تشبیہ۔ یہ معنیٰ فعل پر دلالت کرتے ہیں لیکن فعل کے مادہ سے نہیں ۔ مثلاً اسم اشارہ یہ اشیر پر دلالت کرتا ہے اور حروف تنبیہ یہ انبہٗ فعل پر دلالت کرتے ہیں۔ فعل کی مثال مررت بزید مشبہ فعل کی مثال ان مار بزید اور معنیٰ فعل کی مثال جیسے هذا فی الدار ابوك۔ معنیٰ یہ ہوگا اشیر الی ابیك فی الدار:

فائدہ: اقسام ثلاثہ میں سے تمام اسماء معمول بنتے ہیں سوائے اسمائے افعال کے جو کہ فقط عامل بنتے ہیں اور اسمائے اصوات (جو کہ نہ عامل بنتے ہیں اور نہ معمول) اور افعال میں سے فعل مضارع بشرطیکہ مبنی نہ ہو اور حروف میں سے کوئی حرف معمول نہیں بنتا۔

فائدہ: تمام افعال عامل بنتے ہیں اور اسماء اور حروف میں سے بعض عامل بنتے ہیں اور بعض نہیں۔

قوله هفتده : حروف جر کی تعداد کے سلسلہ میں دو قول ہیں۔(۱) حروف جر سترہ ہیں۔قول مشہور یہی ہیں۔ جو کہ شعر میں موجود ہیں۔

باء ، تاء ، کاف ، لام ، واؤ منذ ، مذ، خلا

رب، حاشا، من، عدا، فی، عن، علی، حتی، الی

(۲) حروف جر ہیں۔ سترہ تو وہ جو کتاب میں مذکور ہیں۔ اور باقی یہ ہیں۔

فائدہ: حروف جار مشہور سترہ ہیں اور غیر مشہور اور بھی ہیں۔

(۱) **کَیْ**: اس کی دو قسم ہیں۔ ایک ناصب فعل مضارع اور دوسرا جارہ۔ یہ تین چیزوں کو جر دیتا ہے (۱) ما استفہامیہ (۲) ما مصدریہ (۳) ان مصدریہ مع صلتہ جیسے اَحسنِ السکوت کَیْ تحسنَ جس کے الف کو گرا کر کیم اور وقف کی حالت میں کیمہ بمعنی لِمَہ پڑھا جاتا ہے۔

(۲) **لات** : اس کی اصل کے سلسلہ میں چند اقوال ہیں۔

(۱) اس کی اصل لیس تھی سین تو تا سے اور یا کو الف سے بدل دیا لات ہوگیا۔

(۲) اس کی اصل بات تھی با کو لام سے بدل دیا لات ہوگیا۔

(۳) یہ لا نافیہ اور تاء تانیث سے مرکب ہے۔

(۴) یہ لا نافیہ اور تاء زائدہ سے مرکب ہے۔ یہ لفظ حین اور اسکے ہم معنی اسم زمان میں عمل کرتا ہے۔

(۳) **لولا** : لولا کی تین قسمیں ہیں۔ لولا تخصیصہ لولا امتناعیہ۔ لولا جارہ۔ یہ صرف ضمیر پر عمل کرتا ہے۔

(۴) **لعل** : لعل اکثر کے نزدیک تو یہ عامل ناصب ہے لیکن لغت بنی عقیل میں یہ جارہ ہے۔ مثلا مصرع ہے۔ لعل ابی المغوار منک قریب۔

وھی حرف جر شبیہ بالزائد فلا تتعلق و مجرورہ مبتداء

(۵) **متیٰ**: **بمعنی من فی لغة ھذیل**

فائدہ ہر جار مجرور کو ترکیب میں ظرف سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ظرف عامل کا تقاضا کرتے ہیں ایسے یہ بھی۔ لیکن زمان و مکان ظرف حقیقی ہیں اور جار مجرور پر مجازاً ظرف کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

ضابطہ: ہر ظرف کے لئے عامل متعلق کا ہونا ضروری ہے۔ یہ چار چیزوں کے متعلق ہوسکتا ہے۔

از پے ہر جارہ متعلق ضرور آمد ضرور
خواہ باشد فعل یا باشد مشابہ فعل را
یا کہ تاویلش بہ شبہ فعل راجح می شود
یا مشیر است آں بسوئے معنی فعل بے خطا

(۱) فعل خواہ فعل تام ہو یا فعل قاصر۔ فعل قاصر کے متعلق ہونا مختلف فیہ ہے۔

(۲) شبہ فعل۔ جیسے **انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم** ۔

(۳)مؤول بہ شبہ فعل۔جیسے و هو الله فی السموات و فی الارض ۔ انت عبد الله فی کل مکان ای المعروف المسمی بهذا الاسم۔

(۴)مشیر الی معنی الفعل جیسے ما انت بنعمت ربك بمجنون۔مالزیدفی الدارما سے جوانتفی سمجھا جاتا ہے اب کس کے متعلق جمہور نے انتفی کو بنایا ہے اور بعض نے ماکو بنایا

فائدہ: ظرف دوقسم پر ہے ظرف لغواور ظرف مستقر۔

ظرف مستقر ما یکون عامله محذوفا سواء من الافعال العامة او الخاصة

افعال عامہ چار ہیں۔

افعال عامہ چہار هستند نزد ارباب عقول

کون است و ثبوت و وجود است و حصول

ظرف لغو:ما یکون عامله مذکورا۔

وجه تسمیه:مستقر کا معنی ہے ٹھرا ہوا کیونکہ یہ اپنے عامل کی جگہ پر ٹھرا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کوظرف مستقر کہتے ہیں اور ظرف لغواپنی عامل کی جگہ ٹھرا ہوا نہیں ہوتا اس لئے اسے ظرف لغو کہتے ہیں۔بعض کے نزدیک ضمیر کا منتقل ہوکر ظرف میں مستقر اور ٹھر جانے کی وجہ سے اس کوظرف مستقر کھتے ہیں۔یا جزء جملہ ہونے کی وجہ سے کہ اور جب کہ ظرف لغو جملہ کی جز ہونے سے لغو ہے اسکی ترکیبی کوئی حیثیت نہیں۔

فائدہ چند حروف ایسے ہیں جو متعلق کے مقتضی نہیں وہ حروف جارہ زائدہ اور رب ، لولا، لعل ، لات۔حاشا، خلا، عدا ہیں۔بعض نے لا ت کا متعلق محذوف ماناہے جیسے فنادوالات حین مناص ۔یہ متعلق ہے استغالوا کے۔

چند حرف بد اں مستغنی از متعلق اند

رب حا شا لات لولا هم خلا دیگر

عداهم لعل آمدیگرپس حرف زائد

در کلام سابقاتفصیل هرزاندبیان کردمترا

فائدہ: حروف جارہ تین قسم پر ہیں۔ (۱) جوفقط حروف ہیں۔
(۲) جومشترک ہیں اسمیت اور حرفیت میں۔
(۳) جومشترک ہیں فعلیت اور حرفیت میں۔ جسکی تفصیل احقر کی تصنیف ضوابط نحویہ میں دیکھئے حروف جارہ کی بحث میں۔

فائدہ: اگرظرف کا متعلق افعال عامہ میں سے ہوتو چار مقامات میں اسکے متعلق کا حذف کرنا واجب ہے۔
(۱) مبتداء کی خبر ظرف ہو جیسے زید فی الدار اس میں ثبت یا ثابت کو ظاہر کرنا جائز نہیں۔
(۲) موصول کا صلہ ہو الذی فی الدار قائم
(۳) موصوف کی صفت ظرف ہو۔
(۴) ذوالحال کا حال ظرف ہو۔

ضابطہ: تزاد (ما) بعد من و عن و البا فلا تكفهن عن العمل و بعد رب و الكاف يبقى العمل قليلا نحو فبما رحمة من الله ۔ مما خطيئتهم ۔ عما قليل۔

شعر۔ ربما ضربةٍ بسيف صيقل۔ بَينَ بُصرى وطعنة نجلاءِ

وننصر مولانا ونعلم انه ۔ كماالناسِ مجروم عليه وجارم

وبعدهمامكفوفتين فدخلان على الجملة نحوربما يودالذين كفروالو كانوامسلمين

فائدہ: حرف جارہ زائدہ اور شبیہ بالزائدہ سے جو اسم مجرور ہوگا وہ حسب عامل مرفوع محلا یا منصوب محلا معمول بنے گا۔
مرفوع محلا فاعل کی مثال۔ جیسے ما جاء نا من بشير
مرفوع محلا نائب فاعل کی مثال جیسے قيل بشئى ۔
مرفوع محلا مبتداء کی مثال جیسے بحسبك الله ۔

منصوب محلا مفعول بہ کی مثال ما رائیت من احد ۔
منصوب محلا مفعول مطلق کی مثال ماسعی فلان من سعیٍ (ای سعیا) یحمد علیه ۔
منصوب محلا خبر کی مثال جیسے الیس الله باحکم الحاکمین ۔

فائدہ حرف جار چھ مقامات پر قیاسا حذف ہوتا ہے۔

(۱) اَنْ سے پہلے جیسے و عجبوا ان جاء هم۔ او عجبتم ان جائکم
(۲) اَن سے پہلے جیسے شهد الله انه بشرطیکہ حذف سے التباس لازم نہ آئے ورنہ جائز نہیں جیسے رغبت ان افعل کہنا غلط ہے بلکہ فی، عن کا ذکر لازم ہے تاکہ متکلم کی مراد معلوم ہو سکے۔
(۳) **کَیْ** سے پہلے۔ جیسے کی تقرعینها
(۴) **کمْ** استفهامیہ کی تمیز سے قبل جب کہ اس پر حرف جر داخل ہو۔ جیسے بکم درهمٍ اشتریت ، ای من درهم و الفصیح نصبه۔ اگر حرف جر نہ ہو تو نصب واجب ہے۔ جیسے کم درهما عندک
(۵) لفظ اللہ سے قبل جب کہ قسم ہو جیسے الله لا کرمك
(۶) ایسی کلام کے بعد جو اس جیسے حرف جر پر مشتمل ہو جیسے مررت بخالد فیقال اخالد بن سعید، ای بخالد بن سعید ، اذهب ان خلیل ای ان بخلیل ۔

فائدہ قد یحذف سماعاً فینتصب المجرورتشبیها بالمفعول ویسمی المنصوب بنزع الخافض کقولہ تعالی الا ان ثمود کفرو اربهم ای بربهم۔ واختار موسی قومه ای من قومه ۔

حروف جارہ کی مزید تحقیق و تفصیل مأتہ عامل کی شرح قدۃ العامل میں دیکھئے۔

﴿ التمرین ﴾

﴿ومن الناس من یقول امنا بالله﴾

من جار۔ الناس مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ من موصولہ۔ یقول فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ قول

۔آمنا فعل بفاعل۔ باللہ جار مجرور ظرف لغو متعلق آمنا کے۔آمنا اپنے فاعل متعلق سے مل کر مقولہ ہوا قول کے لیے۔قول مقولہ مل کر صلہ۔موصول صلہ مبتداء۔خبر مقدم مبتدائے مؤخر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿تاللہ لاکیدن اصنامکم﴾

تا حرف جر قسمیہ۔اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار مجرور ظرف مستقر متعلق اقسم کے۔اقسم فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً۔ضمیر مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل اوراپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ قسم ہوا لام تاکید اکیدن فعل۔ضمیر مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل۔اصنام منصوب بالفتح لفظاً مضاف۔کم مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔فعل فاعل مفعول بہ مل کر جواب قسم۔قسم اور جواب قسم جملہ انشائیہ۔

﴿ادب المرء خیر من ذھبہ﴾

ادب مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ المرء مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔خیر اسم تفضیل من جار۔ ذھب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا خیر کے۔خیر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتدا کے لیے مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الانسان من اللسان﴾

الانسان مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء من جار۔ اللسان مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار مجرور ظرف مستقر ثابت کے ساتھ متعلق ہوا خبر ہوا مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لکم دینکم ولی دین﴾

لام جار۔کم محلاً مجرور۔جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت کے یہ خبر مقدم۔ دین مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ۔کم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مبتدائے مؤخر۔خبر مقدم مبتدائے موخر جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو حرف عطف۔لی لام جار۔ ی ضمیر مجرور محلاً جار مجرور ظرف مستقر ثابت کے یہ خبر مقدم۔دین۔مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ی ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف

مضاف الیہ مبتدا مؤخر خبر مقدم مبتدائے مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿سرورک بالدنیا غرور﴾

سرور مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ۔ک ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مبتداء۔ با جار الدنیا مجرور تقدیراً ۔جار مجرور ظرف لغو متعلق غرور کے۔ غرور اپنے متعلق سے مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿زیارۃ الضعفاء من التواضع﴾

زیارۃ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ۔ الضعفاء مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مبتدا۔ من جار۔ التواضع مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت کے ساتھ خبر ہوا۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿له مافی السموات﴾

لام جار۔ہ مجرور محلاً ۔جار مجرور ظرف مستقر ثابت کے خبر مقدم۔ ما موصولہ ۔فی جار۔ السموات مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوا ثبت کے۔ صلہ ہوا۔ موصول صلہ مل کر مبتدائے مؤخر خبر مقدم مبتداء مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هلاک المرء فی العجب﴾

هلاك مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ المرء مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ۔فی جار۔ العجب مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت ہو کر خبر۔ ابتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿رب عالم لقیت﴾

رب حرف جر شبیہ بالزائد۔ عالم مجرور لفظاً مرفوع محلاً مبتداء ۔لقیت فعل ضمیر مستتر معبر بھو فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ خبر ہوا۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لاتدخلوا البیوت حتی تستاذنوا﴾

لا ناہیہ۔ تدخلو افعل مجزوم بحذف نون ۔واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل ۔البیوت مفعول بہ یا مفعول

فیہ۔(حتی کے بعد ان مقدر ہوتا ہے اس لیے ان مقدر نکالا) حتی حرف جار۔ان مصدریہ تستاذنوا منصوب بحذف نون۔واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل جملہ فعلیہ بتاویل مصدر کے حتی کے لیے مجرور۔جار مجرور ظرف لغو متعلق لا تدخلوا کے۔فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿نور المومن من قیام اللیل﴾

نور مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔المؤمن مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مبتدا۔من قیام مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔اللیل مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مجرور جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت کے خبر ہوا۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ﴾

رضی فعل۔لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔عن جار۔ہم محلا مجرور۔جار مجرور ظرف لغو رضی کے متعلق ہوا۔یہ جملہ معطوف علیہا۔واو حرف عطف۔رضوا فعل واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔عن جار۔ہ مجرور محلا۔جار مجرور ظرف لغو متعلق رضوا کے۔رضوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف۔

﴿حروف مشبہ بالفعل﴾

قولہ قسم دوم حروف مشبہ بالفعل ان، ان، کان، کیت، لکن لعل۔ حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں جو اسم کے نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔جیسے: ان زیدا قائم

فائدہ: ان حروف کی فعل کے ساتھ چار چیزوں میں مشابہت ہوتی ہے۔لفظا، معنا، عملا، اقساما، لیکن چونکہ عمل میں اصل فعل ہے اور یہ فرع ہی۔اس لئے فعل پہلے اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے جب کہ یہ پہلے اسم کو نصب اور دوسرے کو رفع دیتے ہیں تا کہ اصل اور فرع میں ہو جائے اسی وجہ سے انکی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں۔ہاں اگر ظرف ہو تو جائز ہے جیسے ان من الشعر لحکمۃ۔

فائدہ: حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم اور رافع خبر کیوں ہوتے ہیں اس کی حکمت اور وجہ یہ ہے کہ ان کی مشابہت ہے فعل کے ساتھ اور فعل رفع نصب دیتا ہے یہ بھی رفع اور نصب دیتے ہیں تو ان کا مفعول کے مشابہ اور خبر فاعل کے مشابہ ہوتا ہے۔

سوال: تو پھر فعل کی طرح مرفوع مقدم ہوتا حالانکہ یہاں منصوب مقدم ہے مرفوع پر۔

جواب: دو وجہ سے منصوب کی تقدیم ہے مرفوع پر۔

پہلی وجہ اگر مرفوع کو منصوب پر مقدم کر دیا جائے تو یہ پہچان نہیں رہے گی کہ یہ حروف ہیں یا افعال ہیں۔

سوال: پھر بھی فرق باقی رہتا ہے اس لیے کہ افعال متصرف ہوتے ہیں اور یہ حروف غیر متصرف ہوتے ہیں۔

جواب: عدم تصرف مطلقاً حروف پر دال نہیں ہو سکتا ہے اس لیے کہ بعض افعال بھی غیر متصرف ہیں جیسے نعم اور بئس۔

دوسری وجہ فعل اصل ہیں اور یہ حروف فرع ہیں اور منصوب کا مرفوع پر مقدم ہونا یہ بھی فرع ہے۔ تو فرع کو فرع کے لیے لازم کر دیا۔ (اسرار العربیہ صفحہ ۹۴)

فائدہ: ان حروف مشبہ بالفعل کے ناصب اسم ہونے میں اتفاق ہے ان اسم کو نصب دیتا ہے لیکن رافع خبر ہونے میں اختلاف ہے۔ بصرین کا مذہب یہ ہے کہ رافع خبر ہے اور کوفین کا مذہب یہ ہے کہ رافع خبر نہیں بلکہ ان کی خبر کا رفع وہی پہلے والا ہے۔ جو ان کے داخل ہونے سے پہلے ہے۔

دلیل کوفین کہ یہ حروف فعل کی مشابہت کی وجہ سے عمل کرتے ہیں لہذا یہ فرع ہوئے اور قاعدہ یہ ہے کہ فرع اصل سے اضعف اور انقص ہوتا ہے لہذا فعل کا دو اسموں پر عمل اور اس کا ایک اسم پر عمل ہونا چاہیے اگر دو پر عمل کرے تو اصل اور فرع میں برابر لازم آئے گی۔

جواب: بصرین کی طرف سے جواب ان حروف کی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہے۔ جس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) پہلی مشابہت ان کا وزن فعل والا ہے جیسے ان فر کے وزن پر ہے اور ان مد کے وزن پر ہے اور کان ضربن کے وزن پر ہے اور لکن ضاربن کے وزن پر ہے اور لعل دخرج کے وزن پر ہے اور لیت علم کے وزن پر ہے۔

(۲) کہ فعل ماضی کی طرح مبنی برفتحہ ہیں۔

(۳) فعل کی طرح ان کے آخر میں نون وقایہ لاحق ہوتا ہے۔ جیسے انني كانني۔

(۴) کہ فعل کی طرح یہ اسم ہی پر داخل ہوتے ہیں۔

(۵) ان میں فعل کا معنی پایا جاتا ہے۔ لہذا جب ان کی مشابہت فعل کے ساتھ اقوی اور اتم ہوئی تو عمل فعل والا ہوگا۔

سوال: باقی رہا آپ کا یہ سوال کہ اصل اور فرع میں برابری لازم آتی ہے۔

جواب: یہ ہے کہ منصوب کو مقدم اور مرفوع کو مؤخر کرنے سے یہ برابری قطعاً لازم نہیں آتی نیز آپ کا یہ کہنا کہ فرع کو اصل والا عمل نہیں دیا جاتا ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے اس لیے کہ اسم فاعل کو فعل کا عمل ہی دیا گیا ہے حالانکہ اسم فاعل فرع ہے۔ (انصاف صفحہ ۱۶۷ حاشیہ الصبان جلد نمبر ا۔ حاشیہ الصبان جلد نمبر ا صفحہ ۲۵۰۔ شرح التصریح جلد نمبر ا صفحہ ۲۵۳)

فائدہ: لکن میں اختلاف ہے کہ یہ بسیط ہے یا مرکب ہے اصح یہ ہے کہ یہ بسیط ہے۔

فائدہ: کان میں اختلاف ہے کہ یہ بسیط ہے یا مرکب ہے لیکن اصح یہ ہے کہ یہ مرکب ہے ۔(ھمع العوامع صفحہ ۴۳۸ جلد نمبر ا)

فائدہ: یہ کان کبھی تشبیہ کے لیے اور تعجب کے لیے بھی واقع ہوتا ہے جیسے ویکانه لایفلح الكافرون۔

ضابطہ: جس مقام پر جملہ کی ضرورت ہے وہاں پر اِنَّ مکسورہ ہوگا اور جس مقام پر جملے کی ضرورت نہیں مفرد کی ضرورت ہے وہاں پر اَنَّ ہوگا۔ يجب ان تكسر همزة إن حيث لايصلح ان يقوم مقامها ومقام معموليها مصدر۔

یجب فتحها حیث یجب ان یقوم مقامها و مقام معمولیها مصدر۔

اِنّ مکسورہ کے لئے دس علامات اور مقامات ھیں۔

(۱) ابتدائے کلام میں ہو یعنی کسی کا معمول نہ ہو خواہ ابتداء حقیقتاً ہو۔ جیسے انا اعطینٰك الکوثر یا حکماً ہو یعنی تنبیہ اور حرف افتتاح اور حتیٰ ابتدائیہ اور کلا زجریہ اور حرف تحضیض اور حرف جواب نعم۔ لا کے بعد ہو یہ ابتدائے کلام حکماً ہے الا انهم هم السفهاء ۔ قل ای و ربی انه لحق ۔ کلا ان معنی ربی سیهدین

(۲) ابتدائے صلہ میں ہو۔ جیسے وآتینٰه من الکنوز ما ان مفاتحه لتنوء بالعصبة

(۳) ابتدائے صفت میں ہو جیسے مررت برجل انه فاضل ۔

(۴) ابتدائے حال میں ہو جیسے و ان فریقا من المؤمنین لکارهون

(۵) ابتدائے مقصود بالنداء میں۔ جیسے یا نوح ان لیس من اهلك

(۶) ابتدائے قسم میں ہو۔ جیسے و العصر ان الانسان لفی خسر

(۷) حیث اور اذ کے بعد۔ جیسے جلست حیث انك قائم ، جئتك اذ ان زیدا قائم ۔

(۸) بعد قول اور حکایت اور نقل کے معنی میں ہو۔ تکلم کے معنی میں نہ ہو جیسے قال انی عبدا لله

(۹) لام معلقہ سے پہلے ہو خبر پر۔ جیسے و الله یعلم انك لرسوله

(۱۰) اسم عین کی خبر ہو جیسے ان الذین امنوا و الذین هادوا و الصائبین و النصاری والمجوس والذین اشرکوا ان لله یفصل بینهم ۔

۔خلیل انه کریم۔

اَنّ مفتوحه کے لئے گیارہ مقامات ھیں۔

تفتح ان وجوباً حیث یجب ان یؤل بمصدر مرفوع او منصوب او مجرور وذلک فی احد عشر موضعاً

(۱) فاعل واقع ہو۔ جیسے بلغنی انك مجتهد ابلغنی اجتهادك ۔ ا ولم یکفهم انا انزلنا، بلغنی ان زیدا منطلق

(لو) بھی اسمیں دخل ہے۔ جیسے لو انھم آمنو ا واتقوا۔اس لیے کہ لوثبت تو فاعل اور ما مصدر یہ ظرفیہ کے بعد ہو وہ بھی اسی میں داخل ہے جیسے لااکلمك ما انك مکسول ۔ بتاویل ماثبت کسلك ۔

(۲) نائب فاعل جیسے عُلِم انك منصرف ۔عُلِم انصرافك۔اوحی الی نوح انه لن یومن۔

(۳) مبتداء ہو۔ جیسےحسن انك مجتھد۔حسن اجتھادك۔من آیاته انك تری الارض اورلو لابھی اسی میں داخل ہے۔جیسے لو لا انه کان من المسبحین ۔

(۴)اسم معنی کی خبر ہو۔جیسے حسبك انك کریم۔

ان چارصورتوں میں مصدر مرفوع کی تاویل میں ہونگے ۔

(۵) کسی مرفوع کا تابع ہو یعنی معطوف ہو یابدل جیسے بلغنی انك اجتھادك و انك حسن الخلق۔ یعجبنی سعید انه مجتھد ۔

فائدہ اسم العین ما دل علی ذت ای شئی قائم بنفسه و مقابله اسم لمعنی ما دل علی شئی قائم بغیره

(۶)مفعول سوائےمقولہ کے۔جیسے و لا تخافون انکم اشرکتم بالله ۔

(۷)افعال ناقصہ کااسم معنی ہوجیسے کان علمی ویقینی انك تتبع الحق ۔

(۸)کسی منصوب کا تابع ہو جیسے و انی فضلتکم علی العٰلمین۔و اذ یعد کم الله احدی الطائفتین انھا لکم ۔

ان تین مقامات میں مصدر منصوب کی تاویل میں ہوگا۔

(۹)مجرور بالحرف ہو۔جیسے ذالك بان اله ھو الحق،۔

(۱۰)مجرور بالاضافت ہو۔جیسے انه لحق مثل ما انکم تنطقون ۔

بشرطیکہ مضاف(اذ)اور(حیث)نہ ہو۔جیسے فعلت ھذا کراھة انك قائم

(۱۱) کسی مجرور کا تابع واقع ہو جیسے سررت من اکرام خلیل وانه عاقل ۔ عجبت منه انه مهمل۔ ان تین مقامات میں مصدر مجرور کی تاویل میں ہوگا۔

چند مقامات میں دونوں جائز ہیں

حیث یصح الاعتباران تاویله بالمصدر و عدم تاویله

(۱) اذا مفاجاتیہ کے بعد جیسے: خرجت فاذا انَّ سعیدا واقف ۔

(۲) فاء جزائیہ کے بعد ہو جیسے من یحادد الله و رسوله فان له نار جهنم ۔ من عمل منکم سوءً بجهالة ثم تاب من بعده واصلح فانه غفور رحیم ۔

(۳) مابعد تعلیل ہو جیسے صل علیهم ان صلواتك سکن لهم۔ اکرم انه عالم

(۴) لاجرم کے بعد جیسے لاجرم انك علی حق۔ والفتح الغالب۔ لا جرم ان الله یعلم مایسرون ومایعلنون اگر لا جرم بمعنی قسم کے ہو تو مکسورہ اور اگر بمعنی ثبت ہو تو مفتوحہ۔

ان هذان لساحران کی تراکیب

اِنَّ مشدد ہو تو تین تراکیب ہیں۔

(۱) اِنّ حرف مشبہ بالفعل جس کا اسم ضمیر شان محذوف ہے اور هذان لساحران یہ جملہ خبر ہے۔

(۲) انّ حرف مشبہ بالفعل هذان اسم بناء بر مذہب بنو کنانہ اور بنو حارثہ (انکے نزدیک تثنیہ تینوں حالتوں میں الف کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے من احب کریمتاه لم یکتب بین العصر والمغرب) اور لساحران خبر ہے۔

(۳) یہ انّ حرف جواب ہے اور یہ هذان لساحران جملہ اسمیہ خبریہ۔

ان مخففہ ہو تو چار تراکیب

(۱) اِنْ مخففہ من المثقلہ جس کا اسم ضمیر شان محذوف ہے اور یہ هذان لسحران جملہ خبر ہے

(۲) اِنْ مخففہ من المثقلہ حرف مشبہ بالفعل اسم بناء بر مذہب بنو کنانہ اور بنو عارثہ اور یہ لسحران خبر ہے۔

(۳) اِنْ مل مخففہ من المثقلہ ملغی عن العمل اور یہ هذان لساحران جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

(۴) اِنْ نافیہ اور لام بمعنی الا، ھذان مبتداء لساحران خبر ہے۔ بمعنی ماھذان ا لاساحران۔

فائدہ: امام فراء کے نزدیک (لا جرم) لابد کی طرح ہے یعنی لانفی جنس ہے جرم مبنی برفتحہ اسم لیکن اب بمعنی قسم ہے اور مابعد جواب قسم ہے جس نے خبر سے مستغنی کر دیا دوسرا مذھب لانفی ہے جرم فعل ماضی ہے بمعنی (ثبت، حق) اور مابعد فاعل ہے۔

(۵) واو عطف کے بعد کا جسکا معطوف علیہ مفرد اور جملہ بن سکتا ہو۔ جیسے **ان لك الا تجوع فیھا و لا تعری و انك لا تظمأ**۔

خلاصہ: ان جملہ کو مفرد کی تاویل میں کر دیتا ہے لہذ جس جگہ جملہ کی ضرورت ہو تو وہاں ان پڑھا جائے گا اور جس جگہ مفر کی ضرورت ہو وہاں ان اور جس جگہ دونوں درت ہوں وہاں دونوں جائز ہیں (مزید بحث کے لئے قدۃ العامل)

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں حروف مشبہ بالفعل اور اس کے عمل کو غور سے دیکھیں اور اِنَّ اور اَنَّ کا فرق بھی کریں ترکیب اور ترجمہ بھی کریں

﴿ان الله علیم حکیم﴾

اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ لفظ الله منصوب بالفتحہ لفظاً اسم۔ علیم مرفوع بالضمہ لفظاً خبر اول۔ حکیم خبر ثانی۔ مبتداء خبرین سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اعلموا ان الله شدید العقاب﴾

اعلموا فعلبفاعل۔ ان حرف از حرف مشبہ بالفعل۔ لفظ الله منصوب بالفتحہ لفظاً اسم۔ شدید مضاف العقاب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر یہ خبر ان۔ ان اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ قائم مقام مفعولین۔ اعلموا کے۔ فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿وان الله غفور رحیم﴾

ان حروف مشبہ بالفعل۔ لفظ الله منصوب بالفتحہ لفظا اسم۔ غفور مرفوع بالضمہ لفظا خبر اول۔

رحیم مرفوع بالضمہ لفظا خبر ثانی۔ان اپنے اسم وخبرین سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿کانھن الیاقوت والمرجان﴾

کأن حروف مشبہ بالفعل ھن منصوب محلا اسم۔الیاقوت معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ المرجان معطوف۔معطوف معطوف الیہ مل کر خبر۔ان اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿ان وعداللہ حق ولکن اکثرھم لایعلمون﴾

ان مشبہ بالفعل۔وعد منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔حق مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔لکن حروف مشبہ بالفعل۔اکثر منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ھم مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر ان کا اسم۔لایعلمون جملہ خبریہ معطوف۔معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل بفاعل۔لیت حرف مشبہ بالفعل۔نا اسم۔اطعنا فعل بفاعل۔لفظ اللہ مفعول بہ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو حرف عطف۔ اطعنا الرسول معطوف۔معطوف معطوف علیہ مل کر خبر۔ان اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ منادی۔

﴿لاتخافون انکم اشرکتم باللہ﴾

لا غیر عامل غیر معمول۔ تخافون فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ ان حروف مشبہ بالفعل۔کم منصوب محلا اسم۔اشرک فعل تم مرفوع محلا فاعل۔با جارہ۔ لفظ اللہ مجرور بالکسر لفظاً۔جار مجرور۔متعلق ہوا اشرکتم فعل کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر مفعول بہ۔فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لعل الساعۃ قریب﴾

لعل حرف مشبہ بالفعل۔الساعۃ منصوب بالفتحہ لفظاً اسم۔ قریب خبر۔ لعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿کان زیداً قمر﴾

کان حرف مشبہ بالفعل ۔زیداً منصوب بالفتحہ لفظاً اسم۔ قمر مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ان ابانا لفی ضلال مبین﴾

اِنّ حرف مشبہ بالفعل ۔ابا منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ نا مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ۔لام مفتوحہ تاکید یہ۔ فی حرف جار۔ ضلال مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف ۔مبین صفت ۔موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر تاکید برائے موکد۔ مؤکد تاکید مل کر ان کا خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿لعلهم یرجعون﴾

لعل حرف مشبہ بالفعل ۔ ھم منصوب محلاً اسم ۔یرجعون فعل بفاعل۔فعل فاعل مل کر خبر۔لعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿کانهم شموس﴾

کان حرف مشبہ بالفعل ۔ھم ضمیر اسم۔ شموس مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الا ان لله من فی السموت والارض﴾

الا ان حرف مشبہ بالفعل ۔لام جار۔لفظ اللہ مجرور۔ جار مجرور اسم ان ۔من موصولہ۔ فی جار السموات مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے ثابت کے۔شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ۔ واو حرف عطف ۔ارض مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف ۔معطوف معطوف علیہ سے مل کر صلہ برائے موصول ۔موصول صلہ مل کر ان کا خبر۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ الخ

﴿والعصر ان الانسان لفی خسر﴾

واو قسمیہ جار۔ العصر مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوا اقسم فعل کے۔اقسم

فعل ضمیر مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر قسم۔ ان حرف مشبہ بالفعل الانسان منصوب بالفتحہ لفظا اسم ان۔ لام تاکیدیہ۔ فی جار۔ خسر مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر تاکید برائے مؤکد۔ مؤکد تاکید مل کر خبر۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ ما ولا المشبهتين بليس ﴾

قولہ قسم سونم ما ولا مشبستان بلیس ۔ یہ معنا لیس کی مشابہت کی وجہ سے لیس والا عمل کرتے ہیں یعنی پہلے اس کو رفع اور دوسرے کو نصب اور حروف چار ہیں۔ ما ، لا ، لات اور ان جیسے :ما ھذا بشراً لا رجل حاضرا، لات حین مناص، ان الزین تدعون من دون الله عبادا امثالکم فی قراۃ۔

ان کے عمل صریح پر قرآن میں تین مقامات ہیں۔ یہ صریح مقامات تین ہیں تاویلی بہت ہوں گے (۱)ماھن امھتھم(۲)ماھذا بشراً(۳)فما منکم من احد عنه حاجزین۔اس میں من زائدہ ہے۔

تیسری مثال کی ترکیب اس میں دو ترکیبیں بنتی ہیں۔

پہلی ترکیب ما مشابہ بلیس احد اس کا اسم ۔ھم مرفوع محلا عنه متعلق ہوا حاجزین کے ساتھ حاجزین اپنے متعلق سے مل کر یہ ما کے لیے خبر ہوا ما اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اور منکم فعل محذوف کے متعلق ہے جو اعنی ہے۔

دوسری ترکیب منکم جار مجرور ظرف معتمد بر نفی احد اس کا فاعل اور من زائدہ ہے۔ احد موصوف ۔عنه متعلق ہوا حاجزین کے ساتھ حاجزین اپنے متعلق سے مل کر یہ صفت ہوا۔ احد کے لیے موصوف صفت مل کر فاعل ہوا ظرف کے لیے۔ ظرف اپنے متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ اس دوسری ترکیب میں احد پر اعتراض ہوتا ہے کہ احد موصوف ہے اور یہ مفرد

ہے۔اور حاجزین اس کے لیے صفت اور صفت جمع ہے تو موصوف صفت میں مطابقت نہیں ہے۔

جواب: احد اسم عام ہے اور اسم عام کے لیے صفت جمع آسکتی ہے جیسے قرآن میں ہے لانفرق بین احد من الرسله کبھی معرفہ میں بھی عمل کرتے ہیں جیسا کہ متنبی کا شعر ہے

اذا لجود لم یرزق خلا صا من الاذی فلا الحمد مکسوباً و لا المال باقیا

ما کے عمل کے لئے چار شرطیں ھیں۔

(۱) نفی باقی رہے احترازی مثال و ما محمد الارسول۔ و ما امرنا الا واحدۃ۔

شبہ وما زید الاسیرا جواب یہ مفعول مطلق ہے۔ای یسیرا سیرا یہی وجہ ہے بل اور لکن کے ذریعے خبر پر عطف ہو تو رفع واجب ہوگا۔جیسے ما زید قائما بل قاعد

(۲) ان لا یتقدم الخبر علی اسمها یعنی ترتیب احترازی مثال ما قائم زید

(۳) ان لا یتقدم معمول خبر ها علی اسمها الا اذا کان المعمول ظرفا۔

(۴) ان لا یقترن اسمه بان زائد ۔ احترازی مثال: ما ان زید قائم ۔

فائدہ امام کسائی نے ایک دیہاتی سے سنا انا قائما تو اس کو ٹوک دیا کہ انا قائما نہ پڑھو حالانکہ یہ ان مشبہ بلیس ہے اس کا اصل ان نا قائما ہے پھر لکنا ھو اللہ ربی کی طرح ادغام کیا گیا ہے (مغنی اللبیب)

﴿ لا ﴾ کے عمل کے لئے بھی چار شرطیں ھیں۔

۔اول کے علاوہ باقی تین وہی ہیں۔لیکن ایک اور شرط ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں معمول نکرہ ہوں اور پہلی شرط اس لئے نہیں کیونکہ کلام عرب لا کے بعد ان زائدہ نہیں ہوتا۔

﴿ لا ت ﴾ کے عمل کے لئے دو شرطیں ھیں

(**لات**) اس میں عامل (لا) ہے (ت) تاکید نفی ہے اس کے عمل کے لئے دو شرطیں ہیں

(۱) یہ تین اسم میں عمل کرتا ہے (۱) حین (۲) الساعۃ (۳) اوان۔
(۲) اس کے دو معمول یعنی اسم اور خبر میں سے ایک محذوف ہو۔ جیسے لات حین مناص ای لیس الحین حین فرار۔

﴿ انْ ﴾ کے عمل کے لئے تین شرطیں ھیں

(ان) ان کے لئے بھی اول کے علاوہ تین شرطیں ہیں اور نکارت کی شرط بھی اسمیں نہیں۔
جیسے اِن الذین تدعو ن من دون اللہ عباداً امثالکم۔ فی قرأۃ

فائدہ: (لیس) اور (ما) کی خبر پر اکثر با زائدہ داخل ہوتی ہے۔ جیسے الیس اللہ بکاف عبدہ و مااللہ بغافل

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں حروف مشبہ بلیس اور ان کیا اسم و خبر کو پہچانیں اور ترکیب کریں

﴿ مااللہ بغافل عما تعملون ﴾

ما مشابہ بلیس لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظا اسم۔ بغافل با حرف جارہ زائدہ۔ غافل شبہ فعل۔ ھو ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ عماتعلمون۔ عن جارہ۔ ما موصولہ تعلمون۔ فعل مضارع مرفوع باثبات نون۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق عافل کے۔ عافل شبہ جملہ ہو کر خبر۔ ما اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لاتلمینون غائبا ﴾

لا مشبہ بلیس تلمذون مرفوع بالواو لفظاً اسم۔ غائباً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لاعندی درھم ﴾

لا ملغی عن العمل عندی خبر مقدم۔ درھم مبتدا موخر۔ ما اپنی اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ ماانا بظلام للعبید ﴾

ماشابہ بلیس ۔ انا ضمیر مرفوع محلا اسم ما۔ بظلام للعبید۔ با حرف زائد۔ ظلام صیغہ صفت ۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ للعبید ظرف لغو متعلق ظلام کے یہ خبر ہوگا لا کا۔ لا اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

﴿ لاثمرة ناضجة فی البستان ﴾

لا مشبہ بلیس ثمرة موصوف ناصجة صفت موصوف صفت مل کر اسم لا ۔ فی البستان ظرف مستقر متعلق ثابتك کے خبر لا کی۔ جملہ اسمیہ خبر یہ۔

﴿ ماممحمود الا خطیب ﴾

ما ملغی عن العمل ۔ محمود مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ خطیب مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ جملہ اسمیہ خبر یہ۔

﴿ ماهم بخارجین من النار ﴾

ماشبہ بلیس ۔ هم ضمیر مرفوع محلا اسم۔ باحرف زائد۔ خارجین کے ۔ خارجین صیغہ صفت کی ضمیر فاعل۔ من النار جار مجرور متعلق ہو۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ما کیلئے جملہ اسمیہ خبر یہ۔

﴿ ماقائم بکر ﴾

ما ملغی عن العمل ۔ قائم صیغہ معتمد بر نفی مبتداء۔ بکر مرفوع بالضمہ لفظا فاعل قائم مقام خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

﴿ لاامة جالسة ﴾

لامشبہ بلیس امة مرفوع بضمہ لفظا اسم۔ جالسة منصوب بالفتح لفظا خبر۔ ما اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

﴿ ماذالک علی الله بعزیز ﴾

ما مشبہ بلیس ذالك مرفوع محلا اسم ۔ علی الله متعلق عزیز کے۔ با حرف جر عزیز اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے ثابت صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر

یہ شبہ جملہ خبر ما کے لیے۔ ما اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما انا بمصرخکم﴾

ماشبہ بلیس۔ انا اسم۔ با حرف زائد۔ مصرخ منصوباً بالفتح تقدیراً مضاف کم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ما۔ ما اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ماانتم بمصرخی﴾

ماشبہ بلیس۔ انتم مرفوع محلاً فاعل با حرف زائد۔ مصرخی منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف۔ ی ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لاغافلة عنک امراة﴾

لا یلغی عن العمل۔ غافلۃ صیغہ صفت۔ عنك ظرف لغو متعلق غافلۃ کے۔ امراۃ اس کا فاعل قائم مقام خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ماالمعروف ضائعاً عندالکرام﴾

ماشبہ بلیس المعروف مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا اسم۔ ضائعاً منصوباً بالفتح لفظاً خبر عند الکرام ظرف لغو متعلق ضائعاً کے یہ خبر ما اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿وما امرنا الا واحدة﴾

ما ملغی عن العمل۔ امرنا مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ واحدۃ مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مااصدقائک مخلصین لک﴾

ماشبہ بلیس۔ اصدقاء مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ك ضمیر مضاف الیہ محلاً مجرور۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔ مخلصین منصوب بالیاء لفظاً خبر۔ لك ظرف لغو متعلق مخلصین کے یہ خبر۔ ما اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

قولہ قسم چهارم لائے نفی جنس۔

فائدہ لا کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) لائے ناہیہ یہ مضارع کے ساتھ خاص ہے اس کو جزم دیتا ہے۔

(۲) لا زائدہ اس کلام میں ہے **مامنعك الا تسجد اذ امرتك لان لايعلم اهل الكتب الا يقدرون على شئي۔**

(۳) لائے نافیہ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) معرفہ پر داخل ہو تو اس وقت یہ لا مہمل ہوگا یعنی غیر عامل ہوگا اور اسکا تکرار لازم ہے۔ جیسے **لا زید فی الدار و لا عمر۔**

(۲) نکرہ پر داخل ہو تو پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لا مشابہ بلیس یہ رافع اسم ناصب خبر ہوگی یہ قلیل العمل ہے۔ (۲) لائے نفی جنس ہے یہ انّ کا عمل کرتی ہے ناصب اسم رافع خبر۔

حروف عاملہ کی چوتھی قسم لائے نفی جنس۔

فائدہ: لائے نفی جنس جنس کی نفی نہیں کرتا بلکہ یہ لا جنس سے حکم خبر کی نفی کرتا ہے۔ اس لیے کہ نفی کا تعلق احکامات سے ہوتا ہے۔ نہ کہ ذوات سے لہذا الا کی نسبت نفی جنس کی طرف مجازی عقلی ہو اور اس لا کا دوسرا نام لا البترء بھی ہے اور یہ اضافت دال کی مدلول کی طرف ہے۔ اس لیے کہ یہ لا خبر سے جنس کی براءت پر دلالت کرتا ہے۔ (حاشیہ خضری جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۴۰)

فائدہ: لائے نفی جنس کا عمل اِنّ کی مشابہت کی وجہ سے ہے اور یہ مشابہت چار طرح سے ہے۔

پہلی مشابہت دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔

دوسری مشابہت دونوں صدارت کلام کا تقاضا کرتے ہیں۔

تیسری مشابہت دونوں تاکید کے لیے آتے ہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ لا تاکید نفی کے لیے اور ان تاکید اثبات کے لیے آتا ہے۔

چوتھی مشابہت ان کی نقیض ہے اور شئ کو جس طرح نظیر پر محمول کیا جاتا ہے اسی طرح نقیض پر بھی محمول کیا جاتا ہے۔

فائدہ: چونکہ لا کا عمل ان کی مشابہت کی وجہ سے ہے اس لیے اس کا درجہ عمل میں ان سے کم ہے چند امور میں۔ (۱) لائے نفی جنس صرف اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے۔ اور ان اسم ظاہر اور اسم مضمر

دونوں میں عمل کرتا ہے۔

(۲) لا فقط نکرہ میں عمل کرتا ہے اور ان معرفہ اور نکرہ دونوں میں عمل کرتا ہے۔

(۳) لا کے عمل کے لیے شرائط ہیں اور ان بلا شرط عمل کرتا ہے۔

(۴) لا کا اسم غیر منون ہوتا ہے اور ان کا اسم منون ہوتا ہے۔

(۵) لا کی خبر ظرف ہونے کے باوجود بھی مقدم نہیں ہوتی اور ان کی خبر ظرف کی صورت میں مقدم ہو جاتی ہے۔

(۶) لا کے اسم کے معرب اور مبنی ہونے میں اختلاف ہے۔ اور ان کے اسم کے معرب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (شرح التصریح جلد نمبر ا صفحہ ۳۳۶)

لا کے عمل کے لئے شرائط ہیں۔ اس کا عمل یہ ہے کہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اس کا عمل تاکید نفی اور مبالغہ فی النفی کی وجہ سے ہے۔

شرائط: لائے نفی جنس کے عامل ہونے کے لیے سات شرطیں ہیں چار شرطیں لا کے لیے اور دو شرطیں اسم کے لیے اور ایک شرط خبر کے لیے۔

پہلی شرط: لائے نافیہ ہو زائدہ نہ ہو۔

دوسری شرط: نفی جنس کی ہو یعنی نفی عام ہو۔

تیسری شرط: نفی جنس میں نص ہو اور جس وقت نفی عام مراد ہوگی تو وہاں من استغراقی مقدر مانا جائے گا۔ اسلئے کہ من ہی جنس کے لیے موضوع ہے۔ مثلاً لا رجل فی الدار میں نفی جنس تمام کی من کی تقدیر کے ساتھ صحیح ہے۔ اگر من مقدر نہ ہو تو پھر رجل واحد کی نفی ہوگی لیکن دو یا دو سے زائد کی نفی نہیں ہوگی اسی وجہ سے نحاۃ فرماتے ہیں کہ لا رجل اس سوال کا جواب ہے هل من رجل فی الدار قال ابو الباقی (لمع ابن جنی صفحہ ۱۶۴ جلد نمبر ۱)

چوتھی شرط: اس پر جار داخل نہ ہو ورنہ لا زائدہ ہوگا اگر حرف جار داخل ہو جائے تو پھر لا عامل نہیں رہے گا تو پھر لا کے بعد والا اسم حرف جار کی وجہ سے مجرور ہوگا۔ اور کوفین حضرات

فرماتے ہیں کہ لا اس مقام میں حرف نہیں بلکہ اسم ہے بمعنی غیر لہذ الا اب مضاف مجرور ہوگا مثال جئت بلا زاد گھر سے میں آ گیا کوئی توشہ لایا نہیں۔ (شرح التصریح)

اور اسم کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اور مجموعی طور پر پانچویں شرط ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ یہ نکرہ ہو۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ متصل ہو۔

ساتویں شرط: ایک شرط خبر کے لیے ہے کہ نکرہ ہو۔ یہ کل سات ہوئیں۔ (اشمونی۔ حاشیہ الصبان بیروت والا اوضح المسالک)

سوال: اذا هلك الكسرى فلا كسرى بعده ۔اذا هلك القيصر فلاقيصر بعده والذى نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما فى سبيل الله (رواه البخارى حديث ۳۶۱۸ فى كتاب المناقب)

دوسرا قول حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان قضية ولا ابا حسن لها ان تینوں مثالوں میں لائے نفی جنس معرف میں عمل کر رہا ہے۔

جواب: ان جیسی مثالوں میں تاویل کر دی جائے گی۔

پہلی تاویل: لا مسمى بهذا الاسم لیکن یہ تاویل غلط ہے اس لیے کہ اس میں کذب لازم آتا ہے

دوسری تاویل: بعض حضرات نے ایسے مضاف کو مقدر مانا ہے جو اضافت الی المعرفہ کے باوجود معرفہ نہیں ہوتے ہیں جیسے لفظ مثل تقدیری عبارت اس طرح ہوگی لا مثل ابى حسن لیکن یہ تاویل بھی عمدہ نہیں ہے اس لیے کہ متکلم کا مقصود مثل کی نفی نہیں ہے بلکہ اس علم کے مسمی کی نفی ہے علم کا مسمی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں

تیسری تاویل: کہ علم سے اسم جنس وصف مشہور مراد ہو۔ جیسے قضية لا فيصل لها يعنى لا قاضى يفصلها یہ ایسا ہے جس طرح کہ لکل فرعون موسى میں (حاشیہ حضری صفحہ ۱۴۰)

اسم لا کے بناء کی پہلی وجہ

لا کا اسم من استغراقی کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔ دوسری وجہ۔ لا کی اپنے اسم کے ساتھ ترکیب مرکب عددی کی طرح ہے۔ یہ قول منسوب ہے امام سیبویہ کی طرف (کتاب سیبویہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۷۴) جن کی تائید یہ ہے کہ جب لا کا اسم مفعول واقع ہو تو معرب ہوتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ لام استغراقی کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔ لیکن یہ غلط ہے اس لیے کہ اس کی صفت تو پھر معرفہ ہونی چاہیے تھی جیسے کہ لفظ امس کی صفت معرفہ آتی ہے۔

بعض نحاۃ کے نزدیک لائے نفی جنس کا اسم معرب ہوتا ہے۔ اور باقی رہا تنوین کا حذف وہ محض تخفیف کے لیے ہے۔ نہ کہ بنا کی وجہ سے۔ لیکن یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ تنوین کا حذف سات وجوہ سے ہوتا ہے۔

(۱) غیر منصرف ہونے کی وجہ سے۔

(۲) الف لام کی وجہ سے۔

(۳) اضافت کی وجہ سے۔

(۴) التقائے ساکنین کی وجہ سے۔

(۵) لفظ ابن یا ابنۃ کی صفت کی وجہ سے جیسے زید ابن فلان۔

(۶) وقف کی وجہ سے۔

(۷) بناء کی وجہ سے۔ یہ ان سات میں سے کوئی نہیں لہذا یہ مبنی ہے۔

فائدہ مبرد نے تثنیہ اور جمع کو معرب قرار دیا ہے کیونکہ تثنیہ اور جمع مبنی نہیں ہوتا ہے۔

جواب: منادی میں تثنیہ اور جمع مبنی ہے۔

فائدہ لانفی جنس کی خبر اگر مخاطب کے علم میں ہو تو پھر اہل حجاز کے نزدیک غالباً حذف ہوتی ہے۔ اور بنو تمیم کے نزدیک وجوباً حذف ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے لاضیر انا الی ربنا لمنقلبون۔ لاضرر ولا ضرار۔ باقی رہا حذف کی وجہ کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ استفہام عام کے جواب میں ہے اور قاعدہ ہے کہ جواب میں حذف اور اختصار ہوتا ہے یہی وجہ

ہے کہ استفہام کے جواب میں لا اور نعم پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ مابعدوالے پورے جملے کو حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے کوئی کہتا ہے هل قام زید تو اس کے جواب نعم یا الله کہا جاتا ہے۔ البتہ اہل حجاز کے نزدیک خبر کا کثیر الحذف ہونا ال اکے ساتھ ہوتا ہے جیسے لااله الا الله ۔ لاحول و لا قوة الا بالله ۔

اور اگر خبر کا علم مخاطب کو نہ ہو اور نہ ہی اس پر قرینہ حالیہ ہو اور نہ قرینہ مقالیہ ہو تو پھر بالکل کسی کے نزدیک حذف جائز نہیں ہے چہ جائیکہ واجب ہو۔ جیسے حدیث میں ہے۔ لااحد اغیر من الله ولذالك حرم الفواحش ماظهر منها ومابطن (مسلم شریف کتاب التوبہ)

لہذا ابوتمیم کی طرف خبر کے حذف وجوبی کو مطلقاً منسوب کرنا غلط ہے۔ کما قال ابن مالک۔

فائدہ: اور کبھی اسم حذف ہوتا ہے اور خبر باقی رہتی ہے جیسے لاعلیك۔

فائدہ: جب کوئی اسم الا کے بعد واقع ہو تو اس وجہ جائز ہیں ۔ رفع بھی اور نصب بھی۔ جیسے حدیث میں آتا ہے لاسیف الاذوالفقاروذی الفقار۔ اور لااله الاالله و الا الله دونوں طرح نصب استثنا کی بنا پر اور رفع محل اسم سے بدل کی بناء پر (الھمع صفحہ ۴۷)

فائدہ: کبھی اس کا اسم ایسا علم ہوگا جس سے مراد علمیت نہیں ہوگی بلکہ وصف مشہور ہوگی جو کہ جنس ہوگی۔ جیسے: لکل فرعون موسی، حاتم جواد ، لا حاتم الیوم جس کی تاویل لا جواد کحاتم،

فائدہ: (لا) کے بعد جو اسم ہوتا ہے اس کی چند صورتیں ہیں۔ (۱) مضاف (۲) مشبہ مضاف یہ دونوں منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے لا غلام رجل ظریف فی الدار، لا طالعا جبلا ظاهرا، لا خیرا من زید عندنا

(۳) نکرہ مفرد غیر مکرر ہو یہ مبنی بر فتح ہوگا۔ جیسے لا رجل فی الدار۔

(۴) مفرد معرفہ ہو۔

(۵) نکرہ مفصولہ۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ تکرار اور رفع ہوگا۔ جیسے: لا زید فی الدار و لا عمرو۔ لا فیھا رجل ولا امراۃ

ضابطہ: ہر وہ مقام جہاں نکرہ مکرر ہو (لا) کے ساتھ بغیر فاصلہ کے تو اس کو پانچ وجہ پڑھنا جائز ہے۔

پھلی وجہ: دونوں نکرے مبنی بر فتح جیسے لاحولَ ولا قوۃَ الاباللہ۔ اس کی دو صورتیں بن سکتی ہیں ایک جملہ بنایا جائے پھر ترکیب یہ ہوگی لاحول ولاقوۃ ثابتان باحدالاباللہ۔

لائے نفی جنس (حول) مبنی بر فتح معطوف علیہ اور (قوۃ) مبنی بر فتح معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (با) حرف جار (احد) مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثناء۔ جار مجرور ملکر مستثنیٰ منہ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثابتان محذوف کے۔ جو خبر ہے لا کی۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو جملے بنائیں جیسے لاحول ثابت بااحدالاباللہ۔ و لا قوۃ ثابت با احد الا باللہ۔

دوسری وجہ: ن دونوں کو مرفوع (منون) پڑھا جائے۔ جیسے لاحولٌ ولاقوۃٌ الاباللہ تو لا ملغی عن العمل (حول) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء۔ ثابتان خبر محذوف نیز اس لا کو مشبہ بلیس بھی بنایا جاسکتا ہے۔

تیسری وجہ: پہلے نکرہ کو مبنی بر فتح دوسرے کو مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے لا حولَ ولا قوۃٌ الا باللہ پہلا لانفی جنس کا دوسرا زائدہ اور (قوۃ) کا عطف (حول) کے محل پر عطف ہوگا۔

چوتھی وجہ: پہلا نکرہ مبنی بر فتح دوسرا منصوب۔ جیسے لاحولَ ولا قوۃً الاباللہ سابقہ ترکیب اور قوۃ ک عطف ہوگا حول کے ظاہر محل پر۔

پانچویں وجہ: پہلا مرفوع دوسرا مبنی بر فتح۔ جیسے لا حولٌ ولا قوۃَ الاباللہ یہ تیسری صورت کا عکس ہے پہلا ملغی عن العمل یا مشابہ بلیس دوسرا لائے نفی جنس۔

سوال: اب مولف کی عبارت پر یہ اشکال ہوسکتا ہے۔ کہ ان کے قول میں آں اسم اشارہ مفرد

ہےاور ماولا مشارالیہ تثنیہ ہے۔تو اسم اشارہ واحد ہوااور مشارالیہ تثنیہ ہوا پس اسم اشارہ ومشارالیہ کے درمیان مطابقت نہ ہوئی حالانکہ یہ ایک واجبی امر ہے۔

جواب: یہ ہے۔کہ اسم اشارہ واحد سے مااور لا ہر ایک کی طرف الگ الگ انفرادی طور پر اشارہ ہو رہا ہے۔یعنی ماولا میں سے ہر ایک مستقل طور پر لیس کا عمل کرتے ہیں۔

جواب(۲): یہ ہے۔کہ ان کا مشارالیہ مااور لانہیں بلکہ المشبہتین میں جو الف لام ہے۔ وہ ہے۔اور وہ الف لام اسم موصول کے معنی میں ہے اور اسم موصول میں واحد وجمع سب برابر ہیں۔ یہی وجہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے قول ذهب الله بنورهم میں هم ضمیر جمع الذی واحد کی طرف لوٹ رہی ہے۔

جواب (۳): یہ ہے۔کہ ماولا سے قبل ایک لفظ مقدر ہے وہ مضاف ہے اور ماولا مضاف الیہ ہے۔اور اس لفظ مقدر کی طرف اشارہ لوٹ رہا ہے۔مولف کی عبارت پر دوسرا اشکال یہ ہوسکتا ہے۔کہ ماولا کے عمل کو لیس کا عمل کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ لیس کبھی ملغی اور بے عمل نہیں رہتا اس لیے کہ وہ فعل ہے۔اور کوئی فعل غیر عامل نہیں برخلاف ماولا کے وہ دونوں کبھی کبھی ملغی اور بے عمل ہو جاتے ہیں۔مثلا جبکہ خبر اسم پر مقدم ہو۔

جواب: یہ ہے۔کہ مولف کے قول عمل لیس سے پہلے مثل مضاف مقدر ہے۔یعنی یہ لیس کے عمل کے مانند عمل کرتے ہیں۔اس میں ماولا کے عمل کو لیس کے ساتھ تشبیہ دی جارہی ہے۔اور تشبیہ کے لیے مشبہ اور مشبہ بہ کا ہر ہر وصف میں شریک ہونا کوئی ضروری نہیں بلکہ جس وصف میں تشبیہ دی جارہی ہے۔اس میں شریک ہونا کافی ہے۔ یہاں پر صرف نفس عمل میں تشبیہ دی جارہی ہے۔لہذا نفس عمل میں شریک ہونا کافی ہے۔ ہر ہر وصف میں شریک ہونا یعنی ایک کے ملغی نہ ہونے سے دوسرے کا ملغی نہ ہونا یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔

جواب(۲): یہ ہے۔کہ ماولا کا لیس کے مانند ہمیشہ بلا ملغی ہونے اس شرط کے ساتھ مشروط ہے۔کہ اس کے ساتھ کوئی چیز اس کے عمل کو باطل کرنے والی نہ ہو اور ظاہر ہے۔کہ ماولا کے عمل کو

باطل والی چیزوں کے خالی ہونے کے وقت ماولا ہمیشہ عمل کرتے ہیں۔کبھی ملغی اور بے عمل کرتے نہیں ہوئے جیسا کہ لیس کی شان ہے۔اب کوئی اشکال باقی نہ رہا زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا۔ کہ اس صورت میں شرط مقدر ہو رہی ہے۔پس اس سے کوئی نقص لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ کی دلالت پر شرط کو حذف کرنا جائز ہے۔لغت بنو تمیم کا اتباع کرتے ہوئے۔

جواب (۳): یہ دیا جا سکتا ہے کہ یہاں مشابہت صرف معنی نفی میں ہے۔یعنی لیس جس طرح اپنے مدخول کو نفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔اسی طرح ماولا بھی اپنے مدخول میں معنی نفی پیدا کر دیتے ہیں۔لہذا تشبیہ کے لیے من کل الوجوہ مطابقت ہونی کوئی ضروری نہیں ہے۔

اس کے مشہور نام یعنی لائے نفی جنس کے معنی دیکھنے سے بظاہر یہ اشکال ہوتا ہے۔کہ اس کے معنی ہیں۔جنس کی نفی کرنا حالانکہ بات ایسی نہیں ہے۔یہ جنس کی نفی نہیں کرتا بلکہ جنس کے حکم کی نفی کرتا ہے۔مثلا لا غلام رجل فی الدار اس کے اندر لا نے جنس غلام سے استقرار فی الدار کے حکم کی نفی کی ہے۔نہ کہ نفس غلام کی ضابطہ بھی یہی ہے۔کہ جب مبتداء خبر پر حرف نفی داخل ہوتا ہے۔تو ذات مبتداء کی نفی نہیں ہوتی لہذا اس لا کو لائے نفی جنس کہنا کیسے صحیح ہے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے۔کہ دراصل عبارت کے اندر مضاف مقدر ہوتا ہے۔تقدیر عبارت یوں ہوگی۔لائے نفی حکم جنس ہے۔یعنی وہ لا جو جنس کے حکم کی نفی لہذا اب کوئی اشکال نہ ہوگا۔

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں لانفی جنس کے عمل میں غور کریں اور کس مثال میں کون سی قسم ہے ترجمہ کریں اور ترکیب بھی کریں

﴿ لا ایمان لمن لا امانة لهٗ ﴾

لا نفی جنس۔ایمان اسم لا۔لام حرف جر۔من اسم موصول۔لانفی جنس۔امانة اسم لا۔له جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے یہ خبر لا۔لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ صلہ ہوا موصول کا۔موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے یہ

خبرلا۔لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا طفل نائم﴾

لا نفی جنس۔طفل مبنی برفتحہ اسم لا۔نائم مرفوع بالضمہ لفظا خبرلا۔لا اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لا غلام زید فی الدار﴾

لا نفی جنس۔غلام مبنی برفتحہ مضاف۔زید مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کراسم لا۔فی حرف جر۔الدار مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے یہ خبرلا۔لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا لبن عندہٗ ولا ثمن﴾

لا نفی جنس۔لبن مبنی برفتحہ اسم لا۔عند حرف جر۔ہ ضمیر محلا مجرور۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے یہ خبرلا۔لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ علیہا۔واو عاطفہ۔لا ثمن معطوف۔معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا مومنون قانتین من رحمۃ اللہ﴾

لا مشبہ بلیس۔ مومنون مرفوع بالواو لفظا اسم لا۔ قانتین صیغہ صفت من حرف جر۔رحمۃ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف ۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہو جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا قانتین کے یہ خبرلا۔لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لا راحۃ للحسود﴾

لا نفی جنس ۔راحۃ مبنی برفتحہ اسم لا۔ لام حرف جر۔للحسود مجرور بالکسرہ لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے۔ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبرلا۔لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ يوم القيمة يوم لا بيع فيه ولا خلة ولا شفاعة ﴾

یوم مضاف۔القیمة مجرور با لکسرہ لفظامضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کرمبتداء۔یوم مضاف۔لامشبہ بلیس۔ بیع مرفوع بالضمہ لفظااسم لا۔فی حرف جر۔ہ ضمیر محلا مجرور۔جار مجرور مل کرظرف مستقر متعلق ہواثابت کے یہ خبرلا۔لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ علیہا۔واوعاطفہ۔لا خلة معطوف علیہا معطوف۔واوعاطفہ شفاعة معطوف۔معطوف علیہا اپنی معطوف سے مل کر جملہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کرخبر۔ مبتداءخبرمل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا شر شر من الكذب ﴾

لا نفی جنس۔شر مبنی برفتحہ اسم لا۔شر مرفوع بالضمہ لفظاشبہ فعل۔من حرف جر۔الکذب مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کرظرف لغو متعلق ہواشر کے یہ خبر لا۔لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا دينار ولا درهم لذيذ ﴾

لا نفی جنس۔دینار مبنی برفتحہ اسم لا۔لذیذ مرفوع بالضمہ لفظا خبرلا۔لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ علیہا۔واوعاطفہ۔لا درھم معطوف۔معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا بأس ﴾

لا نفی جنس۔بأس مبنی برفتحہ اسم لا۔باجارہ مجرور بالکسرہ لفظا جار مجرور مل کرظرف مستقر متعلق ہواثابت کے۔ثابت اپنے فاعل اورمتعلق سے مل کرخبرلا۔(خبراس کی محذوف ہے) لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا اصغر من ذالک ولا اکبر ﴾

لا نفی جنس۔اصغر مبنی برفتحہ اسم لا۔من جار۔ ذالك مجرور محلا۔جار مجرور مل کرظرف مستقر متعلق ہواثابت کے۔ثابت اپنے فاعل اورمتعلق سے مل کرخبرلا۔لا اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ

خبریہ معطوفہ علیہا۔ واو عاطفہ۔ لا اکبر معطوف۔ معطوف علیہا اپنی معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا شجرة رمان فی البستان ﴾

لا نفی جنس۔ شجرة مبنی برفتحہ مضاف۔ رمان مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم لا۔ فی البستان جار مجرور خبر لا۔ لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ علیہا۔ واو عاطفہ۔ لا اکبر معطوف۔ معطوف علیہا اپنی معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا کواکب لا معة فی السماء ﴾

لا نفی جنس۔ کواکب مبنی برفتحہ اسم لا۔ لامعۃ مرفوع بالضمہ لفظا صیغہ صفت۔ فی السماء جار مجرور متعلق ہے لامعة کے یہ خبر لا۔ لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ لا عشرین دینارا فی الکیس ﴾

لا نفی جنس۔ عشرین مبنی برفتحہ ممیز۔ دینارا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر اسم لا۔ فی جار۔ الکیس مجرور بالکسرہ لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر لا۔ لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ علیہا۔ واو عاطفہ۔

قولہ قسم پنجم حرف نداء ۔حروف نداء پانچ ہیں۔ یا ، ایا ، ھیا ، ای ، ھمزہ مفتوحہ۔

نداء کہتے ہیں حروف مخصوص کے ساتھ بلانا۔ جس پر حرف نداء داخل ہو اس کو منادی اور جو بلانا والا ہو اس کو منادی کہیں گے۔ منادی کی چند قسم ہیں۔

(ا) منادی مفرد معرفہ ہو۔ منادی معرفہ مبنی ہوتا ہے علامت رفع پر۔ یہاں تین سوالوں کا جواب دینا پڑے گا۔

سوال (۱): یہ مبنی کیوں۔

سوال (۲): مبنی علی الحرکت کیوں۔

سوال(۴): مبنی علی الضم کیوں۔

جواب: مبنی اس لیے ہے کہ اس کی مشابہت ہے کاف اسمی کے ساتھ تین باتوں میں۔(۱) خطاب (۲) تعریف (۳) افراد۔جیسے یازید ادعوكَ کی کاف کی جگہ پر آ رہا ہے اس پر سوال ہوگا۔اسم کی اسم کے ساتھ مشابہت سے کوئی اسم مبنی نہیں بنتا بلکہ حرف کے ساتھ مشابہت ضروری ہوتی ہے۔

جواب: زید ادعوكَ کی کاف کی جگہ پر ہے اور ادعوكَ کا کاف یہ مشابہ ہے ذالك کے کاف حرفی کے ساتھ تین باتوں میں۔خطاب تعریف اور افراد میں۔لہذا منادیٰ بالواسطہ مشابہت ہوگی کاف خطاب حرفی کے ساتھ۔لہذا مبنی ہوا۔البتہ چونکہ یہ مشابہت بالواسطہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس لیے وہ منادیٰ تو مبنی بن جائے گا جو کاف کی طرح ہے۔وہ منادیٰ مفرد معرفہ اور منادیٰ مضاف اور شبہ مضاف اور نکرہ غیر معین یہ مبنی نہیں ہوں گے۔

سوال: مبنی علی الحرکت کیوں۔

جواب: اس کی بناء عارضی ہے۔اور بناء عارضی پر حرکت آتی ہے سکون نہیں تا کہ بناء عارضی پر دلالت ہو جائے۔

سوال: مبنی علی الضم کیوں۔

جواب: اس کی چند وجوہ ہیں۔

پہلی وجہ اگر اس کو مبنی علی الفتحہ کر دیا جاتا تو غیر منصرف کے ساتھ التباس آتا ہے اور مبنی علی الکسرہ کر دیا جاتا تو مضاف کے ساتھ التباس آتا ہے۔

دوسری وجہ یہ منادیٰ ظروف غایات کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔کیونکہ یہ بھی غایات ہوتے ہیں جن پر کلام تام ہو جاتا ہے۔(اسرار العربیہ صفحہ ۱۲۶)

نمبر۱ منادیٰ مضاف ہو (۲) منادیٰ شبہ مضاف (۳) منادیٰ نکرہ غیر معین۔ان تینوں صورتوں میں منادیٰ منصوب ہوگا کیونکہ مشابہت ضعیفہ ان میں مزید ضعیف ہوگئی ہے۔

سوال: اب مولف کی عبارت پر یہ اشکال ہوگا کہ نکرہ تو ہوتا ہی غیر معین ہے۔ کیونکہ نکرہ تو غیر معین کا نام ہی ہے۔ پھر نکرہ کی غیر معین لانے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب(۱): یہ ہے کہ یہ نکرہ کی تفسیر ہے لہذا اس کو لانا بے فائدہ نہ ہوگا۔

جواب(۲): یہ ہے کہ منادی پر حرف نداء کے دخول کے بعد بھی اس کا نکرہ رہ جانا ایک مخفی اور نا قابل قبول بات تھی کیونکہ اسباب معرفہ میں سے حرف ندا ایک مشہور سبب ہے۔ لہذا سبب معرفہ کے ہوتے ہوئے بھی نکرہ رہ جانا غیر مسلم بات تھی لہذا تاکید کے لیے نکرہ کے بعد غیر معین کا اضافہ کر دیا۔

جواب : جو منادی نکرہ ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حرف نداء کے داخل ہونے سے پہلے تو نکرہ تھا۔ لیکن حرف نداء کے دخول کے بعد معین بن جائے مثلا یا رجل رجل پہلے نکرہ تھا۔ لیکن حرف ندا کے آنے کے بعد معرفہ بن گیا۔

(۲) جو حرف ندا کے دخول سے قبل نکرہ تھا۔ اور دخول کے بعد بھی نکرہ رہ جائے مثلا اندھے کا قول یا رجلا خذ بیدی ان دونوں قسموں میں سے قسم اول کو نکالنے کے بعد تاکیدا غیر معین کا اضافہ کر دیا۔ کیونکہ صرف نکرہ کہنے میں تو دونوں کا اشتباہ باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن جب نکرہ کے بعد صاف انداز سے تاکید کے طور پر غیر معین کا اضافہ کر دیا تو اب کوئی اشتباہ نہ رہا۔

فائدہ: منادی شبہ مضاف کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) وہ عامل ہو خواہ رفع دے یا نصب وغیرہ جیسے دے جیسے یاحسناً وجهه۔ یاطالعاً جبلاً۔ یا رفیقاً بالعباد۔

(۲) معطوف علیہ اور معطوف قبل از نداء کسی کا علم ہو جیسے یاثلاثة وثلاثین۔

(۳) شبہ مضاف وہ موصوف جس کی صفت مفرد ہو جیسے یارجلاً کریماً اقبل۔

(۴) شبہ مضاف وہ موصوف جس کی صفت جملہ ہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں فرمایا کرتے تھے یاعظیماً یرجی لکل عظیم۔

(۵) موصوف جس کی صفت ظرف ہے جیسے شعر ہے

الا یانخلة من ذات عرق　　　　عليك ورحمة الله السلام۔

نخلة موصوف من والا جملہ کائنت کے متعلق ہوکر یہ صفت ہوا نخلة کے لیے۔

فائدہ یازیدَ بن عمر سات شرائط کے ساتھ منادی کو دووجہ پڑھنا جائز ہے۔(۱) وہی مبنی علی الضم (۲) نصب جیسے زیدَ بنَ عمرواور صفت سے پہلے لیکن نصب مختار ہے کیونکہ اسھل اور اخف ہے۔اور اسکی صفت پر بھی دووجہ ہیں۔(۱) نصب (۲) منادی کے تابع بنا کر مرفوع پڑھنا یازید بن عمر جس طرح کے الحمد للہ مثل الحمد لله پڑھا جاتا ہے۔

وہ سات شرائط یہ ہیں۔(۱) منادی مفرد ہو۔(۲) مبنی ہو۔ (۳) علم ہو (۴) اعراب ظاہر ہو۔لہذا یاعیسی بن مریم میں ضمہ ہی متعین ہے۔جیسے اذلاتقل ماتقدیر الضمة حتی یخففَ باالفتحة۔

(۵) اس کی صفت لفظ ابن ہو۔

(۶) وہ ابن مضاف ہو دوسرے علم کی طرف۔

(۷) لفظ ابن مفرد ہو تثنیہ جمع نہ ہو۔

ان سات شرائط میں ہمزہ کتابۃً بھی حذف کیا جائے گا جیسے یازید ابن عمر کی جگہ یازید بن عمر حالانکہ قانون یہ ہے اگر ہمزہ کا مابعد متحرک ہوتو ہمزہ کتابۃ گر جاتا ہے جیسے اسئل سے سل اور درمیان میں آ جائے تو ہمزہ کتابۃً حذف نہیں ہوتا لکھا جاتا ہے جیسے فاضرب لیکن ان شرائط کے ساتھ ہمزہ کتابۃً حذف ہوتا ہے۔

ضابطہ: صاحب تسہیل نے یہ ضابطہ لکھا ہے۔ کل ماجوز فتح المنادی المضموم او جب حذف تنوينه فی غير النداء الا لضرورة وحذف الف ابن خطاً(تسهيل) اذا وقع العلم بين علمين فی غير النداء وكان صفة لما قبله كان الحكم وفی ان يحذف التنوين من الموصوف لفظاً والا لف من الابن خطاً جاء نی زيد بن عمر(شرح التصريح صفحه ۲۱۹ جلد نمبر ۲)

فائدہ: لفظ فلان علم سے کنایہ ہوتے ہیں۔اور علم کا حکم رکھتے ہیں لہذا یا فلان بن فلان اسی کے ساتھ ملحق ہیں۔ پھر فلان کو ترخیم کے ساتھ فل پڑھتے ہیں۔یا فلا بن فلان جس طرح کہ یا سید بن سید کثرت استعمال کی وجہ سے بمنزلہ علم کے ہے جیسے یازل بن زل(الھمع صفحہ ۴۱ جلد نمبر ۲)

فائدہ: منادی منقوص میں تنوین کا نہ ہونا تو بالاتفاق ہے۔البتہ یا کے حذف میں اختلاف ہے۔ عندالبعض یا کو باقی رکھ کے پڑھا جائے گا جیسے یاقاضی ضمہ تقدیری ہوگا اور عندالبعض یا قاض یا قبل از نداء التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہو چکی ہے جب اس پر حرف ندا داخل ہوا تو تنوین حذف ہوگئی تو یا قاض پڑھا جائے گا جمہور کے نزدیک حرف ندا ضمیر پر داخل نہیں ہوتا۔علامہ حضری نے ایک روایت نقل کی ہے یاہ اور من لاہ جواب یہ شاذ ہے اور صوفیا نے جواب دیا ہے کہ باری تعالی کے دو علم ذاتی ہیں (۱)اللہ (۲)ھو۔ضمیر غائب اور تکلم ندا کے مناقض ہیں اس لیے کہ نداء تو خطاب کا تقاضا کرتا ہے اور یہ غائب ہیں اور ضمیر مخاطب منادی اس لیے نہیں بنتا کہ ان کا جمع کرنا غیر مستحسن ہے یہ ایک دوسرے سے مستغنی کر دیتا ہے۔

فائدہ: جس طرح پہلے بتایا جا چکا ہے کہ علم تثنیہ اور جمع واقع نہیں ہو سکتا اس لیے کہ وہ معین شخص کے لیے ہے اگر تثنیہ جمع بنایا جائے تو وہ نکرہ بن جاتا ہے جس میں تعریف پیدا کرنے کے لیے الف لام داخل کیا جاتا ہے جیسے الزیدان۔اگر منادی بنانا ہو تو پھر الف لام داخل نہیں کیا جائے گا صرف حرف ندا سے یازیدان اور یازیدون اس کے علاوہ معرف باللام پر حرف ندا کے داخل کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو ای ایۃ کا فاصلہ لایا جائے یا الف لام کو حذف کیا جائے یاایھا الرجل یا رجل

فائدہ: یاایھا الرجل میں اصل مقصود تو الرجل تھا۔لیکن اب منادی ای بن چکا ہے اور الرجل کی دو ترکیبیں ہیں (۱) صفت بنایا جائے (۲) عطف بیان بنایا جائے اور یہی راجح ہے۔

فائدہ: اللھم کے میم میں اختلاف ہے بصرین کے نزدیک یہ حرف ندا کے عوض ہے۔

کوفیین کے نزدیک یہ یا کے عوض نہیں جس پر دلیل یہ ہے کہ اس کا اصل ہے یا اللہ امنا بخیر تو چونکہ یہ کثیر الاستعمال ہے تو تخفیف کے لیے کچھ حصہ حذف کر دیا جس طرح عرب حضرات ای شئی کو ایش کہتے ہیں۔اور ھلم اصل میں ھل ام تھا۔

دوسری دلیل اگر میم مشدد یا حرف ندا کے عوض ہوتی تو پھر یا کے ساتھ ہرگز جمع نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ عوض اور معوض کا جمع ہونا ناجائز ہے حالانکہ یہ اشعار میں جمع کیے گئے ہیں۔یا اللھم۔

بصریین کی دلیل :اللھم اصل میں یااللہ تھا جب میم مشدد ان کے آخر میں لاحق کی تو یا کو حذف کر دیا اس لیے کہ دونوں دو دو حرفی ہیں اور جو مقصود یا اللہ سے حاصل ہوتا تھا وہی اللھم سے حاصل ہو رہا ہے۔یہ دلیل ہے اس بات کی کہ یہ میم یا کے عوض ہے۔اسی وجہ سے یہ دونوں جمع نہیں ہوتے۔

کوفین کی پہلی دلیل کا جواب :اگر اللھم کا اصل یااللہ امنا بخیر ہوتا تو پھر یہ اللھم العنه اللھم اخزھم اللھم اھلکھم استعمال نہیں ہوتا۔اور نیز ھلم کا اصل ھل ام تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس کا اصل ھا الف ھا لام میم میم ھال ھم التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا اور پہلی میم کے ضمہ کو نقل کر کے ماقبل لام کو دے دیا اور میم کو میم میں ادغام کیا ھلم ہو گیا۔

دوسری دلیل کا جواب : کہ یا اور میم ہرگز جمع نہیں ہو سکتے اور باقی رہا اشعار میں جمع ہونا وہ ضرورت شعری کی وجہ سے ہے(الانصاف صفحہ ۳۱۷ جلد نمبر ۱ مزید یہ مسئلہ دیکھنے کے لیے شرح التصریح جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۷ حاشیہ الصبان جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۶ ۱ شرح مفصل جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۶ دیکھیں)

فائدہ: اللھم تین طرح استعمال ہوتا ہے(۱) محض ندا کے لیے(۲) تمکین جواب کے لیے تاکہ یہ جواب مخاطب کے ذہن میں راسخ ہو جائے اللھم نعم اللھم(۳) اس کو ندرت اور قلت وقوع پر دلالت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے محققین مصنفین جواب میں ذکر کرتے ہیں اللھم الا ان یقال (حضری صفحہ ۷۶ جلد نمبر ۲)

فائدہ: ان کے عامل ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔اس مسئلہ میں اختلاف ہوا کہ منادی میں عامل ناصب کیا ہے جس میں تین مذاہب ہے۔

(۱) **سیبویہ کا مذہب**: سیبویہ کا مذہب یہ ہے کہ منادی مفعول بہ ہوتا ہے جس کا عامل ناصب فعل مقدر ادعو ہوتا ہے جس کا حذف وجوبی قیاسی ہوتا ہے اور حرف نداء اسکے قائم مقام ہے۔ اورصاحب کافیہ نے بھی سیبویہ کے مذہب کو اختیار کیا ہے۔

(۲) **مبرد کا مذہب**: حرف نداء ادعو فعل کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے خود عامل ہے اور ناصب منادی ہے۔

(۳) **ابوعلی نحوی کا مذہب**: یہ حرف نداء اسم فعل ہیں اور ضمیر مستتر اسکا فاعل ہے اور یہ عامل منادی ہے۔

فائدہ: یازید بالاتفاق جملہ ہے۔لیکن منادی جملہ کے اجزاء میں سے کوئی جزء نہیں چنانچہ سیبویہ کے نزدیک جملہ کی دونوں جزئیں مسند اور مسند الیہ مقدر ہیں یعنی ادعو مسند بھی مقدر ہے اور اس میں انا ضمیر مستتر مسند الیہ فاعل بھی مقدر ہے

ورامام مبرد کے نزدیک ایک جزء حرف نداء قائم مقام فعل کے ہونے کے لفظوں میں مذکور ہے اور دوسری جزء مسند الیہ فاعل مقدر ہے۔

ابوعلی کے نزدیک جملہ کے جزئین میں سے ایک جزء مسند یا اسم فعل لفظوں میں مذکور ہے اور دوسری جزء مسند الیہ فاعل اسمیں مستتر ہے۔خلاصہ یہ نکلا کہ منادی جملہ کی دونوں جزؤں میں سے کوئی جزء نہیں۔

اقسام منادی

پہلا قسم : منادی مضاف خواہ نکرہ ہو یا معرفہ ہو جیسے یاعبداللہ

دوسرا قسم: منادی شبہ مضاف جیسے یاطالعا جبلا۔

وھو کل اسم: مشابہ بالمضاف کی تعریف کا بیان کہ مشابہ بالمضاف ہر ایسے اسم کو کہا جاتا

ہے جس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر تام نہ ہو سکے جیسا کہ مضاف کا معنی مضاف الیہ کے بغیر تام نہیں ہوتا۔

تیسرا قسم: منادی نکرہ غیر معین جیسے یا رجلا خذ بیدی ان کا حکم یہ ہے کہ یہ معرب منصوب ہوتے ہیں۔ منصوب ہونے کی علت یہ کہ معرب منصوب اس لیے ہے کہ نصب کی علت جو مفعولیت ہے۔ وہ اس میں متحقق ہے۔ اور کسی تبدیل کرنے والے نے اسے تبدیل بھی نہیں کیا۔

چوتھا قسم: مفرد معرفہ، مفرد سے مراد مقابل مضاف سپہ مضاف ہے لہذا تثنیہ اور جمع داخل ہو جائیں گے اور معرفہ سے مراد عام ہے کہ قبل از نداء معرفہ ہو یا بعد از نداء معرفہ اس کا حکم یہ ہے کہ مبنی بر علامت رفع ہوتا ہے۔ جیسے یا رجل، یا زید، یا موسی ، یا قاضی۔ منای مفرد معرفہ کاف اسمیہ کی جگہ میں واقع ہوتا ہے۔ اور کاف اسمیہ کاف حرفیہ کے ساتھ مشابہ ہے لفظا بھی اور معنا بھی۔ اور کاف حرفیہ مبنی الاصل ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ کسی اسم کا ایسی جگہ واقع ہونا جو مبنی الاصل واقع ہو کے مشابہ ہو تو یہ مناسبت معتبرہ موثرہ فی البناء ہوتی ہے مثلا یازید بمنزله ادعوك کے ہے۔ لہذا کلمہ یا قائم مقام فعل ادعو کے واقع ہے اور زید جو کہ منادی ہے کاف خطاب اسمی کی جگہ واقع ہے اور کاف خطاب اسمی کاف خطاب حرفی کے ساتھ مشابہ ہے لفظوں میں بھی اور معنی کے اعتبار سے بھی لفظ کے اعتبار سے تو مشابہت ظاہر ہر کہ دونوں کی شکل وصورت ایک جیسی ہے اور معنی کے اعتبار سے مشابہت اس طور پر ہے کہ جس طرح کاف خطاب حرفی مفرد معرفہ خطاب کے لیے ہوتا ہے ایسے ہی کاف خطاب اسمی بھی مفرد معرفہ کے خطاب کے لئے ہوتا ہے کیونکہ کسی اسم کو مبنی ہونے کے لیے اسم مبنی کی جگہ واقع ہوتا نہیں۔ بلکہ مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ضروری ہے۔ اور مبنی الاصل فعل اور حرف ہے نہ کہ اسم۔ جب کہ یہ کہا جائے کہ منادی مفرد معرفہ کاف خطاب اسمی کی جگہ میں واقع ہونے کی بناء پر کاف خطاب حرفی کے ساتھ مشابہ ہے۔ لہذا بالواسطہ منادی مفرد معرفہ کاف خطاب حرفی کے ساتھ مشابہ ہوا لہذا اب منادی مفرد معرفہ کا مبنی ہونا صحیح ہوا۔

کاف خطاب اسمی: وہ ہوتا ہے جس کی جگہ میں اسم کا واقع ہونا صحیح ہو۔

اور **کاف خطاب حرفی**: وہ ہوتا ہے کہ جس کی جگہ اسم کا واقع ہونا صحیح نہ ہو۔

سوال: ماقبل کی تقریر سے منادی مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ تو معلوم ہوگئی لیکن ابھی تک یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ مبنی علی الحرکت کیوں ہے۔ جبکہ بناء میں اصل سکون ہے۔

جواب: مبنی پر سکون ہونا بناء اصلی کے احکام میں سے ہے اور منادی مفرد معرفہ کی بناء عارضی ہے اس لئے بناء اصلی اور بناء عارضی میں فرق کرنے کے لئے مبنی علی الحرکت کیا گیا ہے۔

سوال: یہ بات تو معلوم ہوگئی کہ منادی معرفہ مبنی علی الحرکت کیوں ہے۔ لیکن حرکات تو تین ہیں۔ ان میں سے حرکت ضمہ یا**فی معنی الضمہ** پر مبنی ہونے کی علت معلوم نہیں ہوئی۔

جواب منادی مفرد معرفہ کو اگر مبنی علی الفتحہ کیا جائے تو منادی منصوب کے ساتھ التباس لازم آتا ہے اور اگر مبنی علی الکسر کیا جائے تو اس منادی کے ساتھ التباس لازم آتا ہے جو کہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہو اور یاء متکلم کو حذف کر کے یاء کے کسرہ پر اکتفاء کر لیا گیا ہو جیسے **یاغلامی** میں **یاغلامِ** اس لیے منادی مفرد معرفہ کو حرکات میں سے حرکت ضمہ یا فی معنی الضمہ یعنی الف اور واو پر مبنی کیا گیا ہے۔

پانچواں قسم : مستغاث باللام۔ جیسے: یالزید یہ مجرور ہوتا ہے۔ منادی جس طرح لام استغاثہ کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے اسی طرح لام تعجب اور لام تہدید کے ساتھ بھی مجرور ہوتا ہے۔ لام تعجب کی مثال **یاللماء یاللدواھی**۔ لام تہدید کی مثال **یالزید لاقتلن لك**۔

چھٹا قسم : منادی مستغاث بالالف۔ جیسے **یازیداہ**

فائدہ کبھی حرف نداء کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے **یوسف اعرض عن ھذا ، ان ادوا الی عباد اللہ، سنفرغ لکم ایھا الثقلان**۔ مگر چند مقام میں حذف ناجائز ہے (۱) منادی اسم جنس غیر معین ہو (۲) اسم اشارہ (۳) مستغاث (۴) مندوب

فائدہ کبھی منادی کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے جیسے **الا یسجدوا** در اصل **الا یاقوم اسجدوا**۔

ضابطہ: حروف نداء میں سے فقط یا حذف ہوسکتا ہے۔

ضابطہ: لفظ اللہ اور ایہا ، ایتہا پر حروف نداء میں سے سے فقط حرف (یاء) داخل ہوسکتا ہے۔

ضابطہ: حرف (یاء) کبھی تنبیہ کے لئے داخل ہوگا اس وقت فعل اور حرف پر بھی داخل ہوگا۔

جیسے یا لیت قومی یعلمون، الا یسجدوا

ضابطہ: منادی مفرد معرفہ پر ضمہ اور فتح دونوں جائز ہیں دو مقام پر

پہلا مقام ان یکون علما مفردا موصوفا بابن و ابنة مضافا الی علم آخر ان چھ شرائط کے ساتھ یا زید بن سعید و یا هندة ابنة عمرو وغیرہ۔

دوسرا مقام: ان یکرر مضافا جیسے یا سعد سعد الدوس ۔ یا تیم تیم عدی دوسرے پر نصب واجب ہے اگر اول پر ضمہ پڑھیں تو ثانی بیان یا بدل یا منادی مستقل بحذف حرالنداء، اگر اول مفتوح ہو تو اول مضاف بعد والے ام ی طرف اور ثانی زائدہ اور بعض یئزدیک اول مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ محذوف ہے ثانی کے مضاف الیہ جیسے یا سعد الدوس سعد الدوس اور اس کے نزدیک دونوں مضاف ہیں اسم نکرہ کی طرف۔

ضابطہ: معرف باللام پر حرف نداء داخل نہیں ہوسکتا اگر کسی اسم معرف بلام کو منادی بنانا ہو تو ای ایة یا اسم اشارہ کا فاصلہ لانا واجب ے بغیر فاصلہ کے حرف نداء داخل کرنا نا جائز ہے سوائے لفظ اللہ کے اس کے علاوہ لفظ اللہ کی اور بھی خصوصیات ہیں حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض میں میم مشدد لانا۔ جیسے: اللھم اسی طرح ایک خصوصیت لفظ اللہ کا ہمزہ وصلی ہونے کے باوجود پھر بھی منادی میں حذف نہیں ہرتا ہے۔ جبھی سے یا اللہ جس کی تفصیل کافیہ کے شرح کاشفہ میں دیکھے۔

قولہ وآں پنج ست آں سے حرف ندا کی طرف اشارہ ہے۔

سوال کہ مولف کی اس عبارت میں آں مبتداء ہے۔ جس سے مراد حرف نداء ہے اور پنج ا ست خبر ہے۔ جس سے مراد بھی حرف ندا ہے۔ تو مبتداء اور خبر میں اتحاد لازم آگیا اور یہ باطل

ہے۔

جواب: مبتدا خبر کے درمیان عقلا تین نسبتیں نکلتی ہیں۔(۱) من کل الوجوہ متحد ہونا (۲) من کل الوجوہ مغائر ہونا (۳) من اتحاد من وجہ مغایرت۔ پہلی تو دونوں صورتیں باطل ہیں۔

پہلی صورت تو اس لئے لغو اور باطل ہے۔ جیسا کہ زید زیدلکھا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ بے فائدہ ہے۔ اور دوسری صورت اس لئے باطل ہے کہ اجتماع ضدین لازم آرہا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ کہا جائے زید بکر۔ ظاہر ہے کہ دونوں الگ الگ ہیں۔ انکوایک کہنا یہ اجتماع ضدین کا قول کرنا ہے جو کہ محال ہے۔ اب باقی رہی تیسری صورت یعنی من وجہ اتحاد اور من وجہ مغایرت یہ صحیح ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ یہاں پر من وجہ اتحاد اور من وجہ مغایرت کس طرح ہے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں پر مفہوم کے لحاظ سے مغایرت ہے۔ اور مصداق کے لحاظ سے اتحاد ہے اور یہاں پر مراد یہی ہے۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں منادی کی قسمیں بتاؤ اور ہر مثال کا ترجمہ اور ترکیب کرو۔

﴿یانوح انہ لیس من اھلک﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل۔ ضمیر مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ نوح مبنی برعلامت رفع منادی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ ہ ضمیر متصل منصوب محلا اسم۔ لیس فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا اسم۔ من جار۔ اھل مجرور بالکسر لفظا مضاف۔ ک ضمیر متصل محلا مجرور مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت صیغہ صفت کے صیغہ صفت ضمیر فاعل۔ صیغہ صفت فاعل و متعلق شبہ جملہ ہوا خبر فعل ناقص کا۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر برائے ان۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

خبر یہ ہو کر جواب ندا۔

﴿یوسف اعرض عن هذا﴾

یوسف مبنی بر علامت رفع منادی مفعول بہ برائے حرف ندا محذوف۔ حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل ضمیر مستتر محلا مرفوع فاعل۔ فعل فاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ اعرض۔ صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ عن جار۔ ھذا مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل امر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿یاعبدالله اقم الصلوة﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔عبد مبنی بر فتح مضاف۔الله مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر منادی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔اقم صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔الصلوۃ منصوب بالفتح لفظا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿یاایها الشاب اغتنم شبابک﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ای موصوف۔ھا حرف تنبیہ۔الشاب صفت۔موصوف صفت مل کر منادی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔اغتنم صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔شباب منصوب بالفتح لفظا مضاف۔ک ضمیر متصل مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿یاجاهلا اجتهد فی طلب العلم﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔جاھلا مبنی برفتحہ

منادی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ اجتهد۔ صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ فی جار۔ طلب مضاف۔ العلم مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل امر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ ایها العلماء اخلصوا نیاتکم فی التعلیم ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل۔ ضمیر در و مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ ای موصوف۔ ھا حرف تنبیہ۔ العلماء صفت۔ موصوف صفت مل کر منادی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ اخلصوا۔ صیغہ امر واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ نیات منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ کم مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فی جار۔ التعلیم مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل امر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ یاهذا لاتغفل عن ذکر الله ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل۔ ضمیر در و مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ هذا منصوب محلا منادی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ لاتغفل۔ فعل نہی حاضر معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ عن جار۔ ذکر مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل امر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ یاذا الجلال والاکرام ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ ذا مبنی بر الف مضاف ۔الجلال مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ۔واو عاطفہ۔الاکرام معطوف۔معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ ایھا الحریص اقنع فان القناعة کنز لایفنی ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ای موصوف ۔ھا حرف تنبیہ۔الحریص صفت ۔موصوف صفت مل کر منادی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔اقنع صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔فاء تفسیریہ۔ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ القناعة اسم ان۔ کنز مرفوع بالضمہ لفظا موصوف ۔لایفنی فعل نفی ۔ھو ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ان۔ان اپنی اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ یاادم اسکن انت وزوجک الجنة ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ادم مبنی بر ضم منادی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔اسکن صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا مؤکد۔انت تاکید۔مؤکد تاکید مل کر معطوف علیہ۔واو عاطفہ۔ زوج مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل۔الجنة منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ندا جواب ندا ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ یامتعلما راع ادب معلمک ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل متعلما منادی

مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ راع صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ ادب منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ معلم مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ مضاف۔ ک منصوب محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا۔ ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿یارحمن ارحمنا﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ رحمن مبنی علی الضم منادی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ ارحم۔ صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ نا ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا۔ ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿یاایھا الکافرون لااعبد ماتعبدون﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ ای موصوف۔ ھا حرف تنبیہ۔ الکافرون صفت۔ موصوف صفت مل کر منادی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ لااعبد۔ فعل نفی معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ ما موصولہ۔ تعبدون فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا۔ ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿یاذاالمال انفق فی سبیل اللہ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ ذا مبنی بر الف لفظا مضاف۔ المال مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر منادی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ انفق۔ صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ

انت مرفوع محلا فاعل۔ فی جار۔ سبیل مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل امر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ یاایھاالانسان ماغرک بربک الکریم ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر در و مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ای موصوف ۔ھا حرف تنبیہ۔الانسان صفت۔موصوف صفت مل کر منادی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔ما استفہامیہ مبتداء۔غرک فعل ماضی معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔۔با حرف جر۔رب مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ ک مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف۔الکریم مجرور بالکسرہ لفظا صفت ۔موصوف صفت مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا غرک فعل کا۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جواب ندا۔ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ یاابانا استغفر لنا ﴾

یا حرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر در و مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل۔ابانی بر الف مضاف۔نا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر منادی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔استغفر۔صیغہ امر ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ لام جار۔نا ضمیر محلا مجرور۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل امر کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ندا جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المومنون ﴾

توبوا۔صیغہ امر۔واو ضمیر بارز مرفوع محلا ذوالحال جمیعا حال۔حال ذوالحال مل کر فاعل۔الی

جار۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل امر کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔

ایھا(یہاں حرف نداء محذوف ہے) یاحرف ندا قائم مقام ادعو۔ادعو فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل۔ ای موصوف۔ھاحرف تنبیہ۔المؤمنون صفت۔موصوف صفت مل کر منادی مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔نداجواب ندامل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ۔

حروف ناصبہ

قولہ فصل دوم در حروف عاملہ در فعل مضارع و آن بردو قسم

حروف ناصبہ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں وہ چار ہیں(۱) أن (۲) لن (۳)کیْ (٤) اذن ۔

اس باب حروف نواصب میں سے اصل أنْ ہےاوراس کا ناصب ہونا اس لئے ہے کہ یہ مشابہ ہے ان مخففہ من المثقلہ کے ساتھ مشابہت لفظیہ بھی ہے مشابہت معنویہ بھی ہے مشابہت لفظیہ تو واضح ہے اور مشابہت معنویہ اس طرح ہے کہ دونوں مصدریہ ہیں کہ اپنے مدخول کو مصدر کی تاویل میں کردیتے۔باقی حروف نواصب اس پر محمول ہیں۔

﴿ أنْ ﴾ یہ حرف استقبال،مصدریہ ماضی مضارع،اورامر تینوں کو مصدر کی تاویل میں کرتا ہے لیکن نصب صرف مضارع کو دیتا ہے۔اس کے عمل کیلئے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے لم اور لن نہ ہو۔اور یہ ان مصدریہ ہو ۔اور مخففہ شرطیہ اور نافیہ اور تفسیریہ نہ ہو جیسے یرید اللہ ان یخفف عنکم۔

مخففہ جیسے علم ان سیکون

شرطیہ جیسے لایجرمنکم شنأن قوم ان صدو اکم

نافیہ جیسے ان یؤتی احد مثل مااو تیتم۔

تفسیریہ جیسے نادیناہ ان یاابراھیم ۔

﴿لَنْ﴾ یہ حرف ناصب، استقبال اورتاکید نفی کے لئے آتا ہے، (لن) کا اصل (لا) تھا الف کو نون سے تبدیل کردیا تو لن ہوگیا۔ امام فراء کے نزدیک (لن) کا اصل میں (لاان) تھا ہمزہ کو تخفیفا حذف کردیا اورالف کو التقائے سکنین کی وجہ سے گرادیا تو لن ہوگیا۔

فائدہ لن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے معمول کا معمول اس پر مقدم کیا جاسکتا ہے۔ جیسے زیدًالن یضرب بخلاف باقی نواصب کے ان کے معمول کا معمول ان پر مقدم نہیں ہوسکتے

﴿کیْ﴾ ہے یہ بھی مضارع کونصب دیتا ہے بشرطیکہ کی اسمیہ اور جارہ نہ ہو نہ ہو۔ اوراس کے معنی سببیت کے ہوتے ہیں یعنی اسکا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہوتا ہے جیسے اسلمت کی ادخل الجنۃ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں تو اسمیں اسلام جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے

کی اسمیہ: یہ مخفف ہوتی ہے کیف سے جیسے کی تجنحوا اصل میں کیف تجنحون

کی جارہ یہ مااستفہامیہ اور مامصدریہ اوران مصدریہ پر داخل ہوتا ہے۔ ان ۔لن ۔ کئی ۔ اذاً۔ پہلا ان ہے اور یہ ام الباب ہے اس لیے کہ یہ متفق علیہ ہے۔ یہ نصب فقط فعل مضارع کو دیتا ہے۔ لیکن اس کا صلہ ماضی امر اور نہی وغیرہ ہوتے ہیں۔

فائدہ ابوبکر ابن طاہر نے کہا کہ ان مشترکہ ہے جب یہ فعل مضارع کے علاوہ داخل ہوتو یہ ان ناصبہ نہیں اس پر دلیل۔

دلیل کہ یہ استقبال کے لیے متعین ہے لہذا سین سوف جس طرح مضارع کے علاوہ داخل نہیں ہوتے اس طرح یہ بھی داخل نہیں ہوتے ہیں۔

فائدہ جمہور کے نزدیک ان زائدہ عمل نہیں کرتا۔ اس لیے کہ وہ مختص بالمضارع نہیں جیسے فلما ان جآء البشیر حالانکہ عمل بعد از اختصاص ہوتا ہے۔ لیکن اخفش کے نزدیک حملاً علی المصدریہ و قیاساً علی البآء الزائدۃ عمل کرتا ہے۔ حالانکہ اس میں اور با زائدہ میں فرق ہے۔ کہ با زائدہ تو مختص بالاسم ہے۔

فائدہ ان ناصبہ کے معمول کا معمول مق نہیں ہوسکتا اس لیے کہ وہ صلہ کا معمول ہے اور جس طرح

صلہ مقدم نہیں ہوسکتا اس طرح صلہ کا معمول بھی مقدم نہیں ہوسکتا۔ البتہ فرا کے نزدیک جائز ہے۔
دوسرا حرف لن ہے۔ اس میں تین مذاہب ہیں۔
پہلا مذہب جمہور کے نزدیک یہ حرف بسیط ہے نہ تو اس میں ترکیب ہے اور نہ ابدال ہے۔
دوسرا مذہب خلیل اور کسائی کے نزدیک یہ مرکب ہے لا اور ان سے۔ جس میں ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا گیا تو لن ہوگیا۔ باقی رہی یہ بات کہ مرکب ماننے کی وجہ کیا ہے۔ (۱) قرب فی اللفظ اور وجود معنی ہے کہ اس میں نفی اور تخلیص للاستقبال موجود ہے۔
تیسرا مذہب فرا کے نزدیک یہ بسیط ہے لیکن مبدل ہے کہ اصل میں یہ لا نافیہ ہے جس میں الف کو نون سے بدل دیا ان دونوں قولوں کی تردید مغنی کے حاشیہ میں موجود ہے۔
تیسرا حرف کی ہے۔ سیبویہ اور اکثر نحات کے نزدیک یہ حرف مشترک ہے۔ کہ کبھی یہ حرف جر بمعنی لم ہوتا ہے اور کبھی یہ حرف ناصب۔ دوسرا مذہب کوفین کے نزدیک یہ فعل کے ساتھ مختص ہے۔ لہذا یہ جار جارہ نہیں ہوسکتا۔ تیسرا مذہب یہ اسم کے ساتھ مختص ہے لہذا فعل کے لیے ناصب نہیں۔
فائدہ: سیبویہ اور خلیل اور اخفش کے نزدیک یہ بنفسہ یہ خود ناصب نہیں بلکہ ان کے بعد ان مقدر ناصب ہے۔ (کتاب سیبویہ جلد نمبر ۳ صفحہ ۵ اور ۷)
جو نحات مشترک مانتے ہیں ان کی دلیل کہ کئی پر لام حرف جارہ داخل ہوجاتا ہے جیسے جئتك لکی التعلم کہ اس میں کی حرف جارہ نہیں ورنہ حرف جر حرف جر پر داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ اور اسی طرح کی ما استفہامیہ داخل ہوتی ہے جیسے کہا جاتا ہے کئی مہ جس میں کی حرف جار بمعنی لم کے ہے اور یہ ضابطہ مسلم ہے کہ ما استفہامیہ پر حرف جر داخل ہو تو الف حذف ہوجاتا ہے یہاں پر الف کا حذف ہونا دلیل ہے کہ یہ کی حرف جارہ ہے اسی پر یہ مسئلہ متفرع ہوتا ہے کہ کی کا لا پر داخل ہونا جائز ہے یا نہیں اگر کی حرف جار ہو تو پھر جائز نہیں اور اگر ناصبہ ہو تو پھر جائز ہے۔

فائدہ: کئی سے پہلے اگر لام آ جائے تو کئی کا ناصبہ ہونا متعین ہے تا کہ دو حرف جار کا اجتماع لازم نہ آئے اور اگر لام سے پہلے آ جائے تو کئی کا جارہ ہونا متعین ہے جیسے جئت کی لا قرء جس میں کئی حرف جار ہے اور لام تاکید ہے۔ جس کے بعد ان مضمر ہے۔

فائدہ: کی کے معلول کا مؤخر ہونا جائز ہے جیسے کی تکرمنی جئتك۔ (چوتھا حرف اذن ہے) اس میں نحات کا اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک یہ حرف بسیط ہے۔ دوسرا مذہب بعض کے نزدیک یہ اسم ظرف ہے جس کا اصل اذ ہے اور آخر میں تنوین عوض عن الجملہ لاحق ہے۔ اور اس کو نقل کیا گیا ہے جزائیت کی طرف۔ تو اس میں ربط اور سبب والا معنی باقی ہے۔ اسی وجہ سے سیبویہ نے کہا ہے۔

جواب: اور جزا کا ہے تیسرا مذہب خلیل کے نزدیک یہ حرف مرکب ہے اذ اور ان سے اور ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ذال کو دے دی اور ہمزہ کر دیا گیا۔

فائدہ: اکثر نحات کے نزدیک یہی اذن ناصب ہے مضارع کے لیے اس لیے کہ یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ زجاج اور ابوعلی فارسی کے نزدیک یہ ناصب نہیں بلکہ ناصب اس کے بعد ان مقدر ہے اس لیے کہ یہ اذن فعل کے ساتھ مختص نہیں جیسے اذن عبدالله یاتیك

فائدہ: اگر حرف عطف مستقل ہو تو اس کا الغاء کثیر ہے اور عمل قلیل ہے۔ جیسے واذن لا یلبثونك الا قلیلاً۔ فاذن لایؤتون الناس نقیراً۔

فائدہ: ان حروف نواصبہ میں سے ام الباب ان ہے اسی وجہ سے یہ لفظوں میں ہو یا مقدر عمل کرتا ہے۔ اسکے مقدر ہونے کی دو حالتیں ہیں (۱) حال وجوب (۲) حال جواز۔ حال وجوب کے لیے دو مقام ہیں۔ (۱) حروف جر کے بعد۔ (۲) حروف عطف کے بعد اور حروف جر دو ہیں جس کے بعد ان مقدر ہوتا ہے پہلا لام جحد ہے بصرین کے نزدیک لام جحد کے بعد ان مقدرہ ہے جو کہ ناصب ہے۔ کوفیین کے نزدیک وہی لام جحد خود ناصب ہے۔ دوسرا حرف جر حتی ہے۔ بصرین کے نزدیک حتی جارہ کے بعد ان ناصب مقدر ہے اور کوفیین کے نزدیک یہی حتی ناصب ہے

جارہ نہیں۔

نوع ثانی: حروف عطف کے بعد ان مقدر ہے وہ تین حرف ہیں (ا) او اور یہ بھی مذہب بصرین کا ہے دوسرا حرف ف ہے۔ جو متضمن معنی سبب کو ہو۔ اور فاء سببیت چند چیزوں کے جواب میں واقع ہوتی ہے۔

(ا) امر جس کے لیے دو شرطیں ہیں۔ پہلی شرط صیغہ طلبہ کا ہو۔ دوسری شرط اسم فعل نہ ہو۔ لہذا سه فنكرمك کہنا غلط ہے۔ لیکن کسائی کے نزدیک نصب مطلقاً جائز ہے۔ ابن جنی اور ابن عصفور نے تفصیل بیان کی اگر اسم فعل لفظ فعل سے ہو۔ پھر نصب جائز ہے جیسے نزال فنحدثك ورنہ نہیں۔ ابن ہشام نے اسی کو ترجیح دی۔ (شرح شذور الذھب صفحہ ۲۸۰ جلد نمبر ا)

(۲) نہی کے بعد۔ لاتفترو علی الله كذباً فيسحتكم بعذاب اگر ف سے پہلے الا کے ساتھ نہی کا معنی ختم ہو جائے تو پھر نصب جائز ہے۔

(۳) دعا بشرط یہ کہ دعا فعل کے ساتھ ہو لہذا سقياً لك فيرويك الله میں رفع واجب ہے۔ جیسے ربنا اطمس علی اموالھم واشدو علی قلوبھم فلایؤمنو حتی یروالعذاب الالیم (۴) استفہام بشرط یہ کہ ادات استفہام کے متصل ایسا جملہ اسمیہ نہ ہو جس کی خبر جامد ہو۔ لہذا اهل اخوك زيد فاكرمه میں نصب ناجائز ہے۔ البتہ خبر مشتق ہو تو پھر نصب جیسے هل اخوك قائماً فاكرمه یاد رکھیں استفہام بالحرف اور استفہام بالاسم اور استفہام بالظرف میں کوئی فرق نہیں جیسے فهل لنا من شفعاء او فيشفعولنا اور استفہام اسم من ذالذی یقرض الله قرضاً حسناً فيضعفه اور حدیث میں ہے من يد عونی ما ستجيب له اور این بیتك فاذورك۔

سوال (۱): الم تر ان الله انزل من السماء ماءً فتصبح الارض مخضرة میں۔

سوال (۲): استفہام کے اندر نصب کیوں نہیں۔

جواب (۱): یہاں استفہام بمعنی اثبات ہے کہ الم تر کا معنی قد رئیت۔

جواب(۲) : ف سببیت نہیں ہے۔(شرح شذورالذھب)

سوال: اعجزت ان اکون مثل ھذالغراب فاواری سوئة اخیہ میں بھی ف کا ماقبل مابعد کے لیے سبب نہیں لیکن پھر بھی نصب موجود ہے۔

جواب : فاواری جواب استفہام کی وجہ سے منصوب نہیں بلکہ فعل منصوب پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔البتہ علامہ زمخشری کو یہاں پر غلطی لگی ہے۔

(۵) عرض جیسے الا تاتنا فتحدلنا۔

(۶) تحضیض جیسے ھلا اسلمت فتدخل الجنة ۔

یادرکھیں تحضیض اورعرض قریب قریب ہیں کہ دونوں میں تنبیہ علی الفعل ہوتی ہے۔البتہ تحضیض میں تاکید براانگیختہ کرنا زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ: لو لا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق میں عبارت بے شک تحضیض کی ہے۔لیکن یہ جواب دعا کی وجہ منصوب ہے۔

(۷) تمنی جیسے یلیتنی کنت معھم فافوز فوزاً عظیماً۔

(۸) نفی جیسے ماتاتنا فاکرمك ۔

فائدہ: واومعیت کے بعد نصب ان مواضع ثمانیہ میں سے پانچ مقامات پر مسموع ہے اور باقی تین میں نحات نے قیاس کیا ہے۔ مواضع خمسہ مسموعہ یہ ہیں۔(۱) نفی (۲) امر (۳) نہی (۴) تمنی (۵) استفہام۔(شرح شذورالذھب صفحہ ۲۹۰)۔

(۲) حال جواز۔جس کے لیے دومقام ہیں پہلا مقام لام جر غیر جحدیہ کے بعد جیسے جئت لاکرمك اس لام کولام کئی کہتے ہیں۔اورکوفین کے نزدیک یہی لام ناصب ہے۔

دوسرا مقام عطف بالواوواوف اور ثم ان چار حرف عطف میں سے کسی کے ساتھ عطف ہواسم صریح پر جیسے للبس عبائة وتقر عینی الی من لبس الشفوفی ۔

لولا لوقع معترفارفیه ماکنت اوتصرو اتراهاً علی تربی ۔

انی وقتل سلیکاً ثم اعقله۔ کماالثور یضرب لما عافت البقر۔
و باری تعالی کا قول الا وحیاً او من وراء حجاب اویرسل رسولا یہ اسم مصدر کو بھی شامل ہے۔ مصدر صریحی سے مقصود مصدر حقیقی کو خارج کرنا ہے اس لیے اس میں ان کا مضمر ہونا واجب ہے۔ (الہمع)

ان الاسم ینقسم الی اربعة اقسام

اسم عین: وھو مادل علی الذات بلا قید کزید ورجل۔

اسم معنی: وھو مادل علی غیر الذات بلا قید۔ لقیام وقعود۔ وصف عین۔ وھو مادل علی قید فی الذات لقائم وقاعد وصف معنی۔ وھو مادل علی قید فی غیرالذات کجلی وخفی

﴿ اذن﴾ یہ حرف جواب، جزاء، استقبال، ناصبہ ہے۔ اذن سیبویہ کے نزدیک یہ حرف اپنے اصل پر ہے اور یہی راجح ہے۔

اور بعض کے نزدیک کہ اذا ظرفیہ ہے مضاف الیہ جملہ کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لائی گئی۔

اذن کے عمل کے لئے تین شرطیں ھیں۔

پھلی شرط: شروع کلام میں ہو ورنہ رفع واجب ہے۔

دوسری شرط اس کا مدخول مضارع مستقبل ہو ورنہ رفع واجب ہے۔ جیسے: اذن لصدق فی جواب من قال ان احب زیدا۔

تیسری شرط (اذن) اور اس کے معمول میں فاصلہ نہ ہو یا ہو تو قسم کا یا، (لا) نافیہ کا ہو۔
جیسے: اذن و الله اکرمك ۔

تنبیہ: بعض نے منادی کے فاصلہ کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ جیسے اذن یوم الجمعة اجیئك، اذن بالجد تبلغ المجد۔

فائدہ: بعض نے اذن کو شرائط عمل کے پائے جانے کے باوجود مہملہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ سیبویہ

نے بعض عرب سے یہ حکایت کی ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کیونکہ حروف کا عمل بعد از اختصاص ہوتا ہے جب کہ یہ غیر مختص ہے کہ یہ جس طرح افعال پر داخل ہوتا ہے اسی طرح اسماء پر بھی داخل ہوتاہ۔ جیسے: انت تکرم الیتیم؟اذن انت رجل کریم۔

ایک شاعر نے (اذن) کے شرائط عمل اور فواصل جائزہ کو شعر میں جمع کیا ہے۔

اعمل (اذن) اذا اتتك اولا

وسقت فعلا بعد ها مستقبلا

واحذر اذا عملتها اَنْ تفصلا

الا بحلف او نداء او بلا

وافصل بظرف اوبمجرور علی

رای ابن عصفور رئیس النبلا

فائدہ: اذن اکثر لو،ان کے جواب میں آتا ہے خواہ مذکور ہو یا مقدر جیسے اتیتك غداً کے جواب میں اذن اکرمك۔

ضابطہ: واو عاطفہ اور فاء عاطفہ کے جواب میں عامل نہیں ہوتا جیسے اذً لایلبثون خلافك الاقلیلا۔

فائدہ: اذن کو کبھی نون تنوین کے ساتھ جیسے اذً۔

اَنْ مقدرہ کے سات مقامات

: جس طرح اَنْ ملفوظہ نصب دیتا ہے اس طرح اَن مقدرہ بھی نصب دیتا ہے اور یہ ان سات مقامات پر مقدر ہوا کرتا ہے۔

پہلا مقام: لام جحد کے بعد۔ جحد کا لغوی معنیٰ انکار کرنا اور تاکید نفی کے لیے آتا ہے۔ اور لام جحد وہ ہے جو کون ماضی منفی کے بعد ہو۔ جیسے ما کان الله لیظلمهم۔ لم یکن الله لیغفرلهم۔ ما کان الله لیعذ بهم

دوسرا مقام لام کی کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے یعنی ایسے لام کے بعد جو کئی کی طرح سببیت کیلئے آتا ہے جیسے **قام زید لیذهب** کے بعد اس کو لام تعلیلیہ بھی کہتے ہیں جیسے **انزلنا الیك الذکر لتبین للناس۔**

فائدہ لام جارہ کی چار قسمیں ہیں (۱) لام تعلیلیہ (۲) لام عاقبۃ (۳) لام جحد (۴) لام زائدہ۔

لام تعلیلیه: جسکا ماقبل مابعد کے لیے علت ہو۔ جیسے **اسلمت لادخل الجنة**

لام عاقبة: جو نتیجہ پر داخل ہو اور مابعد کا مقتضی ماقبل کے مقتضی کے لیے نقیض ہو جیسے **فالتقطه آل فرعون لیکون لهم عدوا وحزنا۔**

لام جحد: کون ماضی منفی کے بعد آتا ہے۔ حذف کرنے سے معنی میں فرق نہ پڑے۔ **ما کان الله لیطلعکم علی الغیب۔** بصرین کے نزدیک لیطلعکم خبر ہے کان کی اور کوفیین کے نزدیک یہ جار مجرور مریداً کے متعلق ہو کر خبر ہے۔

لام زائده : فعل متعدی کے بعد فعل کی تقویت کے لیے جیسے **انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ۔**

تیسرا مقام حتی جاره : کے بعد بشرطیکہ فعل مستقبل ہو خواہ بوقت تکلم ہو جیسے **فقاتلو التی تبغی حتی تفی** یا باعتبار ماقبل کے جیسے **زلزلوا حتی یقول الرسول۔**

فائدہ جس حتی کے بعد ان مقدر ہوتا ہے اسمیں تین معنی ہوتے ہیں

(۱) اسکا معنی ہوتا ہے لام تعلیل کا (تاکہ) جیسے **اسلمت حتی ادخل الجنة** اسلام لایا میں تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔

(۲) حتی بمعنی الی (یہاں تک) جیسے **مررت حتی ادخل البلد** میں گزرا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوا۔

(۳) بمعنی الا جیسے

لیس العطاءُ من الفضول سماحةً   حتی تجود ومالدیك قلیل

فائدہ ان تین مقامات پر ان کے مقدر ہونے کی علت اور وجہ یہ ہے کہ یہ تینوں حروف جارہ ہیں اور یہ ضابطہ مسلمہ ہے کہ حروف جارہ فعل پر داخل نہیں ہوتا اور یہاں فعل مضارع پر داخل ہیں تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ یہاں ان مقدر ہے تاکہ یہ مصدر کی تاویل میں ہو کر اسم بن جائیں اور حرف جادہ کا دخول اسم پر ہو اسم تاویلی پر ہو۔

چوتھا مقام او کے بعد۔او کی دو قسمیں ہیں (۱) او عاطفہ محضہ (۲) او بمعنی الی یا الا کے

او عاطفہ محضہ کے لیے شرط یہ ہے کہ مصدر مؤل کا عطف ہو اسم صریح پر۔ جیسے **الا وحیا او یرسل رسل رسولا** ۔ارسال کا عطف ہے وحیا پر۔

او بمعنی الی یا الا کے ۔کہ مصدر مؤل کا عطف ہو مصدر متصید متوہم پر جیسے ۔اس میں اسحات کا عطف ہے افتراء پر جو کہ متصید ہے **لاتفتروا سے**

اذا صلح فی موضعه حتی او الا جیسے **لا لزمنك او تقضینی حقی ای حتی ان تقضینی حقی لا قتلنك او یسلم ای الا یسلم۔ الزام منی الی اعطاء حقی۔**

پانچواں مقام: واو کے بعد۔واو کی دو قسمیں ہیں (۱) واو عاطفہ محضہ (۲) واو معیت

واو عاطفه محضه کے لیے شرط یہ ہے کہ مصدر مؤل کا عطف ہو اسم صریح پر۔ جیسے **لولا الله ویلطفَ بی لهلکت۔ولبس عباءۃ وتقر عینی۔احب الی من لبس الشفوف**

واو معیت: کے لیے تین شرطیں ہیں۔(۱) واو بمعنی مع ہو۔

(۲) کہ آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

(۳) مصدر مؤل کا عطف ہو مصدر متصید متوہم پر جیسے **یالیتنا نرد ولا نکذبَ بایات ربنا** ۔اس میں تکذیب کا عطف ہے الرد پر جس کو نرد سے شکار کیا گیا ہے۔**لما یعلم الله الذین**

جاهدوا منکم و یعلمَ الصابرین ۔لاتنه عن خلق و تاتی مثله ،عارعلیك اذا فعلت عظیم۔

چھٹا مقام: فاسببیت کے بعد جیسے یالیتنی کنت معهم فافوز فوزا عظیماً۔فاء کی دو قسمیں ہیں(۱)فاء عاطفہ محضہ (۲)عاطفہ سببیہ۔

فاء عاطفه محضه کے لیے شرط یہ ہے کہ مصدر مؤل کا عطف ہو اسم صریح پر۔جیسے تعبك فتنال المجد خیر من راحتك فتحرمً المقصد۔ای خیر من راحتك فحرمانك القصدً۔

لولا توقع معتر فارضیه ۔ ماکنت اوثر اکراباعلی ترب۔

فاء عاطفه سببیه کے لیے تین شرطیں ہیں۔(۱)شرط فاء کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ فاء سببیت آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

تیسری شرط مصدر مؤل کا عطف ہو مصدر مصید متوہم پر جیسے لاتفترو اعلی الله کذبا فیسحتکم بعذاب اس میں اسحات کا عطف ہے افتراء پر جو کہ مصید ہے لاتفتروا سے۔

فائدہ: فاء سببیت آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہوتی ہے۔

(۱)امر کے جواب میں جیسے اسلم فتسلم، زرنی فاکرمك۔

(۲)نہی کے جواب میں جیسے لا تطغو فیه فیحل علیکم غضبی۔

(۳)نفی کے بعد جیسے لا یقضی علیهم فیمو تو، لا تشتمنی فاهینَك۔

(۴)استفہام کے جواب میں جیسے هل لنا من شفعاء فیشفعو النا ۔ این بیتك فازورَك

(۵)تمنی جیسے یلیتنی کنت معهم فافوزَ فوزا عظیما۔ یا لیت لی ما لا فانفقه۔

(۶)عرض جیسے الا تاتینا فتحدلنا۔ الا تنزیل بنا فتصیب خیرا ۔

(۷)دعاء۔جیسے ربنا اطمس علی اموالهم و اشدد علی قلوبهم فلا یومنوا ۔

(۸)تحضیض کے بعد۔جیسے لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق

ساتواں مقام ثم عاطفہ کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے بشرطیکہ اسم صریح پر عطف ہو
یرضی الجبان بالهوان لم یسلمَ انی وقتلی سُلیکا ثم اعقلَه - کالثور یُضرب
لماعافت البقر
باقی حروف عطف کا بھی یہی حکم ہے۔

ضابطہ: جو ان فعل یقین کے بعد ہو وہ ہمیشہ مخففہ من المثقلہ ہوتا ہے۔ مصدریہ نہیں جیسے علم ان سیکون۔ ہر وہ فعل جو یقین والا معنیٰ رکھتا ہو جیسے وجدان یقین، تحقیق، شهادت، ظهور وغیرہ ہے۔

ضابطہ: جب فعل یقین کے بعد مضارع پر ان مخففہ آئے تو اسوقت ان کے بعد فعل پر چار چیزوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔

ضابطہ: ان جو ظن کے بعد واقع ہو تو اسمیں دو وجہ جائز ہیں (۱) ان ناصبہ بنایا جائے (۲) ان مخففہ من المثقلہ جسکی وجہ سے مضارع پر رفع ونصب دونوں جائز ہوں گی جیسے ظننت ان سیقومُ

ضابطہ: ان جو علم اور ظن کے علاوہ طمع، رجاء، خشیت، خوف، شک، وہم، اعجاب کے بعد واقع ہو تو ان مصدر ہوتا ہے۔ مخففہ نہیں ہوتا۔

﴿ التمرین ﴾

ہر مضارع کا ناصب بتاؤ اور ترجمہ اور ترکیب بھی کرو۔

﴿یرید الله لیبین لکم﴾

یرید مرفوع بالضمہ لفظاً فعل لفظ الله مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ لام کی جارہ۔ ان ناصبہ مصدریہ مقدرہ۔ یبین منصوب بالفتحہ لفظاً فعل۔ ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلاً فاعل۔ لام جار۔ کم ضمیر مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق یبین فعل کے۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق یرید فعل کے۔ یرید فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿یریدون ان یخرجوا من النار﴾

یریدون مرفوع بالواو لفظاً فعل واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ ان مصدریہ ناصبہ۔ یخرجوا منصوب بحذف نون فعل واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ من حرف جار النار مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق یخرجوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مصدریہ کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ماکان اللہ لیعذبھم﴾

ما نافیہ۔ کان فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ لام جحد جارہ۔ ان ناصبہ مصدریہ مقدرہ۔ یعذب منصوب بالفتحہ لفظاً فعل۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلاً فاعل۔ ھم ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ثابتاً کے ماکان کی خبر۔ ماکان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿لاتشرک باللہ فتدخل الجنۃ﴾

لا ناہیہ جازمہ تشرك مجزوم بالسکون فعل۔ ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل۔ باء حرف جارہ۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق لا تشرك کے۔ لا تشرك فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ انشائیہ نہی ہوا۔ فاء سببیہ۔ ان ناصبہ مقدرہ۔ تدخل منصوب بالفتحہ لفظاً فعل ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلاً فاعل۔ الجنۃ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب نہی۔ نہی جواب نہی سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

﴿لن یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ کبر﴾

لن ناصبہ۔ یدخل منصوب بالفتحہ لفظاً فعل۔ الجنۃ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ مقدم۔ من موصولہ۔ کان فعل ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ فی جارہ۔ قلب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر

متعلق ثابتا کے خبر مقدم۔ کبر مرفوع بالضمہ لفظاً اسم مؤخر۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر مرفوع محلاً فاعل۔ لن یدخل فعل اپنے مفعول بہ مقدم و فاعل مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الا تنزل بنا فتصیب خیراً﴾

الا حرف عرض۔ تنزل مرفوع بالضمہ لفظاً فعل۔ ضمیر دروم مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل۔ باء حرف جارہ۔ نا ضمیر مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا تنزل فعل کے۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر عرض۔ فاء سببیہ۔ ان ناصبہ مقدرہ۔ تصیب منصوب خیراً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ جواب عرض۔ عرض جواب عرض سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿یریدون لیطفئو نور اللہ﴾

یریدون مرفوع بالواو لفظاً فعل۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ لام کی جارہ۔ اس کے بعد ان ناصبہ مصدریہ مقدرہ۔ یطفئوا منصوب بحذف نون فعل۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ نور منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا یریدون فعل کے۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿لاجتهدن فی طلب العلم﴾

لاجتهدن فعل مضارع موکد بانون ثقیلہ فعل بفاعل۔ فی حرف جارہ طلب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ العلم مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق لاجتهدن فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ان تصوموا خیر لکم﴾

ان ناصبہ مصدریہ۔ تصوموا منصوب بحذف نون فعل۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ فعل فاعل

سے مل کر بتاویل مصدر مبتداء۔ خیر مرفوع بالضمہ لفظاً صیغہ اسم تفضیل ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ لام جارہ کم مجرور محلا۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق خیر کے۔ خیر صیغہ صفت اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق﴾

لولا حرف تحضیض۔ اخرت فعل بفاعل۔ نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ الی حرف جار۔ اجل مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف۔ قریب مجرور بالکسرہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق اخرت فعل کے۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و متعلق سے ملکر تحضیض۔ فاء سببیہ۔ ان ناصبہ مصدریہ مقدرہ۔ اصدق منصوب بالفتحہ لفظاً فعل درو ضمیر مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب تحضیض۔ تحضیض جواب تحضیض مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿لاتطغوا فیہ فیحل علیکم غضبی﴾

لا ناہیہ جازمہ۔ تطغوا مجزوم بحذف نون۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فیہ جار مجرور ظرف لغو متعلق لاتطغوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ نہی۔ فاء سببیہ۔ ان ناصبہ مصدریہ مقدرہ۔ یحل منصوب بالفتحہ لفظاً فعل۔ علیکم جار مجرور ظرف لغو متعلق یحل فعل کے۔ غضبی مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف۔ یاء ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب نہی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿یلیتنی کنت معہم فافوز فوزاً عظیماً﴾

یا حرف تنبیہ۔ لیت حرف مشبہ بالفعل۔ نون وقایہ۔ یاء ضمیر منصوب محلا اسم۔ کنت فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ ت ضمیر بارز مرفوع محلا اسم۔ مع منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ھم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلا خبر۔ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تمنی

ہوا۔ فاء سببیہ۔ ان ناصبہ مقدرہ۔ افوز منصوب بالفتحہ لفظاً فعل ضمیر درو مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل۔ فوزاً منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف۔ عظیماً صفت موصوف صفت سے مل کر مفعول مطلق فعل اپنے فاعل ومفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب تمنی۔ تمنی جواب تمنی مل کر جملہ اسمیہ تمنیہ ہوا۔

﴿این الماء فاشربه﴾

این الظرف مکان خبر مقدم۔ الماء مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء موخر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ فاء سببیہ ان ناصبہ مصدریہ مقدرہ۔ اشرب منصوب بالفتحہ لفظاً فعل ضمیر درو مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل۔ ہ ضمیر منصوب محلا مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب استفہام استفہام جواب استفہام سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿لاقتلنک اوتسلم﴾

لام تاکیدیہ۔ اقتلن فعل۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ ک ضمیر مجرور محلا مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ علیہا۔ واو عاطفہ۔ تسلم جملہ معطوف۔ معطوف علیہا معطوف مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جئتک کی اتعلم﴾

جئت فعل بفاعل ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ کی حرف جارہ۔ اتعلم منصوب بالفتحہ لفظاً فعل۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل ان کے یہ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا جئت کے۔ جئت فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿ حروف جازمہ ﴾

قولہ قسم دوم: حروف کہ فعل راجزم کندوآں پنجم است ۔

حروف جازمہ جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ دوقسم پر ہیں

(۱) ایک فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ چار ہیں۔لم، لما، لام امر، لائے نہی
(۲) جو دو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے وہ ایک ہے (ان)

لم اور لما میں افتراق واتحاد

ہیں تین چیزوں میں اتحاد ہے۔
(۱) دونوں نفی کے لئے۔
(۲) فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں۔
(۳) مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔
(۴) ہمزہ استفہام سے عمل باقی رہتا ہے۔جیسے الم نشرح لک صدرک۔

چار چیزوں میں اختلاف ہے۔
(۱) لما کا مدخول متصل بان ہوتا ہے اور لم نہیں۔
(۲) لما کے مدخول میں توقع ہوتی ہے جیسے: لما یرکب الامیر اور لم میں نہیں۔
(۳) لما کے مدخول کا حذف جائز ہے۔جیسے قاربت المدینۃ ولما بخلاف لم کے۔
(۴) حرف شرط کے بعد لم آ سکتا ہے لما نہیں۔

فائدہ (لما) جب ماضی پر داخل ہوتو پھر ظرفیہ شرطیہ ہوگا اور مضارع پر ہوتو حرف جازم اور اسکے علاوہ حرف استثناء ہوتا ہے۔

(۲) **لام امر** یہ مبنی بر کسر ہوتا ہے جیسے: لیضرب اور اس کے شروع میں واو، فا، یا ثم آ جائے۔تو فُعِل کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔حلق العین کے قانون سے لام ساکن ہو جاتا ہے جیسے: ثم لیقضو تفثھم ولیوفوا نذورھم

فائدہ تدخل لام الامر علی فعل الغائب معلوما ومجھولا وعلی المخاطب والمتکلم المجھولین۔ ویقل دخولھا علی المتکلم۔

ضابطہ: قل کے جواب میں لام امر حذف ہوگا۔جیسے قل لعبادی الذین آمنوا یقیموا

الصلوۃ۔

(٤) **لائے نھی** جیسے **لا تشرك بالله شيئا**

(٥) **اِنْ** دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے ان کنتم **تحبون الله فاتبعونی۔**

وجہ تسمیہ: کا معنی ہے علامت اور یہ بھی علامت وجود جزاء پر۔ اور جزاء کا معنی ہے مرتب ہونا اور یہ شرط پر مرتب ہوتی ہے۔

ان شرطیہ کے لیے شرائط

(۱) جملہ اسمیہ نہ ہو۔ اس لیے کہ اس میں زمانہ نہیں ہوتا۔

(۲) جملہ انشائیہ نہ ہو اس لیے کہ شرط اخبار کے قبیل سے ہے۔

(۳) زمانہ ماضی مراد نہ ہو اس لیے کہ ان مستقبل میں عمل کرتا ہے۔ ان کنت **قلته فقد علمته۔** ان کان **قميصه قد من دبر فكذبت** ۔ یہ مؤل ہیں یتبین سے یا یہ باب کان اس سے مستثنیٰ ہے۔

(۴) ماضی پر قد داخل نہ ہو اس لیے کہ یہ ماضی پر پختہ کرتا ہے۔

(۵) مضارع مصدر بحرف تنفیس نہ ہو اس لیے کہ یہ تحصیل حاصل ہے۔

(٦) مضارع پر لن داخل نہ ہو۔

(۷) فعل جامد نہ ہو اس لیے کہ ان میں زمانہ نہیں ہوتا۔

ضابطہ: شرط اور جزاء کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) دونوں فعل مضارع ہوں تو جزم واجب۔ جیسے ان تضرب اضرب۔

(۲) فقط شرط مضارع ہو تو شرط پر جزم واجب جیسے ان تضرب ضربتك۔

(۳) فقط جزاء مضارع ہو تو جزم اور رفع جائز ہے۔ جیسے ان ضربت، اَضرِبْ، اَضرِبُ۔

(۴) دونوں ماضی ہو تو اس وقت جزم محلی ہوگی۔ جیسے ان ضربت ضربت۔

ضابطہ: فعل مضارع آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہوتا ہے فا سے خالی ہو اور اول ثانی کے لئے سبب بن سکے تو فعل مضارع مجزوم ہو گا ان کے مقدرہ ہونے کی وجہ سے۔

(۱) امر جیسے تعلم تنج، اسلم تسلم۔

(۲) نہی جیسے لا تکذب تکن خیرا لك

(۳) استفہام جیسے هل تزورنا نکرمك

(۴) تمنی جیسے لیت لی ما لا انفقه

(۵) عرض جیسے الا تنزل بنا فتصیب خیراً۔

(۶) دعاء جیسے ابقاك الله ازرك۔

(۷) تحضیض جیسے لو لا تاتینی اکرمك۔

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں مضارع کے جازم بتاؤ اور فاء جزائیہ کا سبب بھی بتائیے۔

﴿ان تومنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم﴾

ان شرطیہ جازمہ۔ تومنوا فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ معطوف علیہا۔ واو حرف عطف۔ تتقوا فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ معطوف۔ معطوف علیہا معطوف سے مل کر شرط۔ فا جزائیہ۔ لکم ظرف مستقر خبر مقدم۔ اجر عظیم موصوف صفت مل کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزا۔ شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿لا یدخل الایمان فی قلوبکم﴾

لا نافیہ غیر عاملہ۔ یدخل فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظا۔ الایمان مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فی حرف جار۔ قلوب مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ کم مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق یدخل کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار﴾

ان شرطیہ۔ لم جازمہ۔ تفعلوا فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ لن تفعلوا فعل بفاعل مل کر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔ فا جزائیہ اتقوا فعل بفاعل۔ النار مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا۔ شرط وجزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿ان جاؤک فاحکم بین ھم﴾

ان شرطیہ جاؤك فعل بفاعل ک ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملیہ فعلیہ شرط۔ فا جزائیہ۔ احکم فعل امر۔ ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ بین مضاف ھم مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوکر جزا۔ شرط وجزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿اصلح عملک تدخل الجنۃ﴾

اصلح فعل امر۔ ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ عملك مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر شرط۔ تدخل مضارع مجزوم بالسکون ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ الجنۃ منصوب محلا مفعول فیہ۔ یا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جزاء۔ شرط وجزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿اولئک لم یؤمنوا﴾

اولئك اسم اشارہ مبتداء۔ لم جازمہ یؤمنوا فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ خبریہ ہوکر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم وان تشکروا یرضہ لکم﴾

ان شرطیہ تکفروا فعل مضارع مجروم بحذف نون لفظا۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر شرط۔ فا جزائیہ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ لفظ اللہ کا اسم۔ غنی صیغہ صفت۔ عنکم ظرف لغو متعلق غنی کے۔ غنی عنکم شبہ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر خبر۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جزاء۔ شرط وجزا مل کر جملہ معطوف علیہ۔ ان شرطیہ جازمہ۔ تشکروا فعل مضارع مجروم بحذف نون لفظا۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر شرط۔ یرضہ فعل

مضارع مجزوم بحذف حرف علت۔ ہ ضمیر مفعول بہ۔ لکم ظرف لغو متعلق یرضہ کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ عاطفہ۔

﴿لاتکفر تدخل الجنۃ﴾

لاتکفر فعل۔ ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ تدخل فعل ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ الجنۃ منصوب بالفتحہ لفظا مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر جواب نہی۔

﴿الا تنزل بنا نصیب خیراً﴾

الا حرف عرض تنزل فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً۔ بنا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ معروضہ تصیب فعل مضارع معلوم منصوب بالفتحہ لفظاً بتقدیر ان۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ خیراً منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ جواب عرض عرض اپنے جواب عرض سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ عرضیہ ہوا۔

﴿ان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم﴾

ان شرطیہ۔ تغفر فعل مضارع مجزوم بالسکون۔ لھم ظرف لغو متعلق فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط۔ فا جزائیہ ان حرف شبہ بالفعل۔ ک ضمیر منصوب محلا اسم ان۔ انت مرفوع محلا مبتداء۔ العزیز مرفوع بالضمہ لفظا خبر اول۔ الحکیم مرفوع بالضمہ لفظا خبر ثانی۔ ان اپنے اسم و خبر دونوں خبروں سے مل کر دال بر جزاء (اے فلاباس) شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿ھل تفعل خیراً تنج﴾

ھل حرف استفہام۔ تفعل فعل مضارع۔ ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ خیراً منصوب محلا مفعول بہ۔ تنج فعل مضارع جواب استفہام مجزوم بحذف اللام۔ ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جواب استفہام۔ استفہام اپنے جواب سے مل کر جملہ انشائیہ استفہامیہ۔

باب دوم در عمل افعال

افعال تمام عامل ہیں سوائے قل، کثر ،طال کے جب کہ ان پر ما کافہ داخل ہو جائے تو ملغی عن العمل ہو جاتے ہیں اس طرح کان زائدہ بھی غیر عامل ہے اور اسی طرح جو افعال تاکید واقع ہوں جیسے قام قام زید اس میں عامل اول ہے۔

فعل کی تقسیم اول:

فعل کی باعتبار فاعل کے دو قسمیں ہیں (۱) فعل معلوم (۲) فعل مجہول۔

فعل معلوم: وہ ہے جو نسبت قیامیہ پر دلالت کرے۔ بعنوان دیگر جس کا فاعل مذکور ہو۔

اس کے تین نام ہیں۔ (۱) فعل معلوم (۲) فعل معروف (۳) فعل مبنی للفاعل

فعل مجہول: جو نسبت وقوعیہ پر دلالت کرے بعنوان دیگر جسکا فاعل مذکور نہ ہو۔

اس کے بھی تین نام ہیں (۱) فعل مجہول (۲) فعل مبنی للمفعول (۳) فعل مالم یسم فاعلہ۔

فائدہ: فعل معلوم اور فعل مجہول کو سمجھنے کے لیے مصدر معلوم اور مصدر مجہول کو سمجھیں۔ مثلاً زید نے عمرو کو مارا۔ اب ایک ہیئت اور صفت زید کو لگی ہے جو ضاربیت ہے۔ اور ایک ہیئت اور صفت عمرو کو۔ جو مضروبیت ہے۔ زید کی صفت کو بیان کرنے کے لیے ضَرَبَ فعل معلوم کو ذکر کیا جائیگا ۔اور عمرو کی صفت کو بیان کرنے کے لیے ضُرِبَ فعل مجہول کو ذکر کیا جائیگا۔ دونوں کے لیے مصدر ثابت ہے لیکن فاعل کے لیے مصدر معلوم اور مفعول کے لیے مصدر مجہول۔ اور فعل معلوم بنتا ہے اور فعل مجہول بنتا ہے مصدر مجہول سے۔ فعل معلوم کی مصدر کا نام قیام ہے اور فعل مجہول کی مصدر کا نام وقوع ہے۔ اب تعریف واضح ہوگئی۔

مصدر کے اقسام کو احقر نے غرض جامی فی شرح جامی لفظ الحمد کی تشریح میں ذکر کردی ہیں۔

ضابطہ: فعل معلوم کے لئے فاعل اور فعل مجہول کے لئے نائب فعل ہوگا۔

فعل کی تقسیم ثانی:

فعل کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں (۱) لازمی (۲) متعدی (۳) غیر لازمی غیر متعدی۔

فعل لازمی : فعل لازمی وہ ہے جو فاعل پر تام ہو جائے یعنی اپنے معنی کے لحاظ سے مفعول بہ کی طرف محتاج نہ ہو جیسے: قام زید

فعل متعدی: وہ ہے جو فاعل پر تمام نہ ہو بلکہ اپنے معنی کے لحاظ سے مفعول کا محتاج ہو۔ جیسے ضرب زید عمرا

فعل غیر لازمی غیر متعدی: جیسے افعال ناقصہ۔

فعل کی تین قسمیں ہیں۔(۱) فعل لازمی (۲) فعل متعدی (۳) واسطہ۔ یعنی جو نہ لازم ہو اور نہ متعدی ہو۔ مثال افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ۔ فعل لازمی کے لیے چند علامات ہیں۔ پہلی علامت وہ فعل جو حدوث ذات پر دلالت کرے جیسے حدث عمر عرض صفو۔ دوسری علامت صفت حسیہ کے حدوث پر دال ہو۔ جیسے طال الیل قصر النھار نظف طھر وغیرہ۔ تیسری علامت عرض پر دال ہو۔ جیسے مرض زید فرح بکر۔ چوتھی علامت جو فعل کے وزن پر ہو جیسے شرف کرم۔ پانچویں علامت۔ کہ وہ فعل انفعل جیسے انقطع اور تفعلل جیسے تدخرج اور افعل جیسے احمر اور افعال جیسے احمار اور افعنلل جیسے اخرنجم اور افعلل جیسے اقشعر ابن مالک نے کہا ہے فعدہ الاوزان دلائل علی عدم التعدی۔

چھٹی علامت وہ فعل جن کی وصف فعیل کے وزن پر آتی ہے جیسے ذل ذلیل اور سمن سمین اور فعل متعدی کی دو علامتیں ہیں۔ پہلی علامت اس کے ساتھ ضمیر غیر مصدر غیر خبر کا متصل ہونا صحیح ہو۔ لہذا الخروج خرجه زید اس سے حرج زید اور زید کنتھا اس سے خارج ہیں۔ تسہیل میں اعداد کی قید بھی مذکور ہے۔ دوسری علامت اسم مفعول تام کی اس سے بنا صحیح ہو۔ یعنی بغیر واسطہ حرف جر کے۔ فاعل۔ فاعل وہ ہے جس کی طرف فعل یا شبیہ فعل کی نسبت قیامی ہو۔ سبیہ فعل میں اسم فاعل اسم تفضیل صفت مشبہ اسم مبالغہ اور صفت جامد جو مؤول باالمشتق ہو جیسے اسد بمعنی شجاع۔ اور مصدر اور اسم مصدر جیسے اعجبنی عطاء المال عمرا اور اسم فعل جیسے ھیھات زید اور ظرف جیسے اعندك زید اور جار مجرور جیسے افی الله شك (حاشیہ الصبان جلد

نمبر۲صفحہ۶۱)

فائدہ فاعل کبھی مجرور ہوتا ہے۔ مصدر کی اضافت کی وجہ سے جیسے لولا دفع اللہ الناس بعضھم۔ اور من اور با اور لام زائدہ کی وجہ سے جیسے ماجآء نا من بشیر ولا نذیر (کفی باللہ شھیداً) ھیھات ھیھات لماتوعدون۔

فائدہ فاعل مجرور کے تابع دو وجہ جائز ہیں (۱) جر حملاً علی اللفظ (۲) رفع حملاً علی المحل جیسے ماجآء نی من رجل کریم وکریم وماجآء نی من رجل والا امراء ۃ ولا امرء ۃ لیکن اگر معطوف معرفہ ہو تو پھر رفع متعین ہے۔ جیسے ماجآء نی من عبد ولا زید اس لیے کہ من کے ساتھ فاعل مجرور ہونے کی شرط یہ ہے۔ نکرہ نفی کے بعد ہو۔ یا شبہ نفی کے بعد ہو۔

فائدہ فاعل مجرور کا رفع محلی ہونا دو قول پر مبنی ہے۔ پہلا قول اعرب محلی مبنی اور جملہ کے ساتھ مختص نہیں یہی قول اکثر نحات کا ہے۔ دوسرا قول کہ یہ مرفوع تقدیری ہے محلی نہیں ہے اس بنا پر کہ محلی ان دونوں کے ساتھ مختص ہے۔ یعنی جملہ او مبنی کے ساتھ مختص ہے۔

فائدہ محلی اور تقدیری میں فرق یہ ہے کہ محلی میں مانع پورا کلمہ ہوتا ہے اور تقدیری میں آخری حرف کے ساتھ مانع قائم ہوتا ہے۔

فائدہ فاعل چونکہ عمدہ ہے اس لیے بغیر قائم مقام کے اس کا حذف جائز نہیں خلاف الکسائی لیکن پانچ ابواب اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (۱) فعل مجہول۔

(۲) مصدر جیسے او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ علی مذھب الجمھور کہ ان کے نزدیک مصدر حامل للضمیر نہیں ہوتا۔ لجمودہ لیکن سیوطی کے نزدیک اس جیسی امثلہ میں مصدر حامل ہوتا ہے۔ اس لیے کہ جامد جب مشتق کی تاویل میں ہو تو حامل ہوسکتا ہے۔

(۳) فعل موکد بنون جیسے ولا یصدنك۔

(۴) تعجب جیسے اسمع بھم وابصر۔

(۵) مستثنیٰ مفرغ جیسے ماقام الا زید اخری دو استثنا میں نظر ہے۔ (حاشیہ الصبان صفحہ ۶۳)

فائدہ: فعل کا فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل کو تثنیہ اور جمع کی علامت سے خالی رکھنا ضروری ہے۔ لیکن قلیلاً علامت تثنیہ جمع کی ذکر بھی کی جاتی ہے جیسا کہ علامہ زمخشری نے لایملکون الشفاعة الا من اتخذ عندالرحمن عهداً میں من فاعل ہے اور واو علامت ہے۔ اور معنی میں ثم عمو و صمو كثير منهم دونوں فعلوں کا تنازع ظاہر میں اور واو ان دونوں فعلوں میں علامت ہے۔ بعض نحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان او مخرجی هم اسی پر محمول کیا ہے لیکن اولی یہ ہے کہ هم مبتداء مؤخر اور مخرجی خبر مقدم اس لغت کو اکلونی البراغث کا نام رکھا جاتا ہے۔ بہر حال یہ حروف فاعل کی تثنیہ اور جمع پر دال ہیں فاعل نہیں جیسا کہ قامت هند کی تا فاعل کی تانیث پر دال ہے۔ بعض نحات بعد والے اسم ظاہر مبتداء مؤخر اور فعل کو خبر مقدم قرار دیتے ہیں۔ اور بعض نحات اسم ظاہر کو ضمیر سے بدل بناتے ہیں (اشمونی)

فائدہ: فعل لازمی اور فعل متعدی کا دو باتوں میں اشتراک ہے

پہلی بات: دونوں فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ دوسری بات: کہ دونوں سات چیزوں کو نصب دیتے ہیں (۱) مفعول مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول لہ (۴) مفعول معہ (۵) حال (۶) تمیز (۷) مستثنیٰ (یہ مابہ الاشتراک ہوا) اور ان کے درمیان اختلاف ایک بات میں ہے یعنی مفعول بہ میں۔ کہ فعل متعدی کے لئے ہوتا ہے اور فعل لازمی کے لئے مفعول بہ نہیں ہوتا (یہ مابہ الامتیاز ہوا)

فائدہ: فعل لازمی کی علامت یہ ہے کہ اس سے فعل مجہول اور اسم مفعول نہیں آتا اور فعل مجہول کی بناء فعل متعدی سے ہوتی ہے۔

ضابطہ: **يصير الفعل متعديا باحد الامور السبعة۔**

(۱) اما بنقله الى باب الافعال مثل اكرمت العالم

(۲) و اما بنقله الى باب التفعيل مثل عظمت الاساتذة

(۳) اما بنقله الى باب المفاعله نحو مشى زيد۔ ماشيت زيداً

(۴) اما بنقله الی باب الاستفعال نحو خرج زید۔ استخرجت زیدا۔
(۵) اما بنقله الی باب نصر لقصد المغالبة نحو کرَمت الفارس اکرُمه
(۶) و اما بواسطة حرف الجر مثل اعرض عن الرزیلة و تمسك با لفضیلة
(۷) بالتضمین وھواشراب لفظ معنی آخر واعطائه حکمه۔ لتؤدی معنی کلمتین ۔وھوان یؤدی فعل۔ اومافی معناہ ۔مؤدّی فعل آخر۔ اومافی معناہ فیعطی حکمه فی التعدیة واللزوم۔ نحو لا تعزموا السفرای لاتنوی السفر۔
ضابطہ: فعل متعدی نون انفعال اورتائے تفعّل سے لازمی ہوجاتا ہے یعنی فعل متعدی سے باب انفعال بنایا جائے اوراسی طرح باب تفعّل بنایا جائے تو اس سے فعل متعدی لازمی بن جاتا ہے جیسے قطع بمعنٰی کاٹنا لیکن جب اس سے باب انفعال انقطع اور باب تفعّل تقطع بنایا گیا تو یہ لازمی بن گیا ہے اسکا معنٰی ہے کٹنا۔

﴿ فاعل ﴾

قولہ فعل بدانکہ فاعل اسمیت الخ ۔فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یاشبہ فعل ہو جس کا اسناد ہو اس اسم کی طرف بطریق قیام کے ہو نہ بطرق وقوع یعنی معلوم کا صیغہ ہو۔ (یہ قیام کی صورت ہے جیسے مات زید ، طال عمرو کاشبہ مندفع)اور مجھول کا نہ ہو(یہ وقوع کی صورت ہے) ۔جیسے قام زید، و زید قائم ابوہٗ۔

فائدہ: شبہ فعل: (۱) مصدر (۲) اسم فاعل
(۳)صفت مشبه (۴) اسم مفعول (۵) اسم تفضیل
(۶) صیغه مبالغه (۷)ا سم منسوب
(۸) ظرف (۹) اسم آله (۱۰) اسم فعل
لیکن مراد اسم فاعل، اسم تفضیل ،صفت مشبہ، صیغہ مبالغہ ،اسم آلہ، ظرف مستقر یعنی جار مجرور ظرف زمان ومکان جو معتمد ہوں صیغہ ظرف بالاتفاق غیر عامل ہے۔

ضابطہ: فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور کبھی مجرور بھی ہوتا ہے، جب مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہو۔ جیسے لو لا دفع الله الناس، یا فاعل پر با زائدہ یا من زائدہ داخل ہو جائے۔ جیسے: کفی بالله شهیدا، ما جاء نا من بشیر و لا نذیر۔ اس فاعل کے دو اعراب ہوں گے لفظاً مجرور اور معناً مرفوع کیونکہ فاعل ہے اور فاعل کے تابع پر دو اعراب جائز ہیں۔

فائدہ: بازائدہ کا فاعل پر داخل ہونا تین قسم پر ہے

(۱) واجب فعل تعجب کے فاعل پر ہوتی ہے جیسے اسمع بهم و ابصر

(۲) جائز کثیر یہ کفی کے فاعل پر داخل ہوتی ہے۔ جیسے کفی بالله

(۳) جائز قلیل۔ جیسے: جیسے: (شعر)

لم یأتك و الانباء تنمی

بمالاقت لبون بنی زیاد

﴿ مفعول مطلق ﴾

مفعول مطلق مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے ہم معنی ہو۔ عام ازیں باب اور مادہ ایک ہو یا نہ ہو۔ جیسے ضربت ضربا۔ قمت قیاما۔ قعدت جلوسا۔ انبت بناتاً۔

فائدہ: مصدر سے مراد عام ہے خواہ اصالۃ ہو یا نیابۃ اور یہ خیر مصدر ہے باعتبار نیابت کے کیونکہ اصل تھا قد و ما خیر مقدم قدو ما موصوف کو حذف کر دیا گیا اور اس کی جگہ اسم تفصیل کو ٹھہرا دیا گیا۔ اور مصدر سے مراد عام ہے خواہ مصدر حقیقتاً ہو یا حکما اور اهلك الله ویحة، میں ویحة حکما مصدر ہے۔ اور فعل مذکور سے مراد عام ہے خواہ لفظوں میں ہو یا مقدر ہو اور ضرب الرقاب کے لئے اضربوا فعل مقدر ہے۔

شبہ مفعول مطلق فعل کے معنی میں ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ فعل تو مرکب ہے تین چیزوں سے اور جب کہ مصدر ایک ہی چیز ہے یعنی معنی مصدری معنی حدثی۔

جواب: ہماری مراد یہ ہے کہ فعل اس مصدر پر اس طرح مشتمل ہو جس طرح کہ کل مشتمل ہوتا

ہے جزو پر۔

وجہ تسمیہ : مفعول مطلق کے علاوہ باقی تمام مفاعیل کسی نہ کسی قید کے ساتھ مقید ہیں اور یہ کسی قید کے سات مقید نہیں تھا اس لئے اسکا نام مفعول مطلق رکھ دیا گیا۔

حقیقتا مفعول وہ مفعول مطلق مصدر ہوتا ہے۔ اس لیے کہ فاعل سے حادث ہوتا ہے۔ باقی رہا مفعول بہ وہ تو محل فعل ہے۔

فائدہ ان مصدر یہ مع الفعل مفعول مطلق واقع نہیں ہوسکتا اس لیے کہ ان فعل کو استقبال کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ اور تاکید تو مصدر مبہم کی ہوتی ہے۔ (ھمع العوامع شرح جمع الجوامع)

فائدہ مصدر مشترک ہے اگر اس کا اطلاق ہو۔ تاثیر پر تو یہ فاعل سے متعلق ہوتا ہے اور اگر اکثر حال عنہ پر ہو تو یہ فاعل کے متعلق ہوتا ہے۔ باعتبار صدور کے اور مفعول کے ساتھ ہوتا ہے۔ باعتبار وقوع کے۔

پہلی تقسیم

فائدہ: "مفعول مطلق کی پہلی تقسیم باعتبار معنی کے۔ کہ مفعول مطلق کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں (۱) مفعول مطلق تاکیدی (۲) مفعول مطلق نوعی (۳) مفعول مطلق عددی

وجہ حصر مفعول مطلق دو حال سے خالی نہیں اپنے فعل کے معنی سے کسی زائد معنی پر دلالت کرے گا یا نہیں اگر زائد معنی پر دلالت نہ کرے تو مفعول مطلق تاکیدی ہوگا جیسے ضربت ضربا اور اگر زائد معنی پر دلالت کرے تو پھر دو حال سے خالی نہیں اس میں کسی شکل وصورت کا بیان ہوگا تو مفعول مطلق نوعی ہوگا جیسے جلست جلسۃ القاری بیٹھا میں قاری کی نشست پر بیٹھنا اور تعداد بیان کرنے کے لئے ہو تو مفعول مطلق عددی ہوگا جیسے جلست جَلسۃ او جلستین او جلسات بیٹھا میں ایک مرتبہ بیٹھنا او جلستین دو مرتبہ بیٹھا او جلسات،

شبہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ مفعول مطلق تاکید کے لئے ہے اسلئے کہ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ تاکید لفظی اور تاکید معنوی اور یہ مفعول مطلق نہ تاکید لفظی ہے اور نہ ہی تاکید معنوی۔ اس لئے کہ تاکید

لفظی میں کہ لفظ اول کو بعینہٖ دوبارہ ذکر کیا جاتا ہے جیسے زید زید اور تاکید معنوی چند الفاظ مخصوصہ کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مفعول مطلق ان دونوں میں سے نہیں تو مفعول مطلق کو تاکیدی کیسے کہا جاسکتا ہے۔

جواب: تاکید کا وہ اصطلاحی معنی مراد نہیں بلکہ لغوی معنی مراد ہے وہ یہ ہے کہ فعل کے مدلولات میں سے کسی ایک کی تاکید کے لئے آئے۔

تاکیدی: وہ ہے جو معنی فعل سے مستفاد ہوں یہ مفعول مطلق اسی پر دلالت کرے اس سے زائد کسی معنی پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے ضربت ضربا

نوعی: وہ ہے جو فعل مذکور کے معنے پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ فعل کے معنی کی انواع بتائے جیسے جلست جلسۃَ القاری ۔ضربت ضرب الامیر،

عددی: وہ ہے جو فعل مذکور کے فعل کے معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ وحدت یا کثرت پر بھی دلالت کرے۔جیسے:ضربت، ضربتین ۔ جلست جلستین۔ او جلسات

فائدہ: فِعْلۃ کا وزن نوع کے لئے آتا ہے جیسے صبغۃ ایک خاص قسم کا رنگ اور اسی طرح سیرۃ ایک خاص قسم کا طریقہ او فَعْلۃ کا وزن عدد کے لئے بمعنی ایک مرتبہ، جیسے: (شعر)

المفعل للموضع و المفعل للاله و الفَعلة للمرة و الفِعلة للحالة

دوسری تقسیم

اور یہ تقسیم ثانی باعتبار لفظ کے ہے۔یاد رکھیں یہ تقسیم مفعول مطلق کی پہلی تین قسموں کو شامل ہے اس کا مطلب یہ ہے مفعول مطلق اور فعل کا معنی میں متحد ہونا تو ضروری ہے لیکن الفاظ میں متحد ہونا ضروری نہیں بلکہ تغایر بھی ہوسکتا ہے جس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) تغایر فی الباب و المادہ جیسے واوجس فی نفسہ خیفۃ۔

(۲) تغایر فی الباب جیسے انبت نباتا وتبتل الیہ تبتیلا۔

(۳) تغایر فی المادہ جیسے جلست قعودا۔

تاکیدی: وہ ہے جو معنی فعل سے مستفاد ہوں یہ مفعول مطلق اسی پر دلالت کرے اس سے زائد کسی معنی پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے ضربت ضربا

نوعی: وہ ہے جو فعل مذکور کے معنے پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ فعل کے معنی کی انواع بتائے جیسے جلست جلسةً القاری ۔ضربت ضرب الامیر،

عددی: وہ ہے جو فعل مذکور کے فعل کے معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ وحدت یا کثرت پر بھی دلالت کرے جیسے:ضربت، ضربتین ۔ جلست جلستین۔ او جلسات

فائدہ: فِعْلة کا وزن نوع کے لئے آتا ہے جیسے صبغة ایک خاص قسم کا رنگ اوراسی طرح سیرة ایک خاص قسم کا طریقہ او فَعْلة کا وزن عدد کے لئے بمعنی ایک مرتبہ، جیسے:(شعر)

المفعل للموضع و المفعل للاله و الفَعلة للمرة و الفِعلة للحالة

فائدہ: مصدر کی تعریف مصدر وہ ہے جو حدث پر دلالت اور فعل کے حروف کو لفظا یا تقدیرا متضمن ہو جیسے علم علما۔ قاتل قتالا ۔ یا حرف محذوف کے عوض لایا گیا ہو۔ جیسے:و عد عدة ۔سلم تسلیما۔

فائدہ: اسم مصدر :وہ ہے کہ حدث پر دلالت کرے لیکن فعل کے تمام حروف کو لفظا اور تقدیرا متضمن نہ ہو اور حذف بغیر عوض ہو۔ جیسے توضا وضوءً ۔ تکلم کلا ماً۔ سلم سلاما۔

فائدہ: مصدر صناعی: هو اسم تلحقه یاء النسبة مردفة للدالة علی صفة، ذالك فی الاسماء الجامد کالحجرية و الا نسانية، و فی الاسماء المشتقة کالعالمية و الفاعلية۔

فائدہ: مصدر میمی اور اسم مفعول اور اسم ظرف غیر ثلاثی مجرد میں تینوں ایک وزن پر ہوتے ہیں جن میں فرق قرینہ سے ہوتا۔

فائدہ: مصدر تاکیدی سے بالاتفاق تثنیہ وجمع نہیں آتا اور عددی سے بالاتفاق آتا ہے۔

جیسے ضربت ضربتین، ضربات

اورمفعول مطلق نوعی میں اختلاف ہے مشہور جواز ہے لیکن سیبویہ کے نزدیک ناجائز ہے۔

ضابطہ کہ اگر قرینہ موجود ہو اور مفعول مطلق تاکیدی نہ ہو تو اسکے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر فعل کے حذف کی دوصورتیں ہیں۔ حذف جوازی جیسے خیر مقدم یہ اصل میں تھا قدمت قدوما خیر مقدم اس فعل کے حذف پر قرینہ مشاہدہ حال ہے کہ یہ کلام اس شخص کو بولا جاتا ہے جو سفر سے واپس آرہا ہو۔

حذف وجوبی کی مثال سقیا، شکراً، حمداً، رعیا۔ یہ مفعول مطلق ہے جن کے فعل کو حذف کیا گیا ہے وجوبی طور پر لیکن وجوبی سماعی ہے کہ محض سماع پر موقوف ہے یعنی جن کے لئے کوئی ایسا قاعدہ نہیں جس پر دوسرے مفعول مطلق کو قیاس کر کے ان کے فعل کو حذف کر دیا جائے۔

فائدہ یہ باب قدم اگر شرف سے آئے تو اس کا معنی قدیم والا ہوتا ہے اور اگر نصر سے آئے تو اس کا معنی مقدم ہونے کا آتا ہے اور اگر علم سے ہے تو اس کا معنی سفر سے آنے کا ہوتا۔

النائب عن المصدر واعطائه حکمه

(۱) اسم المصدر نحو اغتسلت غسلا۔

(۲) صفته نحو سرت احسن السیرا۔ اذکروا الله کثیرا۔

(۳) مرادفه (من غیر لفظه مع تقارب المعنی) اعجبنی الشیء حباً

(۴) ضمیره العائد الیه نحو فانی اعذبه عذابا لا اعذب به (العذاب المذکور) احداً من العالمین

(۵) مایدل علی عدده نحو فاجلدو اکل واحد منهما ثمانین جلدة

(۶) مایدل علی نوعه نحو رجع القهقری۔

(۷) ماوای الاستفهامیان نحو ای عیش تعیش۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ ما (ای اکرام) اکرمت خالدا۔

(۸) لفظ کل و بعض۔ وای الکمالیه مضافاً الی المصدر نحو فلاتمیلوا کل

الميل۔ وسعی سعيابعض السعی (ای الكماليه سمی بالكماليةلدلالتها علی معنی الكمال وبعدالنكرةولعت صفة لهانحو زيد رجل ای رجل وبعد المعرفة حالا منها: نحو مررت بزيد ای رجل

(۹) اسم الاشارة مشاراً الی المصدر نحوهل اجتهدت اجتهاداً حسناً فيجاب اجتهدت ذالك۔

﴿ مفعول فيه ﴾

مفعول فيه دهو اسم ينتصب علی تقدير فی يذكر لبيان زمان الفعل او مكانه وہ اسم زمان یامکان جس کواس لیے ذکرکیا جائے کہ اس میں فعل مذکورواقع ہے۔جیسے صمت دهرا ۔سافرت شهرا۔ ورمفعول فیہ کا دوسرانام ظرف ہے کیونکہ ظرف کامعنی ہوتا ہے برتن اور یہ مفعول فیہ بھی فعل کے واسطے بمنزل برتن کے ہوا کرتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام ظرف رکھا گیا ہے اورظروف کی دوقسمیں ہیں۔ظرف زمان اورظرف مکان۔جسکی پہچان کے لئے ضابطہ یہ ہے اگر(متٰی) کے جواب بننے کی صلاحیت رکھتا ہوتو وہ ظرف زمان ہوگا اور جو ظرف (این) کے جواب بننے کے صلاحیت رکھتا ہوتو وہ ظرف مکان ہوگا۔ پھرظرف زمان ومکان ہرایک کی دودو دوقسمیں ہیں(۱)متصرف(۲)غیرمتصرف۔

ظرف متصرفما يستعمل ظرفا و غير ظرف جوکبھی ظرف اورکبھی غیرظرف واقع ہویعنی کبھی کبھی مبتداء،خبر،فاعل،مفعول وغیرہ واقع ہو۔جیسے اليوم يوم مبارك، اعجبنی اليوم ۔ جئت يوما قد و ملك ۔ سرت نصف النهار

ظرف غير متصرف :پھر دوقسم پر ہے (۱)مالايستعمل غيرظرف یعنی لازم ظرفیت ہو۔جیسے قط ، عوض

(۲)ما يستعمل غيرظرف بدخول الجار عليه حروف جارہ کے داخل ہونے سے ظرفیۃ ختم ہوجائے۔جیسے قبل ، بعد ، لدن ، عند۔

فائدہ ظرف زمان کے دو قسمیں ہیں مبھم وہ ہے جس کے لئے حد معین نہ ہو جیسے دھر بمعنی زمانہ اور حین بمعنی وقت۔

محدود وہ ہے جس کے لئے حد معین ہو جیسے یوم اور لیل اور ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں ظرف زمان مبھم جیسے خلف امام اور ظرف مکان محدود جیسے دار سوق مسجد وغیرہ

ظرف زمان کاحکم خواہ مبہم ہو یا محدود ہمیشہ منصوب ہوگا بشرطیکہ فی کے معنی کو متضمن ہو۔

ظرف مکان کاحکم یہ دو صورتوں میں منصوب ہوگا۔

(۱) ظرف مکان مبہم ہو یا اس کے مشابہ ہو بشرطیکہ معنی (فی) کو متضمن ہو۔ جیسے وقفت امام المنبر۔سرت فرسخاً

(۲) ظرف مکان مشتق ہو خواہ مبہم ہو یا محدود بشرطیکہ فعل مذکور سے ہو جیسے جلست مجلس القائم۔ ورنہ مجرور جیسے سرت فی مذھبك۔

اور ظرف مکان محدود غیر مشتق ہمیشہ مجرور ہوگا۔ (فی) کے ساتھ۔

سوائے نزل ، دخل، سکن، جیسے دخلت المدینۃ۔

فائدہ کہ ظرف زمان مبھم یہ تو فعل کا جزء ہوا کرتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جب فعل کی جزء کو علیحدہ مستقل طور پر ذکر کر دیا جائے تو بلا واسطہ منصوب ہوا کرتی ہیں جیسے مفعول مطلق لھذا ظرف زمان مبھم فی کی تقدیر کو قبول کر کے منصوب ہوگا اور باقی رہا ظرف زمان محدود اس کو اسی زمان مبھم پر محمول کیا جاتا ہے کیونکہ دونوں ذات یعنی زمانیت میں مشترک ہیں اور ظردف مکان میں سے ظرف مکان مبھم کو بھی اسی پر محمول کیا جاتا ہے کیونکہ وہ وصف میں یعنی ابہام میں شریک ہے بخلاف ظرف مکان محدود کے یہ نہ تو وہ ذات زمانیت میں شریک ہے اور نہ وصف ابھامیت میں اس لئے وہ نہ فی کی تقدیر کو قبول کرتا ہے بلکہ اس میں فی ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے جس کے وجہ سے وہ مجرور ہوتا ہے۔

فائدہ کبھی اسم مکان کے ساتھ تائے تانیث لاحق ہو جاتی ہے۔ جیسے مذلۃ ۔معدقاور کبھی کثرۃ

شئ فی المکان پر دلالت کرنے کے لئے مفعلة کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے مسبعة ، مأ سدة ، مقبرة

نائب الظرف

فائدہ نائب الظرف چھ چیزیں ہیں جو مفعول فیہ ہوکر منصوب ہوتے ہیں۔

(۱) وہ اسم جو کلیت یا بعضیت پر دلالت کرے اور ظرف کی طرف مضاف ہو۔ جیسے مشیت کل النهار بعضها، جميعها، نصفها، ربعها۔

(۲) ظرف کی طرف مضاف ہو۔ جیسے و قفت طويلا من الوقت اى زمانا طويلا

(۳) ظرف عدد تمیز بالظرف یا مضاف الیہ جیسے مررت اربعين فرسخا، سافرت ثلاثة ايام

(۴) مصدر متضمن معنی ظرف کو یا بمعنی ظرف مضاف ہو مصدر کی طرف پھر ظرف مضاف کو حذف کردیا جائے۔ جیسے قدمت قدوم الركوب۔ نامکمل ہے

« مفعول معه »

مفعول فيه هو اسم فضلة تال بواو بمعنى مع تالية لجملة ذات فعل او اسم، مفعول معہ وہ اسم فضلہ ہے جو واو بمعنی کے بعد ہو اور فعل کے مفعول کے لئے مصاحب ہو۔

اس تعریف سے چھ قیود معلوم ہوئے یعنی مفعول معہ کے لئے چھ شرطیں ہیں

(۱) اسم ہو۔ احترازی مثال لا تاكل السمكة و تشربُ اللبن۔

(۲) فضلہ ہو احترازی مثال اشترك زيد و عمرو۔

(۳) واو کے بعد ہو۔ احترازی مثال جئتك مع عمرو۔

(۴) واو بمعنی مع کے ہو۔ احترازی مثال جائني زيد و عمرو قبله۔

(۵) جملہ کے بعد ہو۔ احترازی مثال كل رجل و ضيعته ۔ كل امرأ و شانه اى مقترنان

(۶) جملہ فعل یا شبہ فعل ہو۔ احترازی مثال هذا لك و اباك

اتفاقی مثال سافر خليل و الليلَ۔ ما لك و سعيد ا۔ ما انت و سليما

فائدہ: مفعول معہ کا عامل جمہور کے نزدیک فعل یا شبہ فعل ہے۔ واونہیں اور شیخ عبد القاہر جرجانی کے نزدیک واو ہے۔

ضابطہ: مفعول معہ اپنے عامل اور مصاحب پر ہرگز مقدم نہیں ہوسکتا اور۔

فائدہ: واو کے بعد اسم کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اس اسم کو ماقبل کے حکم میں شریک کرنا درست نہ ہو تو نصب علی المعیۃ واجب ہوگی۔
جیسے فاجمعوا امرکم و شرکاء کم ۔ والذین تبؤو االدار والایمانَ ۔ رجع سعید و الشمسَ۔

(۲) شریک کرنا درست ہو مگر مانع عن العطف موجود ہو تب بھی نصب علی المعیۃ واجب ہوگی۔
جیسے جئت و سعیدا۔

(۳) اور اگر شریک کرنا درست ہو اور مانع بھی نہ ہو لیکن مقصود متکلم معیت ہو تو تب بھی نصب علی المعیت واجب ہوگی جیسے لا تسافر انت و عدوك۔

(۴) شریک کرنا واجب ہوگا تصالح سعید و خالد ۔

(۵) تشریک جائز ہو بلا مانع تو دونوں جائز ہیں جیسے سافرت انا و خلیل ۔

﴿ مفعول لہ ﴾

مفعول لہ وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے لئے علت واقع ہو بشرطیکہ زمانہ اور فاعل دونوں کا ایک ہو اس تعریف سے بھی پانچ شرطیں معلوم ہوتیں ہیں

(۱) مصدر ہو۔ احترازی مثال جئتك للسمن و العسل ۔

(۲) علت ہو احترازی مثال احسنت احسانا الیك۔

(۴) دونوں کا زمانہ ایک ہو احترازی مثال سافرت للعلم ۔

(۵) فاعل بھی ایک ہو۔ احترازی مثال جئتك لمحبتك ایای

اتفاقی مثال جئتك رغبة فیك ۔

فائدہ: مفعول لہ کے بحث میں ابن ہشام نے شرح اللمع میں لکھا ہے۔
کہ حروف سات ہیں۔(۱) ب (۲) لام(۳) من(۴)فی (۵) حتی(۶)کئی(۷) کاف
لیکن آخری تین مفعول لہ پر داخل نہیں ہوتے۔

فائدہ: مفعول لہ اپنے عامل سے مقدم ہوسکتا ہے۔

﴿ مفعول به ﴾

مفعول به مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے: ضرب زید عمروا۔ یاد رکھیں فعل کے وقوع سے مراد فعل کا فاعل سے تعلق کے بعد کسی اسم کے ساتھ ایسا تعلق خاص ہو جس کی طرف فعل پانے معنی کے اعتبار سے محتاج ہو جس طرح کہ فاعل کی طرف محتاج ہوتا ہے۔

فائدہ: مفعول بہ کے فعل کو حذف بھی کردیا جاتا ہے لیکن چند مقامات پر حذف واجب ہے

فائدہ: مفعول بہ کا عامل کبھی ذکر ہوتا ہے ار کبھی حذف ہوتا ہے۔ ذکر کرنا تو اصل ہے ار یہ حذف جو خالف القیاس ہے یہ دو قسم پر ہے(۱) جوازی (۲) وجوبی

جوازی: جوازی حذف وہاں ہوتا ہے جہاں قرینہ موجود ہو پھر یہ قرینہ دو قسم پر ہے حالیہ، مقالیہ۔

حالیه: حالیہ کی مثال جیسے مکۃ یا شیخ مثلاً کوئی شخص حج کیلئے جارہا تھا احرام باندھا تھا۔ تو اس سے کسی نے مکه یا شیخ ای اترید مکة یا شیخ ۔

مقالیه: مقالیہ کی مثال جیسے من ضربت جواب میں کہ دے زیدا اب یہاں پر یہ قول قرینہ ہے۔

(۱)**تحذیر:** نصب الاسم بفعل محذوف یفید التنبیه و التحذیر و یقدر بما یناسب المقام کاحذر ، باعد، تجنب، قِ ، اتق جیسے :ایاك من الاسد ـ الطریق الطریق الله الله فی اصحابی فائدته تنبیه المخاطب علی امر مکروه لیجتنبهٗ

(۲) **منادی:** مفعول بہ ہوتا ہے خواہ لفظا منصوب ہو یا محلا جیسے یا عبد الله یا زیدا اصل میں ادعو زیدا، ادعو عبداللہ تھا۔

(۳)**اغراء:** نصب الاسم بفعل محذوف یفید الترغیب و التشویق و الاغراء و

یقدر بما یناسب المقام کالزم، اطلب افعل جیسے اخاك اخاك ای الزم۔فائدہ:
تنبیه المخاطب علی امر محمود لیفعله

(٤) منصوب علی سبیل التخصیص: نصب الاسم بفعل محذوف تقدیرہ اخص او اعنی منصوب علی سبیل تخصیص: اس کو کہتے ہیں جو کہ اخص فعل محذوف کیلئے مفعول بہ بنے۔اس کے لیے چند مقامات ہیں۔

پہلامقام: پہلا یہ ہے کہ ضمیر متکلم ے بعد کوئی اسم معرف باللام آ جائے۔مثال جیسے: نحن العرب اکرمنا الناس یہاں پر اخص نحن کے بعد حذف ہے ای نحن اخص العرب

دوسرامقام: کہ ضمیر متکلم کے بعد کوئی اسم مضاف الی المعرف باللام آ جائے۔مثال جیسے نحن معاشر الانبیا ء لا نور ث یہاں پر نحن کے بعد اخص فعل محذوف ہے ای نحن اخص معاشرًا الانبیا ء۔

تیسرامقام: کہ ضمیر متکلم کے بعد ای آ جائے۔مثال جیسے نحن افعل کذا ایها الرجل یہاں پر اخص فعل محذوف ہے ای نحن افعل کذا اخص الرجل منصوب محلا مفعول بہ برائے اخص

چوتھامقام: کہ ضمیر مخاطب کے بعد آتا ہے۔مثال جیسے بك الله نرجو الفضل ای اخص الله نرجو الفضل ۔جیسے نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقة نحن العرب لکرم الضیف اور یہ جملہ معترضہ ہوگا۔

(٥)ما اضمر عامله علی شریطة التفسیر جیسے زیدا ضربتہٗ ۔و القمر قدرناہ اصل میں قدرنا القمر قدرنا ہ اور اگر او القمر قدرنا پڑھے تو القمر مفعول بنے گا۔مقدم قدرنا فعل کیلئے

(٦): منصوب علی سبیل المدح و الذم والترحم اس کو کہتے ہیں کہ کسی اسم مجرور کو جر سے نقل کر کے مرفوع پڑھنا یا منصوب پڑھنا۔اگر مرفوع پڑھا جائے تو مبتداء محذوف نکالا جائے گا اور اگر منصوب پڑھا جائے تو مدح کی صورت میں امدح فعل نکالا جائے۔مثال جیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ای امدح الرحمنَ الرحیمَ۔
ذم کی صورت میں ارحم فعل نکالا جائے گا مثال جیسے مررت بزید المسکینَ ای ارحم المسکین۔

فائدہ: چند مقامات میں مفعول بہ کو فعل پر مقدم کرنا واجب ہے۔(۱) مفعول بہ متضمن ہو معنی شرط کو جیسے من تضرب(۲) مفعول بہ شرط کی طرف مضاف ہو جیسے غلام من تضرب اضرب۔(۳) استفہام کے معنی کو متضمن ہو جیسے من رایت ایہم لقیت۔(۴) استفہام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غلام من را یت۔(۵) مفعول بہ کا ناصب جواب اما ہو جیسے فاما الیتیم۔(۶) مفعول بہ کا ناصب جب فعل امر مقرون بالفاء ہو جیسے فاضرب(۷) کم خبریہ کا معمول ہو جیسے کم غلام ملکت ۔

فائدہ: اور چند مقام پر مفعول بہ کو فعل مؤخر کرنا واجب ہے۔

(۱) مفعول بہ ان مشددہ یا مخففہ ہو جیسے واعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر۔

(۲) فعل تعجب کے ساتھ جیسے ما احسن زیدا۔

(۳) مفعول بہ کا فعل صلہ ہو حرف کا جیسے من البر ان تکف لسانك۔

(۴) مفعول بہ فعل موصول بالجازم کا ہو جیسے لم اضرب زیداً لیکن مفعول بہ کو جازم پر مقدم کیا جائے تب بھی صحیح ہے۔یعنی زیداً لم اضرب۔

(۵) فعل موصول باللام الابتداء ہو جیسے لیضرب زید عمراً

(۶) فعل موصول بلام القسم ہو جیسے واللہ لاضربن زیداً۔

(۷) موصول بقد ہو واللہ قد ضربت زیداً۔

(۸) موصول بسوف ہو جیسے سوف اضرب زیداً۔

(۹) فعل مؤکد بانون ہو لیضربن زیداً۔

فائدہ: مفعول بہ چونکہ فضلہ ہے اس لیے اس کا حذف جائز ہے سوائے چند مقامات کے۔

(۱) مقام نائب فاعل ہو کیونکہ وہ فعل کی طرح عمدہ ہوتا ہے۔
(۲) متعجب منہ ہو جیسے مااحسن زیداً۔
(۳) مفعول بہ جواب واقع ہو جیسے من رایت کے جواب میں زیداً کہا جائے۔
(۴) مفعول بہ محصور ہو جیسے ماضربت الّا زیداً۔
(۵) عامل محذوف ہو جیسے خیرٌ لنا وشرٌ لعدونا۔
(۶) مبتداء لفظ کل کے سوا اور ضمیر عائد مفعول ہو جیسے زیداً ضربتہ اگر ضمیر غائب کو حذف کر دیا جائے۔

فائدہ: مفعول بہ جب لو کے بعد حذف ہو تو وہ جواب میں عموماً مذکور ہوتا ہے جیسے ولو شاء ربك لامن من فی الارض ای ولو شاء ایمان من فی الارض۔

فائدہ: عرفت جیسے فعلوں کے مفعول پر اکثر ب زائدہ آتی ہے جیسے ولا تلقو بایدکم الی التهلكة ۔وهزی الیك بجزع النخلة۔ فلیمدد بسبب الی السماء اور متعدی بدو مفعول میں حرف ب کی زیادتی قلیل ہے۔ کفی فعل کے مفعول میں بھی با زائدہ آتی ہے۔ جیسے آتا ہے کفی بالمرء ة کذبا ان یحدث اور اسی طرح ایک شعر میں بھی ہے۔ فکفی بنا فضلاً علی من غیرنا حب النبی محمد ایانا۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں مفاعیل کو پہچانیں اور تعین کریں، ترجمہ اور ترکیب بھی کریں

﴿ اذکرواالله ذکراً کثیرا ﴾

اذکروا فعل واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل ۔لفظ الله منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ ذکر منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف ۔ کثیراً منصوب بالفتحہ لفظاً صفت ۔موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ اتقواالله حق تقاته ﴾

اتقوا فعل واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ لفظ اللہ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ حق مصدر مضاف ۔تقات مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ مضاف۔ ہ ضمیر مجرور بالکسرہ محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ حق مصدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق۔ اتقوا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿لاتبرجن تبرج الجاهلية الاولى﴾

لا ناہیہ۔ تبرج فعل ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل۔ تبرج مصدر مضاف۔ الجاھلیۃ مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف۔ الا ولی مجرور بالکسرہ تقدیراً صفت ۔موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿بشر نفسک بالظفر بعد الصبر﴾

بشر فعل ضمیر در و مستتر معبر بانت نا مرفوع محلا فاعل۔ نفس منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ با حرف جار۔ الظفر مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا فعل کے۔ بعد مضاف ۔الصبر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر متعلق بشر کے۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿اذكروا نعمة الله عليكم﴾

اذکروا فعل ۔واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ نعمۃ منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ علی جار کم ضمیر محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا اذکروا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿سبحوه بكرة واصيلاً﴾

سبحو فعل ۔واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل ۔ہ ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ بکرۃ منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ اصیلاً ۔منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف۔ معطوف معطوف

علیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿صلوا علیه وسلموا تسلیماً﴾

صلوا فعل ۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل ۔ علی حرف جار ۔ ہ ضمیر محلا مجرور ۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ علیھا ۔ واو حرف عطف سلموا فعل واو ضمیر مرفوع محلا فاعل ۔ تسلیمًا ۔ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول مطلق ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف ۔ معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

﴿ینصرک الله نصراً عزیزاً﴾

ینصر فعل ۔ ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ مقدم ۔ لفظ الله مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل مؤخر ۔ نصراً منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف ۔ عزیزاً منصوب بالفتحہ لفظاً صفت ۔ موصوف صفت مل کر مفعول مطلق ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اعلموا ان فیکم رسول الله﴾

اعلموا فعل ۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل ۔ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر ۔ فی حرف جار کم ضمیر مجرور محلا ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا فعل کے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم ۔ رسول منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ۔ لفظ الله مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ہوا ان کا ۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ قائمقام مفعولین ۔ اعلموا اپنے فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿طلق دنیاک فانها زانیة﴾

طلق فعل ۔ ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل ۔ دنیا منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف ۔ ک ضمیر مجرور بالکسرہ محلا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ۔ طلق کے لیے ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ۔ معطوف علیہا ۔ فا حرف عطف ۔ ان حرف مشبہ بالفعل ۔ ھا ضمیر منصوب بالفتحہ محلا اسم ان ۔ زانیة مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر اسمیہ خبریہ معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

﴿صمت یوم الخمیس طلباً للثواب﴾

صمت فعل بفاعل۔ یوم منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ الخمیس مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ طلباً مصدر۔ للثواب لام جار۔ ثواب مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوا طلباً کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول فیہ مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿من الناس من ایشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ﴾

من حرف جار۔ الناس مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثبت فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ من اسم موصول یشری فعل ضمیر در و مستتر معبر بہ ہو مرفوع محلاً فاعل۔ نفس منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ۔ہ ضمیر مجرور بالکسرہ محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ ابتغاء مصدر مضاف ۔مرضات مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ مضاف الیہ ہوا مصدر کے لیے۔ مصدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول لہ۔ یشری فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لاتتبعوا خطوات الشیطان﴾

لا ناہیہ تتبعوا فعل مضارع مجزوم بحذف النون ۔واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ خطوات منصوب بالکسرہ لفظاً مضاف ۔الشیطان مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿جلس المدرس امام القلاب﴾

جلس فعل۔ المدرس مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ امام منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ۔القلاب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جال الولید جولان البھائم﴾

جال فعل۔ الولید مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ جولان منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ البھائم مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اعطیت الفقیر درھماً رافۃً بہ﴾

اعطیت فعل بفاعل۔ الفقیر منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول۔ درھماً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔ رافۃ مصدر بہ حرف جار ہا ضمیر مجرور محلاً۔ جار مجرور متعلق ہوا۔ رافۃ کے۔ رافۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ اعطیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولین اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿وصل زید مدینۃ السلام یوم السبت﴾

وصل فعل۔ زید مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ مدینۃ منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ السلام مجرور بالکسرہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ یوم منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ السبت مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لاتاکل البطیخ والعسل﴾

لا نافیہ۔ تاکل فعل۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ البطیخ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ واو غیر عامل بمعنی مع۔ العسل مفعول معہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿کیف حالک والحوادث﴾

کیف استفہامیہ مرفوع محلاً مبتدا۔ حالك مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ كـ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ واو غیر عامل بمعنی مع۔ الحوادث منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول معہ۔ حال مصدر اپنے فاعل اور مفعول مع سے مل کر خبر ہوا مبتداء کا م۔ مبتدا مفعول مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وضعت الکرسی وراء المنضدۃ﴾

وضعت فعل بفاعل۔ الکرسی منصوب بالفتح لفظاً مفعول بہ۔ وراء منصوب بالفتحہ لفظاً

مضاف۔ المنفدۃ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا۔ فعل اپنے فاعل او مفعول بہ مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿صمت قربة الى الله﴾

صمت فعل بفاعل۔ قربۃً منصوب بالفتحہ لفظاً مصدر۔ الی حرف جار۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا قربۃ مصدر کے۔ مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿حال﴾

قولہ حال حال وہ وصف فضلہ ہے جو ذوالحال کی حالت بیان کرے اور ذوالحال فاعل یا مفعول ہوتا ہے حقیقی یا حکمی جیسے جاء نی زید راکبا ۔ضربت زیدا مشدودا ۔

فائدہ: فاعل اور مفعول حکمی سے پانچ چیزیں مراد ہیں۔ جن سے حال واقع ہوسکتا ہے۔

(۱) مبتداء سے حال واقع ہو جیسے زید راکبا حسن ۔

(۲) مفعول معہ سے۔ اگر مفعول معہ کے ماقبل فاعل ہو تو پھر فاعل کے ساتھ صدور میں شریک ہے تو فاعل حکمی ہوگا اگر ماقبل مفعول تھا تو پھر مفعول کے ساتھ وقوع میں شریک ہے تو مفعول بہ حکمی ہوگا جیسے جئتك و زیدا راکبا، کفاك و زیدا رکبا ۔

(۳) مفعول مطلق سے حال واقع ہو اور مفعول مطلق بھی مفعول حکمی ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اسکا معنی ہے احدثت ضربا شدیدا۔ لھذا یہ مفعول بہ حکمی ہوا۔

(۴) مجرور بالحرف سے جیسے مررت بھند جالسۃ ۔اب یہ جالسۃ حال ہے۔ لیکن حکماً مفعول بہ ہے۔

(۵) مجرور بالاضافت بشرطیکہ مضاف مضاف الیہ کی جزء ہو۔ جیسے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا اس کے حال واقع ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ مضاف فاعل ہو یا مفعول ہو۔

دوسری شرط: اور مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ ٹھہرانا درست ہو۔ جیسے فاتبع ملۃ ابراھیم

حنیفاً۔

ضابطہ: اصل ذوالحال میں معرفہ ہونا ہے۔اگر ذوالحال نکرہ میں تخصیص ہوتو وہ بھی ذوالحال بن سکتا ہے۔جسطرح کہ نکرہ مخصصہ مبتداء واقع ہوسکتا ہےاوروجوہ تخصیص چند ہیں۔اوراسکے لیے چندمقامات ہیں جہاں ذوالحال نکرہ مخصصہ واقع ہوسکتا ہے

(۱)تقدیم حال کی وجہ سے ۔جیسے فی الدار جالسا رجل۔

(۲)تخصیص بالصفۃ کے ساتھ۔جیسے و لما جاء هم کتاب من عند الله مصدقا۔

(۳)اضافت کے ساتھ تخصیص حاصل ہو جیسے فی اربعة ایام سواء للسائلین۔

(۴)نفی کے ساتھ۔جیسے ما اهلکنا من قریة الاولها کتاب معلوم۔

(۵)حرف استفہام کے ساتھ جیسے هل اتاك رجل راکبا

(۶)ذوالحال نکرہ مستغرقہ واقع ہونکرہ مستغرقہ کامعنی یہ ہے کہ جمیع افرادکواحاطہ کرے۔ جیسے فیها یفرق کل امر حکیم امراًمن عندنا یہاں پرکل ذوالحال ہے۔

(۷) حال ایسا جملہ ہوجوکہ مقرون بالواوہوجیسے کا الذی مر علی قریة و هی خاویة علی عروشها ابھی قریة ذوالحال ہےاوروہی اس سے حال ہے

اورکبھی بغیرتخصیص کے بھی نکرہ ذوالحال بن جاتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے وصلی ورائه رجالا۔

﴿ حال کے اقسام ﴾

فائدہ حال کی چودہ قسمیں ہیں۔

(۱) **حقیقیہ**: ۔کہ حال اپنے ذوالحال کی حالت کوبیان کرے۔جیسے جاء نی زید راکباً۔

(۲) **سببیہ**: ۔کہ حال اپنے ذوالحال کے متعلق کی حالت بیان کرے۔مثال جیسے مررت بالدار قائما سکا نها ۔ قائما حال ہےالدار سےاوردارمفعول بہ غیرصریحی ہے۔

(۳) **مقارنہ** حال مقارنہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کا زمانہ عامل ذوالحال کے زمانے کے ساتھ مقارن ہو۔ جیسےاولم یرو الی الطیر مسخرات فی جو السمآء ۔ مسخرات حال

ہے طیر سے اور طیر کا اور ان کے تابع ہونے کا زمانہ ایک ہے۔

(٤) **مقدرہ** : حال مقدرہ اس کو کہتے ہیں کہ حال کا زمانہ ذوالحال کے عامل کے زمانے سے مقارن نہ ہو۔ مثال جیسے ادخلوھا خالدین ابھی خالدین حال ہے ادخلوا کے واو ضمیر ہے اور دونوں کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ دخول مقدم ہے خلود سے۔ اور حال سے زمانہ استقبال مراد ہے

(٥) **مشتقہ**: حال مشتقہ اس کو کہتے ہیں جو کہ مشتق ہو۔

(٦) **جامدہ**: حال جامدہ اس کو کہتے ہیں جو کہ جامد ہو۔

(٧) **منتقلہ** : حال منتقلہ اس کو کہتے ہیں کہ حال ذوالحال سے جدا ہو جیسے جاء نی زید راکبا

(٨) **لزومیہ**: حال لزومیہ اس کو کہتے ہیں کہ حال ذوالحال سے کبھی جدا نہیں ہو سکتا۔ جیسے رضیت باللہ ربا اس میں جو ربا حال ہے یہ اللہ سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا۔

(٩) **مقصودہ**: حال مقصودہ اس کو کہتے ہیں جو کہ مقصود بالذات حال ہو۔ جیسے مسخرات خود مشتق ہے بغیر کسی تابع کے مقصود بالذات حال ہے۔

(١٠) **موطئہ**: حال موطئہ اس کو کہتے ہیں کہ وہ حال جامد جو باعتبار اپنی صفت کے حال ہو۔ مثال جیسے فتمثل لھا بشرا سویا ابھی حال چونکہ مشتق ہوتا ہے لیکن یہاں پر جامد ہے تو باعتبار صفت مشتقہ کے جو سویا ہے حال ہو رہا ہے۔

(١١) **مبینہ**: حال مبینہ اس کو کہتے ہیں جو کہ ماقبل کی مضمون کی وضاحت کرے جیسے جاء نی زید راکبا۔

(١٢) **موکدہ**: حال موکدہ اس کو کہتے ہیں جو کہ ماقبل کی تاکید کرے اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) **مؤکدہ** ذوالحال کی تاکید کرے جیسے لا من فی الارض کلھم جمیعا

(۲) **مؤکدہ** عامل کی تاکید کرے جیسے ولی مدبرا۔

(۳) **مؤکدہ** مضمون جملہ کی تاکید کرے زید ابوك عطوفا اس کا علامت یہ ہے کہ اگر حال کو حذف کرے تو ذوالحال کا معنی صحیح ہوتا ہے۔

(۴) **مؤکدہ** جو معنی ذوالحال میں ہے اس کی تاکید کرے۔ جیسے مسخرات۔

(١٢) **مترادفہ**: حال مترادفہ اس کو کہتے ہیں کہ حال ذوالحال ایک ہو لیکن اس سے متعدد حال

واقع ہوسکے۔مثال جیسے سر راشد مهديا

(١٤) **متداخله**: حال متداخلہ اس کو کہتے ہیں کہ حال کی ضمیر سے حال واقع ہو۔

ضابطہ: حال مشتق ہوتا ہے اگر جامد ہوگا تو مشتق کی تاویل میں کردیا جاتا ہے۔اسکی عموماً تین صورتیں ہوتی ہیں۔

(ا)حال جامد ہواور تشبیہ پر داخل ہوجیسے کر زيد اسد اى شجاعا۔

مررت بالجارية قمر اى مضيئة۔

(۲)مفاعلہ پر دال ہوجیسے بعته يدابيداى متقابضين، كلمته فاه الى فى اى متشافهين

(۳)ترتیب پر دال ہو۔جیسے ادخلو رجلا رجلا اى مترتبين۔

فائدہ ذوالحال کا حال کبھی جملہ واقع ہوتا ہے۔جس کے لئے تین شرطیں ہیں۔

پهلی شرط: یہ ہے کہ حال جملہ خبریہ ہو کیونکہ جملہ انشائیہ حال واقع نہیں ہوتا۔اور اعبدوااللہ ولا تشرکو بہ شیئا میں واو حالیہ نہیں بلکہ عاطفہ ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ فعل کے شروع میں سین اور سوف نہ ہولہذا انى ذاهب الى ربى سيهدين حال بنانا غلط ہے

تیسری شرط یہ ہے کہ ذوالحال کے ساتھ ربط ضروری ہے خواہ وہ واو کے ساتھ ہوگا یا ضمیر کے (مزید تفصیل قدرۃ العامل میں ملاحظہ فرمائیں)

فائدہ حال کا عامل فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل ہوتا ہے اور معنی فعل سے مراد نو چیزیں ہیں۔

(ا)اسم الفعل۔جیسے نزال مسرعا

(۲)اسم الاشارہ۔جیسے هذا بعلى شيخا، ان هذه امتكم امة واحدة

(۳)ادوات تشبیہ۔جیسے كان سعيدا مقبلا اسد

(۴)ادوات تمنی جیسے ليت السرور دائما عندنا۔

(۵)ادوات ترجی۔جیسے لعللك مدعيا على حق

(۶)ادوات استفہام۔جیسے ما شانك و اقفا، فمالهم عن التذكرة معرضين

(۷) حرف التنبیہ۔ جیسے ھا ھو ذا البدر طالعا

(۸) جار و مجرور۔ جیسے الفرس لك و حدك

(۹) ظرف۔ جیسے لدینا الحق خفاقا لواؤہٗ

(۱۰) حرف نداء۔ جیسے یایھا الربع مبکیا بساحتہ۔

فائدہ: اصل ذوالحال میں معرفہ ہے اور حال میں نکرہ ہے لیکن آٹھ جگہ ذوالحال نکرہ بھی واقع ہو سکتا ہے پہلا یہ ہے۔

نمبر۱: کہ حال مقدم ہو ذوالحال سے۔ جیسے جاء نی راکبا رجل۔

نمبر۲ وہ نکرہ ذوالحال کی تخصیص ہو کسی صفت کے ساتھ جیسے جاء رجل من بنی تمیم راکباً

نمبر۳: تخصیص بالاضافت سے مثال جیسے فی اربعة ایام سوآء السائلین

نمبر٤: ذوالحال نکرہ مستغرقہ واقع ہو۔ نکرہ مستغرقہ کا مطلب یہ ہے کہ جمیع افراد کو محیط ہو۔ جیسے فیھا یفرق کل امر حکیم امرء من عندنا یہاں پر کل ذوالحال ہے۔

نمبر٥: حرف استفہام سے جیسے ھل اتاك رجل راکباً۔

نمبر٦: حرف نفی سے جیسے لا یبغی امرء علی امرء مستسھیلا یہاں پر امرء ذوالحال ہے اور مستھلا حال ہے۔

نمبر۷: حال ایسا جملہ ہو جو کہ مقرون بالواو ہو تو وہاں پر ذوالحال نکرہ واقع ہو سکتا ہے۔ مثال جیسے او کا الذی مر علی قریة و ھی خاویة علی عروشھا۔ یہاں قریة ذوالحال ہے اور و ھی خاویة یہ جملہ حال ہے۔

﴿ التمرین ﴾

ترکیب کریں اور اس کے بعد ذوالحال اور حال کی پہچان کریں۔

﴿ھم احیاء عند ربھم یرزقون فرحین﴾

ھم ضمیر مرفوع محلا مبتداء۔ احیاء مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ عند مضاف ۔ رب مضاف الیہ مضاف۔ ھم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر متعلق ہوا احیاء کے۔ یرزقون فعل مضارع مرفوع باثبات نون۔ واو ضمیر ذوالحال۔ فرحین منصوب بالفتحہ لفظاً حال

۔حال ذوالحال مل کر یہ مفعول بہ۔ یرزقون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ثانی۔ مبتدا اپنے دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وقف المذنب خائفاً﴾

وقف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ المذنب مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال۔ خائفاً حال ۔حال ذوالحال مل کر فاعل ۔وقف فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء الطلاب وکتبھم مفقود﴾

جاء فعل الطلاب مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال۔ واو حالیہ کتاب مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ھم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ مفقود مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال۔حال ذوالحال مل کر فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿جاء الاب والابن راکبین سیارۃ﴾

جاء فعل الاب مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔ واو حرف عاطفہ۔ الابن مرفوع بالضمہ لفظا معطوف۔معطوف معطوف علیہ مل کر ذوالحال۔ راکبین حال۔حال ذوالحال مل کر فاعل سیارۃ مفعول بہ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿خرج المعلم راضیاً عن الطلباء﴾

خرج فعل ۔المعلم ذوالحال۔ راضیاصیغہ صفت ۔عن الطلباء جار مجرور۔ جار مجرور مل کر یہ متعلق ہے راضیاً کے۔صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر حال۔حال ذوالحال مل کر فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ھذا رفیقی واعظاً﴾

ھذا اسم اشارہ مبتدا۔ رفیق مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف ۔ی ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال ۔واعظاً حال۔حال ذوالحال مل کر خبر۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ورائیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً﴾

رایت فعل بفاعل۔ الناس منصوب بالفتحہ لفظا مفعول اول۔یدخلون فعل واو ضمیر ذوالحال۔فی

جارہ۔ دین مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ لفظ اللہ مضاف الیہ۔ افواجاً حال۔ حال ذوالحال سے مل کر مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿هل جاءك عالم رجل﴾

هل حرف استفہام۔ جاء فعل۔ ك ضمیر منصوب متصل مفعول مقدم۔ عالم حال مقدم۔ رجل ذوالحال مؤخر۔ ذوالحال مؤخر حال مقدم سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿فاتبع ملة ابراهيم حنيفاً﴾

ف تفسیریہ۔ اتبع صیغہ فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل۔ ملة مضاف۔ ابراهيم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال۔ حنيفاً حال۔ حال ذوالحال مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿حضر الضيوف والمضيف غائب﴾

حضر فعل۔ الضيوف معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ المضيف معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر ذوالحال۔ غائب حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل۔ حضر فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿فادعوا الله مخلصين له الدين﴾

فادعوا فعل امر حاضر معلوم۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ لفظ اللہ مفعول بہ۔ مخلصين ذوالحال۔ لام جارہ۔ ہ ضمیر مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے مخلصين کے۔ الدين حال۔ حال ذوالحال مل کر یہ مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

﴿بعت الثمرة على شجرة﴾

بعت فعل ماضی مبنی بر ضمہ۔ ت ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ الثمرة ذوالحال۔ على حرف جارہ۔ شجرة مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے ثابت کے۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ رائیت اصدقائی مستبشرین ﴾

رایت فعل بفاعل ۔اصدقا منصوب بالفتحہ تقدیرا مضاف ۔ی ضمیر مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال ۔مستبشرین صیغہ اسم فاعل ۔ضمیر مستتر فاعل ۔اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ۔حال ذوالحال مل کر یہ مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ احب التلمیذ مجتهداً ﴾

احب فعل بفاعل ۔التلمید منصوب بالفتحہ لفظاً ممیز ۔مجتهد اً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ۔ممیز اپنے تمیز سے ملکر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ جاؤا اباهم عشاءً یبکون ﴾

جاء فعل ۔واو ضمیر ذوالحال۔ ابا منصوب بالالف لفظا مضاف۔ هم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔عشاء مفعول فیہ۔ یبکون فعل مضارع مرفوع باثبات نون ۔واو ضمیر فاعل ۔فعل فاعل مل کر حال۔ جاؤا میں واو ضمیر سے۔ذوالحال اپنے حال سے مل کر یہ فاعل ۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ رایت الخطیب فوق المنبر ﴾

رایت فعل بفاعل۔ الخطیب منصوب بالفتحہ لفظاً ذوالحال۔ فوق مضاف۔ المنبر مضاف الیہ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ دخل اللص المنزل واهله نائمون ﴾

دخل فعل۔ اللص مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال۔ المنزل منصوب بالفتحہ لفظا مفعول فیہ۔ واو حالیہ۔ اهل مضاف ۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ۔نائمون صیغہ صفت ۔ضمیر مستتر معبر بهو مرفوع محلا فاعل ۔فعل فاعل مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ حالیہ۔ حال ۔حال ذوالحال مل کر فاعل ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ تمییز ﴾

تمیز کا لغوی معنی ہے جدا کرنا اور تمیز کو تبیین تفسیر اور ممیز اور مفسر بھی کہا جاتا ہے

قولہ تمییز :التمیزاسم نکرة بمعنی من یذکرلتفسیراللمبهم من ذات او نسبة۔

تمیز کی دو قسمیں ہیں(۱)تمیز الذات(ویسمی تمییزٌ مفرد)

(۲) تمیز النسبة (ویسمی تمییز جملة)

قسم اول تمییز الذات ما کان مفسرا و مبینا لا سم مبهم ملفوظ اس میں ذات ہمیشہ مذکور ہوتی ہے۔اس لیے یہ تعبیر اختیار کی جاتی ہے کہ تمیز کی دو قسمیں ہیں (۱) ذات مذکورہ سے ابہام کو دور کرے (۲) ذات مقدرہ سے۔

اسم مبہم کی پانچ قسمیں ہیں۔

اول عدد: تمیز وہ نکرہ جو عدد کے بعد ذکر کی جائے اور اس عدد کے ابہام کو دور کرے خواہ عدد صریح ہو جیسے احد عشر کو کبایا عدد غیر صریح ہو جیسے کم کتاباعندك۔عندی کذا کتابا

فائدہ والعدد علی قسمین صریح ومبهم ۔ والعدد الصریح ماکان معروف الکمیة کالواحدواحدعشر۔

والعدد المبهم ماکان کنایة عن عددٍ مجهول الکمیة وهو کم وکذا وکاین ۔

ثانی مقدار:

تمیز وہ نکرہ جو مقدار کے بعد ذکر کی جائے اور اس مقدار کے ابہام کو دور کرے مقدار اسم آلہ کا صیغہ ہے بمعنی ما یقدر به الشی وہ چیز جس سے شی کا اندازہ کیا جائے۔

مقدار کی چار قسمیں ہیں۔

(۱)مساحت۔بمعنی پیائش کرنا ہے جیسے عندی شبر ارضا۔

(۲)وزن۔جیسے عندی منوان سمنا۔

(۳) کیل۔ بمعنی پیمانہ ہوتا ہے اور عربوں میں یہ اکرہ لکڑی کا بنا ہوا ہوتا تھا جس سے گندم وغیرہ کو ناپا کرتے تھے جیسے عندی قفیز برا۔

(۴) مقیاس۔ مقیاس بمعنی وہ چیز جس سے قیاس اور اندازہ کیا جائے عندی ذراع ثوبا

قسم ثالث شبہ مقدار:

شبہ مقدار کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) شبہ مساحت۔ جیسے ما فی السماء قد راحة سحابا

(۲) شبہ وزن۔ جیسے فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ۔

(۳) شبہ کیل۔ جیسے راقود خلا ، و علی التمرة مثلها زبدا۔ شبہ مساحت اور شبہ وزن بھی ہے (۴) شبہ مقیاس۔ جیسے عندی مد یدك حبلا

رابع قائم مقام مقادیر

یعنی ہر وہ اسم مبہم جو تمیز اور تفسیر کا محتاج ہو۔ جیسے ولو جئنا بمثله مددا و عندنا غیر ذالك عنما

خامس ماکان فرعا۔

ما کان فرعا للتمیز جیسے خاتم حدیدا، سوار ذهبا۔

رفع ابہام کا کرے اصل فرع سے جیسے خاتم من فضلا۔ یہاں پر خاتم فرع ہے اور فضۃ جو کہ ذات ہے اس کے ذریعے سے رفع ابہام ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہے۔ سونے اور لوہے کی نہیں۔

حکمه انه یجوز نصبه کمامر ویجوز جره بمن وبالاضافة نحو عندی رطل من زیت۔ و عندی شبر ارض۔ الا مضافاً فتمتنع الاضافة لکن یجوز جره بمن مافی السماء قدر راحة من سحاب۔ وتمییز العدد مستثنی منه ۔ وله احکام

قسم دوم تمییز النسبة ما کان مفسرا لجملةٍ مبهمة النسبة ۔ اسمیں ذات ہمیشہ مقدر ہوتی ہے۔ وہ تمیز جو رافع ابہام نسبت ہے جیسے طاب زید علما۔ ابہام نہ تو طاب میں ہے اور نہ ہی زید میں ہے بلکہ طاب کی نسبت جو زید کی طرف ہوا ہے۔ اس میں ابہام ہے کہ زید کیوں اچھا ہے۔ کس وجہ سے اچھا ہے تو علما نے اس ابہام کا رفع کیا کہ زید از رو

ئے علم اچھا ہے دوسروں سے یہاں پر بھی رفع ابہام ذات سے کیا ہے مگر وہ مقدر ہے اصل میں
میں طاب شئ منسوب الی زید یہاں پر ممیز شئ ہے۔
اسکی دو قسمیں ہیں (۱) محول (۲) غیر محول ۔

محول کی تین قسمیں هیں

(۱) محول عن الفاعل: کہ پہلے فاعل تھا لیکن ابھی تمیز بنا دیا گیا جیسے اشتعل الراس شیبا اصل میں اشتعل شیب الراس

(۲) محول عن المفعول: کہ پہلے مفعول تھا لیکن اب تمیز بنا دیا گیا جیسے فجر نا الارض عیونا اس میں عیونا تمیز ہے لیکن اصل میں مفعول ہے تقدیر عبارت ہے۔ فجرنا عیون الارض۔

(۳) محول عن المبتداء: جیسے انا اکثر منك ما لا و ولدا اب یہاں پر مالا وولدا تمیز ہے لیکن اصل میں مبتداء تھا تقدیر عبارت اس طرح ہے۔ مالی اکثر من مالك

حکمه انه منصوب دائما ولایجوز جره بمن او بالاضافة ۔

غیر محول :وہ ہے جو کہ ان تینوں میں سے کسی سے محول نہ ہو۔ مثال جیسے لله دره فارسا ۔ملأت خزائنی کتبا۔ مااکرمك رجلا ۔

حکمه انه یجوز نصبه کمامر ویجوز جره بمن لله دره من فارس ۔

فائدہ فرق بین التمیز و الصفت جس کا حاصل یہ ہے کہ تمیز ذات سے ابہام کو رفع کرتا ہے اور صفت ابہام کو رفع کرتا ہے وصف سے جیسے زید نے کسی دوکان والے کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے دس کلو دے۔اب ذات میں ابہام ہے کہ گھی ،آٹا، چینی وغیرہ ۔کیا لینا ہے تو جب تک ذات کو ذکر نہ کیا جائے اس وقت تک مخاطب کے ہاں مبھم ہے۔اس ذات سے رفع ابہام کے لیے تمیز کی ضرورت پڑتی ہے اور تمیز کو ذکر کیا جاتا ہے۔

اور کبھی ذات تو متعین ہوتی ہے لیکن وصف میں ابہام ہوتا ہے جیسے زید دکان پر گیا اور کہا کہ ایک رطل دو تو یہاں ذات میں ابہام نہیں وہ لوہا ہے لیکن وصف میں ابہام باقی ہے۔جس کی وجہ سے دوکان دار پوچھے گا کہ کونسا رطل چاہیے پاکستانی یا عراقی تو اس ابہام کو رفع کرنے کے لیے وصف کی ضرورت پڑتی ہے اور تمیز کو ذکر کیا جاتا ہے۔

حال اور تمیز امور خمسه میں اتفاق هے۔

(۱)اسم ہونے میں(۲) نکرہ ہونے میں (۳)منصوب ہونے میں(۴)فضلہ ہونے میں (۵) رفع ابہام میں۔

امور سبعه میں افتراق هے۔

(۱) تمیز رفع ابہام کرتا ہے ذات سے اور حال رفع ابہام کرتا ہے وصف سے
(۲) حال جار مجرور اور ظرف واقع ہو لیکن تمیز نہیں۔
(۳) حال مشتق ہوتا ہے اکثر لیکن تمیز جامد ہوتی ہے۔
(۴) حال اپنے ذوالحال کی تاکید کرتا ہے لیکن تمیز نہیں۔
(۵) حال متعدد آسکتے ہیں لیکن تمیز ہمیشہ مفرد ہے۔
(۲) حال جملہ واقع ہوسکتا ہے لیکن تمیز مفرد ہوتا ہے۔
(۷) حال سے اپنے سے مقدم ہوتا ہے لیکن تمیز مقدم نہیں ہوتی۔

قوله بدانکه این همه منصوبات بعد ز تمام جمله باشند ۔اس کلام کا حاصل یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جو فعل اور فاعل سے مکمل ہو جاتا ہے اس لئے کہ جملہ اجزائے اصلیہ مقصودیہ دو ہوتی ہے(۱) مسند الیہ (۲) مسند لہذا تمام منصوابت اصل جملہ سے زائد ہیں اسی وجہ سے انہیں منصوبات فضلہ کہتے ہیں المنصوبات فضلة

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں تمیز کو بتائیں اور تمیز کونسی قسم ہے۔

﴿ انا اکثر منک مالاً واعز نفراً ﴾

انا ضمیر مرفوع محلا مبتدا۔ اکثر صیغہ صفت۔ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل ۔من حرف جار۔ ك ضمیر محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق اکثر کا۔ اکثر صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر ممیز۔ مالاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ اعز صیغہ اسم تفضیل۔ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا ممیز۔ نفراً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز تمیز مل کر معطوف

۔معطوف معطوف علیہ مل کر خبر مبتداء۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ شربت رطلاً لبناً ﴾

شربت فعل بہ فاعل ۔رطلاً منصوب بالفتحہ لفظاً ممیز۔لبناً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز تمیز مل کر مفعول بہ۔ شربت کا۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ لا املک ارضاً شراً ﴾

لا نافیہ۔املك فعل بفاعل ۔ارضاً منصوب بالفتحہ لفظاً ممیز۔ شراً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز تمیز مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ فی الحقل عشرون بقرة ﴾

فی حرف جر۔ الحقل مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثابۃ کے ثابۃ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ عشرون مرفوع بالواو لفظاً ممیز۔ بقرۃ منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز اپنے تمیز سے مل کر مبتدا مؤخر۔مبتداء اپنے خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ غرصت ثلاث شجرات ﴾

غرصت فعل بفاعل ۔ثلاث منصوب ممیز۔شجرات مجرور بالکسرہ لفظاً تمیز۔ممیز تمیز مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ فی القطار مائة رجل ﴾

فی حرف جار۔ القطار مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثابۃ کے۔ثابۃ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔مائۃ مرفوع بالضمہ لفظاً ممیز۔ رجل تمیز۔ممیز اپنے تمیز سے مل کر مبتداء مؤخر۔مبتداء مؤخر اپنے خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ بعته ذراعاً ثوباً ﴾

بعت فعل بفاعل۔ ہ ضمیر منصوب محلاً مفعول اول۔ ذراعاً منصوب بالفتحہ لفظاً ممیز۔ ثوباً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز اپنے تمیز سے مل کر مفعول ثانی۔فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ طاب المکان هواءً ﴾

طاب فعل۔ المکان مرفوع بالضمہ لفظاً ممیّز۔ هؤلاء منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیّز اپنے تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ قیراط ماس خیر من قراطین یاقوتاً ﴾

قیراط منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ ماس مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ خیر صیغہ اسم تفضیل۔ ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ من حرف جر۔ قراطین مجرور بالیاء لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق خیر کا۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ممیّز۔ یاقوتاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیّز اپنے تمیز سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیناً ﴾

رضیت فعل بفاعل۔ باحرف جر۔ لفظ اللہ مجرور بالکسر لفظاً ممیّز۔ رباً منصوب بالفتحہ لفظاً ممیّز۔ ممیّز تمیز مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق رضیت کا۔ باحرف جر۔ الاسلام مجرور بالکسر لفظاً ممیّز۔ دیناً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیّز تمیز مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر معطوف اول۔ واو حرف عاطفہ۔ باحرف جر۔ لفظ محمد مجرور بالکسرہ لفظاً ممیّز۔ نبیاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ رب زدنی علماً ﴾

یا حرف نداء (محذوف) قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ رب مضاف۔ ی ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ منادی۔ زد صیغہ امر۔ ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا ممیّز۔ علماً منصوب بالفتحہ لفظاً

تمیز۔ممیز تمیز مل کر فاعل۔نون وقایہ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مقصود بنداء نداء۔منادی مقصود بالندا سے مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ۔

﴿ ملأ الله قلبه امناً وايماناً ﴾

ملأ فعل۔لفظ الله مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ قلب منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر منصوب محلا ممیز۔ امناً منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو حرف عاطفہ۔ ایماناً منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز۔ممیز اپنے تمیز سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ملأ فعل کا۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ هل ننبئكم بالاخسرين اعمالاً ﴾

هل حرف استفہام۔ ننبأ فعل۔ضمیر مستتر معبر بہ نحن مرفوع محلا فاعل۔کم ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ با حرف جر۔ الاخسرین مجرور بالیاء لفظاً ممیز۔ اعمالاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز اپنے تمیز سے مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ننبأ فعل کا۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ سمعت حسن الكلام كلاماً ﴾

سمع فعل بفاعل۔حسن منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ الکلام مجرور بالکسر لفظاً ممیز۔ کلاماً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز اپنے تمیز سے مل کر مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اشتعل الراس شيباً ﴾

اشتعل فعل۔الراس مرفوع بالضمہ لفظاً ممیز۔شیباً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز اپنے تمیز سے مرفوع محلاً فاعل۔ اشتعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ رائيت احد عشر كوكباً ﴾

رایت فعل بفاعل۔ احد عشر عدد مبہم ممیز۔ کوکبا منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز اپنے تمیز سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

قولہ بدانکہ فاعل بردو قسم است مظہر و مضمر ۔ فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے لفظوں کے اعتبار سے فاعل دو قسم پر ہے۔

(۱) فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے: ضرب زید، یاد رکھیں ضمیر کے علاوہ تمام اسماء کو اسم ظاہر کہتے ہیں۔

(۲) فاعل اسم ضمیر، پھر مضمر کی دو قسمیں ہیں (۱) بارز۔ جیسے: ضربت (۲) مستتر جس کا وجود لفظوں میں نہ ہو۔ جیسے زید ضرب۔

ضابطہ: فعل کی توحید و تثنیہ و جمع کا فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا۔ خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو۔ جیسے: قام زید قام الزیدان قام الزیدون اگر فاعل ضمیر ہو تو مطابقت واجب ہے۔ جیسے زید قام، الزیدان قاما، الزیدون قاموا۔

قولہ بدانکہ چوں فاعل مونث حقیقی الخ ۔ ایک ضابطہ کا بیان جو فعل کی تذکیر و تانیث کے لئے۔

ضابطہ: چھ صورتوں میں سے دو میں فعل کو مؤنث لانا یعنی علامت تانیث لانا واجب ہے اور چار صورتوں میں فعل کو مذکر اور مونث لانا جائز ہے۔

پہلی صورت فاعل مونث حقیقی بغیر فاصلہ کے ہو۔

دوسری صورت: ضمیر مونث ہو ان دو صورتوں میں فعل کو مونث لانا واجب ہے۔ جیسے قامت ھند، ھند قامت

تیسری صورت فاعل مونث حقیقی مفصول ہو۔ جیسے قام الیوم ھند وقامت الیوم ھند

چوتھی صورت فاعل جمع مکسر ہو۔ جیسے قال الرجال و قالت الرجال

پانچویں صورت فاعل مونث غیر حقیقی ہو۔ طلع الشمس و طلعت الشمس

چھٹی صورت: فاعل مونث حقیقی ہو اور فعل نعم اور بئس ہو جیسے نعم المراۃ و نعمت

المراة ۔ان چار صورتوں میں دووجہ جائز ہے
ضابطہ: فاعل کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے اگر نفی کا جواب ہو جیسے کسی نے ما قام احد کہا۔
جواب دیا۔ بلی زید اصل قام زید تھا اس طرح استفہام سوال محقق کا جواب ہو۔ جیسے لئن
سئلتھم من خلق السوات و الارض لیقولن اللہ یا مقدر کا جواب۔ جیسے یسبح لہ فیھا
بالغدو والاصال رجال ای یسبحہ رجال۔ لیبك یزید ضارع لخصومۃ ای یبکیہ
ضارع

نحاۃ کے نزدیک فعل دو قسم پر ہے

نمبر ا ماضی ۔ نمبر ۲ مضارع:
ماضی: فعل ماضی کے کل چودہ صیغے ہیں۔ اب ان چودہ میں د کے سوا باقی سب صیغے فعل با
فعل ہے کسی صورت یں بھی فاعل ان سے الگ نہیں رہتا۔
باقی رہ گئے دو صیغے ضرب اور ضربت ان کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ ابتدائے کلام میں تھے تو اس کا
فاعل ہمیشہ اسم ظاہر رہتا ہے۔ مثال جیسے ذھب اللہ ختم اللہ۔
اور اگر وسط کلام میں آئے تو انمیں فاعل ہمیشہ اسم ضمیر آتا ہے اور یہ کل چار جگہ ہے۔
نمبر ۱: مبتداء کے خبر میں مثال جیسے
نمبر ۲: موصول کے صلہ میں مثال جیسے
نمبر ۳: موصوف کے صفت میں مثال جیسے
نمبر ٤: ذوالحال کے حال میں مثال جیسے
لیکن ان چار جگھوں سے صرف ایک مقام مستثنی ہے وہ یہ ہے کہ ان چار جگھوں کے بعد کوئی ضمیر نہ
آیا ہو جو کہ راجع ہو ان ہی چار جگھوں کی طرف اگر اس طرح تھا تو ان ہی چار جگھوں میں فاعل
واپس اسم ظاہر ہوگا۔ مثال جیسے الذین ضل سعیھم۔
فعل مضارع: فعل مضارع کیلئے بھی کل چودہ صیغے ہیں ان چودہ صیغوں میں سے نو میں

فعل بافعال ہے۔

اورباقی رہ گئے پانچ صیغے ان ضمیر مستتر ہے پھران ہی پانچ میں سے دو میں ضمیر جائزالاستتار ہے۔ مثال جیسے یضرب تضرب اور تین میں ضمیر واجب الاستتار ہے۔ مثال جیسے تضرب،اضرب، نضرب۔

اور تضربین میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے اس میں ضمیر بیاء ہے ارکوئی کہتا ہے کہ ان میں ضمیر انت مستتر ہے۔

جن دوصیغوں میں ضمیر جائزالاستتار تھاان میں بالکل وہی صورت ہے جوکہ ماضی میں تھا۔

فعل ماضی مجہوں اورفعل مضارع مجہوں بالکل معلوم کی طرح ہے۔

فعل اور فاعل کے احکام

چند جگہ جہاں فعل حذف ہوتا ہے

نمبر۱ : اذ، لو، ان ،ان تین حروف کے بعداگرکوئی اسم مرفوع آیاتو وہاں پرفعل حذف کرنا واجب ہوتا ہے ہے۔مثال جیسے

اذ کی مثال اذا السماء انشقت یہاں پر مابعدفعل اس کیلئے فعل بنتاہے جوکہ انشقت ہے۔

لوکی مثال لو انتم تملکون یہاں پر تملکون اس کیلئے فعل ہے۔

ان کی مثال: ان احد من المشرکین استجارك۔

اسی طرح اگرلو کے بعدانّ آجائے تواس وقت درمیان میں ثبت فعل محذوف ہوتا ہےاوران اس کیلئے بنتاہے۔مثال جیسےلو اننا اصل میں لو ثبت اننا۔

چند جگہ جہاں مجرور ہوتا ہے

نمبر۱ : مصدرجب اس کی ں فت فاعل کی طرف ہو جائے تو وہاں پرفاعل مجرور ہوتا ہے کیوں کہ مصدربھی فعل کی طرح فاعل ارمفعول چاہتا ہے۔مثال جیسے ضرب زید عمر یہاں پر زیدمضاف الیہ اورفاعل ہے۔

نمبر۲: کبھی فاعل پر من زائدہ داخل ہوتا ہے تو وہاں پر فاعل کو جر دیتا ہے۔ مثال جیسے ما جائو نا من نزیر۔

نمبر۳: کبھی فاعل پر باء زائدہ داخل ہوت اہے تو وہاں پر فاعل کو ضر دیتا ہے۔ مثال جیسے کفی بالله شهيدا۔

نمبر٤: کبھی فاعل پر لام زائدہ داخ ہوتا ہے تو وہاں پر فاعل کو جر دیتا ہے۔ مثال جیسے هيهات هيهات لما توعدون۔

نائب فاعل: نائب فاعل اس کو کہتے ہیں کہ فاعل کو حذف کر کے اس کو فاعل کی جگہ پر لائے۔

نائب فاعل چار چیزیں واقع ہوتا ہے:

مفعول به: نائب فاعل مفعول بہ بھی واقع ہوتا ہے۔ مثال جیسے ضرب۔

جار مجرور: نائب فاعل جار مجرور بھی واقع ہوتا ہے۔ مثال جیسے: یکشف عن سعق شرط ان حروف جارہ کیلئے یہ ہے کہ ان میں جو لام اور من ہے یہ علت کیلئے نہ ہو۔

ظرف: نائب فاعل ظرف بھی واقع ہوتا ہے۔ مثال جیسے:

مفعول مطلق: نائب فاعل مفعول مطلق بھی واقع ہوتا ہے۔ مثال جیسے: ضرب ضربا۔

جمله فعلیه کی اجزاء مقصودی: جملہ فعلیہ کی اجزاء مقصودی دو ہے فعل اور فاعل اور باقی سب مفعول غیر مقصودی یعنی اس کی متعلقات میں سے ہے۔

ظرفیه جملہ ظرفیہ اس کو کہتے ہیں کہ دو اجزاء مقصودی میں سے پہلا ظرف یا جار مجرور ہو۔ مثال جیسے فی الدار زید۔

فی الدار زید کی ترکیب

نمبر۱: فی جار الدار مجرور جار ار مجرور مل کر متعلق ثابت کے ثابت اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم ہوا اور رجل مبتداء موخر ہوا خبر مقام اپنے مبتداء موخر سے ال کر جملہ اسمیہ ہوا۔

نمبر۲: فی جار الدار مجرور جار اور مجرور سے مل کر متعلق ثابت کے اور رجل اس کے لئے

فاعل ہے۔تو فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہوا۔

نمبر۳: فی الدار جار اور مجرور قائم مقام ثبت یا ثابت کے اور رجل اس کا فاعل ہے۔

﴿ التمرین ﴾

فاعل کو پہچانیں اور فعل کی تذکیر و تانیث اور واحد تثنیہ جمع کی وجہ بتادیں۔

﴿ قد قامت الصلوۃ ﴾

قد حرف تحقیق۔قامت فعل ماضی معلوم۔الصلوۃ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اتی امر اللہ ﴾

اتی فعل ماضی معلوم۔امر مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ صل المسلمون ﴾

صل فعل ماضی معلوم۔المسلمون مرفوع بالواو لفظا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ النساء قامت ﴾

النساء مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ قامت فعل۔ضمیر مستتر معبر ہی مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ حبطت اعمالھم ﴾

حبطت فعل ماضی معلوم۔اعمال مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ ھم مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ ما زاغ البصر و ما طغی ﴾

ما نافیہ۔زاغ فعل ماضی معلوم۔البصر مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا۔ما نافیہ۔طغی فعل بفاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ القمر انکسف ﴾

القمر مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ انکسف فعل ۔ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ الرجلان ملتا ﴾

الرجلان مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ ماتا فعل بفاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ تبیض وجوہ ﴾

تبیض فعل مضارع معلوم ۔وجوہ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿ ذھب الیوم ھندۃ ﴾

ذھب فعل ماضی معلوم ۔الیوم مفعول فیہ ھندۃ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿ ذھبت الیوم زینب ﴾

ذھب فعل ماضی معلوم ۔الیوم مفعول فیہ زینب مرفوع بالضمہ لفظا فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿ یتفجر منہ الانھار ﴾

یتفجر فعل مضارع معلوم ۔من حرف جر ۔ہ مجرور محلا ۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یتفجر کے ۔الانھار منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ ۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اعدت النار للکافرین ﴾

اعدت فعل ماضی معلوم۔ النار مرفوع بالضمہ لفظا نائب فاعل ۔لام حرف جر۔ الکافرین مجرور بالیاء لفظا ۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے اعدت کے ۔فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ قال نسوة﴾

قال فعل ماضی معلوم۔ نسوۃ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قول۔

﴿ تلبس الثوب الفاطمة﴾

تلبس فعل مضارع معلوم۔ الثوب منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ الفاطمۃ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ قالت امراۃ عمران﴾

قالت فعل ماضی معلوم۔ امراۃ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ عمران مجرور بالفتحہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قول۔

﴿ استوت علی الجودی﴾

استوت فعل ماضی معلوم۔ ضمیر مستتر معبر ہِیَ مرفوع محلا فاعل۔ ۔علی حرف جر۔ الجودی مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے استوت کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ لا یتخذ المومنون الکافرین﴾

لا یتخذ فعل نہی حاضر معلوم۔ المؤمنون مرفوع بالواو لفظا فاعل۔ الکافرین منصوب بالیاء لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ حضر القاضی امراۃ﴾

حضر فعل ماضی معلوم۔ القاضی مرفوع بالضمہ تقدیرا فاعل۔ امراۃ منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ ودت طائفة﴾

فعل ماضی معلوم۔ طائفۃ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اخرجت الارض اثقالها﴾

اخرجت فعل ماضی معلوم۔ الارض مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ اثقال منصوب بالفتحہ لفظا مضاف

۔ھاضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرمفعول بہ۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ قالت الاعراب امنا﴾

قالت فعل ماضی معلوم۔الاعراب مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قول۔امنا فعل ۔ناضمیر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مقولہ۔قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ المسلمون یصومون﴾

المسلمون مرفوع بالواو لفظا مبتداء۔ یصومون فعل ۔واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

قولہ بدانکہ فعل متعدی بر چھارم قسم است

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں

قسم اول: ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جو افعال متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں (۱) جائز التعدی یعنی کبھی متعدی اور کبھی لازمی۔

(۲) لازم التعدی، اس کی پھر دو صورتیں ہیں (۱) بلا واسطہ، (۲) بالواسطہ یا فقط بلا واسطہ

قسم دوم: متعدی بدو مفعول جن دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔یعنی ان کے دو مفعول حقیقتا مبتداء اور خبرہ ہو۔جیسے اعطیت زیدا درھما

قسم سوم: متعدی بدو مفعول جس کے دو معولوں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز نہ ہو یہ دو قسم پر ہیں (اول) افعال قلوب جیسے شعر میں۔

خلت باشد باعلمت پس حسبت

بازعمت

پس ظننت بارایت پس وجدت بے

خطا

فائدہ افعال قلوب متعدی بدو مفعول کی چار قسمیں ہیں۔
(اول) جن کا یقین والا معنی ہو وہ چار ہیں وجد، درای، الفی، تعلم، بمعنی اعلم
(ثانی) جس کا معنی ظن غالب ہو یعنی غالب گمان یہ پانچ ہیں جعل، حجا، عد و ھب، زعم۔
(ثالث) دونوں معنی ہو ں لیکن یقین والا معنی کثیر الاستعمال ہو یہ دو ہیں رای، علم
(رابع) دونوں معنی آتے ہیں لیکن کثیر الاستعمال رجحان بمعنی ظن غالب اور یہ تین ہی ظن، حسب، خال۔
دوم افعال تصییر جیسے: فعل، رد، ترك تخذ، تخذ، سبر، وھب، جیسے فجعلناہ ھباء ا منثورا۔ لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا۔ و اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا۔
فائدہ ان افعال کے لئے تین احکام ہیں
حکم اول: اعال ہے اور یہی اصل ہے۔ یعنی تمام افعال عمل کرتے ہیں۔
حکم دوم: الغاء یعنی لفظا اور معنی باطل ہو جائے اس کی دو صورتیں ہیں (۱) فعل دونوں کے درمیان آجائے۔ جیسے: زید ظننت قائم (۲) فعل دونوں سے مؤخر ہو۔ جیسے زید قائم ظننت
حکم سوم: تعلیق یعنی لفظا عمل باطل ہو جائے لیکن معنا باقی رہے یہ تعلیق اس وق ہو گی جب ان کے معمولات پر ان امور میں سے کوئی امر واقع ہو لام، ابتداء، لام قسم، حرف نفی (ان) جو قسم کے جواب ہو آئے۔
قسم چہارم متعدی بہ سہ مفعول۔ جیسے اعلم، اری، انبأ، اخبر، خبر، بناء، حدث۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں فعل متعدی کی قسمیں اور اس کے مفعول بتاؤ۔

﴿ لاتحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظلمون ﴾

لا ی نافیہ۔ تحسبن فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل۔ اللہ منصوب

بالفتحہ لفظاً مفعول اول۔ غافلاً صیغہ صفت۔ عن حرف جار۔ ما موصول۔ یعمل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ الظلمون صیغہ صفت۔ ضمیر مستتر معبر بھم مرفوع محلا فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ہوا یعمل کے لیے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق غافلاً کے۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول ثانی تحسبن فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجاً﴾

واو عاطفہ۔ رایت فعل بفاعل الناس منصوب بالفتحہ لفظاً ذوالحال۔ افواجاً منصوب بالفتحہ لفظاً حال۔ ذوالحال حال مل کر مفعول اول۔ یدخلون فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ فی جار۔ دین مجرور بالکسر لفظاً مضاف۔ لفظ الله مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق یدخلون کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول ثانی۔ رایت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ولقد اتینا موسی الکتب﴾

واو استینافیہ لقد حرف تحقیق۔ اتینا فعل بفاعل۔ موسی منصوب بالفتحہ تقدیراً مفعول اول۔ الکتاب منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿کذبت عاد المرسلین﴾

کذبت فعل۔ عاد مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ المرسلین منصوب بالیاء لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ظنوا المؤمنین خیراً﴾

ظنو ا فعل ۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل ۔ المؤمنین منصوب بالیاء لفظاً مفعول اول ۔ خیراً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی ۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿ ما وجدنا ما وعدنا ربنا حقاً ﴾

قد حرف تحقیق ۔ وجدنا فعل بفاعل ۔ ما موصولہ ۔ وعدنا فعل ۔ نا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ ۔ رب مضاف ۔ نا ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ۔ حقاً مفعول مطلق فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا موصول کا ۔ موصول صلہ مل کر مفعول بہ ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿ واللہ یعلم انک لرسولہ ﴾

و اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء ۔ یعلم فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً ۔ ضمیر مستتر معبر ہو مرفوع محلاً فاعل ۔ ان حرف مشبہ بالفعل ۔ کَ منصوب محلاً اسم ۔ لام تاکیدیہ ۔ رسول مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ان ۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفعول بہ یعلم کا ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہوا مبتداء کی ۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۔

﴿ اتخذاللہ ابراھیم خلیلاً ﴾

اتخذ فعل ۔ لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل ۔ ابراھیم منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول ۔ خلیلاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی ۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ۔

﴿ یحسبون الاحزاب لم یذھبوا ﴾

یحسبون فعل مضارع معلوم مرفوع باثبات نون ۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل ۔ الاحزاب منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول ۔ لم حرف جازم ۔ یذھبوا فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف نون ۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل ۔ فعل فاعل مل کر مفعول ثانی یحسبون کے لیے ۔ فعل اپنے فاعل

اوردونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم﴾

یری فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ تقدیرا۔ہم ضمیر منصوب محلا مفعول بہ اول مقدم۔لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔اعمال منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ ہم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی۔ حسرات مجرور بالکسر لفظا صیغہ صفت۔ علی حرف جار ہم مجرور محلا۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق حسرات کے۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول لہ ہوا۔فعل اپنے فاعل اوردونوں مفعولوں اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ رایت بکراً فاضلاً﴾

رایت فعل بفاعل۔بکراً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول۔فاضلاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔فعل اپنے فاعل اوردونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہوا۔

﴿ اراک صائماً﴾

اری فعل ماضی معلوم۔ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل ک ضمیر منصوب محلا مفعول اول۔صائماً منصوب بالفتحہ ثانی۔فعل اپنے فاعل اوردونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ زعمتہ دکتوراً﴾

زعمت فعل بفاعل۔ہ ضمیر منصوب محلا مفعول اول۔ دکتوراً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اوردونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اخال انک مریض﴾

اخال فعل ماضی۔ضمیر مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل۔ان حرف مشبہ بالفعل۔ک منصوب محلا اسم۔ مریض مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ وجدوا ماعملوا حاضراً﴾

وجدوا فعل۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ ما موصولہ۔ عملو فعل واو ضمیر بارز فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مفعول اول۔ حاضراً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اوتی موسی الکتاب ﴾

اوتی فعل ضمیر مستتر معبر بہ ھو نائب فاعل۔ موسی منصوب بالفتحہ تقدیراً مفعول اول۔ الکتاب منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔ فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ لاتحسبونی کاذباً ﴾

لا ناہیہ۔ تحسبونی فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف نون۔ واو ضمیر بارز فاعل۔ نون وقایہ ی ضمیر منصوب محلا مفعول اول۔ کاذباً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ ما برح المریض قائماً منذ عام ﴾

مابرح فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ المریض مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ قائماً منصوب بالفتحہ لفظاً صیغہ اسم فاعل۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ منذ عام ظرف لغو متعلق قائماً کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ لستم باخذیہ ﴾

لستم فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ تم ضمیر بارز مرفوع محلا اسم۔ با زائدہ۔ اخذی منصوب بالیاء لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اصبحتم بنعمتہ اخواناً ﴾

اصبحتم فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ تم ضمیر مرفوع محلا اسم۔ بنعمتہ ظرف لغو متعلق فعل

کے۔اخوانًا منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اجلس مادام سعید جالسًا﴾

اجلس فعل امر حاضر معلوم فعل بفاعل۔ما دام فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔سعید مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ جالسًا منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفعول فیہ۔فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿لیس الیتیم الذی مات والدہ بل الیتیم یتیم العلم والادب﴾

لیس فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ الیتیم مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ الذی اسم موصول۔ مات فعل ماضی معلوم۔ والد مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ۔موصول صلہ مل کر منصوب محلاً خبر۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ علیہا۔بل حرف عاطفہ غیر عاملہ۔ الیتیم مرفوع بالضمہ لفظاً مبتدا۔یتیم مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ العلم معطوف علیہ۔واو عاطفہ ۔الادب معطوف۔معطوف علیہ معطوف مل کر الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف۔

افعال ناقصہ

قولہ بدانکہ افعال ناقصہ ھفدہ اند ۔یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔جیسے: کان زید قائمًا

فائدہ کان ، صار، ظل، بات، اصبح، امسی، اضحی، لیس، مطلقاً عمل کرتے ہیں یعنی بغیر کسی شرط کے اور فتی، برح، زال (جس کا مضارع یزال) ان کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ ان پر نفی داخل ہو اور دام کے لئے شرط یہ ہے کہ ما مصدر ظرفیہ داخل ہو۔

فائدہ فعل معنی کے لحاظ سے دو قسم پر ہے (۱) تام (۲) قاصر۔

فعل تام: وہ ہے جو فعل کے لئے اپنے مصدر والی صفت کو ثابت کرتا ہو۔جیسے: ضرب زید یہ

اپنے فاعل زید کے لئے صفتِ ضرب کو ثابت کیا۔اپنے مرفوع سے مل کر نسبت مفیدہ مستقلہ رکھتے ہوں۔اور جملہ بنتے ہیں اور انکے لیے فاعل آتا ہے۔

فعل قاصر: وہ ہے جو اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدر کے علاوہ کسی دوسری صفت کو ثابت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔جیسے کان زید عالما یہ کان فعل اپنے فاعل زید کے لئے اپنے مصدر یہ معنی (کون) کو ثابت نہیں کرتا بلکہ کان کی خبر جو صفت علم ہے اس کو ثابت کرتا ہے۔اپنے مرفوع سے مل کر نسبت مفیدہ مستقلہ نہ رکھتے ہوں۔اور نہ جملہ بنتے ہوں اور نہ انکے لیے فاعل آتا ہے۔بلکہ ان سے پہلے نسبت مستقلہ ہوتی ہے۔اور یہ معنی حرفی رکھتے ہیں۔

فعل قاصر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ اگر خبر کے لیے مضارع ہونا شرط ہو تو افعال مقاربہ اور اگر نہ ہو تو افعال ناقصہ۔

وجه تسمیه:سمیت هذه الافعال ناقصة لانهالایتم بهامع مرفوعاتها کلام تام بل لابد من ذکر المنصوب لیتم الکلام ۔فمنصوبها لیس فضلةً لانه خبر ۔ وانما نصب تشبیهاً بالفضلة

فائدہ: اصل افعال ناقصہ تیرہ ہیں (۱) کان (۲) صار (۳) ظل (۴) بات (۵) اصبح (۶) اضحی (۷) امسی (۸) لیس (۹) مازال (۱۰)ماانفك (۱۱) مابرح (۱۲) مافتی (۱۳) مادام۔باقی صار کے ملحقات ہیں۔

رجع ، استحال، حار، ارشد، تمول ، انقلب، تبدل، بمعنی صار کے ہوتے اور اسی کے حکم میں ہوتے ہیں۔

ضابطه: کل فعل تام تضمن معنی فعل ناقص عمل عمله ۔

فائدہ افعال ناقصہ باعتبار شرط عمل کے تین قسمیں ہیں (۱) بلاشرط عمل کرتے ہیں یہ یہ نو ہیں (۱) کان (۲) صار (۳) ظل (۴) بات (۵) اصبح (۶) اضحی (۷) امسی (۸) لیس۔

دوسرا قسم: چار فعل مازال ماانفك مابرح مافتی ۔ان کے عمل کے لیے شرط یہ کہ ان سے

پہلے نفی یا نہی یا دعاء ہو لازلت بخیر۔نفی میں تعمیم ہے کہ حرف نفی مذکور ہو یا مقدر جیسے

صاحِ شمِّر ،ولاتزال ذاکر الموتِ فنسیانُہ ضلالٌ مبینٌ

تاللہ تفتأ تذکر یوسف ۔ ای لاتفتأ۔

دوسری تعمیم یہ کہ حرف نفی ہو یا فعل ہو جیسے لستُ تبرح مجتھدا۔

تیسرا قسم: مادام اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے ما مصدریہ ظرفیہ ہو۔یہ ما مصدریہ ظرفیہ اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر کے ماقبل کے جملے کیلئے ظرف واقع ہوتا ہے جیسے اجلس مادام زید جالسا

معانی افعال ناقصہ

معنی کان اتصاف المسند بالمسند الیہ فی الماضی و قد یکون علی سبیل الدوام للقرینۃ قلیل و کان اللہ علیما حکیما

فائدہ (۱) کان کی تین قسمیں ہیں۔(۱) ناقصہ (۲) تامہ (۳) زائدہ۔ کان ناقصہ وہ ہے جو دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں اسم کے لیے خبر ثابت تھی پھر ثبوت خبر کبھی دائمی ہوتا ہے۔یعنی خبر اسم سے کبھی جدا نہیں ہوتی جیسے و کان اللہ علیماً حکیماً اور کبھی غیر دائمی ہوتا ہے یعنی خبر اسم سے جدا ہو جاتی ہے جیسے کان زید قائماً قیام زید سے جدا ہو جاتا ہے کان ناقصہ اسم اور خبر دونوں کا تقاضا کرتا ہے

(۲) کان تامہ۔ وہ ہے جو فقط اسم پر پورا ہو جائے اس کو خبر کی ضرورت نہ ہو یہ اکثر وجد۔ حصل ۔دخل کے معنی میں آتا ہے جیسے وان کان ذوعسرۃ۔قد کان مطر یعنی قدوجد مطر۔

(۳) کان زائدہ۔ یہ غیر عاملہ ہوتا ہے اس کا معنی بھی نہیں ہوتا یہ صرف تحسین کلام کے لیے آتا ہے۔ جیسے(۱)قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا(۲)قد کان من مطر (۳)ان من افضلھم کان زید۔

فائدہ کان کی خبر دو صورتوں میں فعل ماضی آتی ہے۔(۱) جب خبر کے شروع میں قد ہو جیسے کان زید قد جلس۔

(۲) جب کان سے پہلے حرف شرط ہو۔ جیسے ان کان قمیصه قد من دبر۔

فائدہ (۳) کبھی کان لفظوں میں محذوف ہوتا ہے۔ اور اس کا عمل باقی ہوتا ہے۔ جیسے ان خیراً فخیر اصل میں تھا ان کان عمله خیراً فجزائه خیر۔

معنی امسی اتصافه به المساء

معنی اصبح اتصافه به الصباح

معنی اضحی اتصافه به فی الضحا

معنی ظل اتصافه فی وقت الظل (وذالك فی النهار)

معنی بات اتصافه به فی وقت المبیت (وذالك فی اللیل)

معنی صارا التحول و كذالك ما بمعنا ها

معنی لیس النفی فی الحال و هی مختصة بنفی الحال الا اذا افیدت بما یفیید المضی، او الاستقبال نحولیس زید ما میرا امس ، غدا

معنی ما زال، و ما انفک و ما فتی و ما برح ملازمة المسند للمسند الیه۔ مافتی۔ مازال۔ ما انفك۔ مابرح۔ ان چاروں کا معنی جدا ہونا زائل ہونا یعنی نفی کا معنی ہے۔ پھر ان کے شروع میں ما نافیہ ہے اور جب نفی پر نفی داخل ہو تو اس میں اثبات کا معنی ہوتا ہے۔ تو اب ان چاروں میں اثبات کا معنی ہے ان کا معنی ہوگا ہمیشہ رہا۔ یہ چاروں اس پر دلالت کرتے ہیں کہ جب سے اسم نے خبر کو قبول کیا ہے اسی وقت سے خبر اسم کے لیے ہمیشہ کے لیے ثابت ہے

معنی ما دام استمرار اتصاف المسند الیه بالمسند نحو واو صانی بالصلاۃ و الزکاۃ ما دمت حیا ای واو صانی بهما مدۃ حیاتی مادام

فائدہ (۱) اس کے شروع میں جو ما ہے اس کو ما مصدریہ حینیہ کہتے ہیں۔ حینیہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ وقت اور ظرف کے معنی میں آتا ہے اور مصدریہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے بعد والے فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔ مادام ہمیشہ دو کلاموں کے درمیان آتا ہے اور یہ بتلاتا

ہے کہ جب تک اس کے اسم کے لیے خبر ثابت ہے اتنی مدت ماقبل والا حکم بھی اپنے مسندالیہ کے لیے ثابت ہے جیسے زید جالس مادام الامیر جالساً زید بیٹھنے والا یہ جب تک امیر بیٹھنے والا ہے یعنی جب تک امیر کے لیے جلوس (خبر) ثابت ہے اتنی مدت زید کے لیے بھی جلوس ثابت ہے۔

فائدہ: ان کی خبر اسم پر مقدم ہو جاتی ہے۔ جیسے: کان قائما زیدان کے خبر افعال ہو پو مقدم ہو جاتی ہے سوائے افعال منفیہ اور مادام کے۔

فائدہ: ۔قد یضمر اسم کان ویحذف خبرھا کمایقال ھل اصبح الراکب مسافرا فتقول اصبَح۔

فائدہ: کبھی یہ افعال تامہ واقع ہوتے ہیں اس وقت یہ فقط ایک اسم کو بنا بر فاعلیت کے رفع دیتے ہیں اور محتاج خبر نہیں ہوتے جیسے قرآن مجید میں ہے: کن فیکون۔ ان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ، فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون، خالد ین فیھا ما دامت المسموات و الارض ۔ فخذ اربعۃ من الطیر فصر ھن الیك۔

فائدہ: افعال ناقصہ کی تین قسمیں ہیں

الاول: ما لا یتصرف بحال و ھو لیس و دام فلا یاتی منھا المضارع و الامر۔

الثانی: ما یتصرف تصرفاتاما یعنی یاتی منہ الافعال الثلاثۃ و ھو کان، اصبح امسی، اضحی، ظل، بات، صار۔

الثالث: ما یتصرف تصرفا ناقصا یعنی یاتی منہ الماضی و المضارع لا غیر و ھو ما زال، ما انفك، ما فتی، ما برح۔

فائدہ: ۔ افعال ناقصہ تین قسم پر ہیں۔(۱) وہ افعال ناقصہ جن کے شروع میں حرف نفی نہیں ہے۔

(۲) وہ افعال جن کے شروع میں حرف نفی ہے۔

(۳) لیس۔ تمام افعال ناقصہ کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح وہ افعال ناقصہ جن

کے شروع میں حرف نفی نہیں ہے ان کی خبر خود ان پر بھی مقدم ہو سکتی ہے۔ جیسے قائما کان زید اور جن کے شروع میں ما نافیہ ہے ان کی خبر ان پر مقدم نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حرف نفی صدارت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس صورت میں صدارت فوت ہو جائے گی۔ اور لیس میں اختلاف ہے۔ بعض نحوی کہتے ہیں لیس کی خبر اس پر مقدم ہو سکتی ہے بعض کہتے ہیں نہیں ہو سکتی۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسم وخبر کے بارے میں بتائیں اور ترجمہ اور ترکیب بھی کریں۔

﴿ کان الله علیماً حکیماً ﴾

کان فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ لفظ الله مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ علیماً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر اول۔ حکیماً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر ثانی۔ فعل اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ ان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ﴾

ان حرف شرط۔ لم جازمہ۔ تغفر مجزوم بالسکون فعل۔ ضمیر در و مستتر معبر یا نت مرفوع محلاً فاعل۔ لنا ظرف لغو متعلق فعل کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ ترحم مجزوم بالسکون فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔ لنکونن فعل بفاعل۔ من الخاسرین ظرف لغو متعلق لنکونن کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

﴿ لیس المیزان فسیحاً ﴾

لیس فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ المیزان مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ فسیحاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مانفك القاضی عادلاً فی حکمه ﴾

مانفك فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ القاضی مرفوع بالضمہ تقدیراً اسم۔ عادلاً منصوب بالفتحہ لفظاً صیغہ اسم فاعل۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ فی حکمه ظرف لغو متعلق عادلاً صیغہ صفت کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر۔ مانفك اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اصبحوا نادمین ﴾

اصبحوا فعل تامہ او ضمیر مرفوع محلا ذوالحال۔ نادمین منصوب بالیاء لفظاً حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مازال الحر شدیداً منذ شهر ﴾

مازال فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ الحر مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ شدیداً منصوب بالفتحہ لفظاً صیغہ صفت۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ منذ شهر ظرف لغو متعلق شدیداً کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر۔ مازال اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ لو کان اللسان محفوظاً لم یکن القلب محذوفاً ﴾

لو حرف شرط غیر عاملہ۔ کان فعل ناقص۔ اللسان مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ محفوظاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط۔ لم جازمہ۔ یکن مجزوم بالسکون فعل ناقص۔ القلب مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ محذوفاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا ہوئی۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

﴿ انا لن ندخلها ابدا مادامو فیها ﴾

انا حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ نا ضمیر منصوب محلا اسم ان۔ لن ندخل فعل مستقبل منصوب بالفتحہ لفظاً۔ ابدا منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ ما مصدریہ۔ داموا فعل واو ضمیر اسم۔ فی حرف جر۔ ھا ضمیر مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثابت کے یہ خبر۔ داموا اپنے

اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ بتاویل مصدر کے مفعول فیہ ہوا لن تدخلوا کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ان۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لن ابرح الارض﴾

لن ابرح فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا اسم۔ الارض منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ماانفک غلام بکر مطلعا﴾

ماانفك فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ غلام مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ بکر مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔ مطلعاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ضلت اعناقهم لها خاضعين﴾

ضلت فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ اعناق مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ھم مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔ لہا جار مجرور ظرف لغو متعلق خاضعین کے۔ خاضعین منصوب بالفتحہ لفظاً صیغہ صفت۔ صیغہ صفت اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر خبر۔ فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿يبيتون لربهم سجدا وقياما﴾

یبیتون فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ واو ضمیر مرفوع محلا اسم۔ لام حرف جر۔ رب مضاف۔ ھم مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق سجدا کے۔ سجدا منصوب بالفتحہ لفظاً صیغہ صفت۔ صیغہ صفت اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف علیہا۔ واو عاطفہ۔ قیاما منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

افعال مقاربہ

قوله فصل بدانکه افعال مقاربه ۔افعال مقاربہ افعال ناقصہ کی طرح عمل کرتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

فائدہ افعال مقاربہ کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں۔

پہلا قسم: افعال مقاربہ ماتدل علی قرب الخبر ۔یہ تین ہیں(۱) کاد(۲) کرب(۳) اوشك

دوسرا قسم: افعال الرجاء ماتدل علی رجاء وقوع الخبر جس میں متکلم کو خبر کے حصول کی توقع اور امید ہوتی ہے خبر کا یقین نہیں ہوتا۔اس کے لئے تین فعل ہیں (۱)عسی(۲) حرٰی(۳) اخلولق۔

فائدہ یہ افعال الرجاء انشاء ہیں باقی اخبار کے قبیل سے ہیں۔

تیسرا قسم :افعال الشروع ماتدل علی الشروع فی العمل حصول خبر کا یقین ہوتا ہے لیکن متکلم یہ بتانا چاہتا ہے فاعل نے تحصیل خبر کے لئے کوشش شروع کر دی ہے اس کے لئے چار فعل آتے ہیں ۔(۱)طفق(۲) اخذ(۳)جعل(۴) علق اور جو انکے معنی میں ہوں وہ انکے قبیل سے ہیں ۔جیسے بدء،ابتداء ،انشأ وغیرہ۔

فائدہ (اَنْ) کے اقتران اور تجرد کے اعتبار سے افعال مقاربہ کی چار قسمیں ہیں۔

(۱)اقتران (اَنْ)واجب ہے۔ حری، اخلولق۔

(۲)اقتران (ان)غالب ہو۔عسی، اوشك ۔

(۳) تجرد(ان)غالب ہو۔ کاد، کرب۔

(۴) تجرد(ان)واجب ہے۔طفق، جعل، علق ، اخذ۔

فائدہ یہ تمام افعال جامد اور غیر متصرف ہیں فقط ماضی مستعمل ہوتی ہے سوائے دو فعلوں کے اوشك، کاد، ان کا مضارع بھی مستعمل ہے اور یوشک کا اسم فاعل بھی مستعمل ہے۔

جیسے یکاد زیتها یضیئ ، یوشك ان یاتینی رسول ربی۔

فائدہ عساك ان تخرج کی ترکیب سیبویہ کے نزدیک عسی فعل نہیں حرف ہے لعل کی طرح ناصب اسم رافع خبر ہے۔اور مبرد کے نزدیک فعل ہے لیکن اسم کو خبر کا اور خبر اسم کا اعراب دیا گیا ہے۔

فائدہ یہاں پر یہ مثال عسی تامہ کی ہے لیکن اگر دوسری جگہ ایسی عبارت آ جائے تو تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں ۔

پہلی ترکیب: ان یخرج زید جملہ فعلیہ بتاویل مصدر فاعل عسی کا۔عسی اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب: ان یخرج اپنے فاعل (ھو) ضمیر مستتر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر خبر مقدم اور زید اسم مؤخر عسی اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

تیسری ترکیب عسی فعل از افعال مقاربہ۔ھو ضمیر درو مستتر اسم۔ان مصدریہ۔یخرج فعل۔زید فاعل۔فعل بافاعل جملہ فلیہ خبریہ بتاویل مصدر محلا منصوب خبر۔عسی اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ اور کاد یکید از باب ضرب یضرب مثل باع یبیع یہ افعال مقاربہ سے نہیں ہے جیسے قرآن پاک میں ہے انھم یکیدون کیدا۔

افعال مدح و ذم

افعال مدح و ذم وہ ہیں جو انشاء مدح یا مذمت کے لئے وضع کیے گئے ہوں۔ جو کسی کی تعریف یا برائی کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔اور یہ چار ہیں۔فعل مدح دو ہیں۔

(۱) نعم (۲) حبذا ۔ فعل ذم بھی دو ہیں (۱) بئس (۲) ساء۔

عمل: ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں اور فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی تعریف یا مذمت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر فعل مدح کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں اگر فعل ذم کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں

فائدہ یہ چاروں افعال غیر متصرف ہیں ماضی معلوم کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں یہ معنی

مصدر یہ اور زمانہ سے خالی ہو کر انشاء والے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فائدہ یہ افعال غیر متصرف اور جامد ہونے کی وجہ سے ان پر حرف جار داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے نعم السیرُ علی بئس العَیرُ اس کی یہ تاویل کی جاتی ہے نعم السیر علی عَیر مقول فی حقه بئس العیر۔

افعال مدح وذم کی ترکیب کا طریقه

افعال مدح وذم کی ترکیب الرجل کے لام میں چار ہیں(۱) لام جنس علی سبیل الاستغراق فهی مفیدة للشمول حقیقةً فکان الجنس کله ممدوحاً او مذموماً ثم علی سبیل المخصوص بالمدح فیکون المخصوص قد مدح مرتین۔

(۲) لام جنسی لیکن خارج میں مصداق فرد واحد۔

(۳) الف لام عہد ذہنی ابہام کے تعیین مخصوص بالمدح یا بالذم کے ساتھ۔

(۴) عہد خارجی۔ اگر یہ آخری احتمال مراد ہو کہ الرجل سے مراد معین زید ہے تو پھر ایک ترکیب متعین ہے نعم الرجل خبر مقدم اور مخصوص مبتداء مؤخر اور پہلے تین احتمالوں میں یہ تراکیب کے چار طریقے ہیں۔

پهلا طریقه: ان کو مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کے ساتھ ملا کر ایک جملہ بنالیا جائے مثلاً نعم فعل۔ الرجل فاعل۔ فعل فاعل مل کر خبر مقدم زید مبتداء مؤخر۔

دوسرا طریقه : یہ ہے کہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو علیحدہ جملہ بنایا جائے مثلاً نعم فعل الرجل فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ زید خبر ہے مبتداء محذورف ہو کی پھر یہ الگ جملہ ہوگا۔

تیسرا طریقه نعم الرجل میں الرجل مبین زید عطف بیان مبین بیان مل کر فاعل پھر یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چوتها طریقه: نعم الرجل فعل فاعل مل کر جملہ انشائیہ زید مبتداء ہے ممدوح خبر محذوف ہے

فائدہ: کبھی مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم قرینہ کے تحت محذوف ہوتا ہے۔ جیسے نعم النصیر۔ اللہ یاھو مخصوص بالمدح محذوف ہے نعم الثواب آگے الجنۃ مخصوص بالمدح محذوف ہے نعم العبد آگے ایوب محذوف ہے۔

حبّ کا فاعل ہمیشہ (ذا) ہوتا ہے جو تمام حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔

عند البعض حبذا مبتداء زید خبر ہے یا برعکس۔

باقی کے لئے چار قسم کا فاعل ہوتا ہے۔

(۱) معرف بالام۔ جیسے نعم العبد، نعم الرجل زید ، بئس الشرب۔

(۲) مضاف ہو معرف بالام کی طرف جیسے ولنعم دار المتقین۔ فلبئس مثوی للکافرین

(۳) فاعل ضمیر مستتر ہو جس کی تفسیر نکرہ کے ساتھ واجب ہے۔ جیسے بئس للظالمین بدلا، نعم رجلا زید۔

(۴) ما جیسے فنعما ھی، نعم فعل مدح ہے ما بمعنی الشئی فاعل ہے اور عند البعض ضمیر مستتر فاعل ہے اور ما بمعنی شیأ تمیز ہے بہرحال ھی مخصوص بالمدح ہے۔ ان افعال کے بعد ایک اسم ہوتا ہے جو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ جیسے نعم الرجل ابو بکر، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم ابو بکر مخصوص بالمدح مبتداء موخر جملہ انشائیہ ہو۔

فائدہ: کبھی مخصوص بالمدح یا بالذم مقدم ہو جاتا ہے۔ جیسے ابو بکرٍ نعم الرجل اور کبھی حذف بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے انا وجدنہ صابرا، نعم العبد انہ اواب۔

ضابطہ: کل فعل ثلاثی صالح للتعجب منہ یجوز استعمالہ علی فعل بالاصالۃ۔ جیسے شرف، لطف، او بالتحویل جیسے ضرب ،فھم ان کو مدح اور ذم کے معنی کو حاصل کرنے کے لئے فعل مدح اور ذم کے قائم بنایا جا سکتا ہے۔ جیسے فھم الرجل زید ، خبث الرجل بکر

قولہ فعل التعجب ۔ فعل تعجب وہ ہے جو انشاء تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہو اس تعجب

والے معنی کے لئے بہت کلمات مستعمل ہیں۔ جیسے: کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا، سبحن اللہ ان المومن لاینجس حیا ومیتا، للہ درہ فارسا، لیکن معنی تعجب کے لے دو صیغے وضع ہیں۔ فقط ثلاثی مجرد سے بشرطیکہ لون وعیب والا معنی نہ ہو۔

قولہ ما افعلہ ۔ ماافعل کے متصل متعجب منہ منصوب علی المفعولیت ہوگا۔ جیسے ما احسن زیدا۔ (ترکیب) ما میں تو اتفاق ہے اسم اور مبتداء ہے اس کے مابعد اختلاف ہے۔ سیبویہ کے نزدیک ما بمعنی شئی نکرہ تامہ مبتداء ہے اس میں تخصیص ہے معنی تعجب کی وجہ سے اور اس کا مابعد خبر ہے۔ (احسن زیدا) خبر ہے۔

فراء کے نزدیک ما استفہامیہ ہے۔

عندالاخفش ما موصولہ ہے مابعد صلہ ہے یا ما بمعنی شئ موصوف مابعد صفت ہے دونوں صورتوں میں خبر محذوف ہے۔

اَفعَلَ میں اختلاف ہے۔ بصریین وکسائی کے نزدیک یہ فعل ہے دلیل یہ ہے کہ جب اس کے آخر میں یا متکلم آجائے تو نون وقایہ کو لایا جاتا ہے۔ جیسے ما افقرنی الی رحمۃ اللہ۔

کوفیین کے نزدیک اسم ہے دلیل یہ ہے کہ اس سے تصغیر آتی ہے۔ جیسے ما احیسنہ۔

قولہ وافعل بہ ۔ افعل کے متصل متعجب منہ مجرور لفظا باء زائدہ کے ساتھ مرفوع محلا فاعل ہوگا یہ فعل واحد ہمیشہ رہے گا جمع کے لئے یہ بالاجماع فعل ہے۔

بصریین : کے نزدیک فعل امر ہے۔ لیکن معنی میں خبر ہے کیونکہ اس کا اصل فعل ماضی ہے۔ افعل کے وزن پر۔ پھر تبدیلی کر کے افعل امر کے صیغے میں لائے ہیں پھر امر حاضر معلوم کی نسبت اسم ظاہر کی طرف قبیح تھی اس لئے اس کے فاعل پر باء کو لائے وجوبا تاکہ مفعول بہ کی صورت پیدا ہوجائے لیکن یہ فاعل ہے مفعول بہ نہیں۔

فائدہ: متعجب منہ کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے اسمع بھم و ابصر (شعر)

جزی اللہ عنی و الجزاء بفضلہ

ربيعة خيرا ما اعف و اكرما

فائدہ لعدم تصرف هذين الفعلين امتنع ان يتقدم عليها معمولها و ان يفصل بغير ظرف و جار مجرور۔

فائدہ ان دو صیغوں کے استعمال کے لئے آٹھ شرائط ہیں۔ (۱) ان یکون فعلا

(۲) ان يكون ثلاثيا مجرداً۔

(۳)ان يكون متصرفا ۔

(۴)ان يكون معناه قابلا للتفاضل ۔

(۵)ان لا يكون مبنيا للمفعول۔

(۶)ان تكون تاما ۔

(۷)ان يكون مثبتا۔

(۸)ان لا يكون صفته على افعل فعلاء ۔

ضابطہ: اگر تعجب والا معنی لینا ہو غیر ثلاثی مجرد سے یا ثلاثی مجرد کے ان ابواب سے جن میں لون اور عجیب والا معنی ہو تو اس کی صورت یہ ہے کہ اشد ، اكثر ، اقوى اس جیسا اسم تفضیل کا صیغہ شروع میں لایا جائے پھر بعد میں اسی باب کے مصدر کو بطور تمیز لایا جائے۔ جیسے ما اشد حمرا اور (افعل به) کے لئے مجرور بالباء لایا جائے گا۔

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں افعال مقاربہ افعال مدح وذم اور افعال تعجب بتائیں۔

﴿ماكادويفعلون﴾

ما نافیہ۔ کادو فعل مقاربہ رافع اسم ناصب خبر۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا اسم۔ یفعلون فعل مضارع مرفوع بالواو لفظا۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ منصوب محلا خبر۔ فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ نعم العبد ایوب ﴾

نعم فعل مدح۔العبد مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم۔ ایوب مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔مبتدا خبر مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

﴿ اسمع بهم و ابصر ﴾

اسمع فعل تعجب امر بمعنی ماضی۔ باءزائدہ ہے۔ھم ضمیر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ۔واو عاطفہ ابصر فعل تعجب امر بمعنی ماضی۔ضمیر درو مستتر معبر بھو فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف۔معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ﴾

عسی فعل مقاربہ تامہ۔ان ناصبہ مصدریہ۔ یبعث منصوب بالفتحہ لفظاً فعل۔ك ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل مؤخر۔مقاماً موصوف۔محموداً صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مفعول فیہ۔ یبعث فعل اپنے فاعل ومفعول بہ ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر فاعل ہوا عسی کا۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

﴿ بئس المهاد جهنم ﴾

بئس فعل ذم۔ المھاد مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم۔ جھنم مخصوص بالذم مبتداء مؤخر۔مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ ما احسن الدین والدنیا اذا جتمعا ﴾

ما بمعنی ای شیء مرفوع محلا مبتداء۔احسن فعل تعجب ماضی معلوم۔ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ الدین منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف علیہ۔ الدنیا منصوب بالفتحہ تقدیراً معطوف معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ دال بر جزاء۔اذا ظرف فیہ شرطیہ غیر جازمہ۔اجتمعا فعل ماضی معلوم۔الف ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔شرط دال

برجزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿ ساء الرجل تارک الصلوۃ ﴾

ساء فعل ذم۔ الرجل مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبر مقدم۔ تارك مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ الصلوۃ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مخصوص بالذم مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ بئس العبد عبد طغی ﴾

بئس فعل ذم۔ العبد مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر مقدم۔ عبد مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف۔ طغی فعل ماضی معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مخصوص بالذم مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ حبذا زید راکباً ﴾

حب فعل مدح۔ ذا مرفوع محلاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبر مقدم۔ زید مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال۔ راکباً صیغہ اسم فاعل ضمیر در و مستتر معبر بھو فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال حال مل کر مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مااصبرھم علی النار ﴾

ما بمعنی ای شی مبتداء۔ اصبر فعل تعجب۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلاً فاعل۔ ھم ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ علی حرف جارہ۔ النار مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل کے۔ فعل تعجب اپنے فاعل و مفعول بہ و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ بئس العالم غیر عامل علی علمه ﴾

بئس فعل ذم۔ العالم مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر خبر مقدم۔ ھو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ عامل مجرور بالکسرہ لفظاً صیغہ اسم فاعل۔ ضمیر در و مستتر مجر ہو مرفوع محلا فاعل۔ علی حرف جارہ۔ علم مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف لغو متعلق صیغہ اسم فاعل کے صیغہ صفت کا اپنے فاعل و متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مخصوص بالذم مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿بئس مثوی المتکبرین﴾

بئس فعل ذم۔ مثوی مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف۔ المتکبرین مجرور بالیاء لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (مخصوص بالذم محذوف ہے)

﴿ نعم الماھدون ﴾

نعم فعل مدح۔ الماھدون مرفوع بالواو لفظاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ (مخصوص بالمدح محذوف ہے)

باب سوئم در عمل اسمائے عاملہ

متن باب سوئم در عمل اسمائے عاملہ و آں یازدہ قسم است

اب تک افعال عاملہ کی بحث تھی۔ اب اسمائے عاملہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔

قسم اول اسمائے شرطیہ بمعنی اِن و آں نہ است اسمائے شرطیہ جازمہ نو ہیں (اِن) شرطیہ کی طرح عمل کرتے ہیں۔ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

ادوات شرط جازمہ گیارہ ہیں۔

(۱) اِن یہ اصل الباب ہے۔ یعنی شرطیہ جازمہ ہونا ان کے لیے ہے اور باقی اس ان کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے اسماء شرط بنتے ہیں اسی وجہ سے یہ مبنی ہیں سوائے ای کے۔ تو ام الباب اِن ہو گیا۔ پھر ان سب اسمائے شرطیہ کی چھ قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: جو محض شرط کے معنی پر دلالت کرے اور یہ دو ہیں۔ (۱) ان (۲) اذما۔

فائدہ: اذما میں اختلاف ہے۔ امام سیبویہ اور جمہور کے نزدیک حرف ہے اور بعض کے نزدیک یہ اسم ہیں۔

دوسری قسم: جو ذوی العقول پر دلالت کرے پھر معنی شرط کو متضمن ہو وہ من ہے۔

تیسری قسم: جو ذوی العقول پر دلالت کرے پھر معنی شرط کو متضمن ہو یہ دو ہیں ما اور مهما۔

فائدہ: مهما میں متعدد اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ مهما بسیطی ہے جس کا وزن فعلی ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کے آخر میں الف تانیث ہے اسی وجہ سے نکرہ ہونے کے باوجود تنوین داخل نہیں ہوتی۔ دوسرا قول۔ امام خلیل کا ہے۔ مهما ماجزائیہ اور مازائدہ سے مرکب ہے جیسے متی ما میں پھر پہلے الف کو ھا سے بدل دیا قرب المعنی کی وجہ سے۔ اور بھی اقوال ہیں لیکن قول اول بساعت کا راجح ہے۔ اس لیے کہ ترکیب پر کوئی دلیل نہیں البتہ اشمونی نے خلیل کے قول کو راجح قرار دیا ہے۔ اگر اس کا اصل ماما ہوتا تو اسی اصل پر کبھی تو نطق ہوتا۔

فائدہ: بعض نے مهما کو حرف قرار دیا ہے لیکن راجح یہ ہے کہ یہ اسم ہے۔ جس پر دلیل قول باری تعالیٰ ہے مهما تاتنا به من اية کہ مهما کی طرف ضمیر راجع ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ ضمیر نہیں راجع ہو سکتی مگر اسم کی طرف۔

چوتھی قسم: وہ اسماء جو زمانے پر دلالت کریں پھر معنی شرط کو متضمن ہوں یہ دو ہیں متی اور ایان۔

پانچویں قسم جو مکان پر دلالت کریں پھر معنی شرط کو متضمن ہوں یہ تین ہیں۔ (۱) این (۲)

انی(۴)حیث ما۔

چھٹی قسم جواقسام اربعہ سابقہ کے درمیان متردد ہو وہ ایک ہے ای۔ اگر اس کا مدار مضاف الیہ پر ہے اگر ذوی العقول کی طرف مضاف ہوتو من کے باب سے ہے۔جیسے ایھم یقم اقم اور اگر غیرذوی العقول کی طرف ہےتو باب ما سے ہوگا جیسے ای الرواب ترکب ارکب اگر ظرف زمان کی طرف مضاف ہوتو باب متی سے ہوگا جیسے ای یوم تصم اصم اور اگر ظرف مکان کی طرف مضاف ہے تو پھر باب این سے ہوگا جیسے این مکان تجلس اجلس۔(شرح شذوزالذھب صفحہ ۳۰۹ شرح الشذور)

یہ اسماءشرطیہ دو اسموں پرداخل ہوتے ہیں۔

وجہ تسمیہ شرط کوشرط اس لیے کہتے ہیں کہ شرط کا معنی ہے علامت۔چونکہ یہ بھی فعل ثانی کے وجود پر علامت ہوتی ہے اس لیے اس کوشرط کہا گیا ہے اور اجزاء کو جزا اس لیے کہتے ہیں کہ یہ جزائے اعمال کے ساتھ مشابہ ہے جیسے عمل پر جزا مرتب ہوتی ہے اسی طرح فعل اول پر جزا مرتب ہوتی ہے۔اور اس کو جواب شرط بھی کہتے ہیں اسی لیے کہ یہ مشابہ ہے سوال کے جواب کا دونوں کا حوالہ(شرح شذوارلذھب اور ھمع الھوامع)

پس بدانی (من و ما ای) ز اسمائے

شرط

بر خلاف باقی از معنی ظرفیہ جدا

ای من ء ھر دو بدانی بھر ذو

العقلندخاص

از برائے غیر ذو العقول آمد

استعمال ما

حیثما، و اینما، انی بود ظرف المکان

پس دوب مھما، و اذما، متی ظرف

الزملن

فائدہ عندالبعض (کیف) اور (لو) کبھی کبھی جزم دیتے ہیں لیکن یہ شاذ ونادر ہے

من: اکثر ذوی العقول کے لئے آتا ہے اور (من) شرط کے علاوہ دوسرے معانی کے لئے بھی آتا ہے جس کی تشریح جواہرات شرح المفردات میں دیکھیے۔

ما: اکثر غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔

(مھما) جو اصح قول پر اسم غیر ظرف ہے اس لیے کہ اس کا اصل ماما تھا اب یہ حکم بھی ما کا رکھتا ہے

فائدہ یہ ہے کہ جزاء میں ضمیر کا لانا لازمی اور ضروری ہے جو راجع ہو ان اسمائے شرطیہ کی طرف تا کہ احتیاج پیدا ہو شرط کیطرف اگر ضمیر نہیں تھا تو ں قدر نکالنا پڑے گا

الترکیب: ان کی تینوں کی ترکیب یہ ہوگی۔ کہ اگر انکے مابعد میں فعل متعدی ہو اور عمل کی استعداد رکھتا ہو یعنی مفعل ذکر ہو تو یہ مفعول بہ بنیں گے۔ جیسے من تضرب اضرب۔ اور اگر قابل عمل نہیں یعنی مفعول ذکر ہو یا فعل لازمی ہو تو ان دونوں صورتوں میں یہ مبتداء ہونگے ۔

ضابطہ: اور اسکی خبر میں تین قول ہیں (۱) خبر صرف شرط ہے (۲) صرف جزاء ہے (۳) دونوں ملکر ہیں۔

ای: یہ لازم الاضافت ہے۔ یہ اپنے مضاف الیہ کے تابع ہوتا ہے۔

اگر مضاف الیہ مصدر تھا تو پھر مابعد فعل کیلئے مفعول مطلق ہوگا۔ خواہ فعل تام ہو یا قاصر۔ مثال جیسے ای ضربة ضربت ۔

اگر مضاف الیہ ظرف ہو تو یہ مابعد فعل کے لیے مفعول فیہ ہوگا۔

اور اگر مضاف الیہ ان دونوں کے علاوہ تو پھر اس کے مابعد عمل کی استعداد ہو تو یہ مفعول بہ واقع ہوتا ہے۔ اور اگر قابل عمل نہیں تو یہ مبتداء واقع ہوتا ہے اور مابعد خبر ہوتا ہے۔

مجرور بالحرف الجار۔ جیسے بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور بمن تاکل اکل

اذما حرف ہے اور ان کا مرادف ہے جس کے لئے کوئی اعرب نہیں۔

اور باقی اسماء جو ظرفیت کیلئے آتے ہیں۔اگر ان کے بعد فعل تام ہو تو یہ ان کیلئے مفعول فیہ ہونگے۔اگر فعل قاصر ہو تو اس کی خبر کو دیکھا جائے گا کہ وہ جامد ہے یا مشتق۔اگر مشتق ہو تو یہ ان کیلئے مفعول فیہ بنے گا۔اور اگر جامد ہو تو فعل قاصر کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے مجبوراً۔

یہ مضاف واقع نہیں ہوتا لیکن حیث لازم الاضافت ہے جب اس پر ما کافہ متصل ہو گیا تو اس کو اضافت سے منع کرتا ہے۔

فائدہ اذا یہ غیر جازمہ ہے لیکن کبھی کبھی شعروں میں جزم کرتا ہے۔یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اپنی شرط کی طرف اور شرط مضاف الیہ واقع ہوتا ہے۔اور یہ اپنے شرط میں عمل کرتا ہے کیونکہ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ میں عمل کرتا ہے پھر مضاف اور مضاف الیہ مل کر جزاء کیلئے مفعول فیہ ہوتا ہے۔

ضابطہ: جملہ شرط کے لئے یہ ضروری ہے کہ فعل خبری متصرف غیر مقترن بقد، وماان النافیہ، ولن، سین وسوف۔

فائدہ شرط کے لیے چھ امور شرط ہیں۔

پہلی شرط فعل باعتبار معنی کے ماضی نہ ہو ان کنت قلته فقد علمته میں تاویل کی جائے گی اس کا معنی ہے ان یتبین انی کنت قلته فقد علمته۔

دوسری شرط :فعل خبری ہو طلبی نہ ہو لہذا امر نہی وغیرہ شرط واقع نہیں ہو سکتے۔

تیسری شرط :فعل جامد نہ ہو لہذا عسی لیس وغیرہ شرط واقع نہیں ہو سکتے۔

چوتھی شرط :مقرون بتنفیس نہ ہو یعنی سن سوف داخل نہ ہو۔

پانچویں شرط: مقرون بقد نہ ہو۔

چھٹی شرط :مقرون بحرف نفی نہ ہو۔یعنی مقرون بمانافیہ اورلن نافیہ نہ ہو اگر لم اور لا کے ساتھ مقرون ہو تو پھر جائز ہے جیسے وان لم تفعل فما بلغت رسالته۔

دوسری مثال الا تفعلوه تكن فتنة فی الارض۔

ضابطہ: برائے فاجزائیہ جوابیہ کل جواب یمتنع جعله شرطا فان الفاء تجب فیه ہر وہ جزاء جس کا شرط بنا ممتنع ہو تو اس پر فا کا لانا واجب ہے اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) جزاء جملہ اسمیہ ہو۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، من یطلق لسانه بذم الناس فلیس له واقٍ من السنتهم ۔

(۲) خبر جملہ طلبیہ ہو یعنی امر یا نہی استفہام ہو۔ جیسے ان کنتم تحبون الله فاتبعونی ۔

(۳) فعل جامد ہو۔ جیسے ان ترنی، انا اقل منك ما لا وولد۔ فعسی ربی ان یوتین خیرا من جنتك۔

(۴) ماضی مقرون بہ قد ہو۔ جیسے ان یسرق فقد سرق اخ له۔

(۵) مضارع مقرون بہ حرف تنفیس ہو۔ جیسے ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم الله۔

(۶) مضارع منفی بلن ہو۔ جیسے من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه۔

(۷) ماضی منفی بہ ما ہو۔ جیسے فان تولیتم فما سالتکم من اجر۔

اور دو صورتوں میں جائز ہے (۱) مضارع مثبت ہو۔ جیسے ان تضربنی اضربك، فاضربك۔

(۲) مضارع منفی لا کے ساتھ ہو۔ جیسے ان تشتمنی فلا اضربك، لا اضربك

اور ایک صورت میں فاء کا لانا ناجائز ہے

(۱) جزاء ماضی ہو بغیر (قد) کے۔ جیسے من دخله کان امنا۔

ضابطہ: کبھی فاجزائیہ کی جگہ (اذا) لایا جاتا ہے۔ جیسے ان تصبهم سیئة بما قدمت ایدیهم اذا هم یقنطون۔

فائدہ: یہ ہے کہ جزاء میں ضمیر کا لانا لازمی اور ضروری ہے جو راجع ہو ان اسمائے شرطیہ کی طرف تاکہ احتیاج پیدا ہو شرط کیطرف اگر ضمیر نہیں تھا تو مقدر نکالنا پڑے گا۔

قاعدہ: یہ ہے کہ کبھی قسم اور شرط دونوں ایک ساتھ جمع ہوتا ہے اور مابعد میں ایک جملہ ذکر ہوتا ہے اب قسم جواب چاہتا ہے ور شرط جزاء تو اس میں قانون یہ ہے کہ جو مقدم ہو مابعد کو اس کا معمول

بنائے گ۔ اگر قسم مقدم تھا تو مابعد جواب ہوگا اور جزا محذوف نکالیں گے اور اگر شرط مقدم تھا تو مابعد جزاء ہوتا ہے جواب قسم محذوف نکالے گے۔ اس کی مثال جہاں قسم مقدم ہو۔ مثال جیسے و لئن اشرکت **لیحبطنّ عملك** اب و لئن پر جولام آیا ہے اس کو لام موَطہ کہتے ہیں۔ یعنی یہ کلام یہ کہتا ہے کہ یہاں پر قسم محذوف ہے تقدیر عبارت اس طرح ہوگا و الله ان اشرکت لیحبطن **عملك** تو یہاں پر جواب قسم نکالے گے۔

اور ان شرطیہ ہے وہ جزاء چاہتا ہے تو اب قسم مقدم ہے اس وجہ سے مابعد و جواب قسم ہوگا اور جزاء محذوف نکالے گے تقدیر عبارت اس طرح ہوگا۔ و الله ان اشرکت لیحبطن **عملك** اور جزاء **لیحبط عملك** ہوگا۔ اس کی۔ مثال جیسے شرط مقدم ہو۔ ان ضربت و الله اضرب اب یہاں پر اضرب جزاء ہوگا۔ شرط مقدم کیلئے اور جواب قسم محذوف نکالے گے تقدیر عبارت اسطرح ہوگا۔ ان ضربت و الله اضرب اضربنّ۔

قاعدہ: یہ ہے کہ کبھی شرط اور قسم جمع ہوتے ہیں اور شرط مقدم ہوتا ہے اور قسم موخر۔ اور مقرونبا الفاء ہوتا ہے۔ اور مابعد میں ایک جملہ ذکر ہوتا ہے۔ مثال جیسے ان ضربت فوالله اضربنّ اب یہاں پر قسم اپنے جواب کے ساتھ مل کر پھر جزاء ہوتا ہے۔ شرط کیلئے۔

قاعدہ: کبھی دو شرط اکھٹے جمع ہوتا ہے بغیر کسی حرف عطف کے اور مابعد میں ایک جملہ ذکر ہوتا ہے وہ جزاء ہوگا پہلی شرط کیلئے اور دوسرا معتا حال ہوگا۔ پہلی شرط سے اس کی مثال۔ شعر۔

ان تستغیثو بنا ان تذعروا

تجدو امنا معا قل عززا نها الکرم

اب ان تستغیثوا پہلی شرط ہے مابعد جملہ جزا ہوگا ان کیلئے اور ان تذعروا جو کہ دوسری شرط ہے یہ حال ہے پہلے شرط سے

ضابطہ: شرط و جزاء کے بعد مضارع مقرون بالفاء یا بالواو ہو تو اس کو تین وجہ پڑھنا جائز ہے مزید ضوابط قدۃ العامل میں دیکھیے۔

فائدہ کیف شرط کا معنی دیتا ہے۔ایک شرط کے ساتھ کہ اس کے دونوں فعل لفظ اور معنی میں متفق ہوں جیسے کیف تصنع اصنع لہذا کیف تجلس اذھب کہنا بالاتفاق غلط ہوگا کوفین کے نزدیک یہ مطلقاً جازم ہے۔ اور عند البعض اگر ما کے ساتھ مقترن ہو تو جازم ہوگا (شرح شذور الذھب)

فائدہ حیث اور اذ جب ما سے مجرد ہوں تو جازم نہیں ہوں گے۔

عربی **قال سیبویه سالت الخلیل عن قوله کیف تصنع اصنع فقال هی مستکرهة ولیست من حروف الجزاء بمخرجها علی الجزاء لان معناها علی ای حال** لکن اکن کتاب سیبویہ۔جس کتاب کے نام پر ال ہو وہ سیبویہ کی کتاب ہوگی یعنی اس سے مراد سیبویہ کی کتاب ہوتی ہے۔(جلد نمبر ۳ صفحہ ۶۰ ھمع العوامع)

﴿ التمرين ﴾

ذیل کی مثالوں میں شرط و جزاء کی تعیین کرو اور اسمائے شرطیہ کا عمل بتاؤ نیز ترجمہ و ترکیب بھی کریں

﴿ من يطع الرسول فقد اطاع الله ﴾

من اسم شرط مرفوع محلاً مبتداء۔ یطع مجزوم بالسکون فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ الرسول منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ شرط۔فا جزائیہ۔قد حرف تحقیق اطاع فعل ماضی معلوم۔ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔لفظ اسم جلالت منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء ہوئی۔شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿ من يؤت الحكمة فقد اوتي خيراً كثيراً ﴾

من اسم شرط مرفوع محلا مبتداء۔یؤت فعل مضارع مجزوم بحذف لام۔ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا نائب فاعل۔ الحکمة منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ شرط۔فا جزائیہ۔ قد حرف تحقیق۔اوتی فعل ماضی مجہول۔ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا

نائب فاعل۔ خیرا منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف۔ کثیراً منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے نائب فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔ شرط جزاءمل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ پھر جملہ شرطیہ خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداخبر مل کر جملہ خبر اسمیہ خبریہ۔

﴿ماتنفقوا من خیر فلانفسکم﴾

ما شرطیہ ممیز۔ یاذ والحال۔ یا موصوف۔ من خیر تمیز یا حال یا صفت۔ تو ممیز تمیز یاذ والحال حال یا موصوف صفت مل کر شرطیہ جازمہ مفعول بہ ہوا تنفقوا مجزوم بحذف نون فعل کے لئے۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل فاعل مفعول بہ مقدم سے مل کر شرط۔ فا جزائیہ۔ لام جارہ۔ انفس مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ کم مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثابت کے خبر مقدم۔ (مبتداء محذوف) ھو مرفوع محلاً مبتداء۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ جزاء شرط وجزاءمل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

﴿من کثر کلامہ کثر خطاہ ٥﴾

من اسم شرط مرفوع محلاً مبتداء۔ کثر فعل ماضی معلوم۔ کلام مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرط۔ کثر فعل ماضی معلوم۔ خطاء ہ مرکب اضافی مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا۔ شرط جزاءمل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿من حفر بیراً لاخیہ وقع فیہ﴾

من اسم شرط مرفوع محلاً مبتداء۔ حفر فعل ماضی معلوم۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلاً فاعل۔ بیرا منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ لام جارہ۔ اخی مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف۔ ی ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف لغو متعلق حفر فعل کے۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرط۔ وقع فعل ماضی معلوم۔ ضمیر مستتر ھو فاعل فی حرف جارہ۔ ہ ضمیر مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل کے۔ فعل اپنے

فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔

﴿من ابصر عیب نفسه فقد شغل عن عیب غیره﴾

من اسم شرط مرفوع محلا مبتداء۔ ابصر فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ عیب منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ نفس مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ خبر ہوئی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرط۔ فا جزائیہ قد حرف تحقیق غیر عاملہ۔ شغل فعل ماضی معلوم۔ ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ عن حرف جر۔ عیب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ غیر مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ ہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق شغل فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا ہوئی۔ شرط وجزا مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

﴿من قنع شبع﴾

من شرطیہ۔ قنع فعل۔ ضمیر مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر شرط۔ شبع صیغہ فعل ماضی معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔

﴿من سكت سلم﴾

من اسم شرط۔ سکت فعل۔ ضمیر مستتر فاعل فعل فاعل۔ فعل فاعل مل کر شرط۔ سلم صیغہ فعل ماضی معلوم۔ ضمیر مستتر معبر بہ ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ جزا شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿متى تعص الله تسود قلبك﴾

متی اسم شرط جازم منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم۔ تعص فعل مضارع فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرف علت۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل۔ لفظ اللہ منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔ تسود فعل مضارع معلوم مجزوم۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل۔ قلب مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ك ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا۔ شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿اینما تکونوا یات بکم الله﴾

اینما اسم شرط۔ تکونوا فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف نون۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر شرط۔ یات فعل مضارع معلوم۔ با حرف جر۔ کم ضمیر مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یات کے۔ لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿حیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ﴾

حیثما اسم شرطیہ ظرفیہ۔ کنتم فعل تام۔ تم ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فولوا فعل امر حاضر معلوم۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ وجوہ منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ کم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل مفعول فیہ فعل۔ شطرہ مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء ہوا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔

﴿اینما تولوفثم وجہ الله﴾

اینما اسم شرطیہ ظرفیہ۔ تولوا فعل تام۔ واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ فا جزائیہ۔ ثم مبنی بر فتحہ مفعول فیہ خبر مقدم محذوف کے لئے۔ وجہ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل مبتداء۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔

﴿انی لک ھذا﴾

انی ظرف مفعول فیہ خبر مقدم محذوف کے لئے۔ لام۔ حرف جر۔ ك ضمیر مجرور محلا۔ جار مجرور مل

کر متعلق ہے خبر مقدم محذوف کے لئے۔ ھذا اسم اشارہ مبتداء مؤخر۔ مبتداء۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿این تذھبون﴾

این ظرف مقدم۔ تذھبون فعل بفاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ای شئی تشتھی﴾

ای اسم موصول مضاف۔ شئی مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ تشتھی فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿شتان زیدو عمرو﴾

شتان اسم فعل بمعنی افترق۔ افترق فعل ماضی معلوم۔ زید معطوف علیہ واو عاطفہ۔ عمرو معطوف۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملیہ فعلیہ خبریہ۔

﴿حیھل الصلوۃ﴾

حیھل بمعنی ایت۔ ایت فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ الصلوۃ منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملیہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿یقولون متی ھو﴾

یقولون مرفوع بالواو لفظا فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ قول۔ متی مبتداء۔ ھو خبر۔ مبتدا خبر مل کر مقولہ۔ قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اذا ماتفعل شرا تندم﴾

اذاما ظرف یہ متضمن معنی شرط۔ تفعل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ شرا منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔ شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿مھما تنفق فی الخیر یخلفہ اللہ﴾

ظرفیہ متضمن معنی شرط۔تنفق فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔فی حرف جر۔خیر مجرور بالکسرہ لفظا جار مجرور ظرف لغو متعلق سے تنفق کا۔فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔یخلف فعل مضارع معلوم۔ہ منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿متی تسافر اسافر معہ﴾

متی ظرفیہ متضمن معنی شرط۔تسافر فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔اسافر فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔مع مضاف۔ہ مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔شرطجزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿ایان تناد اجبک﴾

ایان ظرفیہ متضمن معنی شرط۔تناد فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔اجب فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ک منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿این تذھب اصحبک﴾

این ظرفیہ متضمن معنی شرط۔تذھب فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔اصحب فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿انی ینزل ذوالعلم یکرم﴾

انی ظرفیہ متضمن معنی شرط۔ینزل فعل مضارع معلوم۔ذو العلم مضاف مضاف الیہ مل کر

فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔ یکرم فعل مضارع مجہول۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا نائب فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔ شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿حیثما ینزل مطر اینم الزرع﴾

حیثما ظرفیہ متضمن معنی شرط۔ ینزل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ مطر منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شر ط۔ ینم فعل مضارع معلوم۔ الزرع مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل اپنی فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔ شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿کیفما تعامل صدیقک یعاملک﴾

کیفما ظرفیہ متضمن معنی شرط۔ تعامل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ صدیق مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ یعامل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء ۔ شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿ای بستان تدخل تتبهج﴾

ای ظرفیہ شرطیہ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ بستان مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ تدخل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر مبتداء خبر مل کر شرط۔ تَتَبَهَّجْ فعل مضارع معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنی فاعلسے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔ شرط جزاء مل کر جملہ اسمیہ شرطیہ۔

قسم دوئم و سوم اسمائے افعال ۔

فائدہ: نحاۃ کا یہ اصول ہے کہ جب ایک شیٔ دوسری شیٔ کے معنی کو متضمن ہو۔ لیکن احکام لفظیہ میں متحد نہ ہو بلکہ مختلف ہو۔ تو اس کا نام دوسری شیٔ والا رکھدیتے ہیں۔ البتہ اس نام کے شروع میں لفظ اسم بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً مصدر اور اسم مصدر اسی طرح جمع اسم جمع وغیرہ۔ یہاں پر بھی

ایسے کیا گیا ہے۔

اسمائے افعال کی وضع کا مقصد: یہ اسماء چند مقاصد کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

(۱) اختصار حاصل کرنے کے لیے۔ جس طرح روید مذکر و مؤنث۔ اور واحد و تثنیہ و جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بخلاف امہل کے

(۲) دوام واستمرار کا معنی حاصل کرنے کے لیے۔ جسطرح نزال کو انزل سے معدول کیا گیا ہے۔

(۳) استعجاب کے لیے۔ هیهات هیهات لماتوعدون ۔ یعنی وہ بات بہت دور ہوگئی۔ یہ معنی بعد سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اور شتان میں افتراق کی پائی جاتی ہے۔ جو افترق میں نہیں۔ اور سرعان میں تعجب کے معنی ہیں۔ جو سرع میں نہیں۔

اسمائے افعال کا عمل: اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے افعال بمعنی ماضی۔ یہ اپنے مابعد کو بنا بر فاعلیت رفع دیتے ہیں اور تین ہیں هیهات۔ شتان۔ سرعان۔

(۲) اسمائے افعال بمعنی امر۔ یہ اپنے بعد والے اسم کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ اسمائے افعال جس فعل کے معنی میں ہوں گے انہی والا عمل کریں گے اور اسی طرح ان کا متعدی اور لازمی ہونا بھی ان افعال پر موقوف ہے لیکن فرق یہ ہے کہ ان کا معمول مقدم نہیں ہو سکتا اور کسائی کے نزدیک جائز ہے اگر مقدم ہو تو اس کی تقاویل کر دی جائے گی۔ جیسے کتاب الله علیکم یہ (علیکم) کا معمول نہیں بلکہ اس کا عامل اس سے پہلے (علیکم) مقدر ہے۔

دوسرا فرق: یہ ہے کہ اسمائے افعال علامت تذکیر و تانیث تثنیہ و جمع کو قبول نہیں کرتے۔

فائدہ: یہ اسماء لا محل لہا من الاعراب ۔

اسمائے افعال کے عمل کے اعتبار سے بحث ہے۔

اسمائے افعال تعدی اور لزوم میں افعال کا حکم رکھتے ہیں غالبًا غالبًا کی قید لگا کر یہ فائدہ بتادیا کہ امین فعل متعدی کا نائب ہے۔ لیکن اس کا مفعول نہیں ہے۔ (تسہیل ۔اشمونی صفحہ ۳۰۲)

فائدہ: اسمائے افعال میں ضمیر کے لیے علامت ظاہر نہیں ہوتی جیسے صه واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث

وغیرہ سب کے لیے ہیں واحد ہے تب بھی صہ اور تثنیہ ہے تب بھی صہ تو ظاہری کوئی علامت نہیں ہے۔نہ تثنیہ کی اور نہ جمع کی (اشمونی)

فائدہ: اگر اسم فعل مشترک ہو متعدد افعال میں تو اس کو اس فعل کے اعتبار سے استعمال کیا جائے گا جیسے **حیهل الثریدہ** بمعنی **ایت الثرید حیهل** بمعنی **اقبل** ہو تو علی کے ساتھ استعمال ہوگا۔جیسے **حیهل علی الخیر بمعنی اقبل علی الخیر** اوراشرع کے معنی میں ہو جیسے **اذا ذکر الصالحون فحیهل بعمر** (اوضح المسالک صفحہ۱۲۰)

اسمائے افعال کے احکام

پہلا حکم: اسمائے افعال مضاف واقع نہیں ہو سکتے جس طرح ان کا فعل مضاف واقع نہیں ہو سکتا۔

سوال: بله زید روید زید یہ مضاف واقع ہیں جسکی وجہ سے زید مجرور ہے۔

جواب: ہ بله اور روید مصدر ہیں جن پر فتحہ اعرابی ہے۔اور جس وقت بله زید اور روید زید کہا جائے تو اس صورت میں دونوں اسم فعل ہیں جن پر فتحہ بنائی ہے۔

دوسرا حکم: ان کا معمول ان پر مقدم نہیں ہوسکتا اس لیے کہ یہ عامل ضعیف ہیں **انا** کا عمل فعل کی نیابت کی وجہ ہوتا ہے لیکن امام کسائی کے نزدیک تقدیم جائز ہے جس پر دلیل باری تعالی کا فرمان ہے۔ کتاب الله علیکم اسی طرح دوسری مثالوں کا جواب یہ ہوگا کہ تعبیر یعنی تاویل کی جائے گی کہ کتاب الله فعل محذوف کا مفعول بہ ہے۔

تیسرا حکم: فعل مضارع اسمائے افعال بمعنی امر کے جواب میں فعل مضارع مجزوم ہوگا لیکن منصوب نہیں ہوگا۔لہذا صہ فا حدثك غلط ہے۔مضارع کو منصوب پڑھنا غلط ہے۔

فائدہ رویدك ۔بلهہ اس میں دو احتمال ہیں پہلا احتمال کہ یہ دونوں اسم فعل ہوں مبنی برفتحہ اور ك حروف خطاب ہوں لامحل لها من الاعراب۔ دوسرا احتمال۔مصدر ہوں مبنی برفتحہ اور معرب بالفتح ہوں اس صورت میں روید کے کاف میں دو وجہیں ہیں۔(۱) یہ فاعل ہو(۲) یہ

مفعول ہو۔ پہلے دو احتمال تو اس صورت میں تھے کہ رويد اور بله میں طلب کا معنی ہو یعنی فعل امر کے معنی میں ہوں اگر طلب کے معنی سے خالی ہو جائے تو یہ دونوں اسم ہوں گے بمعنی کیف اور مابعد ان کا مرفوع ہوگا اور حدیث میں آتا ہے۔

اعدت لعبادی الصالحین مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولاخطر علی قلب بشر ذخراً من بله ما اطلعتم علیه۔ اس حدیث میں یہ بله معرب مجرور ہے اور معانی مذکورہ سے خالی ہے۔ اور رويد حال بھی واقع ہوتا ہے جیسے سارو رويدا یہ فاعل سے حال واقع ہے۔ بعض نے مصدر محذوف کی ضمیر سے اور بعض نے مصدر کی صفت بنایا ہے۔

﴿ اسم فاعل ﴾

قسم چہارم اسم فاعل ۔ وہ اسم مشتق ہے جس کے ساتھ معنی مصدر یہ بطور حدوث کے قائم ہو نہ بطور ثبوت کے۔

فائدہ: المعنی الحدث هو الامر الطاری الذی یحدث و یزول من غیر ان یدوم او یطول ثباته و بقاء ه حتی یقارب الدائم ومن غیر ان یشمل الماضی۔

عمل: اسم فاعل دو قسم پر ہے۔ (۱) مقرون بالام (۲) مجرد عن الام۔

مقرون باللام کے عمل کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ بلکہ فعل کی طرح زمانہ ماضی، حال، استقبال اور تمام معمولات یعنی فاعل ضمیر ہو یا مفعول مطلق، لہ، فیہ، حال، تمیز وغیرہ میں عمل کرتا ہے۔ جیسے جاء المعطی المساکین امس اوالان اوغدا۔

مجرد عن اللام : فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ باقی تمام معمولات میں بلاشرط عمل کرتا ہے فاعل اسم ظاہر میں عمل کے لئے تین شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو۔

دوسری شرط: اسم فاعل موصوف نہ ہو۔

تیسری شرط: تصغیر کا صیغہ نہ ہو۔

اور مفعول بہ میں عمل کے لیے دو شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: زمانہ حال یا استقبال ہو۔ اس لیے کہ اسم فاعل مضارع کی مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا ہے۔ اور مضارع کے ساتھ اس صورت میں دو مشابہتیں ہو جاتی ہیں شبہ لفظی بھی اور شبہ معنوی بھی اور زمانہ ماضی کی صورت کی مشابہت نہیں رہتی البتہ اسم فاعل اگر بمعنی ماضی ایسا ہو۔ جس کی جگہ مضارع کا واقع ہونا درست ہو تو وہ بھی عمل کر سکتا ہے۔ جیسے وکلبھم باسط ذراعیہ بمعنی یبسط ذراعیہ (حضری جلد نمبر۲ صفحہ ۲۵) (صفحہ ۲۶ جلد نمبر۲ حضری)۔ خضری۔ الہمع۔ شرح التصریح۔

دوسری شرط: چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو۔

(۱) مبتداء ہو۔ جیسے زید قائم ابوہ۔

(۲) موصوف ہو۔ جیسے ھذا رجل مجتھد ابناءہٗ۔

(۳) موصول ہو۔ جیسے جاء نی القائم ابوہٗ۔

(۴) ذوالحال ہو۔ جیسے جاء نی زید راکبا غلامہ فرساً۔

(۵) نفی ہو۔ جیسے قائم زید۔

(۶) استفہام ہو۔ جیسے اضارب زید عمراً۔

فائدہ: جس طرح مذکور پر اعتماد ہوتا ہے ایسے مقدر پر بھی۔ جیسے مختلف الوانہٗ ای صنف" مختلف یا طالعا جبلا ای یا رجلا طالعا۔"

فائدہ: ۔ اسم فاعل میں ضمیر متکلم مخاطب غائب میں سے مقام کے مناسب پر۔

فائدہ: اگر اسم فاعل سے ثبوت کا معنی مراد ہو تو وہ اسم فاعل صفت مشبہ جیسا عمل کرے گا کہ فاعل سببی کو رفع اور تشبیہ یعنی مفعول بہ خود نہ ہو لیکن اس اسم فاعل کے بعد ایسا اسم ہو جو منصوب ہو مشبہ بالمفعول بہ کی بنا پر نصب دے گا اگر معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہو تو تمیز کی بنا پر نصب دے گا یا بالاضافت جر دے گا۔ (شرح التصریح جلد نمبر۲ صفحہ ۲۰)

فائدہ: اگر اسم مفعول سے معنی ثبوت کا مراد ہو تو یہ فاعل کی بنا پر رفع دے گا اور تشبیہ بالمفعول کی بنا

پر نصب دے گا اگر معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہو تو تمیز کی بنا پر نصب دے گا یا اضافت کی وجہ سے جر دے گا۔ (شرح التصریح صفحہ ۲۳ جلد نمبر ۲)

صفت مشبہ جس کو نصب دیتا ہے اس کو شبہ مفعول بہ کہتے ہیں۔

فائدہ تحول صیغة فاعل للمبالغة الی فعال او فعول او مفعال بکثرہ و الی فعیل او فعل بقلة فیعمل عمله بشر موطہٖ

اسم مبالغہ اسم فاعل کی طرح ان شرائط کے ساتھ عمل کرتے ہیں لیکن فَعَّال اور فَعُول مِفعَال کا عمل کثیر ہے اور فَعِیل فَعِل کا عمل قلیل۔

قسم پنجم، اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو دلالت کرے اس ذات پر جس پر فعل واقع ہو اس کے احکامات اسم فاعل کی طرح ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ یہ فاعل کے بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

قسم ششم، اسم مشبہ صفت مشبہ وہ اسم ہے جو مشتق ہو مصدر لازمی سے اور اس کے ساتھ معنی مصدر یہ قائم ہو بطور ثبوت کے۔

شرائط عمل پہلی شرط اس کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر معتمد ہو۔ دوسری شرط صفت مشبہ مصغر کا صیغہ نہ ہو۔ تیسری شرط موصوف بھی نہ ہو لیکن یہ شرائط اسم فاعل کی بحث میں بتا چکے ہیں فاعل اور شبہ مفعول میں عمل کرنے کے لئے ہیں ورنہ دیگر معمولات میں عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ یاد رکھیں صفت مشبہ الف لام پر معتمد نہیں ہوتی کیونکہ الف لام بمعنی الذی صفت مشبہ پر داخل نہیں ہوتا۔

نیز حال و استقبال کی شرط نہیں اس لئے کہ صفت مشبہ میں دوام و استمرار والا معنی ہوتا ہے

فائدہ صفت مشبہ کی استعمال کے لحاظ سے آٹھارہ صورتیں بنتی ہیں۔ بعض بہت عمدہ ہیں ان کو (احسن) کہتے ہیں اور بعض اس سے کم درجے کی ہیں۔ ان کو (حسن) کہتے ہیں اور بعض مختلف فیہ اور بعض قبیح ہیں۔ کس کی تفصیل یہ ہے کہ صفت مشبہ معرف بالام یا مفرد عن الام پھر اس کے معمول

کی تین صورتیں ہیں معمول معرف باللام یا مضاف ہو یا دونوں سے خالی ہو یہ چھ قسمیں ہوئیں پھر ہر معمول پر تین اعراب (۱) مرفوع ہو فاعل یا ضمیر مستتر سے بدل ہونے کی وجہ سے۔

(۲) منصوب وہ اگر معرفہ ہے تو شبہ مفعول کی بنا پر نکرہ ہے تو تمیز ہونیکی وجہ سے۔

(۳) مجرور اضافت کی وجہ سے، چھ کو تین سے ضرب دے دی جائے تو اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں جن میں سے نو احسن، دو حسن، ایک مختلف فیہ چار قبیح اور دو ناجائز ہیں۔

ضابطہ: جس صفت میں ایک ضمیر ہوگی وہ احسن اور جس میں دو ضمیریں ہوں گی وہ حسن اور جو خالی ہوگی وہ قبیح ہوگی، اور جو صفت مجرد عن الام مضاف ہو مضاف الی الضمیر کی طرف مختلف اور صفت معرف معرف باللام مضاف ہو طرف مضاف الی الضمیر کے یا صفت معرف باللام مضاف ہو ظرف ہو طرف مضاف الی الضمیر کے یا صفت معرف باللام مضاف ہو نکرہ کی طرف یہ دونوں ناجائز ہیں۔

نوٹ: اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان فرق ۔ (۱) صفت مشبہ لازم ہے اور اسم فاعل فعل لازمی اور متعدی دونوں سے۔

(۲) صفت مشبہ میں ثبوت و دوام اور اسم فاعل میں حدوث ہوتا ہے۔

(۳) صفت مشبہ کا فاعل فقط سببی ہے اور اسم فاعل کا سببی اور اجنبی دونوں ہوتے ہیں

(۴) صفت مشبہ کا معمول مقدم نہیں ہوسکتا اور اسم فاعل کا مقدم ہوسکتا ہے۔

یہاں چند مباحث ہیں۔

(۱) صفت مشبہ کی تعریف (۲) اوزان (۳) عمل (۴) صفت مشبہ کی صورتیں اس عبارت میں

صفت مشبہ کی تعریف : صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوتا کہ دلالت کرے اس ذات پر جس کے ساتھ یہ فعل بطور ثبوت اور دوام کے قائم جیسے حسن اس شخص کو کہا جاتا ہے جس میں حسن بطور دوام اور ثبوت کے قائم ہو یہی فرق ہے اسم فاعل اور صفت مشبہ میں اسم فاعل میں صفت عارضی اور صفت مشبہ میں صفت لازمی ہوا کرتی ہے۔

فائدہ: مشبہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ باب تفعیل سے جس کا معنی ہے تشبیہ دیا ہوا چونکہ اس کو اسم فاعل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ تثنیہ اور جمع اور تذکیر و تانیث کے صیغے آنے میں اسی وجہ سے اسکو صفت مشبہ کہا جاتا ہے من فعل لازم لا کر مصنف نے بتا دیا کہ صفت مشبہ فعل لازمی سے آیا کرتی ہے فعل متعدی سے نہیں آیا کرتی۔

فائدہ: صفت مشبہ کا وزن، صفت مشبہ کا صیغہ یہ اسم فاعل و اسم مفعول کے صیغے کے مخالف ہوتا ہے۔ یعنی صفت مشبہ کا صیغہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر نہیں آتا یہ جمہور نحویوں کے مسلک پر ہے اور صاحب الفیہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ اسم فاعل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ آتا ہے **علی سبیلاً لقلت** جیسے **شاهد** کا معنی **شهيد**۔

فائدہ: **صفت مشبه** کے اوزان بہت سارے ہیں جنکا تعلق سماع کے ساتھ ہے قیاس کو دخل نہیں لیکن شیخ رضی نے اس پر رد کیا ہے کہ صفت مشبہ جولون اور عیب والے معنے میں وہ ہمیشہ افعل کے وزن پر آتی ہے جیسے ابیض، اسود اعور، اعمی وغیرہ یہ تو قیاسی اوزان میں لہذا یہ قاعدہ کلیہ بنانا صحیح نہیں۔

صفت مشبه کا عمل: صفت مشبہ مطلقا اپنے فعل والا عمل کرتی ہے جس کے عمل کے لئے ایک شرط ہے کہ وہ پانچ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو، اس میں زمانہ حال یا استقبال کی شرط نہیں اسی طرح یہ لام موصول پر بھی معتمد نہیں ہوتا اور یہ بھی یاد رکھیں صفت مشبہ کا عمل اپنے فعل سے زائد ہے کیونکہ یہ اپنے معمول کو نصب بھی دیتا ہے شبہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر لیکن اس کا فعل لازمی وہ اپنے مفعول بہ کو ہرگز نصب نہیں دیتا۔

سوال: صفت مشبہ کے لئے زمانہ حال یا استقبال کی کیوں شرط نہیں اسی طرح یہ الف لام موصول پر کیوں معتمد نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے لئے یہ شرطیں آپ نے بتائی ہے۔

جواب: چونکہ **صفته مشبهه** کے اندر دوام اور ثبوت والا معنی ہوتا ہے اس کے لئے زمانہ حال یا استقبال کی شرط نہیں کیونکہ وہ تو حدوث کو مستلزم ہے اور الف لام موصول پر اعتماد اس لئے

نہیں ہوتا کہ بالاتفاق جو صفتہ مشبہ پر الف لام آتا ہے وہ موصول کا داخل نہیں ہوتا اس پر جب آتا نہیں تو وہ اعتماد کیسے پکڑ سکتا۔

صفت مشبہ کی اٹھارہ صورتیں ہیں

وجہ حصر: ہے کہ صیغہ صفت لام کیساتھ ہوگا یا مجرد عن اللام ہوگا پھر ان دونوں کا معمول مضاف ہوگا یا لام کے ساتھ ہوگا یا دونوں سے خالی ہوگا تو یہ چھ صورتیں ہوگیں پھر مذکورہ چھ صورتوں میں سے ہر ایک صورت میں تین احتمال ہیں کہ اسکا معمول مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور ہوگا تو تین سے چھ کو ضرب دی جائے تو مجموعی طور پر اٹھارہ صورتیں بنتی ہے۔

پہلی صورت: صفت مشبہ معرف باللام ہو اور اس کا معمول مضاف ہو اس سے تین صورتیں بنے۔

(۱) کہ معمول مرفوع ہو جیسے زید الحسن وجهه

(۲) معمول منصوب ہو جیسے الحسن وجهه

(۳) معمول مجرور ہو جیسے الحسن وجهه

دوسری صورت: صفت مشبہ معرف باللام ہو اور معمول بھی معرف باللام ہو تو اس کی بھی تین صورتیں بنے گی اعراب کی وجہ سے۔

(۱) مرفوع ہو جیسے الحسن الوجه

(۲) منصوب ہو جیسے الحسن لوجه

(۳) معمول مجرور ہو جیسے الحسن الوجه تین اور تین چھ ہوگی۔

تیسری صورت: صفت مشبہ معرف باللام ہو اور معمول اضافت اور الف لام دونوں سے خالی ہو تو اس کی بھی تین صورتیں بنے گی۔

(۱) معمول مرفوع ہو جیسے الحسن وجه

(۲) معمول منصوب ہو جیسے الحسن وجهاً

(۳) معمول مجرور ہو جیسے الحسن وجه

تو صیغہ صفت معرف باللام ہونے کی صورت میں یہ نو صورتیں بن گئیں۔
اور اسی طرح مجرد عن اللام ہونے کی صورت میں بھی یہی نو صورتیں بنے گی جس کی تفصیل کہ صیغہ صفت مجرد عن اللام اور معمول مضاف جس پر تینوں اعراب جائز
اور صیغہ صفت مجرد عن اللام اور معمول بھی، اس سے بھی تین صورتیں حاصل ہوئیں۔
اور صیغہ صفت مجرد عن اللام اور معمول معرف باللام تو معمول پر تینوں اعراب جائز ہونگے۔

اٹھارہ صورتیں کے احکام

اور صفت مشبہ کے مسائل اور صورتیں امتناع اور اختلاف اور قبح اور حسن اور احسن ہونے کے اعتبار سے پانچ قسم پر ہیں۔
جن میں سے دو صورتیں ممتنع ہیں۔

امتناع کی پہلی صورت: صیغہ صفت معرف باللام ہو اور وہ مضاف معمول مجرد عن اللام کی طرف جیسے الحسن وجهه اس کی ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس ترکیب میں معرفہ کی اضافت نکرہ کی طرف ہے جو اضافت معنویہ میں ممتنع تھی تو اس مشابہت کی وجہ سے نحویوں نے اسے بھی ممتنع قرار دے دیا۔

امتناع کی دوسری صورت: صیغہ صفت معرف باللام مضاف ہو معمول کی طرف اور وہ معمول مضاف ہو ضمیر کی طرف جیسے الحسن وجهه اس کی ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس اضافت سے کوئی کچھ بھی تخفیف حاصل نہیں ہوتی۔ کیونکہ تخفیف یا تو تنوین کے حذف سے ہوتی ہے یا نون تثنیہ نون جمع کے حذف سے یا ضمیر موصوف کے فاعل صفت سے حذف ہونے سے۔ جیسے الحسن الوجه اصل میں تھا الحسن لہذا یہ اضافت ان تینوں مذکورہ وجوہ میں سے کسی کا فائدہ نہیں دیا تو اسی وجہ سے اسے بھی ایسے ممتنع قرار دے دیا۔

اور ان اٹھارہ صورتوں میں سے جو باقی بچی تھیں وہ سولہ تھیں ان سولہ صورتوں میں سے ایک صورت مختلف فیہ وہ یہ کہ صیغہ صفت معرف بالام نہ ہو اور اس معمول کی طرف مضاف ہو جو ضمیر موصوف کی طرف مضاف ہو جیسے حسن وجهها کیں اختلاف ہے بصریین اور امام سیبویہ

قباحت کے ساتھ ضرورت شعری کے لئے جائز قرار دیتے ہیں۔
قبیح ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اضافت لفظیہ تخفیف کے لئے ہوتی ہے لہذا چاہیے تھا اعلی درجے کی تخفیف ہوتی یعنی مضاف سے تنوین اور مضاف الیہ سے ضمیر حذف ہوتی لیکن چونکہ یہاں ادنی درجے کی تخفیف ہے وہ یہ تھی کہ فقط مضاف سے تنوین حذف ہوئی تھی۔ اور مضاف الیہ سے ضمیر حذف نہیں ہوئی تھی تو اسی وجہ سے اعلی درجے کی تخفیف ممکن ہوتے ہوئے ادنی درجے کی تخفیف پر اکتفا کرنا بھی قبیح ہوا کرتا ہے اور کوفیین کے نزدیک بغیر قباحت کے جائز ہے۔
انکی دلیل یہ ہے کہ جواز کیلئے فی الجملہ کسی نہ کسی قدر تخفیف ہونی چاہیے اور وہ یہاں تخفیف حذف تنوین سے حاصل ہے۔ اٹھارہ میں سے تین کے نکل جانے کے بعد بقایا پندرہ صورتیں رہتی ہیں ان میں سے وہ صورتیں جن کے اندر ایک ضمیر موجود ہے خواہ وہ صفت کے اندر ہو یا معمول کے اندر وہ احسن ہے اور ایسی صورتیں نو ہیں احسن اس لئے کہا جاتا ہے کہ موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لئے ان میں ایک ضمیر موجود ہے اور ایک ضمیر کا ہونا ربط کیلئے کافی ہوا کرتا ہے اور جن میں دو ضمیریں ہوں وہ دو صورتیں بنتی ہیں۔ وہ حسن ہیں انکے احسن ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ضمیر موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لئے موجود ہے۔
اور غیر احسن اس لئے ہے کہ اس میں ضرورت تو ایک ضمیر کی تھی ربط کے لئے اور اس میں دو ضمیریں موجود ہیں۔
اور نو اور دو گیارہ بقایا چار صورتیں ہیں جو کہ قبیح کی ہیں یعنی وہ صورتیں جن کے اندر ضمیر موجود نہیں وہ قبیح ہیں اور وہ چار بنتی ہیں وہ قبیح اس لئے ہیں کہ صفت کو موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لئے ضمیر کی ضرورت ہوتی ہے ان میں موجود نہیں ہے۔
ضابطہ: ضمیر کے معرفت اور پہچان کے لئے ضابطہ یہ ہے کہ جب صفت مشبہ اپنے معمول کو رفع دے رہی تو اسوقت صفت مشبہ کے اندر ضمیر نہیں ہوگی کیونکہ اس کا معمول اسم فاعل ظاہر موجود ہے اور جب وہ صیغہ صفت اپنے معمول کو نصب یا جر دے رہا ہو تو اس وقت صفت مشبہ میں

ایک ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہوگی اور صفت مشبہ کا فاعل ہوگی اور اسی وقت صفت کی تذکیر وتانیث اسی طرح اس کا تثنیہ اور جمع موصوف کے لحاظ سے ہوگا کیونکہ ضمیر کا اپنے مرجع کے ساتھ مطابقت رکھنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ جیسے زید حسن وجه سے لے کر والزیدون حسن وجه تک۔

﴿ اسم تفضیل ﴾

هفتم اسم تفضیل هو اسم مشتق من مصدر علی وزن افعل یدل فی الاغلب علی ان شیئین اشترکا فی صفة وزاد احدهما علی الآخر فیه۔ والذی زاد یسمی المفضل والآخر المفضل علیه او المفضول فشانه فی الدوام والاستمرار شان الصفة المشبهة مالم توجد قرینة۔

مصدر سے جو یہ بتائے کہ معنی مصدر یہ اس میں دوسرے اشخاص کی نسبت زیادتی کے ساتھ پایا جاتا ہے محمد افضل الانبیاء اس جملہ میں آپ ﷺ کی فضیلت تمام انبیاء کے عتبار سے ہے بخلاف اسم مبالغہ کے اس میں فضیلت کا بیان اپنی ذات کی اعتبار سے ہوتا ہے جس میں دوسرے اشخاص کا لحاظ نہیں ہوتا۔ جیسے: زید ضراب زی بہت مارنے والا ہے۔

فائدہ: اسم تفضیل افعل کے وزن پر آتا ہے۔ تو خیر اور شر اصل میں اخیر اور اشر تھا ان میں ہمزہ کثرت استعمال کی وجہ سے گرا ہے۔ اخفش کہتے ہیں کہ اسمیں دو شذوذ ہیں۔(۱) ہمزہ کا حذف (۲) ان کے لیے فعل کا نہ ہونا۔ (شرح التصریح جلد نمبر ۲ صفحہ ۹۲)

اسم تفضیل کا عمل

اسم تفضیل کا عمل دو قسم پر ہے۔ (۱) عمل نصب (۲) عمل رفع پھر نصب والا عمل دو قسم پر ہے (۱) بنا بر مفعولیت (۲) بنا بر حال یا ظرف یا تمیز۔

پہلا عمل نصب: یہ عامل ضعیف ہے اس لیے اس میں مصدر کا معنی بعینہ باقی نہیں رہا بلکہ اس میں زیادتی کا معنی پیدا ہو چکا ہے۔ اس لیے یہ تمام معمولات میں عمل نہیں کرتا۔ صرف ان

معمولات میں عمل کرتا ہے(۱) تمیز(۲) حال (۳) ظرف مفعول فیہ(۴) فاعل مستتر میں مطلقا عمل کرتا ہے زید احسن منك الیوم راکبا اس مثال میں الیوم ظرف ہے اور راکبا حال ہے اور انا اکثر منك مالا و اعز نفرا میں تجھ سے آزروئے مال کے زیادہ ہوں اور ازروئے نفر کے زیادہ غلبہ والا ہوں تو اس میں مالاً اور نفراً تمیز ہے۔

حال اور ظرف دونوں معمول ضعیف ہیں لہذا ان میں عمل کرنے کے لئے عامل کی فعل کے ساتھ تھوڑی سی مشابہت بھی کافی ہے۔اور اسم تفضیل کی فعل کے ساتھ اس حیثیت سے کہ وہ معنی حدثی پر دلالت کرتا ہے مشابہت موجود ہے اور تمیز بھی معمول اتنا ضعیف ہے کہ اس میں اسم تام جو معنی فعل سے خالی ہے۔عمل کررہا ہے جیسے عندی رطل زیتا تو اس میں اسم تفضیل جس کی کسی درجہ مشابہت موجود یہ تو بطریق اولیٰ عمل کرے گی۔

لیکن اسم تفضیل مفعول بہ میں تو بالکل عمل کرتا ہی نہیں خواہ مفعول بہ مظہر ہو یا مضمر کیونکہ اسم تفضیل کا معمول مفضل علیہ کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا اور مفضل علیہ جب مذکور ہو تو مجرور ہی ہوگا۔

اور مفعول مطلق، لہ معہ میں بھی عمل نہیں کرتا۔

دوسرا عمل رفع: رفع یہ بنابر فاعلیت ہوتا ہے جس کی تین صورتیں ہیں (۱) ضمیر مستتر میں عمل کرنا۔ (۲) ضمیر بارز میں عمل کرنا۔ (۳) اسم ظاہر میں عمل کرنا ضمیر مستتر میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتی ہے اسلئے ضمیر مستتر یہ بھی معمول ضعیف ہے

اور ضمیر بارز اور اسم ظاہر میں بغیر شرط کے عمل نہیں کرتی کیونکہ یہ دونوں معمول قوی ہیں۔مگر ایک مقام میں جس کے لیے تین شرائط ہیں۔

پهلی شرط: اسم تفضیل باعتبار لفظ کے ایک شئ کی صفت ہو اور باعتبار معنی کے اس شئ کے متعلق کی صفت ہو اور وہ متعلق اس شئ اور دوسری شئ میں مشترک ہو۔

دوسری شرط: وہ متعلق شئ ایسی ہو جو اس شئ کے اعتبار سے مفضل ہو اور دوسری شئ کے اعتبار سے مفضل علیہ ہو یعنی مفضل بھی اور مفضل علیہ بھی لیکن دو اعتبار سے۔

تیسری شرط: اسم تفضیل سے قبل نفی یا نہی یا استفہام انکاری۔
یادرکھیں کہ متعلق شیٔ کا اسی شیٔ کے اعتبار سے مفضل ہونا اور دوسری شیٔ کے اعتبار سے مفضل علیہ ہونا یہ نفی کے داخل ہونے سے پہلے ہے جب کہ نفی کے داخل ہونے کے بعد معنی برعکس ہو جائیں گے جیسے مارایت رجلا احسن فی عینه الکحل منه فی عین زید اس مثال میں پہلے اثبات کے لحاظ سے معنیٰ کرنا چاہیے تاکہ کلام کے معنی ظاہر اور واضح ہو جائیں پھر نفی والا معنی کیا جائے۔
اب اس مثال سمجھے کہ اسمیں احسن اسم تفضیل ہے، باعتبار لفظ کے ایک شیٔ یعنی رجلا کی صفت ہے اور باعتبار معنی کے متعلق رجل یعنی کحل کی صفت ہے اور یہ کحل رجل اور زید کی آنکھ میں مشترک ہے اور یہ کحل باعتبار عین رجل مفضل ہے اور باعتبار عین زید مفضل علیہ ہے اور اس وقت معنی یہ ہوں گے میں نے ایک رجل کو دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ زید کی آنکھ سے زیادہ اچھا تھا۔ اس میں نفی کے سوا باقی سب شرطیں ظاہر ہو گئی ہیں لیکن جب اس پر نفی داخل ہوئی تو اب اسم تفضیل منفی ہو جائیگا تینوں شرطیں پائی جائینگی اور نفی کے بعد کحل باعتبار عین رجل مفضل علیہ اور باعتبار عین زید مفضل ہے اور نفی کے بعد مقصود زید کی آنکھ کے سرمہ کی تعریف ہے۔ اس مثال میں ما نافیہ ہے رجلا مفعول بہ ہے۔ رائیت کا ۔احسن اسم تفضیل ہے جو الکحل میں عمل کر رہا ہے اور الکحل اسم ظاہر ہے جو احسن کا فاعل ہے۔

علت: اس صورت میں اسم تفضیل فاعل اسم ظاہر میں عمل اسلیے کرتا ہے
اس صورت میں اسم تفضیل بمعنی فعل حسن کے ہو چکا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب بھی اسم تفضیل تحت النفی واقع ہو تو بمعنی فعل ہوا کرتا ہے
کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب مقید بالقید پر نفی داخل ہو تو قید کی نفی ہوتی ہے لہذا جب اسم تفضیل پر نفی داخل ہو جاتی تو صفت تفضیل کی نفی ہو جاتی ہے اصل فعل باقی رہ جاتا ہے تو احسن بمعنی حسن فعل کے ہو کر اپنے فاعل ظاہر میں عمل کر رہا ہے۔

ما من ایام احب الی الله فیها الصوم منه فی عشرة ذی الحجة

فائدہ اسم تفضیل ہمیشہ افعل کے وزن پر آتی ہے۔ خیر، شر، حب بھی اصل میں اخیر اور اشرر اور احبب تھا ہمزہ فقط ان کلمات میں حذف کیا جاتا ہے اور **فُعلی** کا وزن موئث کے لئے شرط ہے۔ ورنہ افعل کا صیغہ اسم تفضیل نہیں ہوگا جیسے ابیض، بیضی۔ احمر حمری انکا معنی صرف سپید اور سرخ ہوگا۔ بہت سفید کا معنی نہیں ہوگا۔

فائدہ یہ اسم تفضیل بھی انھیں ابواب سے آتی ہے، جن سے تعجب آتا ہے اگر ایسے ابواب سے اسم تفضیل والا معنی حاصل کرنا ہو جس سے اسم تفضیل نہیں آتی اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو فعل تعجب کا تھا۔ اگر زائد علی الثلاث یعنی ثلاثی مزید یا رباعی مجرد ہو یا رباعی مزید ہو یا ثلاثی مجرد کے وہ ابواب جن کے اندر لون عیب والا معنی ہو، یعنی اگر اسم تفضیل والا معنی ایسے ابواب سے لینا چاہتے ہو جن سے اسم تفضیل نہیں تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ اولا تو ثلاثی مجرد سے افعل کا وزن بنایا جائے اپنے مقصود کے مطابق خواہ شدت کثرت یا حسن والا معنی ہو مثلا اشد کا لفظ، اقوی کا لفظ احسن کا لفظ پھر ثانیا اسی باب کا مصدر کو بطور تمیز کے اس کے بعد لایا جائے جو کہ منصوب ہوگا تو اس سے اسم تفضیل والا معنی حاصل ہو جائے گا جیسے اشد استخراجاً، اقوی حمرةً، اقبح عرجا۔

فائدہ اسم تفضیل کی بناء کے لیے یہ شرائط ہیں **کل فعل ثلاثی متصرف تام مثبة قابل للتفاضل مبنی للفاعل لیس الوصف من ہ علی افعل** ۔ (شرح التصریح صفحہ ۹۳ جلد نمبر ۱) (اوضح المسالک شرح الفیہ ابن مالک صفحہ ۲۹۴ جلد نمبر ۱)

فائدہ یہ فائدہ ابن ہشام نے لکھا ہے اسم تفضیل کے تین حکم ہیں۔

پھلا حکم: اسم تفضیل کو اس کے موصوف کے مطابق لانا واجب ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اسم تفضیل الف لام کے ساتھ مستعمل ہو۔

دوسرا حکم: عدم مطابقت واجب ہے۔ یعنی اسم تفضیل کو مفرد مذکر رکھنا واجب ہے جس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت اسم تفضیل من کے ساتھ مستعمل ہو۔
دوسری صورت اسم تفضیل نکرہ کی طرف مضاف ہو۔
تیسرا حکم: دونوں وجہیں جائز ہیں یعنی مطابقت بھی اور عدم مطابقت بھی جس کی صورت یہ ہے کہ اسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہو۔ بشرطیکہ تفضیل کا معنی باقی ہو۔ (شذور الذھب صفحہ ۳۷۷)

فائدہ اسم تفضیل کی استعمال تین طریقوں سے ہوتی ہے
(۱) اسم تفضیل کے استعمال من کے ساتھ مستعمل ہو جیسے **زید افضل من عمرو**۔
(۲) اسم تفضیل اضافت کے ساتھ مستعمل ہو جیسے **زید افضل القوم**۔ اسم تفضیل الف لام عہد خارجی کے ساتھ مستعمل ہو جیسے **زید الافضل**
(۳)۔ اسم تفضیل الف لام عہد خارجی کے ساتھ مستعمل ہو جیسے **زید الافضل**
فائدہ ان تینوں استعمالوں میں سے اصل استعمال من کے ساتھ ہے پھر دوسرا درجہ اضافت کو حاصل ہے اور تیسرا درجہ لام کا ہے۔
ضابطہ: کہ اسم تفضیل ان تینوں استعمالوں سے خالی ہو یہ نا جائز ہے۔
پہلی استعمال کا حکم: یعنی مستعمل بہ من کا حکم یہ ہے کہ اسم تفضیل کو ہمیشہ مفرد مذکر لانا واجب ہے۔ خواہ اس کا موصوف تثنیہ ہو جمع ہو، مذکر ہو مونث ہو، جیسے **لیوسف و اخوہ احب** اور **قل ان کان آباؤکم**۔ **زید وھند ، الزیدان والھندان والزیدون الھندات افضل مِنْ عمر**۔
فائدہ اگر من کا مدخول استفہام یا مضاف الی الاستفہام ہو تو من کو بمع مجرور کے مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے **انت ممن افضل یا انت من غلام من افضل**۔
دوسری استعمال کا حکم: اسم تفضیل معرف باللام ہو تو اس کے لئے دو حکم ہیں۔
(۱) من کے ساتھ اس کی استعمال ہرگز جائز نہیں۔

(۲) کہ یہ اسم تفضیل کو موصوف کے مطابق لانا واجب ہے کہ اگر موصوف واحد مذکر تو اسم تفضیل بھی واحد مذکر، وہ تثنیہ تو اسم تفضیل بھی تثنیہ الخ جیسے زید الافضل، الزیدان الافضلان الزیدون الافضلون۔ هند الفضلی الهندات الفضلیات

تیسری استعمال کا حکم اضافت کے ساتھ اس کی دو صورتیں ہیں

پہلی صورت نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ مفرد اور مذکر ہوگی ہمیشہ لیکن مفضل اور مضاف الیہ کے درمیان مطابقت لازمی ہے۔ جیسے الزیدان افضل رجلین ۔الذیدون افضل رجال۔ هند افضل امراۃ۔اور لا تکونوا اول کافر بہ بتاویل اول فریق کافر بہ۔

(۲) اضافت الی المعرفہ ہو پھر دیکھیں گے اگر تفضیل والا معنی باقی ہیں یا نہیں اگر نہیں یعنی اس کی تاویل کر دی گئی ہے جس سے تفضیلی معنی ختم ہو گیا تو مطابقت واجب ہے۔ جیسے الناقص والا شبح اعد لا بنی مروان اور اگر اصل پر ہو مطابقت جائز ہے مطابقت کی مثال اکابر مجرمھا ، اراذ لنا عدم مطابقۃ کی مثال و لتجدنھم احرص الناس علی حیوۃ۔ اور حدیث میں بھی دونوں طرح وارد ہے۔ الا اخبر کم با حبکم و اقربکم منی مجالس یوم القیامه احاسنکم اخلاقا المؤطورن اکنافا الذی یألفون و یألفون۔

فائدہ: کبھی اسم تفضیل معنی تفضیلی سے خالی ہوتی ہے۔ جیسے ربکم اعلم بکم۔ اکثرمن القوم اکبرھم وا صغر ھم ای صغیر ھم و کبیر ھم۔

مصدر

ہشتم مصدر

مصدر کی تعریف : مصدر وہ اسم ہے جو دلالت کرے فقط حدث پر، حدث کا معنی ہوتا ہے قائم بالغیر ہونا تو تعریف یہ ہوگی کہ مصدر وہ اسم ہے جو دلالت کرے حدث پر یعنی ایسے معنی پر جو قائم بالغیر ہوں۔ فارسی میں دن یا تن اور اردو میں نا آتا ہے۔

اوراس سے افعال مشتق ہوں جس طرح افعال مشتق ہوتے ہیں اسی طرح مصدر سے فعل کے متعلقات مشتق ہوں گے کیوں کہ جب افعال کے لیے مصدر اصل ہوا تو انکے فعل کے متعلقات کے لیے بھی مصدر اصل ہوا جیسے ضربا سے ضرب یضرب ، ضارب ۔

مصدر کا عمل :۔مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر مصدر لازمی ہو تو فقط فاعل کو رفع دیگا جیسے اعجبنی قیام زید تو قیام مصدر لازمی ہے اس نے فقط فاعل زید کو رفع دیا ہے اور اگر مصدر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیگا جیسے اعجبنی ضرب زید عمراً

مصدر کے عمل کے لئے شرائط چھ شرطیں ہیں (۱) مفرد ہو (۲) مفعول مطلق نہ ہو (۳) ضمیر نہ ہو یعنی ایسی ضمیر نہ ہو جو راجع ہو مصدر کی طرف (۴) مصغر نہ ہو (۵) تائے وحدت بھی نہ ہو (۶) معمول کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ اسکے عمل کے لیے زمانے کی شرط نہیں۔

ضابطہ کہ مصدر چونکہ عامل ضعیف ہے اس لیے اس کا مفعول اس پر مقدم نہیں ہو سکتا لہٰذا اعجبنی ضرب زید عمرا کو اعجبنی عمرا ضرب زید پڑھنا جائز نہیں

ضابطہ: کہ مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول دونوں کی طرف جائز ہے جب اضافت فاعل کی طرف ہو تو لفظاً مجرور مرفوع معناً ہوگا۔ جیسے کرھت ضرب زید عمرا تو یہاں زید فاعل ہے مصدر کا اور معناً مرفوع فاعل ہے اور عمرا لفظاً منصوب مفعول بہ ہے۔ اور مفعول کی طرف اضافت ہو تو مفعول مجرور لفظاً منصوب معنیً مفعول ہوگا اور اسکے بعد فاعل مرفوع ہوگا جیسے کرھت ضرب عمرا زید۔

اور مصدر معرف باللام بھی کبھی عمل کرتا ہے۔

۔مصدر فعل کی طرح عمل کرتا ہے اگر لازمی ہو تو فاعل کو رفع دے گا اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا اور مصدر تین طرح استعمال ہوتا ہے۔

پہلی استعمال منون ہو۔ جیسے فک رقبة او اطعام فی یوم ذی مسغبة یتیماً ذا مقربة اب یہاں اطعام نصب دے رہا ہے یتیما کو۔

دوسری استعمال مستعمل بالاضافت ہو مثال لو لا دفع الله الناس۔
تیسری استعمال: مقرون بال ہو یعنی معرف باللام ہو۔ تینوں صورتوں میں عمل کرتا ہے پہلی صورت میں عمل کرنا قیاس کے زیادہ موافق ہے اور اس لیے کہ مصدر کا عمل فعل کی مشابہت کی وجہ سے ہے اور فعل نکرہ ہوتا ہے اور اس صورت میں مصدر بھی نکرہ ہے۔
سوال: مصدر اصل ہے اور فعل فرع ہے تو آپ کا یہ کہنا کہ مصدر کا عمل فعل کی مشابہت کی وجہ سے ہے یہ کیسے درست ہے۔
جواب: بعض نے تو اسی سوال سے بچنے کے لیے کہہ دیا کہ مصدر کا عمل فعل کی مشابہت کی وجہ سے نہیں ہوتا اور بعض نے یہ جواب دیا کہ یہاں پر فرع کا الحاق ہے۔ اصل کے ساتھ عمل میں ۔(حاشیہ حضری صفحہ۲۲ جلد نمبر۲)
اور دوسری صورت جس میں کہا گیا ہے کہ مصدر مستعمل بالاضافت ہو تو اس صورت میں عامل ہونا اکثر ہے۔ اور تیسری صورت میں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ مصدر مقرون بال ہو تو اس صورت میں عامل ہونا اقل ہے۔ اس میں اور مذاھب بھی ہیں۔ (اشمونی)
ضابطہ: مصدر دو مقام میں عمل کرتا ہے۔
پہلا مقام : کہ مصدر لفظ فعل سے بدل واقع ہو۔ جیسے ضرباً زیداً۔
دوسرا مقام: اس مصدر کی جگہ فعل ان کے ساتھ یا فعل ما کے ساتھ آنا درست ہو۔ جیسے لو لا دفع الله الناس کی جگہ لو لا ان یدفع۔ صاحب تسہیل نے ان اور ما ان دو حرفوں کے ساتھ ان مخففہ کو بھی ذکر کیا ہے۔

مصدر اور فعل میں چند فرق

(۱) فعل کا فاعل حذف نہیں ہو سکتا اور مصدر کا فاعل حذف ہو جاتا ہے۔
(۲) فعل میں فاعل کی ضمیر مستتر ہو جاتی ہے اور مصدر میں ضمیر مستتر نہیں ہو سکتی۔
(۳) فعل مجہول نائب فاعل کو رفع دیتا ہے لیکن مصدر کا نائب فاعل کو رفع دینے میں عاجز ہے یعنی

نائب فاعل کو رفع نہیں دیتا (ھمع)

فائدہ مصدر مضاف کے لیے پانچ حالتیں ہیں۔

پہلی حالت: فاعل کی طرف مضاف ہو اور اس کے بعد مفعول بہ ہو جیسے لولا دفع الله الناس۔

دوسری حالت: اس کے برعکس جیسے اعجبنی شرب العسل زید اور حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔

تیسری حالت: فاعل کی طرف مضاف ہو لیکن مفعول مذکور نہ ہو مثال وما کان استغفار ابراھیم۔

چوتھی حالت: اس کے برعکس ہو جیسے لایسئم الانسان من دعآء الخیر۔

پانچویں حالت: مصدر مضاف ہو ظرف کی طرف بعد میں فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے جیسے اعجبنی انتظار یوم الجمعة زید عمراً۔

فائدہ مصدر کے شروع میں میم کو لایا جائے تو مصدر میمی بن جاتا ہے۔ مصدر میمی کو اسم مصدر کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی عمل کرتا ہے مصدر کی طرح کیونکہ یہ حقیقت میں مصدر ہے اس کو اسم مصدر کہنا مجازاً ہے۔ (اشمونی جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۳۵)

اسم مصدر کی تعریف: اسم مصدر وہ ہے جو لفظ مصدر پر دلالت کرے اور فعل کے تمام حروف اس میں موجود نہ ہو یعنی معنی مصدری ہو لیکن مشتق منہ نہ بن سکے خواہ وہ حقیقتاً ہو یا تقدیراً

و۔ حقیقتاً کی مثال۔ اعطی یعطی اعطاءً۔

تقدیر کی مثال جیسے قاتل قتالاً اب قتالاً میں ایک حرف نہیں ہے لیکن وہ مقدر ہے جو قیتالاً ہے۔ اسم مصدر کا عمل قلیل ہے اور علم مصدر بالکل عمل نہیں کرتا ہے۔ اور ھمع میں ہے علم مصدر نہ مضاف واقع ہوتا ہے اور نہ الف لام کو قبول کرتا ہے اور نہ فعل کی جگہ میں واقع ہوتا ہے۔ اور نہ موصوف واقع ہوتا ہے۔ جیسے یسار علم ہے یسر کا اور فجار علم ہے فجور کا۔ (حاشیہ الصبان

صفحہ۲۳۷ جلدنمبر۲)مصدرعمل کرتا ہے بشرطیکہ فاصل نہ ہو۔

اعتراض انه علی رجعه لقادر یوم تبلی السرائر اس یوم میں رجعہ مصدرعمل کررہا ہے۔ حالانکہ فاصل موجود ہے اورآپ نے کہا کہ فاصل موجود ہوتوعمل نہیں کرتا۔

جواب: رجعه میں عمل نہیں کرتا ہے۔ بلکہ یرجع فعل مقدرعمل کررہا ہے۔یعنی یوم تبلی السرائر رجع کا معمول نہیں بلکہ یہاں پر یرجع فعل مقدرہے۔ جو اس میں عمل کررہا ہے(حاشیہ حضری صفحہ۲۴)

اسم دوقسم پر ہے۔(۱)اسم عین۔(۲)اسم معنی۔

(۱)اسم عین۔جوقائم مقام بنفسہ ہوجیسے زید۔

(۲)اسم معنی۔جوقائم بالغیر ہوجیسے حسبك۔

﴿ اسم مضاف ﴾

نهم اسم مضاف مضاف اضافت سے ہے۔جس کامعنی ہےنسبت کرنااورمضاف کل اسم نسب الی اسم بواسطة حرف الجر تقدیرا کہ مضاف ہروہ اسم ہے جومنسوب ہوکسی دوسرے اسم کی طرف بواسطہ حرف جرتقدیری کے۔جیسے غلام زید اصل میں غلام لزید تھا۔

ابوحیان اندلسی اورابن درستویہ حرف جرتقدیری کےقائل نہیں۔باقی سب قائل ہیں۔

و دوسرا اختلاف کہ مضاف الیہ کاعامل کون ہے۔زجاج کے نزدیک وہی حرف جارمقدرعامل ہے۔اورجمہورمضاف کوعامل قراردیتے ہیں۔

فائدہ: حرف جرکی تقدیر کے لئے یہ ضروری نہیں کہ حرف جرکوظاہرکرنا صحیح ہو۔جیسے کل رجل، کل واحد میں۔اس لیے کہ مثلاً لام کی تقدیرکی صحت کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ فائدہ اختصاص جوکہ لام کامدلول ہےوہ حاصل ہوجائے اور کل رجل ،غلام زید میں یہ فائدہ حاصل ہورہاہے۔

اضافت کا لغوی معنی اسناد شئی لشئی

تعریف اسناد اسم لاخر علی تنزیل ثانی من الاول منزلة تنوینه او مایقوم مقام تنوینه۔

فائدہ ولهذا وجب تجرید المضاف من التنوین ووجوب تجرید المضاف من التصریف(حاشیہ حضری شرح شذور الذهب)

فائدہ کہ مضاف الیہ کا مجرور ہونا بالاتفاق ہے لیکن اس کے عامل کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام سیبویہ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مضاف الیہ کا عامل مضاف ہے۔ اور زجاج ابن حاجب کا مذہب یہ ہے۔ کہ حرف جر مقدر عامل ہے۔ جمہور کی دلیل کہ مضاف کے ساتھ ضمیر متصل ہوتی ہے جیسے غلامه۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ ضمیر فقط اپنے عامل کے ساتھ متصل ہوتی ہے(ھمع العوامع جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۱۲ حاشیہ حضری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳)

فائدہ حرف جار کے مقدر ہونے میں بھی اختلاف ہے۔ جمہور کا نظریہ یہ ہے کہ حرف جر مقدر ہوتا ہے۔ اور ابن درستویہ اور ابو حیان کے نزدیک اضافت میں حرف جر بالکل مقدر نہیں ہوتا ہے جن کی دلیل یہ ہے کہ اگر حرف جر کو مقدر مانا جائے تو لازم آئے گا غلام زید کا منادی ہونا غلام لزید کے لیے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اس لیے کہ اول معرفہ ہے اور ثانی نکرہ ہے۔

جواب غلام لزید یہ ملک اور اختصاص کو بیان کرنے کے لیے ہے اور آپ کی دلیل یہ تب بنتی جب یہ تفسیر مطابقی ہوتی یا من کل الوجوہ ہوتی۔

فائدہ اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظیہ (۲) معنویہ۔

اضافت لفظیه کی تعریف :۔ کہ صیغہ صفت کا اپنے معمول کی طرف مضاف ہو یعنی اضافت لفظی وہ ہے جس میں دو امر جمع ہوں ایک امر مضاف کی جانب میں کہ مضاف صیغہ صفت کا ہو اور دوسرا امر مضاف الیہ کی جانب میں کہ وہ مضاف الیہ معمول ہو صیغہ صفت کے لیے۔ صیغہ صفت سے مراد تین چیزیں ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ بشرط یہ کہ زمانہ

ماضی نہ ہو۔ ورنہ اضافت معنوی ہوگی اس لیے اسم فاعل اسم مفعول بمعنی ماضی عمل نہیں کرتے اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول ہے۔

اور اضافت لفظیہ کا فائدہ فقط تخفیف ہے،

سوال: مالك يوم الدين معرفہ ہے اس لیے کہ معرفہ کی صفت بنایا گیا ہے اور جاعل الليل سكنا یہ نکرہ ہے حالانکہ دونوں میں صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہے۔

جواب: شارح کشاف نے یہ جواب دیا ہے دونوں مثالوں میں صیغہ صفت بمعنی استمرار ہے۔ جس میں تینوں زمانے داخل ہوتے ہیں کبھی تو زمانہ ماضی کا اعتبار کر کے غیر عامل بنا کر معروفہ ہو جاتا ہے جیسے ملك يوم الدين اور کبھی حال واستقبال کا لحاظ کرتے ہوئے عامل بنادیا جاتا ہے جس کی وجہ سے نکرہ رہتا ہے جیسے جاعل الليل سكنا جمہور نے یہ جواب دیا ہے۔

جواب: ملك يوم الدين میں یوم مفعول فیہ ہے ظرف ہے۔ لہذا یہ اضافت معنویہ ہوئی اور جاعل الليل میں الليل ظرف نہیں بلکہ مفعول بہ ہے لہذا یہ اضافت لفظیہ ہوئی۔

فائدہ: اضافت لفظیہ فقط تخفیف کا فائدہ دیتی ہے تعریف اور تخصیص کا نہیں۔ لیکن ابن مالک کے نزدیک تخصیص کا فائدہ بھی دیتی ہے۔ اس لیے کہ ضارب زيد اخص ہے ضارب سے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ سہو ہے۔ اس لیے کہ ضارب زيد کا اصل ضارب زيد ہے نہ کہ فقط ضارب اور یہ تخصیص جو حاصل ہوئی ہے یہ تو اضافت سے پہلے معمول سے حاصل ہوئی ہے۔ (الہمع)

اضافت معنویہ کی تعریف: اضافت معنویہ وہ ہے جس میں غیر صیغہ صفت کا مضاف ہو اپنے معمول کی طرف۔ جسکی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مضاف صیغہ صفت کا نہ ہو۔ جیسے غلام زید۔

(۲) مضاف صیغہ صفت کا ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ جیسے کریم البلد۔

(۳) مضاف صیغہ صفت کا ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو لیکن زمانہ ماضی ہو۔

جیسے رب العالمین۔
لہذا مصدر اور اسم تفضیل کی اضافت معنوی ہے۔اس لیے کہ یہ دونوں اضافت سے معرفہ ہوجاتے ہیں۔
اضافت معنویہ کی تعریف اضافت معنویہ وہ ہے جس میں امور مذکورہ یا ایک امر مذکورنہ پایا جائے۔جیسے غلام زیددونوں امر منتفی ہے۔اور غلام زید میں امر اول منتفی ہےاور ضارب زید امس میں امر ثانی منتفی ہے۔

فائدہ مصدر جمہور کے نزدیک صیغہ صفت سے خارج ہے لہذا اس کی اضافت اضافت معنویہ ہوگی۔اس لیے کہ یہ معرفہ واقع ہوتا ہے۔اورلوازم تنکیر بھی اس سے منتفی ہے یعنی رب اورال کا داخل ہونا اور عندالبعض اس کی اضافت اضافت لفظیہ ہوگی اوراسم تفضیل بھی جمہور کے نزدیک صیغہ صفت سے خارج ہے۔اس لیے کہ یہ حال اورتمیز واقع نہیں ہوتی اوراسی طرح رب اورال کے بعدبھی نہیں آتی اورکوفیین اورابوعلی فارسی کے نزدیک اس کی اضافت لفظیہ ہوتی ہے(همع الہوامع جلدنمبر۲صفحہ۴۱۶)

فائدہ اضافت معنویہ تین قسم پر ہے(۱)لامی(۲)منی(۳)فوی۔
(۱) **اضافت لامیہ**: یہ اس وقت جب کہ مضاف الیہ نہ تو مضاف کی جنس سے ہواورنہ مضاف کیلیے ظرف ہوجیسے غلام زیداس میں لام حرف جر مقدر ہوتا ہےاصل میں غلام لزید۔
(۲) **اضافت بیانیہ** : کہ مضاف الیہ مضاف کی جنس ہو،یعنی جس پر مضاف صادق آئے اس پرمضاف بھی صادق آئے جیسے خاتم فضۃ یہاں پرمن بیانیہ مقدر ہوتی ہے اصل میں خاتم من فضۃ تھا۔اس کواضافت بیانیہ بھی کہتے ہیں
(۳)**اضافت فویہ**: اضافت اس وقت ہوگی۔جبکہ مضاف الیہ ظرف ہوعام ازیں کہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان جیسے صلواۃ اللیل یہاں پر فی حرف جرمقدر ہوا کرتا ہے۔ اسکو اضافت ظرفیہ بھی کہتے ہیں

فائدہ: اضافت معنوی باعتبار نسبت کے جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان مقدر ہوتی ہے۔
اس کی تین قسمیں ہیں حالانکہ عقلاً پانچ قسمیں بنتی ہیں۔

نسبت کی پانچ قسمیں ہیں۔(۱) نسبت تباین۔ (۲) نسبت تساوی۔ (۳) نسبت اعم مطلق۔ (۴) نسبت اخص مطلق۔ (۵) نسبت عموم خصوص مطلق من وجہ

نسبت تباین اگر مضاف الیہ مضاف کے مباین ہو تو پھر دو صورتیں ہیں یا تو مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہوگا یا نہیں ہوگا اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہو تو اضافت بمعنی فی ہوگی اور اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف نہ ہو تو اضافت بمعنی لام ہوگی۔

نسبت تساوی :اور اگر مضاف الیہ مضاف کے مساوی ہو جیسے لیث اسد

نسبت اعم مطلق: اور مضاف الیہ مضاف سے اعم مطلق ہو جیسے **احد الیوم** تو ان دونوں تقدیروں پر اضافت ممتنع ہے۔

نسبت اخص مطلق: اور اگر مضاف الیہ مضاف سے اخص مطلق ہوگا جیسے یوم الاحد اور علم الفقہ اور شجر العراک تو اس میں اضافت بمعنی لام ہوگی

نسبت عموم خصوص مطلق من وجہ: اور اگر مضاف الیہ مضاف سے اخص من وجہ ہو تو پھر دو صورتیں ہیں یا مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل اور مادہ ہوگا یا اصل اور مادہ نہیں ہوگا اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل اور مادہ ہو تو اضافت بمعنی مِن ہوگی جیسے خاتم فضة اس لئے کہ فضة یہ خاتم کی اصل اور مادہ ہے اور اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل اور مادہ نہ ہو تو اضافت بمعنی لام ہوگی جیسے فضّة خاتمك خیر من فضة خاتمی ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ مساوی کی مساوی کی طرف اور خاص کی عام کی طرف کیوں ممتنع ہے ۔
کاشفہ اور غرض جامی میں دیکھئے۔

فائدہ: اکثر نحاۃ نے اضافت معنویہ کی صرف دو قسمیں بنائی ہیں (۱) لامی (۲) منی ۔اور اضافت بمعنی فی کو اضافت بمعنی لام کی طرف رد کر دیا ہے اس لئے کہ اضافت بمعنی لام کا مفاد جو

کہ اختصاص ہے وہ اضافت بمعنی فیہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ضرب الیوم کا معنی ہے ضرب لۂ اختصاص بالیوم اس لئے کہ ضرب یوم کے اندر واقع ہوئی ہے۔

فائدہ: بعض نے ایک اور قسم بھی بنائی ہے تشبیہی جب کہ مشبہ بہ مضاف ہو مشبہ کی طرف اور وہاں پر کاف تشبیہ مقدر ہوتا ہے۔

فائدہ: جمہور کے نزدیک اضافت معنویہ کی صرف دو قسمیں ہیں۔ (۱) اضافت منی (۲) اضافت لامی۔ اگر مضاف الیہ مضاف کے لیے اصل ہو اور مضاف مضاف الیہ کے درمیان نسبت عموم خصوص من وجہ کی ہو تو یہ اضافت منی ہے جیسے خاتم و فضۃ اس کے علاوہ باقی تمام اضافتیں اضافت لامی ہیں اور بعض نحاۃ کے نزدیک اضافت معنویہ کی تین قسمیں ہیں۔ اضافت لامی اور اضافت منی اور اضافت فوی اور یہی راجح ہے۔ قال فی شرحی الکافیہ والتسہیل قد اغفلہا اکثر النحوین وھی ثابتۃ فی الفصیح کقولہ تعالی الد الخصام (مکرو الیل والنہار) (تربص اربعۃ اشہر) اور حدیث میں ہے فلا تجدون اعلم من عالم المدینۃ فمعنی فی ظاہر ولا یصح التقدیر غیرھا الا بتکلف (جمع الجوامع صفحہ ۴۱۳)

فائدہ: اضافت اسمائے عدد کی معدودات کی طرف جیسے ثلاثۃ رجال اور عدد کی عدد کی طرف جیسے ثلاث مائۃ اسی طرح اضافت مقادیر کی مقدورات کی طرف جیسے رطل زید یہ اضافت منی ہیں۔ (خضری۔ الہمع)

اضافت معنویہ کا فائدہ تعریف یا تخصیص ہوتا ہے اگر اسکی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو مضاف معرفہ بن جاتا ہے جیسے غلام زید اور اگر اضافت نکرہ کی طرف ہو تو پھر یہ اضافت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جیسے غلام رجل۔

اضافت معنویہ اس کے برعکس ہے اور اضافت معنویہ تعریف اور تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔

ضابطہ: ان یکون المضاف متوغلا فی الابہام کغیر و مثل اذا ارید بہما مطلق

المماثلة و المغایرة، اگر مضاف میں شدید ابہام ہو جیسے لفظ غیر ، مثل ، لفظ ، شبہ۔ جہات ستہ اوران کے مشابہ باوجود مضاف الی المعرفہ ہونے کے نکرہ ہوں گے اسے فقط تخصیص کا فائدہ ہوگا، لیکن اضافت معنویہ ہی کہیں گے اسی وجہ سے نکرہ کی صفت بنتے ہیں جیسے مررت برجل مثلك او غیرك۔ ہاں البتہ جب ان کا مضاف الیہ ایسا اسم ہو کہ جس کی فقط ایک ضد ہو جو مضاف الیہ کی غیریت کے ساتھ معلوم ہو جائے۔ تو ایسی صورت میں لفظ مثل اور غیر اضافت کی وجہ سے معرفہ بن جائیں گے جیسے علیك بالحرکت غیر السکون اوراسی طرح جب مضاف الیہ کے لئے ایسی مثل ہو جو اشیاء میں کسی شئ کے اندر مضاف الیہ کی مماثلت اور مشابہت میں مشہور ہو جیسے علم اور شجاعت تو یہ اضافت معنویہ بھی تعریف کا فائدہ دے گی۔ مثلا امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف انکی مماثلت صفت علم کے اندر مشہور ہے اور حضرت علیؓ اور حضرت خالد بن ولید ان کی مماثلت صفت شجاعت میں مشہور ہے اگر امام ابوحنیفہؒ کو کہا جائے جاء مثلك اور لفظ مثل سے مراد وہ شخص لیا جائے جو امام صاحب کے ساتھ صفت علم کے اندر مماثل اور مشابہ ہے تو یہ معرفہ ہوگا

ضابطہ: کوئی اسم اپنے مرادف کی طرف مضاف نہیں ہوتا لہذا الیث اسد کہنا غلط ہے اور نہ موصوف صفت کی طرف مضاف ہوتا ہے اور نہ صفت موصوف کی طرف مضاف ہوتا ہے لہذا رجل فاضل اور فاضل رجل کہنا غلط سے ہوگا۔

اور اگر کوئی مثال اس قاعدہ کے خلاف ہے تو اس کی تاویل کی جائے گی مثال جاء نی سعید کرز، جاء نی مسمی هذا الاسم یعنی اول سے مرد مسمی اور ثانی سے اسم مسجد الجامع۔ مسجد المکان الجامع، صلوة الاولی ای صلوة الساعة الاولی ۔ جرد قطیفة ای شئی جزء من جنس القطیفة۔

فائدہ: اضافت کے اعتبار سے اسم کی چند قسمیں ہیں

اول: وہ اسماء جن میں اضافت اور افراد دونوں درست ہوں۔ جیسے غلام، ثوب اور یہ اسماء کثیر ہیں

دوم وہ اسماء جن کی اضافت واقع نہیں ہوتی جیسے مضمرات، اشارات، موصولات۔ اسمائے شرط اور استفہام۔

سوم وہ جو لازم الاضافت الی المفرد ہیں ان کی دو قسمیں ہیں جن کا مضاف الیہ حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: (کل) اور (بعض) ای۔ جیسے: کل فی فلك یسبحون ۔ فضلنا بعضهم علی بعض ۔ ایاماتدعو۔

(۲) وہ اضافت جو لازم الاضافت ہے اس مضاف الیہ کا حذف جائز نہ ہو پھر اس کی تین قسمیں ہی۔ (۱) اسم ظاہر اور ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: کلا، کلتا، عند، لعری، قصاری سواء

(۲) جو فقط اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: اولی، اولات، ذی، ذات قال الله تعالی نحن اولو قوة، واو لات الاحمال، ذات بهیجة

(۳) ضمیر کے ساتھ مختص ہو اس کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) جو ہر ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے وحده۔اذادعی الله وحده

(۲) ضمیر مخاطب کی طرف وہ مصادر جن کے تثنیہ کے صیغے تکرار کے لئے ہوں۔ جیسے لبیك و سعد تك، حنانیك، مبعنی تحنن، علیك بعد نحنن، دو الیك بمعنی تداولا بعد تد اول هذا ذلك بمعنی اسراعا لك بعد اسراعا

چھارم جو لازم الاضافت ہو جملے کی طرف (اذ) و (حیث) و اذ کرو اذا نتم قلیلا، و اذ کرو اذ کنتم قلیلا لا جلست حیث جلس زید ۔حیث زید جالس

ضابطہ: ی (اذ) کے مضاف الیہ کو معلوم ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض تنوین لائی جاتی ہے۔ جیسے یومئذٍ، حینئذٍ

فائدہ: کبھی مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ ٹھہرا کر وہی اعراب دیا جاتا ہے جیسے وسئل القریة ای اهل لقریة ۔

فائدہ: جس طرح مضاف الیہ کو اعراب میں مضاف کا قائم مقام بنایا جاتا ہے اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی نائب بنایا جاتا ہے۔ جیسے تلك القری اهلکنهم اور حدیث میں آتا ہے ان

ھذین (الحریر والذھب)حرام علی ذکور امتی (ترمذی ۔ ابوداؤد)

فائدہ: کبھی مضاف کوحذف کر کے مضاف الیہ کو اپنی حالت پر باقی رکھا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ بشرطیکہ عطف محذوف کے مماثل یا مقابل پر ہو(یہاں پر عرض الاخرۃ میں مضاف محذوف ہے عرض کوحذف کر کے اخرۃ اپنی حالت پر باقی ہے)مقابل کی مثال نارتوقدبااللیل ناراً یہاں پرمضاف محذوف ہے ای کل نار

فائدہ: کبھی مضاف الیہ محذوف منوی ہوتا ہے اور مغلق اپنی حالت پر قائم رہتا ہے یعنی بلاتنوین جس کی دوصورتیں ہیں پہلی صورت کہ اس کا معطوف مضاف ہو۔اس محذوف کے مثل کی طرف جیسے بخاری شریف میں ہے۔ ان ابی برزۃ عزوت مع رسول اللہ سبع غزوات وثمانی یہ عطف ہو۔

دوسری صورت کہ معطوف علیہ مضاف ہو مثل محذوف کی طرف جیسے حدیث میں آتا ہے تحیضین فی علم اللہ ستۃ او سبعۃ ایام یہاں ستۃ کے بعدایام محذوف ہے لیکن فراء نے اس کو مستطاحبین کے ساتھ خاص کیا ہے جیسے ید اور رجل۔ قطع اللہ ید و رجل من قالھا۔ اورابن مالک نے کبھی بلاشرط بھی جیسے فلا خوف علیھم ایک قراءت میں ای لاخوف شئی علیھم۔(جمع الجوامع مع شرحہ صفحہ۱۴۳)

فائدہ: مضاف اورمضاف الیہ کے درمیان فاصلہ جائز ہے یانہیں بصرین کے نزدیک بغیر ظرف اورحرف جار کے جائز نہیں اور کوفین کے نزدیک بغیر ظرف اور حرف جار کے بھی جائز ہے۔ مذہب یہ ہے مفعول اورظرف اورقسم مفعول کا فاصلہ ہے مخلف وعدہ رسلہ اوربخاری کی روایت ہے عمل انتم تارکولی صاحبی جب قرآن مجید میں اوراحادیث میں ثابت ہے تو یہی مذہب راجح ہوگا۔

﴿التمرین﴾

ان امثلہ میں اسمائے عاملہ اوران کے عمل کو پہچانیں نیز ترجمہ اورترکیب کریں

﴿انی جاعل فی الارض خلیفة﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ی ضمیر اس کا اسم۔جاعل صیغہ صفت۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔فی حرف جر۔الارض مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے جاعل کے جاعل صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اشرف الحدیث ذکر الله﴾

اشرف مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔الحدیث مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ۔ذکر مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿کلبہم باسط ذراعیہ﴾

کلب مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ہم مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ۔باسط مرفوع بالضمہ لفظا صیغہ صفت ذراعی منصوب بالیاء لفظا مضاف ۔ہ مجرور محلا مضاف الیہ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ان ھو لاء متبر ماھم فیہ و باطل ما کانوا یعملون﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ ھو لاءِ منصوب محلا اسم ان۔متبر صیغہ صفت۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔ما موصولہ ھم مرفوع محلا مبتداء۔فیہ جار مجرور متعلق ہے ثابت کے ۔ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔باطل مرفوع بالضمہ لفظا مبتدا۔ما موصولہ۔ کانوا فعل ناقص ۔واو ضمیر اسم کان ۔یعملون جملہ فعلیہ خبر کان۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ۔مبتداء خبر مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ۔معطوف معطوف علیہا مل کر خبر ان۔ان اپنے اسم خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿خیر العلم ما نفع﴾

خیر مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔العلم مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ما موصول۔نفع فعل۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ۔موصول صلہ مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿خیر الاغنیہ من انفق ما لہ فی سبیل اللہ﴾

خیر مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔الاغنیاء مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔من موصول۔انفق فعل۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ما ل مضاف۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔فی حرف جر۔سبیل مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہے انفق کے۔فعل اپنی فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملیہ فعلیہ خبریہ صلہ۔موصول صلہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿جاء نی عمرو معطیا غلامہ درھما﴾

جاء فعل۔نون وقایہ۔ی ضمیر مفعول بہ۔عمرو ذوالحال۔معطیا صیغہ صفت غلام مضاف۔ہ مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ صیغہ صفت اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ممیز۔درھما تمیز۔ممیز تمیز مل کر حال۔ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ان ربی لسمیع الدعاء﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔رب مضاف۔ی مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ان۔لام حرف تحقیق سمیع مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔الدعاء مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ان۔ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ان اللہ غنی حمید﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔لفظ اللہ منصوب بالفتحہ لفظا اسم ان۔سمیع مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔الدعاء مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔موصوف صفت مل کر خبر ان۔ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ان ربکم لروف الرحیم﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔رب مضاف۔کم مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ان۔لام حرف تحقیق رؤف مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔الرحیم مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔موصوف صفت مل کر خبر ان۔ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿زید حسن اخوہٗ وعمرو عالمۃ ابنتہٗ﴾

زید مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔حسن مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔اخو مرفوع بالواو لفظا مضاف۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر صفت موصوف صفت مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔واو حرف عاطفہ۔عمرو مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔عالمۃ مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ابنت مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر صفت موصوف صفت مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿زید احسن من عمرو﴾

زید مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔احسن مرفوع بالضمہ لفظا صیغہ صفت۔من حرف جر۔عمرو مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے احسن کے۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿نحن نقص علیک احسن القصص﴾

نحن مرفوع محلا مبتداء۔نقص فعل۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔علیک جار مجرور متعلق ہے نقص کے۔احسن مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔القصص مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿احسن الهدی هدی محمد﴾

احسن مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔الهدی مجرور بالکسر ولفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرمبتداء ۔هدی مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔لفظ محمد مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرخبر۔مبتداءخبرمل کرجملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هذا المسجد ارفع و اطول من ذالک﴾

هذا اسم اشارہ موصوف ۔المسجد صفت۔موصوف صفت مل کرمبتداء۔ ارفع مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔واوحرف عاطفہ۔ اطول صیغہ صفت ۔ من ذالك جارمجرور متعلق ہے اطول کے ۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف معطوف علیہ مل کرخبر۔مبتداءخبرمل کرجملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اکثرهم کافرون﴾

اکثر رفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔هم مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرمبتداء ۔کافرون مرفوع بالواولفظا خبر۔مبتداءخبرمل کرجملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هذا العام اقل﴾

هذا اسم اشارہ موصوف ۔العام صفت۔موصوف صفت مل کرمبتداء۔اقل خبر۔مبتداءخبرمل کرجملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لخلق السموت و الارض اکبر من خلق الناس﴾

لخلق مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔السموت مجرور بالکسرہ لفظا معطوف علیہ۔واوحرف عاطفہ ۔الارض معطوف ۔معطوف معطوف علیہ مل کرمضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرمبتداء اکبر صیغہ صفت ۔من حرف جر۔خلق مجرور بالکسرہ لفظا مضاف ۔ الناس مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرمجرور۔جارمجرورمل کرمتعلق ہوا اکبر کے۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کرخبر۔مبتداءخبرمل کرجملہ اسمیہ خبریہ

﴿هو اهدی منہ﴾

هو مرفوع محلا مبتداء۔اهدی صیغہ صفت ۔من حرف جر۔ہ ضمیر محلا مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا اهدی کے۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿من اصدق من الله حديثا﴾

من موصولہ حدثیا حدیثا مفعول بہ۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هو اعلم بكم﴾

هو مرفوع محلا مبتداء۔اعلم صیغہ صفت ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔با حرف جر۔کم ضمیر محلا مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا اعلم کے۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ذالكم اطهر لقلوبكم﴾

ذالکم اسم اشارہ مرفوع محلا مبتداء۔اطهر صیغہ صفت ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔لام حرف جر۔قلوب مضاف ۔کم ضمیر محلا مجرور مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا اطهر کے۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ایذاؤک امک معصية كبيرة﴾

ایذاؤ مرفوع بالضمہ لفظا صیغہ صفت ۔ك ضمیر منصوب محلا مفعول بہ اول ۔ امك مضاف۔ك مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی۔صیغہ صفت اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر مبتداء معصیة مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔کبیرة مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔موصوف صفت مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿زيد جائع بطنه و عمرو عار بدنه من الثوب﴾

زید مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔جائع مرفوع بالضمہ لفظا صیغہ صفت بطن منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ۔ہ مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔صیغہ صفت اپنے

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ معطوفۃ علیہا۔ واو حرف عاطفہ۔
عمرو مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔عاد مرفوع بالضمہ لفظا صیغہ صفت ۔بدن منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ۔ہ مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ابوک مغطی راسہ﴾

ابو مرفوع بالواو لفظا مضاف ۔ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ۔مغطی مرفوع بالضمہ تقدیرا صیغہ صفت ۔راس مضاف ۔ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿عمر مطہر ثوبہ﴾

عمر مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔مطہر مرفوع بالضمہ لفظا صیغہ صفت ثوب منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ۔ہ مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

فائدہ: کلا، کلتا کی اضافت کے تین شرطیں ہیں
(۱) اضافت الی المعرفہ ہو لہذا کلا رجلین کہنا غلط ہے (۲) تثنیہ حقیقی کی طرف ۔جیسے: کلتا الجنتین
(۳) کلمہ واحد ہو لہذا یہ کہنا غلط ہے۔ کلا زید و عمر کہنا غلط ہے۔

فائدہ: حسب کے لئے دو معنی ہیں۔
اول بمعنی (کاف) اس صورت میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) نکرہ کی صفت بنے جیسے مررت برجل حسبك من رجل ای کاف لك من غیرہ ۔
(۲) معرفہ کے لئے حال بنے۔ جیسے ھذا عبد اللہ حسبك من رجل ۔
(۳) مبتداء وغیرہ۔ جیسے حسبھم جھنم ، فان حسبك اللہ درھم ۔

دوم بمعنی (لاغیر) اس صورت میں مبنی علم الضم ہوگا اگر مقطوع عن الاضافۃ ہو ترکیب میں صفت بنے گا۔ جیسے رایت رجلا حسب یا حال بنے۔ جیسے رایت زیدا حسب۔

و التفصیل فی المطولات۔

فائدہ لفظ (کل) اگر نکرہ کی طرف مضاف ہو تو مضاف الیہ کے معنی کا اعتبار کرنا واجب ہے۔ جیسے کل رجل اتوك و کل امراۃ التك۔

اگر معرفہ کی طرف ہو تو لفظ کل کا اعتبار کرنا بھی جائز ہے اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔ جیسے کلھم یقوم و کلھم یقومون۔

اگر مقطوع عن الاضافۃ ہو تو بھی دونوں جائز ہیں۔ جیسے قل کل یعمل علی شاکلتہ، و کل کانو ظلمین مضاف کی بحث بہت طویل ہے لیکن عمدہ بھی ہے۔

﴿ اسم تام ﴾

قسم دھم اسم تام اسم تام وہ ہے جس کی موجودہ حالت پر اضافت ناممکن ہو۔

اور اسم پانچ چیزوں کے ساتھ تام ہوتا ہے۔

(۱) تنوین ظاہر کے ساتھ۔ جیسے مافی السماء قدر راحۃ سحابا۔

(۲) تنوین مقدر کے ساتھ۔ جیسے عندی احد عشر رجلا ۔

(۳) نون تثنیہ کے ساتھ۔ جیسے عندقفیزان براً۔

(۴) نون جمع کے ساتھ۔ جیسے ھل ننبئکم با الاخسرین اعمالا ۔

(۵) اضافت کے ساتھ۔ جیسے ملؤہ عسلا

اسم تام کا عمل: یہ ہے کہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی مشابہت ہے فعل کے ساتھ جس طرح فعل فاعل سے تمام ہو کر مفعول کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ اسم بھی ان اشیاء کے ساتھ تمام ہو کر شبہ مفعول یعنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔

﴿ اسمائے عدد کی تمیز ﴾

اسمائے عدد باعتبار تمیز کے تین قسم پر ہے۔

(۱)**عدد ادنی** :یہ ثلاثہ سے عشر تک اس کی تمیز جمع قلت اور جمع مکسر مجرور خلاف قیاس یعنی مذکر کے لے تاء کے ساتھ۔ جیسے ثلاثة رجال اور مونث کے لئے بغیر تاء۔ جیسے ثلاث نسوة ۔سخرھا علیھم سبع لیال و ثمانیة ایام ۔ورنہ جمع کثرت اور جمع سالم آئی گی۔ جیسے سبع سموات طباقاً ، ثلاثة قروء۔ لیکن یہ حکم تمیز کے لیے ہے۔ اگر یہ تمیز موصوف واقع ہو تو پھر عدد دونوں طرح جائز ہے

(۲) **عدد اوسط**:احد عشر سے تسع و تسعون تک ہے اس کی تمیز مفرد منصوب۔ جیسے احدعشر رجلا ۔انی رایت احد عشر کوکبا، ان عدة الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا، ووٰعدنا موسی ثلٰثین لیلة و اتممنٰھا بعشر فتمّ میقاتُ ربه ا ربعین لیلة۔ ان ھذا اخی له تسع و تسعون نعجةً۔

یادرکھیں و قطعنا ھم اثنتي عشرة اسباطا یہ اسباط بدل ہے اثنتا عشرة کا اور تمیز محذوف ہے ای اثنتا عشرة فرق۔ کیونکہ اگر اسباطا تمیز ہوتی تو اسم عدد مذکر ہوتا۔

(۳)**عدد اعلی**: مائة اور الف اور انکے تثنیہ اور جمع کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے۔ جیسے ثلث مائة سنین

فائدہ: اثنان سے عشرة تک ان سے اسم فاعل بنانا درست ہے جیسا کہ فعل سے بنایا جاتا ہے جیسے ثانی ،ثالث ،رابع ،عاشر۔ لیکن مذکر کے لئے مذکر اور مونث کے لئے مونث یعنی قیاس کے مطابق البتہ لفظ واحد اور واحدة یہ واضع کی وضع سے ہے۔

نکتہ: عدد لغۃً بمعنی معدود ہے جیسے قبض بمعنی مقبوض ۔اسماء عدد پر دو طرح کی بحث ہوتی ہے پہلی بحث تذکیر و تانیث کی ہوتی ہے دوسری بحث ان کی تمیز کی ہوتی ہے۔ پہلی بحث کہ اسمائے عدد تین قسم پر ہیں۔

پہلی بحث اسمائے عدد

پہلی قسم : مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث اور یہ دو لفظ ہیں واحد اور اثنان ۔واحد مذکر کے لیے واحدۃ مؤنث کے لیے جیسے اله واحد۔ نفس واحدة۔

فائدہ اسی طرح وہ اسمائے عدد جو فاعل کے وزن پر آتے ہیں۔ان کا بھی یہی حکم ہے جیسے ثالث ثالثة رابع رابعة ۔

دوسری قسم :مذکر کے ساتھ مؤنث اور مؤنث کے ساتھ مذکر علی الدوام اور یہ سات کلمے ہیں ثلثة سے عشرۃ تک خواہ مرکب ہوں یا غیر مرکب جیسے ایتك الا تكلم الناس ثلثة ایام اور ایتك الا تكلم الناس ثلث ليال۔ سخرها عليهم سبع ليال وثمانية ايام۔اس مثال میں دونوں اکٹھے ہیں۔

تیسری قسم : جو لفظ عشر ہے جس کا حکم یہ ہے اگر یہ مرکب ہو تو قیاس کے مطابق یعنی مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث جیسے احد عشر کوکباً اور فانفجرت منه اثنتا عشرة عيناً اور اگر غیر مرکب ہو تو پھر ثلثة کی طرح خلاف القیاس۔

بحث ثانی۔

اسمائے عدد کی باعتبار تمیز کے پانچ قسمیں ہیں ۔

پہلی قسم : محتاج الی التمیز نہ ہو اور یہ دو لفظ ہیں واحد اور اثنان۔

دوسری قسم : جس کی تمیز جمع مجرور آتی ہے۔یہ اسمائے عدد میں سے دس کلمات ہیں ثلثه سے لے کر عشر تک جیسے ثلثة رجال لیکن اسمیں لفظ مائة مستثنیٰ ہے کہ اگر لفظ مائة ان کی تمیز واقع ہو تو اس کا مفرد ہونا واجب ہے۔جیسے ثلاث مائة۔

تیسری قسم : اسمائے عدد جن کی تمیز مفرد منصوب ہو۔یہ اسمائے عدد احد عشر سے لے کر تسع وتسعون تک ہے جیسے وعدنا موسى ثلثين ليلة واتممنها بعشر فتم ميقات اربعين ليلة۔

سوال: فقطعنهم اثنتي عشرة اسباطاً اس میں تمیز اسباطاً جمع ہے۔

جواب : یہ تمیز نہیں فرقة محذوف تمیز ہے بلکہ تمیز سے بدل ہے۔اور عند الفراء ان کی تمیز جمع لانا بھی جائز ہے۔جس پر دلیل اسی کو پیش کرتے ہیں۔(شرح شذور الذھب۔اشمونی)

چوتھی قسم اسمائے عدد جن کی تمیز مفرد مجرور ہے اور یہ دو لفظ ہیں مائة اور الف اور ان کا تثنیہ جمع۔

فائدہ: لفظ ثلثة وغیرہ کی تمیز جمع قلت کا آنا اکثر ہے اور جمع کثرت کا آنا اقل ہے۔

اقل کی مثال۔والمطلقت یتربصن ثلثة قروء۔

اگر کوئی اسم ایسا ہو جس کے لیے جمع قلت نہیں تو پھر جمع کثرت ہی ہوگی۔

فائدہ: اس کی تمیز جمع قلت میں سے جمع مکسر آئے گی اور جمع سالم کا آنا ضرورت کی وجہ سے ہے جیسے سبع سموت۔ سبع بقرات۔

فائدہ: ثلث سے لے کر تسعة تک خلاف القیاس استعمال ہونا اس وقت ہے جب معدود عدد کے بعد ہو اگر مقدم ہو جائے اور اسم عدد کو صفت بنا دیا جائے تو پھر ت کا ذکر اور حذف دونوں طرح جائز ہے جیسے رجال ثلث یا رجال ثلثة۔

ضابطہ: اگر معدود حذف ہو جائے لیکن منوی ہو پھر بھی تا کا حذف کرنا جائز ہے۔ مذکر سے جیسے حدیث میں آتا ہے۔واتبعه ستة من شوال اور مؤنث میں تا کا ثابت رکھنا اور اگر معدود محذوف ہو لیکن مقصود اور منوی نہ ہو بلکہ فقط اسم عدد مقصود ہو تو پھر تا کا ہونا ضروری ہے۔جیسے ثلثة من خیر من ستة اور یہ غیر منصرف ہوگا علم جنسی اور تانیث کی وجہ سے۔(حضری صفحہ ۱۳۷)

فائدہ: اگر حرف کی اضافت غیر تمیز کی طرف کردی جائے تو پھر تمیز کی ضرورت نہیں رہتی۔جیسے خذ عشرو تک اسمائے کنایہ میں سے ایک کم استفہامیہ مفرد مجرور ہے۔اسلیے کہ اس کی مشابہت ہے عدد مرکب کے ساتھ۔اس کو وہی حکم دے دیا گیا جس طرح اسکی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے اس طرح اس کی تمیز بھی مفرد منصوب آتی ہے۔

﴿ اسمائے کنایہ ﴾

قولہ یاز دھم اسمائے کنایہ ۔اسماء جو کنایہ ہیں عدد سے وہ عامل ہیں اور جو قول

سے ہیں وہ عامل نہیں۔

(ا) کم (۲) کذا (۳) کاین

﴿ بحث کم ﴾

کم دو قسم پر ہے، استفہامیہ، بمعنی ای عدد۔ اور کم خبریہ بمعنی عدد کثیر انشاء تکثیر اور یہ دونوں تمیز کے مقتضی ہیں

کم استفهامیه کا عمل: کم استفہامیہ تمیز مفرد کو نصب دیتا ہے جیسے: کم رجلا عندک اور اگر حرف جر داخل ہو جائے تو مجرور بھی جاتا ہے۔ جیسے: بکم درھما اشتریت۔ لیکن نصب فصیح ہے اور کم خبریہ کی تمیز کم کی اضافت کی وجہ سے مفرد مجرور ہوتی جیسے کم مال انفقتہ اور کبھی جمع مجرور آتی ہے جیسے کم رجال لقیتہ۔

علت کم استفہامیہ کو عدد اوسط کا درجہ دیا گیا کہ عدد اوسط کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے تو یہ اسی طرح کم استفہامیہ کی تمیز کو مفرد منصوب بنا دیا اور کم خبریہ باقی تھا اسماء عدد کے دو مرتبہ تھے اس لئے دونوں کا لحاظ رکھا اس کے تمیز میں جس طرح عدد اقل کی تمیز جمع مجرور آتی ہے تو کم خبریہ کی تمیز بھی کبھی جمع مجرور ہوتا ہے اور جس طرح عدد اعلیٰ کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے تو اسکی تمیز بھی کبھی مفرد مجرور آتی ہے۔

فائدہ کم استفہامیہ کی تمیز کو کم خبریہ پر محمول کر کے جر دینا جائز ہے یا نہیں جسمیں تین مذہب ہیں۔ (ا) مطلقاً ناجائز ہے۔ (۲) مطلقاً جائز ہے۔ (۳) مشروط بالشرط جائز ہے۔

شرط یہ ہے کہ کم استفہامیہ پر حرف جر داخل ہو۔ پھر جن کے نزدیک جر جائز ہے ان میں اختلاف ہے۔ خلیل اور سیبویہ اور فرس کے نزدیک جر کے قائلین کا پھر اختلاف ہے۔ یہ جر من مقدرہ کی وجہ سے ہے جس کا عوض وہ حرف جر ہے جو کم پر داخل ہے۔ وہ اس کا عوض ہے جیسے بکم درھم اشتریت تقدیر عبارت بکم من درھم اشتریت اور زجاج کے نزدیک جر کم کی اضافت کی وجہ سے ہے۔ لیکن یہ ضعیف ہے۔ ورنہ بغیر حرف جر کے تقدم کے جر کا ہونا جائز ہوتا

ہے۔(الھمع صفحہ۵۷ ۲جلد نمبر۲)
کم خبریہ کی تمیز مفرد مجرور اور جمع مجرور آتی ہے۔لیکن افصح اور اکثر افراد ہے۔اس کا جر میں بھی اختلاف ہے عندالبصر ین اضافت کی وجہ سے ہے اور کوفین کے نزدیک من مقدرہ کی وجہ سے ہے۔

فائدہ: اگر خبریہ اور اس کی تمیز میں فاصلہ آ جائے تو استفہامیہ پر محمول کرتے ہوئے تمیز منصوب ہوتی ہے۔

ضابطہ: ممیز کا منفی ہونا نہ تو استفہامیہ میں جائز ہے اور نہ خبریہ میں جائز ہے۔لہذا کم لا رجلاً جاء ك کہنا غلط ہے۔(کتاب سیبویہ جلد نمبر۲ صفحہ۱۶۸)

امور خمسہ میں اشتراک

فائدہ: و یشتر کان فی خمسة امور (۱) دونوں کنایہ ہے عدد مجہول سے جنس اور مقدار۔ (۲) اسمیت میں (۳) مبنی علی السکون میں (۴) لزوم تصدیر میں۔(۵) احتیاج الی التمیز میں۔

امور خمسہ میں افتراق

و یفترقان فی خمسة امور (۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب اور خبریہ کی مفرد مجرور اور جمع مجرور (۲) کم خبریہ ماضی کے ساتھ مختص ہے۔جیسے کم غلمان سنالتهم بخلاف کم استفہامیہ کے۔جیسے کم غلاماً ستشتریه ۔

(۳) کم خبریہ میں احتمال صدق اور کذب کا ہوتا ہے بخلاف کم استفہامیہ کے۔

(۴) کم خبریہ میں مخاطب سے جواب مطلوب نہیں ہوتا بخلاف استفہامیہ کے۔

(۵) کم خبریہ کی تمیز میں فاصلہ بوقت ضرورت جائز ہے اور استفہامیہ کی تمیز میں بغیر ضرورت بھی جائز ہے،

(٦) کم خبریہ کے مبدل منہ پر ہمزہ استفہام جائز نہیں۔جیسے کم رجال فی الدار عشرورن ام ثلاثون اور استفہامیہ میں جائز ہے۔جیسے کم ما لك اا ربعون ام ثلثون۔

ضابطہ: کم استفہامیہ اور خبریہ کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کم کے بعد مخاطب کا صیغہ ہو تو کم

استفہامیہ اور متکلم کا ہو تو خبریہ ہوگا۔

ضابطہ: کم کا اعراب اور ترکیب یہ محلا مرفوع اور منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

(۱) **منصوب محلا**: اس فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو تو یہ کم منصوب محلا ہو گا ہمیشہ، پھر منصوب محلا ہونے کی صورت میں تین ترکیبیں ہے یا تو مفعول بہ ہوگا یا مفعول فیہ ہوگا یا مفعول مطلق ہوگا جس کا مدار تمیز پر ہے۔

اگر تمیز ظرف ہو تو مفعول فیہ ہوگا جیسے **کم یوما سرت و کم یوم صمت** ۔

اگر تمیز مصدر ہو تو مفعول مطلق ہوگا جیسے **کم ضربۃ ضربت** اور **کم ضربۃ ضربت** ۔

اگر تمیز نہ ظرف ہو نہ اور مصدر ہو تو پھر مفعول بہ ہوگا جیسے **کم رجلاً ضربت و کم غلام ملکت** ۔

(۱) **مجرور محلا**: یہ مجرور محلا ہونے کیلئے قاعدہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جب حرف جار موجود ہو یا مضاف موجود ہو جیسے **بکم رجلا مررت و علی کم رجل حکمت** مضاف کی مثال **غلام کم رجلاً ضربت** اور **غلام کم رجل سلبت** ۔

(۳) **مرفوع محلا** : اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جب سابقہ دونوں امر مذکور نہ ہوں یعنی نہ مابعد والے فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو اور نہ ہی اس کم پر حرف جار اور مضاف داخل ہو۔ تو اس وقت یہ مرفوع ہوگا پھر مرفوع ہونے کی صورت میں دو ترکیبیں ہیں (۱) مبتدا (۲) خبر اس کا مدار بھی تمیز پر ہے کہ اگر تمیز ظرف نہیں تو کم مرفوع محلا مبتدا جیسے **کم رجلا اخوك و کم رجلا ضربته** اور اگر تمیز ظرف ہوں تو یہ مرفوع محلا خبر ہوگی جیسے **کم یوما سفرك و کم شهر صومی** کہ کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز پر من کا داخل کرنا بھی درست ہے جیسے **کم من رجل لقیته** بمعنی کتنی آدمیوں سے تیری ملاقات ہوئی اور کم خبریہ کی مثال **کم من مال انفقته** میں نے بہت مال خرچ کیا ہے اب دونوں میں فرق قرینے کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

ضابطہ: اگر کم اور اس کی تمیز کے درمیان فعل متعدی کا فاصلہ آجائے تو پھر کم کی تمیز پر من کا داخل کرنا واجب ہوا کرتا ہے تاکہ اسم کی تمیز کو اس فعل متعدی کے مفعول سے التباس نہ لازم آئے

ضابطہ: اگر قرینہ موجود ہو تو کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے کم مالك تو اس کی تمیز دینار محذوف ہے، اصل عبارت کم دیناراً مالك اور کم خبریہ کی مثال کم ضربت اصل میں ہے کم ضربة ضربت اول مثال میں قرینہ یہ ہے کہ کم معرفہ پر داخل ہے حالانکہ کم نکرہ پر داخل ہوا کرتا ہے یہ دلیل ہے اس بات کہ یہاں تمیز محذوف ہے اور دوسری مثال میں قرینہ یہ ہے کہ کم فعل پر داخل ہے حالانکہ کم اسم پر داخل ہوا کرتا ہے لہذا اس سے معلوم ہوا کہ تمیز محذوف ہے۔

﴿ بحث کذا ﴾

کذا یہ مرکب ہے (ک) اور (ذا) اسم اشارہ سے

امور اربعہ میں کم سے موافق ہے

(۱) ابہام میں (۲) بناء میں (۳) احتیاج میں (۴) افادہ تکثیر میں۔

اس کا عمل تمیز کو نصب دیتا ہے۔ قبضت کذا و کذا درهما۔

کذا کی تمیز کذا کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

فائدہ کذا کی تمیز کا من کے ساتھ مجرور نہ ہونے میں اتفاق ہے۔ اضافت کے ساتھ اختلاف ہے عند الجمہور نا جائز ہے اور کوفیین کے نزدیک جائز ہے۔ (الھمع)

﴿ بحث کأین ﴾

کأیّن یہ مرکب ہے (کاف) اور (ایّ") مع التنوین سے یہ بمنزلہ کم خبریہ کے ہے افادۂ تکثیر اور لزوم تصدیر میں۔ اور اس کی تمیز مجرور ہوتی ہے۔ من کے دخول کی وجہ۔ جیسے و کاین من دابة لا تحمل رزقها اور کبھی منصوب ہوتی ہے۔ جیسے کاین لنا فضلا۔

کاین کی تمیز کاین کی تمیز اکثر من ظاہر کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے و کاین من اية۔

فائدہ ابوحیان نے کہا ہے کہ سیبویہ کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ من زائدہ ہے۔ جو تاکید بیان کے لیے ہے۔ (کتاب سیبویہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷۰)

فائدہ: کاین کی تمیز پر جر من مقدرہ کی وجہ سے عندالبعض جائز ہے۔ ابن کیسان کے نزدیک کاین کی اضافت کی وجہ سے جر ہے لیکن یہ غلط ہے اس لیے کہ اس کے آخر میں تنوین ہے۔ جو مانع عن الاضافت ہے۔ امام سیبویہ نے کہا ہے۔ ان جرھا احد من العرب فعسی ان تبحدھا باضمار من ۔ (کتاب سیبویہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷۲)

کم اور کأین کا امور خمسہ میں اشتراک ہے

(۱) ابہام میں (۲) احتیاج الی التمیز میں (۳) مبنی ہونے میں (۴) صدرارت کلام میں (۵) معنی تکثیر میں۔

کم اور کأین کا امور خمسہ میں افتراق ہے

(۱) کاین مرکب ہے کم بسیط ہے۔
(۲) کاین کی تمیز مجرور ہوتی ہے اور اس پر عموماً من داخل ہوتا ہے۔
(۳) کاین استفہام کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا الا عندالبعض ۔
(۴) کاین کی خبر ہمیشہ جملہ ہوتی ہے مفرد نہیں ہوسکتی بخلاف کم کے۔

التمرین

کم استفہامیہ خبریہ اور ان کی تمیز کو پہچانیں، اور کم کا اعراب بھی بتائیں

﴿کم رجلا عندک﴾

کم ناصبہ استفہامیہ ممیز۔ رجلا منصوب بالفتحہ لفظا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مبتداء۔ عندک ظرف مستقر متعلق ہے ثابۃ کے۔ ثابۃ صیغہ صفت۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿کم رجال عندی﴾

کم خبریہ ممیز مضاف ۔ رجال مجرور بالکسرہ لفظا تمیز مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ عندک ظرف مستقر متعلق ہے ثابۃ کے ۔ثابۃ صیغہ صفت۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿كاين من قرية اهلكناها﴾

كاين مرفوع محلاً ذوالحال۔ من قرية جار مجرور ظرف مستقر حال ۔حال ذوالحال مل کر مبتداء۔اھلکنا فعل بفاعل۔ھا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿قبضت كذا وكذا درهما﴾

قبضت۔ فعل بفاعل۔ کذا معطوف علیہ ۔واو عاطفہ۔ کذا معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر ممیز۔درھما تمیز۔ممیز تمیز مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿كم يوما سفرك﴾

کم استفہامیہ ممیز۔یوما تمیز۔ممیز تمیز مل کر مبتداء۔سفر مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ك مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿كم يوما صومي﴾

کم خبریہ ممیز۔یوما تمیز۔ممیز تمیز مل کر مبتداء۔صوم مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف۔ی مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿رايت كذا و كذا درهما﴾

رایت۔ فعل بفاعل۔ کذا معطوف علیہ ۔واو عاطفہ۔ کذا معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر ممیز۔درھما تمیز۔ممیز تمیز مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿كم تركوا من جنت و عيون﴾

کم ظرفیہ ممیز من زائدہ۔ جنت معطوف علیہ۔واو حرف عطف۔عیون معطوف ۔معطوف معطوف علیہ مل کر تمیز۔ممیز تمیز مل کر حال مقدم۔ترکو فعل ۔واو ضمیر مرفوع محلاً ذوالحال ۔حال ذوالحال مل کر فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿بكم درهما اشتريت الكتاب﴾

با زائدہ۔کم استفہامیہ ممیز۔ درھما تمیز۔ممیز تمیز مل کر مبتداء۔اشتریت فعل

بفاعل۔ الکتاب منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿کم زیارۃ زرت﴾

کم خبریہ ممیز مضاف ۔ زیارۃ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ تمیز ممیز تمیز مل کر مفعول مطلق۔ زرت فعل بفاعل۔ فعل فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿کم یوما خدمت﴾

کم استفہامیہ ممیز۔ یوما تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول فیہ۔ خدمت فعل بفاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿کم ضربۃ ضربت﴾

کم خبریہ ممیز مضاف ۔ ضربۃ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ تمیز ممیز تمیز مل کر مفعول مطلق۔ ضربت فعل بفاعل۔ فعل فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿کم اسبوعا صمت﴾

کم استفہامیہ ممیز۔ اسبوعا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول فیہ۔ صمت فعل بفاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ﴾

کم خبریہ ممیز۔ من زائدہ۔ فئۃ تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مبتداء۔ غلبت فعل۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔ فئۃ منصوب بالفتحہ لفظا موصوف ۔ کثیرۃ منصوب بالفتحہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿کم یوما مضیت فی المدینۃ﴾

کم استفہامیہ ممیز۔ یوما تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول فیہ ۔ خدمت فعل بفاعل۔ فی حرف جر۔ المدینۃ مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے مضیت کا۔ فعل اپنے فاعل

مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿وکاین من قریة عتت عن امر ربها فحاسبنا ها حسابا شدیدا﴾

واو عاطفہ۔ کاین ممیز۔ من زائدہ۔ قریۃ تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مبتداء۔ عتت فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ عن حرف جر۔ امو مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ رب مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ مضاف۔ ھا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضا مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے عتت کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ معطوفة علیہا۔ فاحرف عاطفہ۔ حاسبنا فعل بفاعل۔ ھا ضمیر مفعول بہ۔ حسابا منصوب بالفتحہ لفظا موصوف۔ شدیدا منصوب بالفتحہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔

﴿ عوامل معنویہ ﴾

قولہ بدانکہ عوامل معنویہ ۔مبتداء اور خبر کے عامل کے بارے میں اختلاف ہے

علامہ جار اللہ زمخشری کے نزدیک دونوں کا عامل معنوی ہے۔

سیبویہ کے نزدیک مبتداء کا عامل معنوی ہے اور خبر کا عامل مبتداء ہے

عند الکوفین مبتداء عامل ہے خبر میں اور خبر عامل ہے مبتداء میں۔ راجح مذہب سیبویہ کا ہے۔

اور مضارع کا حالت رفع میں کوفیین کے نزدیک خلو مضارع عامل معنوی ہے۔

اور عند البصر یین وقوعہ موقع الاسم ہے۔

اور کسائی کے نزدیک حروف مضارعت حروف اتین ہیں۔

مبتداء کی تعریف: ھو اسم او بمنزلته مجرد عن العوامل اللفظیة او بمنزلتة مجردا او وصفت رافع لاسم ظاھر جیسے اللہ ربنا ۔ ان تصوموا خیر لکم ہمزہ تسویہ کی وجہ سے، جیسے سواء علیھم ءا نذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون، یا ما مصدریہ

کی وجہ سے۔

تحقیق تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ۔ ان حروف مصدر یہ میں سے اصل ان ہے اسی وجہ سے اس کے علاوہ کسی کو مقدر نہیں مانا جاسکتا لیکن ان اس کے باوجود ضعیف العمل ہے یعنی جب حذف ہو جائے تو عمل باقی نہیں رہتا سوائے چند مقامات کے۔حتی کہ لاجد وغیر کے بعد میں بھی نحویوں کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ان مقدر اور بعض کہتے ہیں نہیں بلکہ یہی حروف ناصب ہیں اس لئے ضابطہ ہے کہ (ان عامل ضعیف لا یعمل محذوفا) اب اس مثال تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ میں تین روایتیں ہیں۔

(ا) لا ن تسمع بالمعیدیخیر من ان تراہ اس پر کوئی اشکال نہیں

تسمع کو منصوب پڑاجائے ان مقدر ہونے کی وجہ سے یہ شاذ ہے گذشتہ ضابطہ کی بناء پر

تسمع مرفوع ہے۔ان کے حذف ہونے کی وجہ سے عمل زائل ہو یہ روایت قاعدہ کے مطابق ہے۔

لیکن پھر توجیہ کیا ہے بعض نے کہا کہ حرف ناصب مقدر ہے اور فعل مصدر کی تاویل میں ہو کر مبتداء واقع نہیں ہوسکتا اور بعض نے کہا جب فعل سے فقط حدث یعنی معنی مصدر یہ مراد ہو تو فعل مسند الیہ اور مضاف الیہ واقع ہوسکتا ہے اس صورت میں لفظ کی استعمال جزء معنی میں ہوگی اور یہ بھی درست ہے کیونکہ اس صورت میں تقدیر حرف جر کیطرف احتیاجی بھی نہیں۔

فائدہ مبتداء پر بھی با زائدہ جار بھی داخل ہو جاتی ہے۔ جیسے بحسبك درهم بایکم المفتون، و من لم یستطع فعلیه بالصوم۔

فائدہ بایکم المفتون سیبویہ کے نزدیک باز ائدہ ایکم مبتداء اور المفتون خبر ہے اخفش کے نزدیک ایکم خبر مقدم اور مفتون مبتداء موخر ہے۔

فائدہ مبتداء کی قسم ثانی کی تعریف صیغہ صفت کا حرف نفی یا استفہام کے بعد ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے۔جیسے ماقائم الزیدان۔

ضابطہ: صیغہ صفت کے بعد جو اس ظاہر ہوتا ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔(ا) صیغہ صفت کی اسم

ظاہر کے ساتھ موافقت ہو اور دو میں۔ جیسے اراغب انت، ما قائم زید اس میں دو وجہ جائز ہے۔
(۲) مطابقت ہو تثنیہ جمع میں۔ جیسے اقائم الزیدان اس میں صیغہ صفت کا خبر ہونا متعین ہے (۳) مطابقت نہ ہو اقائم الزیدون ما قائم اخوتك اس میں مبتداء ہونا متعین ہے۔
ضابطہ: مبتداء کی اصالۃ تعریف ہے اور نکرہ تب مبتداء بن سکتا ہے جب تخصیص آ جائے۔

تخصیص کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) تقدیم خبر کی وجہ سے۔ جیسے و لدینا مزید، و علی ابصارھم غشاوۃ
(۲) حرف نفی کی وجہ سے۔ جیسے ما قائم رجل
(۳) استفہام۔ جیسے ء الہ مع اللہ
(۴) صفت۔ جیسے و لعبد مومن خیر من
یا صفت محذوف۔ جیسے السمن منوان بدرھم ای منوان منہ و طائفۃ قد اھمتم انفسھم ای طائفۃ من غیر کم
(۵) موصوف محذوف سے۔ جیسے حدیث شریف میں ہے سوادء و لود خیر من حسناء عقیم ای امراۃ سوادء
(۶) فعل کی طرح عمل ہو۔ جیسے امر بمعروف صدقۃ و نہی عن منکر صدقۃ
(۷) حرف ہو۔ جیسے خمس صلوات کتبھن اللہ۔

چند جگہ جہاں مبتدا ء مجرور ہوتا ہے

مبتداء کو ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے لیکن چند جگہ ہے جہاں مبتداء مجرور ہوتا ہے۔
نمبر۱: پہلا جگہ یہ ہے کہ من زائدہ کے بعد مبتداء مجرور ہوتا ہے اس کیلئے دو شرط ہے۔
شرط نمبر۱: شرط یہ ہے کہ کل من کا مدخول نکرہ ہوگا۔
شرط نمبر۲: کہ ما قبل میں نفی، نہی اور استفہام موجود ہو۔ مثال ھل من خالقٍ غیر اللہ، و ما لظلمین من انصارٍ۔

نمبر۲: کہ باوزائدہ داخل ہو پھر مبتداء مجرور ہوتا ہے مثال بحسبك درهم۔

نمبر۳: کہ رب جس اسم پر داخل ہو پھر مبتداء مجرور ہوتا ہے مثال رب شئي نكره بينع۔

نمبر٤: واو بمعنی رب جس اسم پر داخل ہو پھر مبتداء کو مجرور ہوتا ہے مثال

ان سب جگہوں میں مبتداء لفظاً مجرور اور معناً مرفوع ہوتا ہے۔

چند جگه جهاں مبتدا ء محذوف هوتا هے

نمبر۱: قال کے مقولے میں عام طور پر مبتداء محذوف ہوتا ہے مثال قال اساطير الاولين اى هى اساطير ۔

نمبر۲: فاء جزائیہ کے بعد عام طور پر مبتداء محذوف ہوتا ہے مثال کن فيكن اى فهو يكن۔

نمبر۳: صفت کا صیغہ ابتدا کلام میں آئے اور اس کے آگے کوئی ذات نہ ہو تو پھر ادھر بھی مبتداء محذوف ہوتا ہے۔ مثال بديع السموت یہاں پر بھی صفت کا صیغہ آیا ہے لیکن آگے ذات نہیں ہے تو یہاں پر مبتداء محذوف ہے۔ مثال هو بديع السموات دوسرا مثال جیسے صم بكم عمى تو یہ بھی صفتیں ہیں صم کا معنی ہے بہرہ ہونا بكم کا معنی ہے گونگا ہونا عمى کا معنی ہے اندھا ہونا تو یہاں پر مبتداء محذوف جو کہ هم صم بكم عمى ۔

نمبر٤: استفہام کے جواب میں مبتداء محذوف ہوتا ہے۔ مثال جیسے: و ما ادرك ما الحطمة نار الله موقدة تو یہاں نار الله سے پہلے مبتداء محذوف ہے ای هى ناء الله۔

نمبر٥: وہ مصدر جو کہ قائم مقام فعل کا ہو تو اس سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے۔ مثال جیسے صبر جميل اب یہاں پر صبر سے پہلے صبری محذوف ہے۔

نمبر٦: خبر جو کہ لفظاً قسم پر دلالت کرتا ہو وہاں مبتداء محذوف ہوتا ہے ۔ مثال جیسے فى ذمتى لا فعلن كذا اى فى ذمتى عهد۔

نمبر۷: مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے، بشرطیکہ مخصوص

بالمدح اور ذم کو جدا الگ کلمہ لیں۔مثال جیسے نعم الرجل زید ای ھو زید.یا بئس الرجل زید ای ھو زید۔

نمبر۸: صفت منقطع سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے صفت منقطع اسکو کہتے ہیں کہ مقام نصب وجر کا ہو آپ اس کو مرفوع پڑھ لیں۔مثال جیسے الحمد لله رب العلمین کی بجائے ربُّ العلمین

نمبر۹: اجمال کی تفصیل میں مبتداء حذف ہوتا ہے۔مثال جیسے ھی للثة اقسام اسم، فعل ، حرف ، ای احدھا، اسم ثانیھا ، فعل

چند جگہ جہاں خبر محذوف ہوتا ہے

نمبر۱: جارمجروراورظرف مبتداء کے بعد آئے تو ہاں خبر محذوف ہوتا ہے۔مثال جیسے زید فی الداری ثابت فی الدار۔

نمبر۲: لو لا ، لو ما کے بعد خبر محذوف ہوتا ہے وجوبی طور پر۔مثال جیسے لو لا علی لھلك عمر ای لو لا علی موجود۔

نمبر۳: قسم کے جواب میں خبر حذف ہوتا ہے۔مثال جیسے لعمرك لا فعلن کذا ای لعمر ك قسمی۔

نمبر٤: سین ،ف ، کے بعدار اسم تفصیل ل ف کے بعد حال واقع ہوتو ادھر بھی خبر محذوف ہوتا ہے وجوبا مصدر کی۔مثال جیسے ادیبی الفلام مسیاای حاصلااسم تفضیل،امثال۔

نمبر٥: واو بمعنی مع کے ہو ادھر پھر خبر حذف ہوتا ہے۔مثال جیسے انت و شانك ای انت مع شانك متروکا۔

نمبر٦: لانفی جنس کے بعد خبر حذف ہوتا ہے اکثر طور پر۔مثال جیسے لا شك ای لا شك مجود۔

مبتداء ہمیشہ مفرد ہوتا ہے خواہ حقیقی ہو یا تاویلی۔حقیقی کی۔مثال جیسے زید قائم۔

تاویلی جیسے یعنی مبتداء جملہ اوراس پر یہ چہار حرف داخل ہوتا ہے تو اس کو تاویل مفرد میں کرتا ہے۔
(۱)ان(۲)ان(۳)لو(۴)ما مصدریہ(۵)ہمزہ تسویہ
ہمزہ تسویہ کی مثال سواۃ علیھم و انذرتھم
ضابطہ: ما علم من مبتداء جاز حذفه و قد يجب اما حذفه جوازا من عم صالحا فلنفسه و من اساء فعليها، كيف زيد، جوابه دنف اى هو دنف ، وجوبا فاذا اخبر عنه بنعة مقطوعة بمجرد مدح نحو الحمد الله الحمى بسم الله الرحمن الرحيم، او ذم نحو اعوذ بالله من الشيطنِ الرجى او ترحم نحو مررت بعبدك المسكين او بمصدر جئى به بدلا من اللفظ بفعله نحو سمع و طاعة اى امرى سمع و طاعة او بمخصوص بالمدح او بالذم مؤخر عنها نعم الرجل زيد بئس الرجل بكر اذ اقدرا خبرين۔
ضابطہ: ما علم من خبر جاز حذفه و قد يجب ، جوازا نحو خر جت فاذا اسد ، و اكلها، دائم و ظلها يقال من عندك، مقل زيد و جوبا احدها ان يكون الخبر بعد لو لا نحو لو لا زيد لا كرمتك، لو لا على لهلك معر (الثانى) ان يكون المبتداء صريحا فى القسم نحو لعمرك لا فعلن كذا، يمن الله لا فعلن كذا ى لعمرك قسمى۔
الثالث ان يكون المبتداء معطوفا عليه اسم، بواوهى نص فى المعيته نحو كل رجل و ضيعت، و كل صانع و ما صنع ، الرابع۔ ان يكون المبتداء مصدرا عاملا فى اسم مفسر بغير ذى احال لا يصلح كونها خبرا عن المبتدا المذكور نحو ضربى زيدا قائما او مضافا للمصدر المذكور و اكثر شربى السريق ملتو تا و الى مؤول بالمصدر المذكور نحو ما يكون لاا مير قائما

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں مبتداء اور خبر کی تعیین کریں۔

﴿الله علیم﴾

لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ علیم مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿تزید الایمان﴾

تزید فعل مضارع معلوم۔ الایمان مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملیہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اولٰئک هم الراشدون﴾

اولئك مرفوع محلا مبتداء۔ هم مرفوع محلا مبتداء ثانی۔ الرشدون مرفوع بالواو لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿النظافة تجب﴾

النظافة مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ تجب فعل۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الحديقة فسيحة﴾

الحديقة مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ فسيحة مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿قل هو الله احد﴾

قل فعل امر حاضر معلوم۔ فعل اپنی فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملیہ فعلیہ قول۔ هو مرفوع محلا مبتداء۔ لفظ اللہ فوع بالضمہ لفظا موصوف۔ احد مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مقولہ۔

﴿الشارع مزدحم﴾

الشارع مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ مزدحم مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ۔

﴿الحکمۃ ضالۃ المومن﴾

الحکمۃ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔فسیحۃ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔المومن مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرخبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الولد یلعب فی البیت﴾

الولد مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔یلعب فعل۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔فی حرف جر۔البیت مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یلعب کے۔فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿محمد رسول اللہ﴾

محمد مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔رسول مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرخبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اللہ خالق کل شئی﴾

اللہ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔خالق مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ کل مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ مضاف ۔ شئی مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوا مضاف کا مضاف مضاف الیہ مل کرخبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿النوافذ مفتوحۃ﴾

النوافذ مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔مفتوحۃ مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الزجاج مکسور﴾

الزجاج مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔مکسور مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿المطر ینزل من السماء﴾

المطر مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔ینزل فعل۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔من حرف جر۔السماء مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے ینزل کے۔ینزل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿یشتد الحر فی الصیف﴾

یشتد فعل۔ الحر مرفوع بالضمہ لفظا فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔فی حرف جر۔الصیف مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے یشتد کے۔یشتد فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿سعی الجیش الی المیدان﴾

سعی مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔الجیش مجرور با[ل]کسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔الی حرف جر۔المیدان مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے یکون کے۔یکون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿المطر کثیر﴾

المطر مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔کثیر مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿المصباح یضئی﴾

الشارع مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔یضئی فعل بفاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿التمرین﴾

ان صفات میں مبتداء خبر کی تعیین کریں۔اور ترکیب کریں۔

﴿اقائم ابوک﴾

ہمزہ استفہام ۔قائم مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔اب مرفوع بالواو لفظا مضاف ۔ک مجرور محلا

مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما قائمان الرجلان﴾

ما نافیہ غیر عاملہ۔ قائمان مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ الرجلان مرفوع بالالف لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اقائم انت﴾

ہمزہ استفہام۔ قائم مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ انت مرفوع محلا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اراغب انت﴾

ہمزہ استفہام۔ راغب مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ انت مرفوع محلا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هل ذاهب رجل﴾

ھل حرف استفہام۔ ذاھب مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ رجل مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما صائمون الزيدون﴾۔

ما نافیہ غیر عاملہ۔ قائمان مرفوع بالواو لفظا مبتداء۔ الزیدون مرفوع بالواو لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اعابد انتما﴾

ہمزہ استفہام۔ عابد مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ انتما ضمیر مرفوع محلا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما مثمرة شجرة﴾

ما نافیہ غیر عاملہ۔ مثمرۃ مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ شجرۃ مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما مثمرتان شجرتان﴾

ما نافیہ غیر عاملہ۔ مثمرتان مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ شجرتان مرفوع بالالف لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما مثمر هذا الشجر﴾

ما نافیہ غیر عاملہ۔ مثمر مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ ھذا اسم اشارہ مرفوع محلا موصوف۔ الشجر مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هل مكرمون الزيدون﴾

ھل حرف استفہام۔ مکرمون مرفوع بالواو لفظا مبتداء۔ الزیدون مرفوع بالواو لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿امكرمان الزيدان﴾

ہمزہ استفہام۔ مکرمان مرفوع بالالف لفظا مبتداء۔ الزیدان مرفوع بالالف لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ما مكرمون الزيدون﴾

ما نافیہ غیر عاملہ۔ مکرمون مرفوع بالواو لفظا مبتداء۔ الزیدون مرفوع بالواو لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هل مكرم زيد﴾

ھل حرف استفہام۔ مکرم مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ زید مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿اصائم انت﴾

ہمزہ حرف استفہام۔ صائم مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔ انت مرفوع محلا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ فصل در توابع ﴾

توابع جمع ہے تابع کی تعریف۔ تابع وہ ہے جو پہلے لفظ کے لحاظ سے دوسرا ہو اور اعراب اور جہت اعراب ایک ہو۔

فائدہ تابع اور کا عامل ایک ہوتا ہے مگر متبوع اولا بالذات عمل کرتا ہے جب کہ تابع میں ثانیا بالعرض۔

توابع پنج نوع است توابع کی پانچ اقسام ہیں (۱) صفة (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بالحرف (۵) عطف بیان۔

وجہ حصر: تابع دو حال سے خالی نہیں۔ مقوی حکم ہوگا یا نہیں۔ اگر مقوی حکم ہو تو تاکید ہے۔ اگر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ مبین ہوگا یا نہیں۔ اگر مبین ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ مشتق ہوگا یا نہیں۔ اگر مشتق ہو تو صفت۔ اگر نہیں تو عطف بیان۔ اور اگر مبین نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ حرف عطف ہوگا یا نہیں۔ اگر حرف عطف ہو تو عطف بالحرف، اگر نہیں تو بدل ہوگا توابع کی پانچ قسمیں ہیں بعض نے چار قسمیں بیان فرمائی ہیں اور بعض چھ قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ تاکید معنوی اور لفظی کو ایک مستقل قسم قرار دیا ہے۔ صفت بحالی کو صفت فعلی بھی کہتے ہیں تابع کا عامل کیا ہوتا ہے جس میں مشہور قول جمہور کا مسلک یہ ہے متبوع کا عامل اس میں عمل کرتا ہے البتہ متبوع میں اولاً بالذات اور تابع میں ثانیاً بالواسطہ جس میں اور مذاہب بھی ہیں۔

فائدہ تابع اور متبوع کے درمیان فاصلہ غیر اجنبی کا جائز ہے۔

(۱) کمعمول الوصف نحو ذلك حشر علينا يسير۔

(۲) موصوف کا معمول نحو سبحن الله عما يصفون علم الغيب۔

(۳) یا اس کے عامل کا نحو ازيد ضربت القائم۔

(۴) مفسر کا نحو ان امرء هلك ليس له ولد۔

(۵) والمبتداء الذی ایسے مبدا جس کی خبر متعلق موصوف ہو جیسے افی الله شك

فاطر السموت والارض۔

(۶) خبر کا نحو زید قائم العامل۔

(۷) جواب قسم نحو بلی ورب لتاتینکم علم الغیب۔

(۸) جملہ معترضہ کا نحو انہ لقسم لو تعلمون عظیم۔

(۹) استثنا کا نحو ماجا ئنی احد الا زیداً خیر منک۔ مؤکد تاکید میں فاصلہ کی مثال۔ لایحزن ویرضین بما اٰتیتھن کلھن اور معطوف معطوف علیہ کے درمیان وامسحو بروسکم وارجلکم بدل اور مبدل منہ کے درمیان قم الیل الا قلیلاً نفصہ لیکن اجنبی کا فاصلہ کلیۃً ممتنع ہے۔

﴿ اول صفت ﴾

صفت صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں موجود ہو۔ جیسے: رجل عالم یا متبوع کے متعلق میں ہو۔ جیسے: من علم ابوہ اول کو صفت بحالہ، صفت حقیقی اور ثانی کو صفت بحال متعلقہ، صفت سببی کہتے ہیں۔

صفت حقیقی: مایبین صفۃ من صفات متبوعہ۔ جیسے: جاء زید الادیب اس کا حکم یہ صفت دس چیزوں سے بیک وقت تین چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ (۱) اعراب (۲) تعریف وتنکیر (۳) تذکیر وتانیث۔

ضابطہ: اس قاعدہ سے چند صفات مستثنیٰ ہیں وہ کلمات جن میں تذکیر وتانیث برابر ہو۔ مثلاً: (فعول) بمعنی فاعل (فعیل) بمعنی مفعول کما مر۔

اور افعل تفضیل مستعمل بہ من یا نکرہ کی طرف مضاف ہو۔

فائدہ: افراد وتثنیہ وجمع میں فعل کا حکم رکھتے ہیں۔ (فانظر فی بحث الفاعل)

صفت سببی: ما یبین صفۃ من صفات ما لہ تعلق بمتبوعہ نحو: جاء الرجل الحسن خلقہ اس کا حکم یہ پانچ میں سے دو میں موافق ہوگی۔ (۱) اعراب (۲) تعریف وتنکیر۔

فائدہ جو چیزیں صفت بنتی ہیں اس کی چار قسمیں ہیں۔

پہلا قسم: مشتق اور اس سے مراد وہ اسم ہے جو ذات مع الوصفت پر دلالت کرے۔

جیسے ضارب ، مضروب ، حسن ، افضل۔

دوسرا قسم: اسم جامد جو معنی میں اسم مشتق کے مشابہ ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اسم اشارہ۔ جیسے مررت بزید هذا ۔

(۲) اسم موصول۔ جیسے جاء الرجل الذی اکرمك۔

(۵) اسم عدد۔ جیسے جاء رجال اربعة ۔

(۴) اسم منسوب۔ جیسے رجل دمشقی۔

(۵) وہ اسم جو تشبیہ پر داخل ہو جیسے رئیت رجلا اسدا۔

(۶) کل ، ای۔ جیسے انت الرجل کل الرجل، جاء رجل ای رجل ای کامل فی الرجولیة کبھی ای کے ساتھ ما کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے ایما رجل

ضابط: لفظ (کل) کا صفت بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ موصوف معرفہ ہو اور لفظ (ای) کے لئے یہ شرط ہے کہ موصوف نکرہ ہو۔

ضابط: جب یہ دونوں لفظ صفت واقع ہوں تو بمعنی الکامل، کامل ہوں گے۔

تیسرا قسم: جملہ کے صفت ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ ایک شرط موصوف میں ہے کہ موصوف نکرہ محضہ ہو۔ جیسے واتقوا یوماً لاتجزی نفس عن نفس شیئاً ۔

فائدہ نکرہ محضہ کہتے ہیں کہ اسم الف لام جنس سے اور ہر اس چیز سے خالی ہو جس سے تخصیص و تقلیل شیوع ہو۔ جیسے اضافت اور نعت اور قیودات۔ اگر نکرہ ایسا نہ وہ تو اس کو نکرہ غیر محضہ کہتے ہیں۔ یاد رکھیں نکرہ غیر محضہ کی صورت میں صفت اور حال دونوں کا احتمال ہوگا۔ جیسے

و لقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمة قلت لایعنینی

الرابع المصدر بشرطیکہ نکرہ صریحہ ہو اور دال علی الطلب

شعر۔قال ابن مالک

و نعتو بمصدر کثیرا

فالتزموا الافراد و التذکیرا

هذا رجل عدل و رضا، زور ، فطر ، و الکوفیون یوولون بالمشتق ای عادل، راضی، زائر، مفطر و البصریون بتقدیر المضاف۔

فائدہ اسماء کی چند قسمیں ہیں (۱) وہ اسماء جو صفت بھی واقع ہوتے ہیں اور موصوف بھی جیسے اسم اشارہ مثال۔ جیسے مررت بزید و بهذا العالم ۔اگر اسکی صفت جامد معرف باللام ہو تو عطف بیان بنانا راجح ہے ۔جیسے مررت بهذاالرجل ۔

(۲) وہ اسماء جو موصوف بنتے ہیں صفت نہں بنتے۔جیسے اعلام۔

(۳) وہ اسماء صفت بنتے ہیں موصوف نہیں بنتے ای کمالیہ۔جیسے ای مررت برجل ایّ رجل

(۴) وہ اسماء جو نہ صفت بنتے ہیں ہ موصوف جیسے ضمائر۔مگر کسائی کے نزدیک ضمیر غائب جیسے صلی الله علیه الروؤف الرحیم۔

ضابطه: اصل نعت ایضاح اور تخصیص کے لیے آتی ہے لیکن مجازاً دوسرے معانی کے لیے بھی آتی ہے(۱) مدح الحمد لله رب العلمین۔

(۲) ذم جیسے اعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔

(۳) ترحم کے لیے اللهم انا عبدك المسکین۔

(۴) تاکید کے لیے جیسے لاتتخذو الهین اثنین۔

(۵) ابہام کے لیے جیسے تصدق بصدقة قلیلة او کثیرة۔

(۶) تفصیل کے لیے جیسے ان یحشرالناس الاولین والاخرین تعمیم کے لیے جیسے ان الله یرزق عباده الطائعین و العاصین ۔

فائدہ ایضاح اور تخصیص کے معانی میں اختلاف ہے۔بعض نے یہ معنی کیا الایضاح رفع

الاشتراك اللفظی الواقع فی المعارف علی سبیل الاتفاق بیان المجمل والتخصیص رفع الاشتراك المعنوی الواقع فی النکرات علی سبیل الوضع فهو کتقلید المطلق باالصفت اور بعض نے یہ معنی کیا ہے۔الایضاح رفع الاحتمال فی المعارف والتخصیص تقلیل الاشتراك فی النکرات۔

فائدہ جمہور نحاۃ کے نزدیک موصوف کا صفت سے اعرف یا مساوی ہونا ضروری ہے ادون ہونا درست نہیں جیسے مررت بزید الفاضل مررت بالرجل الفاضل ۔

ضابطہ: موصوف بغیر صفت کے معلوم ہو تو صفت میں تین وجہ جائز ہیں۔(۱) اتباع (۲) قطع بالرفع ہو مبتداء کو مقدر ماننے کے ساتھ (۳) قطع بالنصب اخص یا اغنی فعل مقدر کے ساتھ جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ اهل الحمد وامراته حمالة الحطب۔

فائدہ ضمیر موصوف نہیں واقع ہوتی ہے اس لیے کہ صفت حقیقتاً ایضاح یا تخصیص کے لیے آتی ہے۔جب کہ ضمیر اعرف المعارف ہے۔اور ضمیر صفت بھی واقع نہیں ہوتی اس لیے کہ یہ اعرف المعارف ہے۔اور جمہور کے نزدیک صفت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اعرف نہ ہو۔

فائدہ امام کسائی کے نزدیک ضمیر غائب کا موصوف واقع ہونا جائز ہے۔مدح یا مذمت یا ترحم کے لیے جس پر دلیل باری تعالی کے اس قول سے ہے قل ان ربی یقذف باالحق علام الغیوب اور عرب کا مقولہ ہے۔ اللهم صل علیه الرء وف الرحیم۔

دیگر نحات کے نزدیک یہ بدل ہے۔

فائدہ اسمائے منقولہ فی البناء نہ موصوف واقع ہوتے ہیں اور نہ صفت واقع ہوتے ہیں جیسے اسمائے شرط اور استفہام کم خبریہ قبل بعد۔

فائدہ ابن جنی کے نزدیک صیغہ صفت وصف کو قبول نہیں کرتا جمہور کے نزدیک موصوف واقع ہوتا ہے۔اس لیے صیغہ صفت اسم ہے۔اور ہر اسم حقیقتاً قابل وصف ہے۔(کتاب سیبویہ جلد نمبر۲ صفحہ۱۸۴)

فائدہ: تثنیہ اور جمع کی صفت اگر مختلف فی المعنی ہو تو واو کے ساتھ لائی جائے گی جیسے مررت برجلین کریم وبخیل اگر متحد فی المعنی ہو تو بغیر واو کے لفظ میں جمع کیا جائے گا جیسے مررت برجلین کریمین ایسی صورت میں تذکیر اور عقل غلبہ دینا واجب ہے جیسے مررت بزید وھند الصالحین۔ واشتریت عبدین وفرسین مختارین۔

فائدہ: موصوف کی صفت مفرد اور ظرف اور جملہ ہو اس میں یہ ترتیب رکھنا اولی ہے۔ جیسے قال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانہ واجب نہیں کتاب الزلنہ ومبرك فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اعزۃ علی المومنین اذلۃ۔

فائدہ: اس سے دو چیزیں مستثنی ہیں (۱) اسم تفضیل جو مستعمل بمن ہو یا مضاف ہو نکرہ کی طرف تو اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد اور مذکر رکھنا واجب ہے۔ موصوف کی مطابقت جائز نہیں جیسے مررت برجال افضل من زید۔ ومررت بنساء افضل من زید۔ وبرجال افضل شخوص۔ دوسری وہ وصف کا صیغہ جس میں تذکیر و تانیث مساوی ہو جیسے فعول بمعنی فاعل۔ فعیل بمعنی مفعول۔امرء ۃ صبور امرء ۃ قتیل (شرح التصریح ص ۱۱۱ جلد نمبر ۲)

فائدہ: اگر موصوف معلوم ہو تو اسکا حذف جائز ہے جیسے مررت برجل راکب جاھل اس طرح اگر صفت معلوم ہو تو حذف بھی جائز ہے جیسے یاخذ کل سفینۃ غصبا۔

التمرین

ان مثالوں میں صفت اور موصوف کو پہچانیں

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

با حرف جر۔ اسم مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ اللہ لفظ مجرور بالکسرہ لفظا موصوف۔ الرحمن مجرور بالکسرہ لفظا صفت اول۔ الرحیم مجرور بالکسرہ لفظا صفت۔ موصوف اپنے دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے

اشرع یا ابعدا کے ۔اشرع فعل ضمیر مستتر معبر بانا مرفوع محلا فاعل ۔فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿رب نجنی من القوم الظلمین﴾

رب مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف ی ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ نج فعل امر حاضر معلوم ۔ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل ۔ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ ۔من حرف جر۔ القوم مجرور بالکسرہ لفظا موصوف ۔الظالمین مجرور بالیاء لفظا صفت ۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے فعل امر کے ۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الحمد لله رب العالمین﴾

الحمد مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔لام حرف جر۔لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظا موصوف۔ رب مجرور بالکسرہ لفظا مضاف ۔العالمین مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر صفت اول ۔موصوف صفت مل کر مجرور ۔جار مجرور مل کر متعلق ہے ثابۃ کے ۔ثابۃ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الرحمٰن الرحیم﴾

الرحمن مجرور بالکسرہ لفظا صفت ثانی ۔مجرور بالکسرہ لفظا صفت ثالث ۔

﴿مالک یوم الدین﴾

مالك مجرور بالکسرہ لفظا مضاف ۔یوم مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ مضاف ۔الدین مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا ۔مضاف مضاف الیہ مل کر صفت رابع ۔

﴿الطفل الصغیر محبوب﴾

الطفل مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ الصغیر مرفوع بالضمہ لفظا صفت ۔موصوف صفت مل کر مبتداء۔محبوب مرفوع بالضمہ لفظا خبر ۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ابوک عالم فی الطب﴾

ابو مرفوع بالواو لفظا مضاف ۔ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ عالم مرفوع بالضمہ لفظا شبہ فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔فی حرف جر الطب مجرور بالکسرہ لفظا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے شبہ فعل کے۔شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿الوردة الجمیله﴾

الوردة مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔الجمیلۃ مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔

﴿تنافسو فی العمل الصالح﴾

تنافسوا فعل امر حاضر معلوم ۔واو ضمیر مرفوع محلا فاعل ۔فی حرف جر۔ العمل مجرور بالکسرہ لفظا موصوف۔الصالح مجرور بالکسرہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہے فعل امر کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿عندی قلم ثمین﴾

عندی ظرف متعلق ہے کائن کے۔کائن صیغہ صفت ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتداء۔قلم مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ ثمین مرفوع بالضمہ لفظا صفت ۔موصوف صفت مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ینزل المطر العزیر﴾

ینزل فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظا۔ المطر مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ العزیر مرفوع بالضمہ لفظا صفت ۔موصوف صفت مل کر فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اقبال الشاعر طیب﴾

اقبال مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ الشاعر مرفوع بالضمہ لفظا صفت ۔موصوف صفت مل کر مبتداء۔طیب مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هذا تلمیذ مجتهد﴾

هذا مرفوع محلا مبتداء۔ تلمیذ مرفوع بالضمہ لفظا موصوف ۔ مجتهد مرفوع بالضمہ لفظا صفت ۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لحم طری﴾

لحم مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ طری مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔

﴿المسلمون الصادقون﴾

المسلمون مرفوع بالواو لفظا موصوف۔ الصادقون مرفوع بالواو لفظا صفت۔

﴿الامهات الصالحات﴾

الامهات مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ الصالحات مرفوع بالضمہ لفظا صفت۔

﴿رجال صالحون﴾

رجال مرفوع بالضمہ لفظا موصوف۔ صالحون مرفوع بالواو لفظا صفت۔

﴿المنارتان الطویلتان﴾

المنارتان مرفوع بالالف لفظا موصوف۔ الطویلتان مرفوع بالالف لفظا صفت۔

﴿دوم تاکید﴾

دوم: تاکید تابع یدل علی ان معنی متبوعه حقیقی، لا دخل للمبالغة فیه و لا للمجاز و لا للسهو ، او النسیان تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کو پختہ کرے تاکہ معنی غیر مرادی کا یا مجاز اور سھو اور غفلت کا احتمال نہ رہے۔ رئیت اسدا

تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔

تاکید معنوی کے لئے چند الفاظ ہیں (۱)نفس (۲) عین (۳) کلا ، کلتا (۴) کل (۵)جمیع (۶)اجمع (۷)اکتع(۸) ابصع ۔ جمیع ، عامة

نفس عین ۔بمعنی ذات یہ واحد تثنیہ جمع۔اور مذکر اور مؤنث سب کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔اور یہ ہمیشہ ضمیر مؤکد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ان کی اور ان کے ضمیر کی مؤکد کے ساتھ مطابقت واجب ہے افراد اور جمع میں۔البتہ تثنیہ میں تین صورتیں جائز ہیں

(۱) مفرد لانا جیسے جائنی الزیدان نفسھما

(۲) تثنیہ لانا جیسے جائنی الزیدان نفساھما۔

(۳) جمع لانا جیسے جائنی الزیدان انفسھما۔

مفرد لانا حسن اور جمع لانا احسن ہے اس لیے کہ جب تثنیہ کی تثنیہ کی ضمیر کی طرف اضافت ہو تو جیسے فاقطعو ایدیھما۔ فقد صغت قلوبکما۔

فائدہ۔ تاکید معنوی کے الفاظ سب کے سب معرفہ ہیں۔ اضافت کی وجہ سے اور اجمع الخ حکم علم میں ہیں اور بعض نے اضافت وجہ بتائی ہے۔ کہ اجمعون بمعنی اجمعھم ہے۔ اسی وجہ سے نکرہ کی تاکید واقع نہیں ہوتے۔ خلافاً للکوفیین۔

الفاظ تاکید کے تمام معرفہ ہیں۔ نفس۔ عین۔ کلا کلتا۔ کل اجمع عام۔ یہ اضافت ضمیر کی وجہ سے معرفہ ہے اور اجمع اکتع افصع یہ بھی معرفہ ہیں جن کی سب تعریف میں اختلاف ہے۔ امام سیبویہ اور ابن مالک کے نزدیک یہ بنیت الاضافہ الی الضمیر معرفہ ہیں رایت النساء جمع اصل میں جمیعھن اور عند البعض علیت کی وجہ یہ تاکید کی العام ہے اسی وجہ سے غیر منصرف ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کا حال واقع ہونا درست نہیں ہے۔

فائدہ: جب یہ الفاظ تاکید معرفہ ہیں تو یہ معرفہ کی تاکید واقع ہوں گے اور عند البعض نکرہ کی تاکید جائز ہے۔ جس پر دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول ہے۔ مارایت رسولؐ صاما شھراً لاکلہ رمضان (رواہ النسائی)

جواب: اس قسم کی امثلہ بدل یا نعت یا ضرورت پر محمول ہیں۔

ضابطہ: تاکید معنوی کے الفاظ میں سے لفظ (نفس) اور (عین) کو باء زائدہ کے ساتھ مجرور پڑھنا جائز ہے اور ہوتی یہ بھی تاکید ہے۔ جیسے جاء زید بنفسہ

کلا و کلتا یہ تثنیہ کی تاکید کے لئے لائے جاتے ہیں اور مضاف ہوتے ہیں ضمیر موکد کی طرف اس سے مقصود بھی اسناد کے سہو کا احتمال ختم کرنا ہوتا ہے۔ یعنی لفظ (بعض) کے مقدر ہونے

کا احتمال ختم ہوجائے۔جیسے جاء نی الزیدان کلاھما۔اگرلفظ (بعض) کے مقدر ہونے کا احتمال نہ ہوتو پھر کلا کلتا کے ساتھ تاکید لانا ناجائز ہے۔لھذا اختصم الزیدان کلاھما کہنا غلط ہے

فائدہ زید و عمر کلاھما قائم کہا جائے گا یا کلاھما قائمان۔ ابن ہشام نے جواب دیا اگر (کلاھما)کو تاکید بنایا جائے تو پھر قائمان کہا جائے گا۔کیونکہ خبر ہے۔اور اگر مبتداء بنایا جائے تو دونوں وجہ جائز ہے مگر افراد اولی ہے۔

کُلّ :یہ ذوا جزاء کی تاکید کے لئے آتا ہے لیکن اس کا تاکید بننے کے لئے بھی وہی شرط ہے۔لفظ بعض کو مقدر ماننا صحیح ہو۔جیسے: جاء القوم کلھم، اشتریت العبد کله، لیکن جاء زید کله کہنا غلط ہے۔یعنی ایسے اجزاء کی تاکید جسمیں افتراق ہوسکتا ہو۔

فائدہ لفظ کل کبھی مثل مؤکد کی طرف مضاف ہوجاتا ہے اس صورت میں صفت ہوگا بمعنی تاکید جیسے رئیت الرجل کل الرجل ۔

اجمع جمعاء ،جمع،اجمعین یہ کل کا معنی یعنی شمول واحاطہ کا معنی دیتے ہیں۔ وقت کانہیں۔تاکید کے لئے آتے ہیں۔جیسے فسجد الملئکۃ کلھم اجمعین۔اور کبھی بغیر لفظ کل کے بھی تاکید کے لئے آتے ہیں۔جیسے لاغوینھم اجمعین لیکن تثنیہ کی تاکید کے لئے نہیں آتے۔کوفیین اور اخفش کے نزدیک جائز ہے۔ جیسے جاء نی الزیدان اجمعان و الھندان جمعاوان۔

اکتع، ابتع، ابصع۔ یہ اجمع کے تابع ہیں۔لہذا یہ اجمع سے نہ مقدم واقع ہوں گے اور نہ اجمع کے بغیر۔

فائدہ اگر عطف کے بغیر الفاظ متعددہ تاکید واقع ہوں تو وہ سب مؤکد کی تاکید واقع ہونگے۔نہ کہ ایک دوسرے کی۔

جمیع و عامة :یہ کل کا حکم رکھتے ہیں البتہ ان کے ساتھ تاکید قلیل ہے۔

فائدہ: لفظ جمیع ،عامۃ اگر بغیر اضافت کے واقع ہوں تو حال بنتے ہیں۔

فائدہ: عامۃ کی تاء تانیث کی نہیں بلکہ مبالغہ کی ہے لہذا مذکر اور مونث دونوں صورتوں میں برقرار رہے گی اس کی مثال: نافلۃ ہے۔ ووھبننا لہ اسحق و یعقوب نافلۃ۔

ضابطہ: (کل) اور (جمیع) اور (عامۃ) کی تاکید بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ ان کے ساتھ ضمیر متصل ہونا ضروری ہے۔لہذا خلق لکم ما فی الارض جمیعاً حال ہے۔

فائدہ: جب ضمیر متصل کی تاکید نفس اور عین کے ساتھ لانا ہو تو پہلے اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لانا واجب ہے۔جیسے:قوموا انتم انفسکم۔

تاکید لفظی :مایکون باعادۃ الموکدبلفظہ اوابمردفہ سواء کان اسما ظاھرام ضمیرااوفعلاام حرفا ام جملۃ۔ پہلے لفظ کا یا اس کے مرادف کو دوبارہ ذکر کر دیا جائے۔یہ تاکید لفظی مفرد اور جملہ اسم۔فعل اور حرف سب کی تاکید واقع ہوتی ہے۔اگر جملہ ہے تو اکثر حرف عطف لایا جاتا ہے۔جیسے: کلا سیعلمون ثم کلا سیعلمون۔ اولی لك فاولی ثم اولی لك فاولی۔ اور بغیر عطف کے بھی جیسے آپ ﷺ کا فرمان و اللہ لا غزون قریش تین مرتبہ اگر حرف عطف سے تعدد کا وہم ہو تو ترک عطف واجب ہے۔جیسے ضربت زیدا ضربت زیدا ۔ مفرد کی تاکید۔ فنکا حھا باطل باطل باطل۔

ضابطہ: حرف کی تاکید کے لیے ساتھ کے اسم کو مکرر لانا یا اس کے لیے ضمیر لانا واجب۔جیسے ان زیدا ان زیدا ۔ ان زیداانہ ۔

ضابطہ: ضمیر متصل کی تاکید کے لیے عامل کا اعادہ یا ضمیر متصل کو منفصل کے ساتھ تبدیل کرنا ضروری ہے۔جیسے مررت بک بزید۔ضربت انت نفسک ۔مررت بک انت۔

فائدہ: الفاظ تاکید کے درمیان حروف عطف کا لانا ناجائز ہے بعض علماء نے فسجد واالملئکۃ کلھم اجمعون کو اس وہم کے لیے رافع بنایا کہ انہوں نے وقت واحد میں سجدہ نہ کیا لیکن بعض میں لفظ اجمعون کو اتحاد وقت کے لیے قرار دیا ہے۔لیکن یہ غلط ہے۔

اس لیے کہ اس کا تعلق اتحاد وقت کے ساتھ نہیں ہے جیسے لاغوینھم کہ اغوا الشیطن وقت واحد میں نہیں بلکہ اس کا معنی لفظ کل جیسا ہے۔ یہ تاکید پر تاکید ہے۔ (شرح شذور الذھب صفحہ ۴۰۴)

تاکید لفظی اسم فعل حرف مفرد مرکب مضاف جملہ معرفہ نکرہ ظاہر اور مضمر سب میں واقع ہوتی ہے۔ اگر تاکید جملہ ہو تو اکثر حرف عطف کے ساتھ ہوتی ہے۔ جیسا کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون اولی لك فاولی ثم اولی لك فاولی اور کبھی بغیر عطف کے جیسے حدیث میں ہے واللہ لاغزون قریشا البتہ اگر حرف عطف سے تعدد کا وہم ہو تو پھر ترک عطف واجب ہے جیسے ضربت زیداً ضربت زیداً اگر حرف عطف ذکر کرتا تو وہم ہوتا کہ شاید دوسری مرتبہ ہے۔

فائدہ: اگر ضمیر متصل کی تاکید لانی ہے تو عامل کا اعادہ ضروری ہے۔ اس لیے کہ یہ بمنزلہ جز کے ہے۔ جیسے قمت صمت یا اس کی ضمیر کا ان زیداً بز اور ضمیر کا لوٹنا یہ اولی ہے۔ جیسے قرآن مجید ففی رحمۃ اللہ۔

فائدہ: حرف غیر جوابی کی تاکید ہو دو امر لازم میں۔ (۱) دونوں میں فاصلہ ہو۔ موکد او تاکید کے درمیان (۲) تاکید کے ساتھ اس اسم کا اعادہ ضروری ہے۔ جو مؤکد کے متصل ہے۔ یا اس کی ضمیر کا جیسے ان زیداً انہ قائم ۔ان انا زیداً قائم۔ اور ضمیر کا لوٹنا یہ اولی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے ففی رحمۃ اللہ ھم فیھا خالدون۔

فائدہ: فعل اور حرف جوابی کی تاکید ہو۔ تو بلا شرط جیسے قام قام زید بلی بلی۔ یعنی ان کا اکیلے اعادہ کرنا۔

فائدہ: اسم ظاہر اور ضمیر منصوب متصل کی تاکید بلا شرط جیسے ایما امرۃ نکحت بغیر اذن او لیھا باطل باطل باطل۔ ضمیر مرفوع منفصل یہ ہر ضمیر متصل (مرفوع منصوب مجرور) کی تاکید واقع ہو سکتی ہے جیسے قمت انت واکرمتك انت انت ومررت بك انت البتہ تکلم اور افراد اور تذکیر اور اضداد میں مطابقت ضروری ہے۔

التمرین

ان مثالوں میں موکداور تا کید پھر تا کید کی کون سی قسم ہے ان کو پہچانیں ترجمہ اور ترکیب کریں۔

﴿ان الولد نائم﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ الولد منصوب بالفتحہ لفظا اسم ان۔ نائم مرفوع بالضمہ لفظا خبر ان۔ ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فسجد الملئکۃ کلھم اجمعون﴾

سجد فعل ماضی معلوم۔ الملئکۃ مرفوع بالضمہ لفظا مؤکد۔ کل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ھم مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید اول۔ اجمعون مرفوع بالضمہ لفظا تاکید ثانی۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ضرب ضرب سعید﴾

ضرب فعل ماضی معلوم مؤکد۔ ضرب فعل ماضی معلوم۔ سعید مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿الراشی و المرتشی کلاھما فی النار﴾

الراشی مرفوع بالضمہ تقدیرا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ المرتشی مرفوع بالضمہ لفظا معطوف۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر مؤکد۔ کلا مرفوع بالالف لفظا مضاف۔ ھما ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر مبتداء۔ فی النار جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے ثبت فعل کے۔ ثبت فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر مبتدا خبر مل کر جملہ خبریہ۔

﴿جائت المعلمات کلھن﴾

جائت فعل ماضی معلوم۔ المعلمات مرفوع بالضمہ لفظا مؤکد۔ کل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ھن ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ھذہ خالتک عینھا﴾

ھذہ اسم اشارہ مرفوع محلا مبتدا۔ خالۃ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مؤکد۔ عین مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ھا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اتیت نفسک﴾

اتیتُ فعل ۔ تُ ضمیر بارز مرفوع محلا مؤکد۔ نفس مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ ك ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لم تعط خالی حقہ﴾

لم حرف جازم۔ تعط فعل مجزوم بحذف حرف علت۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ خالی مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ اول۔ حقہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿صلت المرأتان کلتا ھما﴾

صلت فعل ماضی معلوم۔ المرتان مرفوع بالالف لفظا مؤکد۔ کلتا مرفوع بالالف لفظا مضاف۔ ھما ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿علم ادم الاسماء کلھا﴾

علم فعل ماضی معلوم۔ ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ ادم منصوب محلا مفعول بہ اول۔ الاسماء منصوب محلا مؤکد کل منصوب محلا مضاف۔ ھا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ھذا خالد عینہ﴾

هذا اسم اشارہ مرفوع محلا مبتدا۔ خالد مرفوع بالضمہ لفظا مؤکد۔ عین مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فنجیناہ و اھلہ اجمعین﴾

فنجینا فعل بفاعل ۔ ہ ضمیر منصوب محلا معطوف علیہ۔ واو حرف عاطفہ اھل منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ۔ ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل مؤکد۔ اجمعین منصوب بالفتحہ لفظا تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر معطوف ۔ معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء نی زید نفسُہٗ﴾

جاء فعل ۔نون وقایہ ی ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ زید مرفوع بالضمہ لفظا مؤکد۔ نفسُ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل ۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء نی الزیدان انفسھما﴾

جاء فعل ۔نون وقایہ ی ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ الزیدان مرفوع بالالف لفظا مؤکد۔ انفسُ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ ھما ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل ۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء نی الزیدون انفسھم﴾

جاء فعل ۔نون وقایہ ی ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ الزیدون مرفوع بالواو لفظا مؤکد۔ انفسُ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ ھم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل ۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء نی عمر عینہ﴾

جاء فعل ۔نون وقایہ ی ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ عمر مرفوع بالضمہ

لفظاً مؤکد۔ عینُ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء نی الزیدان کلاھما﴾

جاء فعل۔ نون وقایہ ی۔ ی ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ الزیدان مرفوع بالضمہ لفظاً مؤکد۔ کلا مرفوع بالالف لفظاً مضاف۔ ھما ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء تنی الھندان کلتا ھما﴾

جاءت فعل۔ نون وقایہ ی۔ ی ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ الھندان مرفوع بالالف لفظاً مؤکد۔ کلتا مرفوع بالالف لفظاً مضاف۔ ھما ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لا صلبنکم اجمعین﴾

لا صلبن فعل بفاعل۔ کم ضمیر منصوب محلاً مؤکد۔ اجمعین منصوب بالیا لفظاً تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ان الامر کلہ للہ﴾

ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ الامر منصوب بالفتحہ لفظاً مؤکد۔ کل منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر اسم ان۔ لام حرف جر۔ مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور متعلق ہے ثابۃ کے۔ ثابۃ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان۔ ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿جاء القوم کلھم﴾

جاء فعل ماضی معلوم۔ القوم مرفوع بالالف لفظاً مؤکد۔ کل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ھم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔ مؤکد تاکید مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿انت انت فعلت كذا﴾

انت مرفوع محلاموکد انت تاکید۔مؤکدتاکیدمل کر مبتداء ۔فعلت فعل بفاعل۔ کذامنصوب محلامفعول بہ۔فعل فاعل اورمفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداءخبرمل کر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿قرات الصحيفة كلها﴾

قرات فعل بفاعل۔الصحیفۃ منصوب بالفتحہ لفظامؤکد۔کل منصوب بالفتحہ لفظامضاف ۔ ھاضمیر مجرورمحلامضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔مؤکدتاکیدمل کرمفعول بہ فعل فاعل اورمفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿رايت اخويك كليهما﴾

رایت فعل بفاعل۔اخوی منصوب بالیالفظامضاف ک ضمیرمضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کرمؤکد۔کلی منصوب بالیالفظامضاف ۔ھماضمیرمجرورمحلامضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔مؤکدتاکیدمل کرمفعول بہ فعل فاعل اورمفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿مررت حميدا﴾

مررت فعل۔ت ضمیرمرفوع محلاذوالحال۔حمیدامنصوب بالفتحہ لفظاحال۔حال ذوالحال مل کر مفعول بہ۔فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿قتلت المراتن انفسهما﴾

قتلت فعل ماضی معلوم ۔ المراتان مرفوع بالالف لفظامؤکد۔انفسُ مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ھماضمیرمجرورمحلامضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل تاکید۔مؤکدتاکیدمل کرفاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ سوم بدل ﴾

بدل-: جس کالغوی معنی ہے عوض جیسے عسى ربنا ان يبدلنا خيرمنها اوراصطلاحی معنی جو مقصود بالحکم ہو۔ بالواسطہ بدل کی چھ قسمیں ہیں۔(۱)بدل الکل(۲)بدالبعض (۳)بدل الاشتمال(۴)بدل البداءبھی کہتے ہیں اس میں نحات کااختلاف ہے۔اصح یہ ہے کہ یہ ثابت ہے

ابن مالک نے اسکی مثال میں ایک حدیث پیش کی ہے ان الرجل لیصلی الصلوۃ ماکتب له نصفها ثلثها ربعها کہ ثلثها بدل الاضراب ہے سیوطی نے یہ کہا ہے کہ بدل الاضراب کے قائل امام سیبویہ بھی ہیں۔لیکن یہ کتاب سیبویہ میں مذکور نہیں۔

فائدہ: بدل الکل من البعض میں بھی اختلاف ہے۔ جمہور منکر ہیں اور بعض نحات قائل ہیں۔اور یہی راجح ہے۔جیسے لقیته عدوۃ یوم الجمعة اس مثال میں یوم کو ظرف ثانی بنانا صحیح نہیں اس لیے کہ ظرف زمان بغیر عطف کے متعدد نہیں ہوتا۔

فائدہ: سیوطی نے یہ دعوی کیا ہے کہ یہ بدل الکل من البعض قرآن میں بھی وارد ہے جیسے فالئك یدخلون الجنة ولا یظلمون شیئاً جنت عدن ۔ لیکن علامہ حضری نے اس کی تردید کی ہے کہ یہ بدل الکل من البعض نہیں بلکہ بدل الکل من الکل ہے اور الجنة میں الف لام جنس کا ہے۔

فائدہ: بدل الکل کو بدل مطابق کہنا اولی ہے۔اس لیے کہ لفظ اللہ ہی بدل واقع ہے۔ حالانکہ باری تعالی پر کل اور جز کا اطلاق ممتنع ہے۔

فائدہ: بدل البعض اور بدل الاشتمال کے لیے دو شرطیں ہیں۔ پہلی شرط مبدل منہ کے ساتھ استغنی صحیح ہو۔لہذا قطعت زیداً نفسه کہنا غلط ہے۔

دوسری شرط ضمیر رابط کا ہونا (عندالجمہور) خواہ ملفوظ ہو یا مقدر ہو۔لیکن یہ شرط بدل الکل میں نہیں۔ملفوظ کی مثال ثم عمو وصمو کثیر منهم۔

مقدر کی مثال:- ولله علی الناس من الستطاع یہاں منهم محذوف ہے لیکن یہ شرط بدالکل میں نہیں اس لیے کہ وہ معناً مبدل منہ کا عین ہوتا ہے جو رابط کا تقاضا نہیں کرتا۔جس طرح جملہ خبر مبتدا کا عین ہو۔

فائدہ: بدل اور مبدل منہ کی باعتبار مظہر اور مضمر ہونے کی چار قسمیں ہیں کہ دونوں مظہر ہوں اور دونوں مضمر ہوں اور مختلف ہوں مظهر من المظهر کی مثال۔جاء نی زیداخوك۔ بدل

المضمر من المضمر کی مثال جیسے ضربته ایاہ لیکن ابن مالک کے نزدیک یہ تاکید ہے۔ وہ بدل کی اس قسم کا انکار کرتے ہیں (۳) بدل المضمر من المظهر جیسے ضربت زیداً ایاہ ابن مالک اس قسم کا بھی انکار کرتا ہے۔ اور اس کو تاکید قرار دیتا ہے لیکن یہ محل نظر ہے اس لیے کہ قوی کی ضعیف کے ساتھ تاکید نہیں کی جاتی اور زید هو الفاضل میں نحات نے هو کے بدل ہونے کو جائز قرار دیا ہے اسی طرح مبتدا ہونا اور فصل ہونا بھی جائز ہے (۴) بدل المظهر من المضمر اس میں تفصیل ہے۔ اسم ظاہر کا ضمیر غائب سے بدل ہونا مطلقاً جائز ہے جیسے وما انسنیه الاالشیطن ان اذکرہ ضمیر مخاطب اور ضمیر متکلم سے بدل البعض اور بدل الاشتمال جائز ہے۔ جیسے اعجبتنی وجهك اعجبتنی علمك اور بدل الکل کے لیے شرط یہ ہے۔ کہ وہ احاطہ اور شمول پر دلالت کرے تو جائز ہے جیسے تکون لنا عیداً لاولنا واخرنا۔

فائدہ بدل اور مبدل منہ کی بھی باعتبار تعریف اور تنکیر کے چار قسمیں ہیں پہلی صورت دونوں معرفہ اهدنا الصراط المستقیم (۲) نکرہ ہو ان للمتقین مفازا حدائق الخ (۳) بدل معرفہ مبدل منہ نکرہ الی صراط مستقیم صراط الله الذی (۴) باالعکس لنسفعاً بالناصیه ناصیه۔

فائدہ جمہور کے نزدیک بدل اور مبدل منہ کے درمیان تعریف اور تنکیر میں مطابقت ضروری نہیں لیکن عندالبعض معرفہ سے نکرہ بدل واقع نہیں ہوسکتا جب تک کے موصوف کی صفت نہ ہو اور جمہور کے نزدیک جائز ہے۔

فائدہ علامہ زمخشری اور ابن جنی اور ابن مالک کے نزدیک جملہ مفرد سے بدل واقع ہوسکتا ہے الی الله اشکو بالمدینة حاجة وبالشام اخری کیف یلتقیان اور ابن مالک نے اس کی مثال قران مجید سے پیش کی مایقال لك الا ماقد قیل للرسل الخ (آیۃ) (همع العوامع صفحہ ۱۵۴ جلد نمبر ۳)

مجہول کو بیان نہیں کرسکتا۔

جواب: بعض نکرہ اخص ہوتے ہیں بعض سے۔ اور قاعدہ ہے کہ اخص بیان کر سکتے ہیں غیر اخص و۔

فائدہ: عطف بیان کی شرائط وہی ہے جو صفت کے لیے ہیں۔ یعنی دس میں چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے باقی رہا علامہ زمخشری کا مقام ابراھیم کو فیه ایات بینت سے عطف بیان

بدل وہ تابع ہوتا ہے جو حکم سے مقصود بالذات ہو اور متبوع مقصود بالعرض ہو جنکے درمیان حرف عطف نہ ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

اول بدل الکل بدل مطابق وہ ہوتا ہے۔ بدل اور مبدل منہ دونوں کا مصداق ایک ہو۔ مفہوم اگرچہ مختلف کیوں نہ ہو۔ جیسے جاء نی زید اخوك۔

جس کا نام صاحب الفیہ نے بدل مطابق رکھا کیونکہ اللہ رب العزت کا نام بھی کبھی بدل بن رہا ہے۔ جیسے صراط العزیز الحمید۔

اور یہ بات طے شدہ ہے کہ کل کا اطلاق فقط ذی اجزاء پر ہوتا ہے۔ حالانکہ مسلمہ اصول ہے کہ و الله مبرء عن الاجزاء۔ لھذا اس کا نام بدل الکل رکھنے سے بدل مطابق رکھنا زیادہ مناسب ہے

دوم بدل البعض وہ ہوتا ہے جو مبدل منہ کو جزء ہو۔ عام ازیں کہ جزء قلیل ہو یا مساوی یا اکثر جیسے اکلت الرغیف ثلثه او نصفه او ثلثیه۔

فائدہ: بدل البعض کے ساتھ ضمیر متصل کو موجود ہونا ضروری ہے۔ جو مبدل منہ کی طرف راجع ہو۔ خواہ مذکور ہو جیسے ثم عمو وصموا کثیر منهم۔ یا مقدر ہو جیسے لله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا۔ ای منهم

سوم بدل الاشتمال جو نہ مبدل منہ کا کل ہو اور نہ جزء بلکہ کلیۃ جزئیہ کے سوا مبدل منہ اور بدل کے درمیان تعلق ہو۔ جیسے اعجبنی زید علمه او حسنهٗ۔

فائدہ: بدل البعض کی طرح اس میں بھی ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔
خواہ مذکور ہو۔ جیسے: یسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه یا مقدر ۔ جیسے: قتل اصحاب الاخدود النار ۔ای فیه۔

چھارم بدل المباین اس کی تین قسمیں ہیں۔
(۱) بدل الغلط ، جو سبقت لسانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔
(۲) بدل نسیان، متکلم نے بھول جانے کی وجہ سے متبوع کا قصد کیا پھر یاد آ جانے کے بعد تابع کو ذکر کر دیا بدل الغط کا تعلق زبان کے ساتھ اور بدل نسیان کا تعلق دل کیس اتھ ہوتا ہے اکثر نحویوں نے ان دونوں کے درمیان تفریق نہیں کی بلہ ایک شمار کیا ہے یعنی بدل الغلط۔
(۳) بدل الاضراب، اس کو بدل البداء بھی کہتے ہیں۔

ضابطہ: اسم ظاہر اور اسم ضمیر سے بدل کی عقلاً چار صورتیں بنتی ہیں۔
(۱) اسم ظاہر بدل واقع ہو اسم ظاہر سے۔
(۲) ضمیر بدل واقع ہو اسم ضمیر سے۔
(۳) ضمیر بدل واقع ہو اسم ظاہر سے۔
(۴) اسم ظاہر ضمیر سے بدل واقع ہو۔ دوسری اور تیسری صورت ناجائز ہے۔ پہلی اور چوتھی صورت جائز ہے۔

ضابطہ: یبدل کل من الاسم و الفعل و الجملة من مثله (اسم سے اسم)(فعل سے فعل)(جملہ سے جملہ) بدل وقع ہوتا ہے۔ فعل کی مثال من یفعل ذالك یلق اثاما یضعف
جملہ کی مثال امدکم بما تعلمون امدکم بانعام و بنین۔
اور کبھی مفرد سے جملہ بدل واقع ہوتا ہے۔(شعر)

الی الله اشکو بالمدینة حاجة

و بالشام اخری کیف یلتقیان

ضابطہ: اذا بدل اسم من اسم متضمن معنی حرف استفهام و حرف شرف ذکر ذالک الحرف مع البدل لقولک کم ما لک اعشرون ام ثلثون ما صنعت اخیراً ام شراً ما تضع ان خیرا و ان شرا تجزبه۔

﴿ چهارم عطف بحرف ﴾

وہ تابع ہوتا ہے جو دونوں مقصود ہوں بشرطیکہ دونوں کے درمیان حرف عطف ہو اور اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔اس کا نام سیبویہ نے باب الشرکت رکھا ہے۔(الکتاب جلد نمبر ا صفحہ ۴۴۱)

فائدہ: بعض اسماء کا بعض اسماء پر عطف جائز ہے اسم ظاہر کا اسم ظاہر پر اور مضمر پر متصل پر منفصل پر۔

فائدہ: ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے لیے شرط یہ ہے کہ درمیان میں کوئی فاصلہ ہو خواہ وہ ضمیر منفصل ہو یا غیر۔جیسے کنتم انتم واباء کم اور یدخلونها ومن صلح ۔

فائدہ: ضمیر مجرور پر عطف کے لیے جار کا اعادہ ضروری نہیں جیسے تساء لون به ولارحام لیکن جمہور بصرین کے نزدیک واجب ہے۔اور قرآن مجید میں اکثر جار کا اعادہ موجود ہے۔ فقال لها وللارض ۔

بصرین کی دلیل ضمیر مجرور مشابہ ہے تنوین کے لہذا جس طرح تنوین پر عطف جائز نہیں اس طرح اس پر بھی جائز نہیں اس لیے کہ متعاطفین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کی جگہ واقع ہونے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ضمیر مجرور معطوف کی جگہ صلاحیت نہیں رکھتا۔لہذا اس پر عطف ممتنع ہے۔

جواب: ابن مالک نے جواب دیا ہے ضمیر کی تنوین کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے اگر اس پر عطف ممتنع ہے تو پھر تنوین کی طرح اس کی تاکید اور بدل ہونا بھی ممتنع ہونا چاہیے حالانکہ یہ بالاجماع جائز ہے۔ نیز اگر حلول کو شرط قرار دیا جائے تو پھر رب شاة وسخلتها جیسے امثلہ ناجائز ہوں گی۔

فائدہ ایک عامل کے متعدد معمولات پر ایک حرف عطف کے ذریعے عطف جائز ہے جیسے اعلم زید عمراً بکراً مقیماً وعبداللہ جعفراً عاصماً داحلاً۔

فائدہ دو عاملوں کے معمولات پر ایک حرف عطف کے ذریعے جائز ہے یا ناجائز ہے جس میں سات اقوال ہیں جس میں سے تین مشہور ہے۔

فائدہ اسم کا فعل پر اور ماضی کا مضارع پر مفرد کا جملے پر اوران کا عکس جائز ہے۔لیکن بالتاویل یعنی اسم فعل کے مشابہ ہو جیسے یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی اور ماضی مضارع کے معنی میں ہو جیسے یقدم قومہ یوم القیمۃ فاوردھم النار اور مضارع ماضی المعنی ہو۔یعنی فعل کا فعل پر عطف کے لیے اتحاد زمانہ شرط ہے جیسے انزل من السماء ماء فتصبح الارض محضراً اور جملہ کا مفرد پر عطف تب جائز ہے جب جملہ مفرد کی تاویل میں ہو۔یعنی صفت واقع ہو یا حال واقع ہو یا خبر واقع ہو یا افعال قلوب کا مفعول واقع ہو۔جیسے دعانا لجنبہ او قاعداً او قائماً اس میں قاعداً کا عطف لجنبہ پر ہے۔ بیاتاً اوھم قائلون مازنی اور مبرد اور زجاج کے نزدیک اسم کا فعل پر اور برعکس ناجائز ہے۔

فائدہ جملہ اسمیہ کا فعلیہ پر اور برعکس کے عطف میں تین مذاہب ہیں۔

(۱) جمہور کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔

(۲) ابن جنی کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔

(۳) ابوعلی فارسی کے نزدیک عطف بالواو جائز ہے۔

فائدہ خبر کا انشاء پر اور اس کا عکس جمہور کے نزدیک ناجائز ہے۔صفار اور ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے۔جن کا استدلال بشر الذین امنو اور بشر المؤمنین اور شاعر کا قول

وان شفائی عبرۃ مھراقۃ　　　فھل عند رسم دارس من معول

جمہور کی طرف سے جواب یہ ہے کہ ان دونوں آیتوں میں تاویل کی جائے گی کہ دونوں کا عطف قل فعل امر حاضر مقدر پر۔

ضابطہ: اسم ظاہراور ضمیر منفصل اور ضمیر متصل پر بغیر کسی شرط کے عطف ڈالنا حاصل ہے۔ جیسے قام زیدون و عمر ۔ ایاك و الاسد ۔جمعنکم و الاولین لیکن ضمیر مرفوع متصل بارز ہو یا مستتر پر عطف کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لانا ضروری ہے۔ جیسے لقد کنتم انتم و اباء کم اور ضمیر مجرور پر عطف کے لئے شرط یہ ہے کہ جارہ کا اعادہ کیا جائے خواہ وہ جار حرف ہو۔جیسے فقال لها وللارض یا اسم ہو۔جیسے قالو نعبد الهك و اله ابائك عند البعض ضروری نہیں۔جیسے و صد عن سبیل الله و کفر به و المسجد الحرام۔

ضابطہ: فعل کا فعل پر عطف کے لئے شرط اتحاد زمان ہے لیکن اتحاد نوع شرط نہیں۔جیسے یقدم قومه یوم القیمة فاوردهم النار۔

اور فعل کا اسم پر جو کہ مشابہ فی المعنی ہو۔عطف جائز ہے۔جیسے فالمغیرات صبحاً فاثرن به نقعاً اور صافات و یقبضن اور اس کا عکس بھی جائز ہے۔جیسے یخرج الحی من المیت و مخرج المیت من الحی۔

فائدہ: خبر کا انشا اور اس کا عکس جمہور کے نزدیک ناجائز ہے عند البعض جائز ہے۔

فائدہ: جملہ فعلیہ کا اسمیہ پر اور اس کا عکس جائز ہے علی القول الاصح۔

فائدہ: ظرف زمان اور مکان پر عطف اور اس کے عکس پر جائز ہے یا نہیں صاحب صفی نے ابوعلی فارسی سے جواز نقل کیا ہے جیسے واتبعو فی هذه الدنیا لعنة ویوم القیمة۔

« پنجم عطف بیان »

التابع المشبه للصفةفی توضیح متبوعه ان کان معرفةوتخصیص ان کان نکرة اول تو اتفاقی ہے۔جیسے اقسم بالله ابوحفص عمر، ما مسها من نقب و لا دبر،فاغفرله الهم ان کان فجر

عطف بیان وہ تابع غیر صفت ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرا گر دونوں معرفہ ہوں یا اس میں

تخصیص پیدا کرے اگر دونوں نکرہ ہوں۔

فائدہ: اس کی وجہ تسمیہ ابوحیان نے یہ بیان کی ہے کہ اس میں زیادت بیان کے لیے اول کا تکرار ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو عطف بیان کہا جاتا ہے۔ صاحب بسیط نے یہ ذکر کیا ہے کہ اس کا اصل عطف ہے۔ کہ جآء اخوك زيد کا اصل ہے جآء اخوك وهو زيد پھر حرف اور ضمیر کو حذف کر کے زید کو اس کے قائم مقام کر دیا۔

فائدہ: جمہور بصرین کے نزدیک عطف بیان معرفہ کے ساتھ خاص ہے۔ کوفین اور بصرین میں سے ابوعلی فارسی اور ابن جنی اور متاخرین میں سے زمخشری ابن عصفور ابن مالک کے نزدیک معرفہ کے ساتھ خاص نہیں جیسے كقوله تعالى او كفارة طعام مسكين۔ و نحو من مآء صديد۔
جمہور بصرین کی دلیل بیان تو وہ چیز بن سکتی ہے جو معلوم ہو اور نکرہ تو مجہول ہوتا ہے اور مجہول مجہول کو بیان نہیں کر سکتا۔

جواب: بعض نکرہ اخص ہوتے ہیں بعض سے۔ اور قاعدہ ہے کہ اخص بیان کر سکتے ہیں غیر اخص کو۔

فائدہ: عطف بیان کی شرائط وہی ہے جو صفت کے لیے ہیں۔ یعنی دس میں چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔ باقی رہا علامہ زمخشری کا مقام ابراهيم کو فيه ايات بينت سے عطف بیان بنانا اجماع نحات کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ بصرین اور کوفین کا اجماع ہے کہ معرفہ نکرہ بیان نہیں بن سکتا اور اسی طرح مفرد جمع کا بیان نہیں بن سکتا۔

فائدہ: ابن عصفور اور زمخشری نے عطف بیان کے لیے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ متبوع سے اعرف ہو لیکن یہ سیبویہ کے تصریح کے خلاف ہے کہ سیبویہ نے یاهذا الجمة میں ذالجمة کو عطف بیان فرمایا۔ حالانکہ اس میں اشارہ معرف باللام سے اوضح ہے۔ (کتاب سیبویہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۸۸)
نیز یہ قیاس کے بھی خلاف ہے عطف بیان بمنزلہ نعت کے ہے۔ اور نعت کے لیے بالاتفاق اعرف اور اخص ہونا ضروری نہیں۔

فائدہ: بعض نحات نے عطف بیان کوعلم کے ساتھ خاص کیا ہے۔اورعلم کی تین قسمیں ہیں(۱)اسم خاص(۲)کنیت(۳)لقب۔

فائدہ: ضمیر بالاتفاق عطف بیان واقع نہیں ہوتی بعض نحات کے نزدیک ضمیر سے عطف بیان ہونا جائز ہے۔جس کی مثال علامہ زمخشری نے امرتنی به ان اعبدالله اس میں ان اعبدو الله۔ہ ضمیر سے عطف بیان واقع ہورہا ہے۔اشمونی نے اس کورد کیا ہے۔لیکن دمامینی نے زمخشری کے قول کوترجیح دی ہے۔

فائدہ: عطف بیان اور بدل میں چند فرق ہیں۔

(۱)عطف بیان ضمیر اور تابع ضمیر واقع نہیں ہوتا بخلاف بدل کے۔

(۲)عطف بیان کی متبوع کے ساتھ موافقت ضروری ہے تعریف اور تنکیر میں بخلاف بدل کے

(۳)عطف بیان جملہ نہیں ہوتا بخلاف بدل کے۔

(۴)عطف بیان تابع جملہ بھی نہیں ہوتا بخلاف بدل کے لیکن اہل معانی قال یادم کوعطف بیان بنایا ہے فوسوس اليه الشيطن سے۔

(۵)عطف بیان نہ فعل ہوتا ہےاور نہ تابع فعل ہوتا ہے بخلاف بدل کے۔عطف بیان تکرار عامل کے حکم میں نہیں ہوتا بخلاف بدل کے۔

فائدہ: عطف بیان اپنے متبوع کے موافق ہوگا دس چیزوں میں سے چار چیزوں میں صفت کی طرح۔

فائدہ: عطف بیان اور صفت کے لئے اسمیت ضروری ہے لیکن دوسرے توابع کے لئے ضروری نہیں۔

التمرین

ان مثالوں میں بدل اورعطف بیان کی پہچان کریں۔

﴿اقسم بالله ابو حفص عمر﴾

اقسم فعل ۔ باحرف جر۔ الله مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے اقسم کا۔ ابو مرفوع بالواو لفظا مضاف۔ حفص مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبین ۔ عمر۔ مرفوع بالضمہ لفظا عطف بیان ۔مبین بیان مل کر فاعل ۔اقسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿سافر خالد اخوک﴾

سافر فعل ماضی معلوم ۔خالد مرفوع بالضمہ لفظا مبدل منہ ۔اخو مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل۔ مبدل منہ بدل مل کر فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء نی زید و عمر﴾

جاء فعل ماضی معلوم ۔نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ زید مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ عمر رفوع بالضمہ لفظا معطوف۔ معطوف علیہ اپنی معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿رایت مارا ظهيرا﴾

رایت فعل بفاعل۔ مارا منصوب بالفتحہ لفظا موصوف ۔ ظهیرا منصوب بالفتحہ لفظا صفت۔ موصوف صفت مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اکلت السمک راسه﴾

اکلت فعل بفاعل۔ السمك منصوب بالفتحہ لفظا مبدل منہ۔ رأس منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ۔ ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل۔ مبدل منہ بدل مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اعجبنی اخوک عمله﴾

اعجب فعل ماضی معلوم ۔نون وقایہ ۔ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ اخو مرفوع بالواو لفظا مضاف ۔ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبدل منہ۔ عمل مرفوع

بالضمہ لفظا مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل۔ مبدل منہ بدل مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اعجبنی سعید درسه﴾

اعجب فعل ماضی معلوم۔ نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ سعید مرفوع بالضمہ لفظا مبدل منہ۔ درس مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل۔ مبدل منہ بدل مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿الی ثمود اخاهم صالحا﴾

الی حرف جر۔ ثمود مجرور بالکسرہ لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے۔ ارسلنا فعل کے ۔ ارسلنا فعل بفاعل۔ اخا منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ ہم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبدل منہ۔ صالحاً منصوب بالفتحہ لفظا بدل۔ مبدل منہ بدل مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿کیف فعل ربك بعاد ارم ذات العماد﴾

﴿جاءتنی مریم﴾

جاءت فعل ماضی معلوم۔ نون وقایہ۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ مریم مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿فتلک زینة الحیوة الدنیا﴾

فا حسب ماقبل۔ تلك اسم اشارہ مبتداء۔ زینة مرفوع بالضمہ لفظا مضاف۔ الحیوۃ مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ مضاف۔ الدنیا مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿خدم ابوحمزة انس البنی ﷺ عشر سنة﴾

خدم فعل ماضی معلوم۔ ابو مرفوع بالواو لفظا مضاف۔ حمزة مجرور بالفتحہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبین۔ انس مرفوع بالضمہ لفظا عطف بیان۔ مبین بیان مل کر فاعل

۔البنی منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ ۔عشر منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ۔سنة مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿روی هذا الحدیث خالد بن زیادوابو ایوب انصاری﴾

روی فعل ماضی معلوم ۔هذا اسم اشارہ موصوف ۔الحدیث صفت ۔موصوف صفت مل کر مفعول بہ۔خالد مرفوع بالضمہ لفظا مبدل منہ۔بن بالضمہ لفظا مضاف ۔زیاد مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل۔مبدل منہ بدل مل کر معطوف علیہ۔واوحرف عاطفہ۔ ابو مرفوع بالواو لفظا مضاف۔ایوب مجرور بالفتحہ لفظا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔معطوف مطوف علیہ مل کر فاعل۔فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿جاء نی عمرو سعید﴾

جاء فعل ماضی معلوم ۔نون وقایہ ۔ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔عمر مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔واوحرف عاطفہ۔سعید مرفوع بالضمہ لفظا معطوف۔معطوف معطوف معطوف علیہ مل کر فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فصل در حروف غیر عاملہ و آن شانردہ قسم است اول حروف تنبیہ، و آن سہ قسم است ألا، اما، ها ۔حروف تنبیہ تین ہیں۔

(۱) ألا اس کو هلا بھی پڑھا جا تا ہے۔جیسے الا انهم هم السفهاء تنبیہ کے علاوہ بھی دیگر چند معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔(۱) تمنی کے لئے ۔جیسے الا نزول عندی۔

(۲) توبیخ وانکار۔جیسے الا زید قائم۔

(۳) عرض۔جیسے الا تحبون ان یغفر الله۔

(۴) تحضیض ۔جیسے الا تقاتلون قوما۔

دوااما اس کو هما عما بھی پڑھا جاسکتا ہے اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے۔جیسے:

اما و الذی ابکی و اضحی ۔ والذی امات و احیا۔

سوم ھا حرف تنبیہ اسم اشارہ اور ضمیر پر جو مبتداء واقع ہو اور ای پر جو حرف نداء کے بعد ہو تو داخل ہوتی ہے۔ جیسے ھذا ، ھا انتم ، ھو لا ء، یا ایھا الرجل۔ اور قسم میں لفظ اللہ پر بھی داخل ہوتی ہے جب کہ حرف قسم محذوف ہو۔ جیسے ھَا اللہ۔

تنبیہ ھا اسم فعل بمعنی خذ بھی آتا ہے الف مقصورہ اور الف ممدوہ دونوں کے ساتھ ھا، ھاء اور ان کے آخر میں حرف خطاب بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ھاك ، ھاء ك، ھاء واحد مذکر ھاء واحد مونث ھاء ما تثنیہ ھاء مجمع مذکر ھاو ن جمع مونث جیسے ھاء م اقراؤ کتابیہ۔

دوم حرف ایجاب وآں شش است، حرف ایجاب چھ ہیں (۱) نعم (۲) بلی (۳) اجل (۴) جیر (۵) اِنَّ

نَعَمْ و اَجَلْ یہ متکلم کی کلام کی تصدیق کے لئے آتے ہیں اور بعض کے نزدیک اجل خبر کے ساتھ مختص ہے۔ اخفش کے نزدیک خبر کے بعد اجل احسن ہے اور استفہام کے بعد نعم بہتر ہے۔

بلیٰ اس کا الف اصلی ہے عندالبعض زائدہ اصل میں بل تھا یہ نفی اور ابطال کے لئے آتا ہے۔ جیسے زعم الذین کفر الن یبثعو قل بلی ربی۔

جَیْرِ اَمْسِ کے وزن اور کیف کے وزن پر بھی درست ہے۔

اَنَّ جیسے ایک شخص کا قول ہے: لعن اللہ ناقۃ حملتنی الیك اس کو جواب عبداللہ بن زبیر نے دیا ان و راکبھا

سوم حرف تفسیر یہ دو ہیں (۱) ای۔ عندی مسجد ای ذھب غنضفر ای اسد ۔ای کا مابعد ترکیب میں عطف بیان یا بدل واقع ہوتا ہے معطوف نہیں اور جملہ کی تفسیر کے لئے بھی آتا ہے اس کے علاوہ بھی دیگر چند معانی کے لئے آتا ہے جو کہ ماقبل میں گذرا ہے۔

(۲) اَنْ ۔اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دو جملوں کے درمیان ہو اور پہلے جملے کے قول والا معنی ہو۔ جیسے نادینۃ ان یا ابراھیم۔

چھارم حرف مصدریہ حروف مصدریہ تین ہیں اول ما مصدریہ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) زمانیہ۔ جیسے ما دمت حیا بشرطیکہ خود ظرفیہ والا معنی پر دال نہ ہو ورنہ ما اسمیہ ہوگی۔
(۲) غیر زمانیہ سے۔ جیسے عزیز علیه ما عنتم۔
دوم اَنْ ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہو کر مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے لیکن عمل فقط مضارع میں کرتا ہے۔
سوم اَنَّ مشدد ہو یا مخفف ہر صورت میں مصدر کی تاویل کر دیتا ہے اور دونوں صورتوں میں عمل کرتا ہے۔

پنجم حروف تحضیض یہ چار ہیں۔ الا، هلا، لولا ، لوما۔ یہ بھی دیگر معنوں کے لئے آتے ہیں۔ جواہرات شرح مفردات میں تفصیل آئے گی۔

ششم حرف توقع یہ قد ہے اور چند معانی کے لئے آتا ہے۔ (۱) توقع عموماً مضارع پر ہوتا ہے۔ قد يقدم الغائب اليوم (۲) تقریب الماضی الی الحال۔ جیسے قد قام زید (۳) تقلیل، تقلیل خواہ فعل میں ہو۔ جیسے قد يصدق الكذوب و قد يجود البخيل یا متعلق فعل میں۔ جیسے قد يعلم ما انتم عليه (۴) تقصیر۔ جیسے قد نرى تقلب و جهك فى السماء (۵) تحقیق۔ جیسے قد افلح المؤمنون، قد افلح من تزكى۔

ھفتم حروف استفھام اور یہ تین ہیں، ما ھمزہ ہل، ھمزہ طلب تصور اور تصدیق کے لئے ھل طلب تصدیق کے ساتھ مختص ہے اور باقی کلمات استفہام کے لئے اصل ہے۔ ما استفہامیہ اسمیہ ہے حروف میں شامل کرنا مسامحت ہے۔

ھشتم حرف روع وہ ایک کلا ہے۔

فائدہ اگر کلا ابتداء میں واقع ہو تو اس میں تین قول ہیں (۱) کسائی اور اس کے متبعین کے نزدیک بمعنی حقًا ابو حاتم اور اس کے متبعین کے نزدیک بمعنی الا ابتدائیہ نصر بن شمیل اور فراء کے نزدیک نعم کے معنی میں ہے۔
لیکن صاحب مغنی اللبیب نے ابو حاتم کو ترجیح دی ہے۔ جیسے كلا و القمر

نہم تنوین جس کا ذکر ماقبل میں گذر چکا ہے۔
دھم نون تاکید یہ فعل کی تاکید کے لئے آتا ہے۔
یازدھم حروف زیادۃ وآں ھشت قسم است
ان مخفف مانافیہ اور مصدریہ اور لما کے بعد زائد ہوتا ہے۔
ان مفتوحہ مخفف لما کے بعد اور لو اور قسم کے درمیان زائد ہوتا ہے اول کثیر ہے۔
ما یہ اذا، متی، ای، این، ان شرطیہ کے بعد زائد ہوتی ہے اور بعض حروف جارہ کے بعد بھی زائد ہوتی ہے۔ لا یہ واو عاطفہ اور ان مصدریہ کے بعد اور قسم سے پہلے زائد ہوتا ہے۔ من، باء، کاف، لام حروف جارہ زائد بھی آتے ہیں۔
دوم از دھم حروف شرط
اما یہ شرط اور تاکید کے لئے ہمیشہ آتا ہے اور تفصیل کے لئے غالباً اور استیناف کے لئے قلیل ہے اما شرطیہ مھما کے قائم مقام ہوتا ہے جس کی شرط ہمیشہ محذوف ہوتی ہے اور اس کی جزاء میں فاء کا لانا ضروری ہے لیکن اس کی جزا اس کے متصل نہیں ہوگی بلکہ اس کے اور فاء جزائیہ کے درمیان پانچ چیزوں میں سے کسی کا فاصلہ لانا ضروری ہے۔
(۱) مبتداء۔ جیسے **اما زید فمنطلق** ۔
(۲) خبر۔ جیسے **اما فی الدار فزید**۔
(۳) جملہ شرط۔ جیسے **اما ان کان من المقربین فروح و ریحان و جنۃ نعیم**۔
(۴) منصوب علی شریطۃ التفسیر۔ جیسے **اما زید فاضربہٗ** ۔
(۵) منصوب بمابعد۔ جیسے **اما الیتیم فلا تقھر**۔
لو یہ تین قسم پر ہے اول مصدریہ ان کے مرادف ہے اکثر وَدَّ، یَوَدُّ کے بعد آتا ہے۔ جیسے **وَدُّوا لو تدھن فیدھنون ، یود احدھم لو یعمر الف سنۃ** اگر ماضی پر داخل ہو تو اپنے معنی پر باقی رہتا ہے اگر مضارع پر داخل ہو تو استقبال کے ساتھ مختص کر دیتا ہے۔

(دوم) تعلیق فی المستقبل یہ مرادف ہے ان شرطیہ کے۔ جیسے ولو تلتقی اصداء نابعد موتنا اگر اس صورت میں ماضی پر داخل ہو جائے تو مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے و لیخش الذین لو ترکو۔

(سوم) تعلیق فی الماضی، یہی کثیر الاستعمال ہے یہ امتناع شرط پر دلالت کرتا ہے باقی رہا اس کو جواب تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر شرط کے علاوہ کوئی اور سبب نہ ہو تو جواب بھی منفی ہوگا، اسی پر کہا جاتا ہے لو لا نتفاء الثانی بسبب انتفاء الاول جیسے کہ لو شئنا لرفعنا، لو کانت الشمس طالعة کان النہار موجود اور اگر جزا اور جواب کے لئے اور بھی سبب ہو سکتا ہے تو بھی جواب منفی نہیں ہوگا۔ جیسے لو لم یخف اللہ لم یعصہ۔

اگر مضارع پر بھی آ جائے تو ماضی کی تاویل میں ہو جائے گا۔ جیسے: لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم۔

فائدہ: لو ہمیشہ فعل پر داخل ہوتا ہے لیکن قلیلاً فعل کے معمول اسم پر بھی داخل ہو جاتا ہے۔

(شعر)

الی اللہ اشکو لا الی الناس اننی
اری الارض تبقی و الا خلاء تذھب
اخلای لو غیر الحمام اصابکم
عتبت و لکن ما علی الموت معتب

ضابطہ: لولا اس کی وجود انتفاء ثانی بسبب وجود اول کے ہے یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلا جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور دوسرا جملہ فعلیہ۔ جیسے: لو لا علی لھلك عمر۔

چھاردھم لامفتوحہ برائے تاکید (لام) غیر عاملہ چند قسم پر ہے۔

(۱) ابتدائیہ (۲) لام جوابیہ جو (لولا) یا جواب قسم میں آتا ہے۔ (۳) محض تاکید کے لئے۔

پانزدھم ما اس کی بحث حروف مصدریہ میں گذر چکی ہے۔

شانز دهم حروف عطف و آں ده است (۱) واو یہ مطلق جمع کے لئے آتی ہے۔

(۲) فا یہ ترتیب اور تعقیب کے لئے آتی ہے۔

(۳) ثُمّ ترتیب اور تراخی کے لئے۔

(۴) حتّٰی اس کے عاطفہ ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں۔

(۱) معطوف اسم ظاہر (۲) معطوف، معطوف علیہ کا بعض لوگ حقیقتاً۔ جیسے اکلت السمکة حتی راسھا یا تاویلا۔ جیسے الق الصحیفة کی یخفف رحله و الزاد حتی تعلم القاھا۔ غایت کے لئے ہو۔ یہ چاروں جمع کے لئے آتے ہیں۔

(۵) ام یہ دو قسم پر ہے۔ متصل، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ہمزہ تسویہ کے بعد ہو۔ جیسے: سواء علیھم انذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون۔ سواء علیکم ادعو تموھم ام انتم صامتون۔ یا طلب تعیین کے لئے۔ جیسے انتم اشد خلقاً ام السماء و ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون۔ منقطعہ۔ یہ بمعنی اضراب کے ہوتا ہے اور غیر عاطفہ ہوتا ہے۔

(۶) او یہ طلب تاخیر کے لئے یا اباحت کے لئے یا ابہام کے لئے یا تفصیل کے لئے یا تقسیم کے لئے اور کوفیین کے نزدیک اضراب کے لئے بھی اور بمعنی واو کے بھی۔

(۷) اما اس کے تفصیل بھی سابقہ حرف او کی طرح ہے۔

(۸) بل اس کے عطف کے لئے دو شرطیں ہیں۔ (۱) اس کا معطوف مفرد ہو۔ (۲) اس سے پہلے ایجاب یا امر یا نفی یا نہی اور اس کا معنی نفی اور نہی کے بعد ماقبل والے حکم کو پختہ کرنا اور مابعد میں نقیض حکم کو ثابت کرنا اور اگر اثبات کے بعد ہو ماقبل والے حکم کو مابعد کی طرف نقل کرنا۔

(۹) لا اس کے عطف کے لئے چند شرطیں ہیں۔ معطوف مفرد ہو۔ اور اس سے پہلے ایجاب یا امر ہو بالتفاق اور ندا میں ابن سعد ابن کا اختلاف اور زجاجی کے نزدیک معطوف علیہ فعل ماضی کا معمول نہ ہو۔

(۱۰) لکن اس کے عطف کے لئے بھی چند شرطیں ہیں معطوف مفرد ہو، اور اس سے پہلے نفی یا نہی ہو، واو سے مقترن نہ ہو۔

التمرین

حروف غیر عاملہ کی تعیین کریں

﴿الا انهم هم السفهاء﴾

الا حرف استفتاح غیر عاملہ۔ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ ھم ضمیر مرفوع محلا مبتدا۔ھم ضمیر مرفوع محلا مبتدا۔السفہاء مرفوع بالضمہ لفظا خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿هو لاء قومنا﴾

ھو لاء اسم اشارہ مرفوع محلا مبتدا۔قوم مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ۔ نا ضمیر متصل مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اما زید قائم قالو نعم﴾

ہمزہ استفہام ۔ما نافیہ غیر عاملہ۔ زید مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء ۔قائم مرفوع بالضمہ لفظا خبر ۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ قالو افعل ماضی معلوم ۔واو ضمیر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ قول ۔نعم مقولہ۔قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿الست بربکم قالو بلی﴾

ہمزہ استفہام ۔لست فعل ناقص ۔ت ضمیر مرفوع محلا اسم ۔باحرف جر۔رب مجرور بالکسرہ لفظا مضاف ۔ کم ضمیر متصل مجرور محلا مضاف الیہ۔ ضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿قل ای و ربی انه لحق﴾

قل فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ قول ۔ای حرف جواب۔واو قسمیہ حرف جر۔رب مجرور بالکسرہ لفظا مضاف ۔ ی ضمیر متصل مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف

الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے۔ اقسم کے۔ اقسم فعل اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مقولہ۔ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ ہ ضمیر منصوب محلا اسم ان۔ لحق۔ لام تاکیدیہ۔ حق مرفوع بالضمہ لفظا خبر ان۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اجل انه قائم﴾

اجل حرف جواب۔ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ ہ ضمیر منصوب محلا اسم ان۔ لقائم ۔لام تاکیدیہ۔ قائم مرفوع بالضمہ لفظا خبر ان۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿جاء نی زید ای ابو عمرو﴾

جاء فعل ماضی معلوم ۔نون وقایہ ۔ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ زید مرفوع بالضمہ لفظا مفسَّر ۔ای حرف تفسیر۔ ابو مرفوع بالواو لفظا مضاف ۔عمرو مجرور بالکسرہ لفظا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مل کر مفسِّر ۔مفسَّر مفسِّر مل کر فاعل ۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ضاقت علیهم الارض بما رحبت﴾

ضاقت فعل ماضی معلوم ۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ علی حرف جر۔ ہم ضمیر مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے ضاقت کے۔ الارض منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ ب حرف جر۔ ما موصولہ۔ رحبت فعل ماضی معلوم ۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے ضاقت کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ان تصوموا خير لكم﴾

ان ناصبہ مصدریہ۔ تصوموا فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ بتاویل ان خبر مقدم۔ خیر صیغہ صفت۔ لام حرف جر۔ کم ضمیر مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے صیغہ صفت کے صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿الم يعلموا ان الله يعلم سرهم و نجوهم﴾

ہمزہ استفہام۔لم حرف جازم۔ یعلموا فعل بفاعل ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔لفظ اللہ اسم ان۔ یعلم فعل ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ سر منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ ھم مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ۔واوحرف عاطفہ۔ نجو منصوب بالفتحہ تقدیرا مضاف۔ھم مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ خبر ان۔ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ۔

﴿عجبت ان ضرب زید عمراً﴾

عجبت فعل بفاعل۔ان ناصبہ مصدریہ۔ضرب فعل۔زید مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔ عمراً منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر بتاویل ان کے مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ۔

﴿ولولا اذ سمعتموه قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا﴾

لولا حرف توبیخ۔اذ ظرف فیہ متضمن معنی شرط۔سمعتمو فعل بفاعل۔ہ ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ شرط۔قلتم فعل بفاعل۔فعل فاعل بہ مل کر جملہ فعلیہ قول۔ما نافیہ۔یکون فعل ناقص ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔ لنا جار مجرور متعلق ہے یکون کے۔ان مصدریہ۔ نتکلم فعل ضمیر مستتر مرفوعل محلا فاعل۔ بھذا جار مجرور متعلق ہے نتکلم فعل کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مقولہ۔قول مقولہ مل کر جزاء۔شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿ھلا تصلی الصلوات لوقتھا﴾

ھلا حرف توبیخ۔تصلی فعل مضارع معلوم۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔الصلوات منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔لام حرف جر۔وقت مجرور بالکسرہ لفظا مضاف۔ھا ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے تصلی فعل کے۔فعل اپنے فاعل

مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿الا تصوم رمضان﴾

الا حرف عرض۔تصوم فعل مضارع معلوم ۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔رمضان منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿لوما تحج البیت﴾

لوما حرف عرض۔تحج فعل مضارع معلوم ۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل ۔البیت منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ماھذا التماثیل التی انتم لھا عاکفون﴾

ما استفہامیہ۔ھذا اسم اشارہ مرفوع محلا موصوف ۔التماثیل مرفوع بالضمہ لفظا صفت ۔موصوف صفت مل کر مبتداء۔التی اسم موصول۔ انتم مرفوع محلا مبتداء۔ لام حرف جر۔ھا ضمیر محلا مجرور۔جار مجرور مل کر ظرف مقدم متعلق ہے عاکفون کے۔ عاکفون۔ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صلہ۔موصول صلہ مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿احق ھو﴾

ہمزہ استفہام ۔حق مرفوع بالضمہ لفظا خبر مقدم ۔ھو مرفوع محلا مبتداء مؤخر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ

﴿ھل انتم شاکرون﴾

ھل حرف استفہام ۔ انتم مرفوع محلا مبتداء شاکرون مرفوع بالواو لفظا خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

﴿کلا ان الانسان لیطغی﴾

کلا حرف ردع۔ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ الانسان منصوب بالفتحہ لفظا اسم ان۔ لیطغی فعل مضارع معلوم ۔ضمیر مستتر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

خبران۔ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿فلما ان جاء البشیر القاہ علی وجھہ﴾

فاتفریعیہ۔ لماحینیہ متضمن معنی شرط۔ ان زائدہ۔جاءفعل ماضی۔ البشیر مرفوع بالضمہ لفظا فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ القیٰ فعل بفاعل۔ہ ضمیر محلا منصوب مفعول بہ علی حرف جر۔ وجہ مضاف۔ہ ضمیر مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہوا القیٰ فعل کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ۔

﴿ان انتم الا مفترون﴾

ان نافیہ۔انتم مرفوع محلا مبتداء۔ الا حرف استثناء۔مفترون یہ خبر بنے گا مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مامنعک ان تسجد﴾

ما بمعنی ای شیٔ مبتداء۔ منع فعل بفاعل۔ک ضمیر مفعول بہ۔ان مصدریہ۔ تسجد فعل مضارع منصوب بالفتح لفظا۔ضمیر مستتر فاعل۔فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ بتاویل ان کے مفعول بہ ثانی۔فعل اپنے فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿لیس کمثلہ شئی﴾

لیس فعل ناقص۔ کاف حرف جار۔مثل مضاف۔ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثابت کے یہ خبر مقدم۔ شئی اسم مؤخر۔فعل ناقص اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ما زید قائما﴾

مامشابہ بلیس۔زید اسم ما۔قائما خبر ما...... ما اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ازید عندک ام عمر﴾

ہمزہ استفہام۔زید مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء۔عند مضاف۔ک ضمیر مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت کے یہ خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ معطوف علیہ

ام حرف عطف۔ عمرو معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿جائنی زید ثم عمرو﴾

جاء فعل ماضی۔ نون وقایہ۔ ی ضمیر مفعول بہ۔ زید مرفوع بالضمہ لفظا معطوف علیہ۔ ثم حرف عطف۔ عمرو مرفوع بالضمہ لفظا معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿قال الم اقل لک﴾

قال فعل بفاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ قول۔ ہمزہ استفہام۔ لم اقل فعل جحد۔ للك جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مقولہ۔ قول اپنے مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿ام یقولون افتراہ﴾

ام حرف عطف۔ یقولون فعل واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ قول۔ افترا فعل بفاعل۔ ہ ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مقولہ۔ قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿اکلت السمکۃ حتی راسھا﴾

اکلت فعل بفاعل۔ السمکۃ مفعول بہ۔ حتی حرف جار۔ راسھا مضاف مضاف الیہ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق اکلت کے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ﴾

ما نافیہ۔ کنا فعل ناقص ضمیر اس کا اسم۔ لام کی ناصبہ۔ نھتدی فعل بفاعل۔ ی ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جزاء۔ لولا ان ھدانا اللہ یہ شرط موخر...... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ جزائیہ شرطیہ۔

﴿لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا﴾

لو حرف شرط غیر عاملہ۔ کان فعل ناقص۔ فیھما جار مجرور متعلق سے ثابتا کے یہ خبر کان۔ الھۃ

الا اللہ یہ اسم کان۔کان اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ لفسدتا فعل بفاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاءشرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ......

خطبات اسلام

جلد دوم

① فضیلت اسلام
② اللہ سے محبت
③ اتباع
④ حرص آخرت
⑤ مقصد نبوت
⑥ آفتاب نبوت
⑦ اہمیت حقوق قرآن
⑧ نکاح کے فوائد
⑨ حقوق اولاد
⑩ توبہ
⑪ موت کی تیاری
⑫ غفلت اور جہالت

شائع ہو چکی ہے

مرتب :۔ محمد سرور کھوکھر

تبلیغی بیانات

جلد اول

①	ایمان سیکھنا	⑦	فضائل امت
②	دعوت اور دعا	⑧	فضیلت لیلۃ القدر
③	عبادت اور خلافت	⑨	اللہ کا دیدار اور دعوت
④	اللہ کی معیت	⑩	اسلامی گھر
⑤	حضور ﷺ کی ذات قیمتی ہے	⑪	مستورات میں بیان
⑥	علم و عمل	⑫	اللہ کی معرفت

شائع ہو چکی ہے

مرتب ۔۔۔ محمد سرور کھوکھر

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب
کے دیگر علمی شہ پارے
کاشفہ
شرح اردو
کافیہ
شائع ہوچکی ہے